Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مقسوم

از قلم

ہما وقاص

چوڑیوں کی چھنک کی آوازاس کے ہر بڑھتے قدم کے ساتھ سنائی دے رہی تھی۔سانس پھولنے لگی تھی ہاتھ میں پکڑے کاغز کو دوپٹے کے پلو کے نیچے کرتی وہ اب اوپری چھت کے زینے چڑھ رہی تھی۔

سنہری جوتے کے ہیل سے ٹک ٹک کی آواز کے ساتھ وہ زینے چڑھتی اب اوپر آچکی تھی۔

تیز تیز قدم اٹھاتی مہمانوں کے بیچ سے گزرتی کمرے تک پہنچی اور دائیں ہاتھ سے دروازہ دھکیلتی کمرے میں داخل ہوئی۔جہاں سامنے سنگھار میز کے آگے پڑی کرسی پر وہ بیٹھی تھی۔یک ٹک خود کو سامنے آئینے میں دیکھتی ہوئی۔

ہلکے سے تربوزی رنگ کے جوڑے میں نفاست سے میک اپ کیے کانوں میں کندن جھمکے پہنے بڑی بڑی پلکیں گالوں پر جھکائے بھرے سے گداز ہونٹوں پر سرخی سجائے۔وہ مخملی سی وہ گلاب سی گم صم سی بیٹھی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازے کے دھماکے سے کھلنے پر اس نے پلکوں کی جھالر اٹھائی اور بڑی بڑی سرمئی آنکھوں میں حیرت واضح نظر آسکتی تھی۔جو اریبہ کے ہونق بنے چہرے اور ہاتھ میں پکڑے کاغز کی وجہ سے آئی تھی۔

ادینہ بھاگ گیا وہ خبیث " اریبہ نے روہانسی آواز میں کہا۔لب کاٹتے ہوئے پریشان صورت کے ساتھ۔اس کا چہرہ زرد تھا مطلب نہ تو وہ کوئی مزاق کر رہی تھی اور نہ ہی جھوٹ بول رہی تھی ایسی حالت تو سچ بولنے والوں کی ہی ہوا کرتی ہے جیسی ابھی اس کے سامنے کھڑی اس کی چھوٹی بہن کی تھی۔

"!!!! کیا "

حیرت زدہ لہجہ جس میں بے یقینی کا عنصر واضح تھا۔

ہاں ہاں ٹھیک کہہ رہی ہوں چلا گیا رکھ گیا تو یہ ایک کاغز کا ٹکڑا اپنے سٹڈی ٹیبل پر جہاں آنے کو کمبخت " کتابیں بھی ترس جاتی تھیں"

اریبہ نے روہانسی آواز میں کہا۔کاغز والا ہاتھ اوپر اٹھا کر ایک نظر کاغز پر ڈالی۔

" دکھا تو مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے جلدی سے کاغز کو جھپٹ کر اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔مہندی کے خوبصورت ڈائی زائی ن سے رنگے سفید دودھ جیسے ہاتھ عجلت میں تہہ شدہ کاغز کو کھول رہے تھے۔ادینہ نے بے چین سی شکل بنا کر کاغز کو اپنے چہرے کے آگے کیا اور تیزی سے نظریں کاغز پر لکھی سطروں پر دوڑنے لگی تھیں۔

دل عجیب سی ہی کفیت اختیار کر گیا۔دھڑکن تیز ہونے کے وجہ سے ہتھیلی پسینے سے بھیگ سی گ ئی تھی۔

کیوں ایسا اب کیوں ہو رہا تھا سمجھ سے باہر تھا۔گھٹن سی کس چیز کی تھی۔

پیارے ابا !

اسلام علیکم

ابا مجھے جانا ہے اور اب میں رکنے والا نہیں۔مجھے ادینہ سے نکاح نہیں کرنا مجھے میری منزل تک پہنچنا ہے پہلے اس سب کے لیے یہ شادی یہ نکاح ابھی یہ سب کچھ میں نہیں کر سکتا۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں۔

آپکا بیٹا

میسم مراد

چند فقرے تھے جو وہ اپنی صفائی میں لکھ کر چھوڑ گیا تھا۔ادینہ نے گہری سانس لی اور کاغز کو ہاتھ میں لے کر وہ ڈھنے کے سے انداز میں کرسی پر پھر سے بیٹھ گ ئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ادینہ"

اریبہ نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے اس کے کندھے کو تھاما تھا۔باہر شور ہونے لگا تھا۔شائی داب سب کو خبر ہوگئی تھی۔

"!!!ہمم"

ادینہ کی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی سنائی دی۔وہ پر سوچ انداز لیے کرسی پر بیٹھی تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ؟"

اریبہ نے ہمدردی سے کندھے پر گرفت کو مضبوط کیا۔اور سر تھوڑا سا اس کے کان کے قریب جھکایا۔

"ہاں ہوں"

ویسی ہی سوچوں میں گم سی آواز تھی وہ کسی غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے بیٹھی تھی۔دروازے کے قریب پھر سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔پر اس دفعہ متوجہ صرف اریبہ ہوئی تھی جبکہ وہ تو ویسے ہی ساکن مجسم بنی بیٹھی تھی۔

"ادینہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا روہانسی آواز میں کہتی ہوئی آگے بڑھی تھیں۔ ہلکے سے موتیا رنگ کے جوڑے میں پوری طرح تیار ہوئی وہ تھوڑی دیر پہلے والا پر سکون چہرہ اب کھو چکی تھیں۔ کچھ دیر پہلے جب وہ ادینہ کی تیاری دیکھنے کو کمرے میں آئی تھیں تو چہرہ کھل چہرے پر دکھ اور اضطراب تھا۔ ادینہ کو یوں ساکن اور گم صم سا دیکھ کر ممتا تڑپ اٹھی تھی اور رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔ وہ آنسوؤں پر باندھے بند کو روک نہیں سکی تھیں۔

" امی بس کریں رونا جھوٹا تھا ہمیشہ سے اب بھی وہی کیا کمبخت نے "

اریبہ نے ادینہ کے کندھے کو چھوڑ کر اب عزرا کو تھام لیا تھا۔ جن کی حالت اب ادینہ سے زیادہ غیر تھی۔

عزرا آنسو صاف کرتی ہوئی پھر سے ادینہ کی طرف بڑھی تھیں اب وہ بلکل اس کے سامنے آگئی تھیں۔

" ادینہ تم ٹھیک ہو نہ "

روتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو ادینہ کی تھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کے چہرے کو اوپر کیا۔ وہ سپاٹ چہرے اور خشک آنکھوں کے ساتھ اب عزرا کی طرف دیکھ رہی تھی عزرا کا دل پھٹنے کو آگیا تھا۔ دکھ بھی تو ایسا تھا بیٹی کے نکاح کے روز ہی اگر دلہا گھر سے چلا جائے تو اس سے بڑا دکھ کیا ہو سکتا ہے۔

" امی آپ دونوں مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز "

ادینہ نے کمرے کی خاموشی کو گھٹی سی آواز کے ساتھ توڑ ڈالا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ادینہ بیٹا !!!"

عزرا نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا اور دوپٹہ اپنے منہ پر رکھا۔

"امی پلیز!!!!!!"

ادینہ نے چڑنے کے سے انداز میں کہا۔اس کے چہرے پر عجیب سی بے زاری تھی۔عزرا اور زور سے رونے لگی تھیں۔ادینہ نے ماتھے پر بل ڈال کر پاس کھڑی اریبہ کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا۔جو بڑی بہن کی ایک گھوری کو بھانپ گئی تھی۔

"امی چلیں آپ"

عزرا کو کندھوں سے پکڑ کر وہ زبردستی کمرے سے باہر لے گئی تھی۔

****

"پانی"

فہد نے پانی کو بوتل اس کی طرف بڑھائی۔جو کھڑکی کے باہر آتے جاتے لوگوں پر نظریں جمائے خاموش بیٹھا تھا۔ٹرین ملتان سٹیشن پر پچیس منٹ کے لیے رکی تھی۔پیاس لگی تھی اور جانتا تھا وہ خود کچھ نہیں کہے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر پیاس تو اسے بھی لگی ہو گی یہ سوچ کر ہی پانی کی بوتل لے آیا تھا۔ وہ پانی کی بوتل آگے بڑھائے کھڑا تھا اور اسے کوئی خبر نہیں تھی۔ فہد نے گہری نظروں سے دیکھا۔

لائی نگ نیلے اور سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ اور نیچے نیلے رنگ کی جینز پینٹ پہنے الجھے سے بالوں اور بے زار چہرے کو لیے بیٹھا وہ اس کا جگری دوست میسم مراد تھا۔ پتلا سا جسم لمبا قد سانولی رنگت جاذب نظر نقوش پر اگر کوئی چیز اس کے چہرے کو خاص بناتی تھی تو وہ تھیں اس کی لمبائی رخ بڑی سی گہری بولتی شفاف آنکھیں ۔

"کن سوچوں میں گم ہو اب تو جو کرنا تھا کر لیا "

فہد نے کندھے پر دھیرے سے ہاتھ رکھا۔ میسم نے گردن کو ہلکا سا خم دیا اور سر کو اثبات میں جنبش دی۔ اس کے ہاتھ سے بوتل پکڑی اور پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔ جب سے گھر سے نکلے تھے دونوں کے درمیان ہونے والی یہ پہلی گفتگو تھی۔

"خط میں کیا لکھ کر رکھا "

فہد نے پھر سے سوال داغا۔ میسم کے پانی کی بوتل کو کھولتے ہاتھ رک گئے تھے۔ پر فہد کی طرف نہیں دیکھا۔

"لکھ آیا بس جو لکھنا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔پانی کی بوتل منہ سے لگائی گلے کی گلٹی نے اوپر سے نیچے سفر طے کیا۔

" اسے مل کر آیا "

میسم نے دھیرے سے نہیں میں سر ہلایا تھا۔لبوں پر لگے پانی کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔

" ہمم پر خوش ہوں میں ہمت بندھی اپنے آپ کو آزمانے کی "

گہری سانس خارج کی ایسے جیسے تکلیف کو کم کیا ہوا۔زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی جس کا ساتھ آنکھیں تو بلکل نہیں دے رہی تھی۔

" کتنے پیسے ہیں تیرے پاس "

میسم نے گلا صاف کرتے ہوئے آواز کو نارمل رکھ کر کہا۔لہجہ تھوڑا شرمندہ سا تھا۔خود تو ایک انجانی ڈگر پکڑ ہی چکا تھا اسے بھی ساتھ گھسیٹ چکا تھا۔

"تین ہزار صرف تیرے پاس؟ "

فہد نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔کیا کرتا چند گھنٹوں میں وہ کہاں سے اتنے پیسوں کا انتظام کرتا۔سوالیہ نظروں سے اب اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔جو خاموش تھا۔

" ایک "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بہت مدھم سی آواز۔اس کے بعد دونوں نفوس چپ تھے۔ٹرین کی سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی ٹرین نے دھیرے سے رفتار پکڑلی تھی۔

****

تم دن کے وقت شام کا منظر نہ دیکھنا

میرا اداسیوں کا بنا گھر نہ دیکھنا

پھر روشنی ہی بعد میں پھیکی دکھائی دے

چہرہ کسی کا ایسا منور نہ دیکھنا

میدانِ تشنگی کی یہ آنکھیں امام ہیں

ہے دیکھنے سے واقعی بہتر نہ دیکھنا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈر جاؤ گے خلائے بے معنی کے خوف سے

باہر سے جھانک کر کبھی اندر نہ دیکھنا

اپنی ہی دُھن میں ٹھوکریں کھاتے چلے گئے

تھا وصفِ خاص راہ کا پتھر نہ دیکھنا

آیا کوئی سفیرِ محبت چلا گیا

اب مدتوں ہم ایسا سخن ور نہ دیکھنا

ٹرین کی رفتار دھیرے دھیرے تیز ہو رہی تھی۔وہ کھڑکی کے باہر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ہوا بالوں کو پھڑ پھڑا رہی تھی۔لب پھر سے خشک ہونے لگے تھے شائد۔سورج ڈوبنے کو تھا۔اور ساتھ ساتھ دل بھی عجیب طرح سے ڈوب رہا تھا۔فہد تو اوپری برتھ پر جا کر سو چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندلی تھیں۔ ذہن ماضی کی فلم کو شروع سے پلے کر بیٹھا تھا۔

****

2

"کرموسومز آر "

کتاب کو فولڈ کیے ایک ہاتھ میں پکڑے دوسرے ہاتھ کو ہوا میں لہراتے وہ بر آمدہ نما اس گیلری میں چکر لگاتی ہوئی پڑھ رہی تھی۔ کل بائی یو کا ٹیسٹ تھا اور وہ جی جان سے محنت کر رہی تھی۔ سبز رنگ کی ڈھیلی سی قمیض اور کپری پہنے بالوں کی اونچی سی پونی بنائے وہ ہر چیز سے بے نیاز تھی وہ جب پڑھتی تھی تو یوں ہی ارد گرد سے بے نیاز ہو جایا کرتی تھی۔ ذہین تو تھی پر پڑھنے کی شوقین بھی بہت تھی۔ وہ تھی ادینہ شیراز گول سا چہرہ کھڑی سی خوبصورت ناک بھورے بال بھوری سبزی مائل آنکھیں جن سے بلا کی ذہانت ٹپکتی تھی۔ سڈول سا بدن اٹھارہ سال کی الہڑ دوشیزہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پڑھنے میں مگن تھی جب اچانک

باہر کی طرف کھلتی کھڑکی سے ایک عدد گیندا چھلتی ہوئی اس کے سر کے پاس سے گزرتی ہوئی لکڑی کے میز پر پڑے شیشے کے جگ سے ٹکرائی۔اور جگ چھناکے کی آواز سے ٹوٹا تھا۔

‘‘ افففف میرے خدا ’’

ادینہ کا دل دھک سے رہ گیا۔بھوری سبزی مائل آنکھیں پھیل سی گئی تھیں اور گلابی لب منہ کو وا کیے اب ٹوٹے ہوئے جگ کی طرف رخ کیے ہوئے تھے۔

پلنگ پر بیٹھی اریبہ نے بھی کتاب پر جھکا سر جھٹکے سے اٹھایا اور پھر منہ کھلا رہ گیا۔عزرا بھی لگ بھگ اسی حالت میں کچن سے باہر آئی تھیں۔

‘‘ غضب خدا کا کیا ہوا یہ ’’

عزرا نے بوکھلا کر کہا اور ایک ہاتھ سینے پر دھرا۔سامنے ادینہ ہاتھ میں زرد رنگ کی گیند پکڑے کھڑی تھی چہرہ ایسے سرخ ہو رہا تھا جیسے دہکتے کوئلوں پر سلگ رہی ہو۔پاس ہی زمین پر شیشے کا جگ زمین بوس اپنی آخری سانسیں لے چکا تھا۔تھوڑے سے فاصلے پر اریبہ منہ پر ہاتھ رکھے بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی کو روک رہی تھی۔اس کی تھوڑی دیر پہلے والی پریشانی اب ہوا ہو چکی تھی۔کیونکہ مزہ تو اب آنے والا تھا ادینہ کا چہرہ آگے ہونے والی جنگ کا پورا ساماں کیئے ہوئے تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہونا کیا ہے سر بچ گیا ہے میرا بس آج تو نہیں دینے کی میں اس کو گیند اس کی"

ادینہ نے دانت پیس کر کہا۔ آنکھیں پھٹنے کو تھیں ناک کے نتھنے کبھی پھول رہے تھے کبھی سکڑ رہے تھے۔ تیز قدموں سے آگے بڑھی اور پاس پڑے تکیے کے کور میں گیند پھینکی۔

"اوہ! کیا ہوا فہد ہے کیا سامنے والوں کا"

عزرا نے اچھنبے سے پوچھا۔ ماتھے پر شکن آئے اور ناک ادینہ کی طرح ہی پھول گیا تھا۔ دانتوں کو ایسے پیسا جیسے کچا ہی چبا جائی یں گی اس موئے فہد کو۔

"نہیں وہ یہاں تیسری منزل تک کیسے بال پہنچا سکتا ہے یہ تو وہ ہے آپ کا لاڈلا"

ادینہ نے گلا پھاڑ کر بھاری آواز میں لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔ لمبی سی گردن پر سر ایسے ہی گھما رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ لفظ ادا کر رہی تھی اس کے ذکر پر وہ یونہی ہو جایا کرتی تھی۔ آپے سے باہر۔۔۔ تھا تو وہ اس سے تین سال بڑا اور گھر بھر میں بڑا پر وہ عقل شکل پڑھائی ہر چیز میں اسے خود سے چھوٹا ہی مانتی تھی

عزرا کا ناک ایک دم سے نارمل حالت اختیار کر گیا تھا پر چہرے پر حیرت در آئی۔

"میسم! وہ دوکان پر نہیں گیا کیا پھر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا نے حیرت زدہ انداز میں کہا۔اریبہ نے گلا صاف کیا اور دانت نکالتے ہوئے قہقہ لگایا جو وہ بہت دیر سے دبائے بیٹھی تھی۔ہاں میسم مراد !!!!

سامنے جو غصے میں بھری کھڑی پیاری سی لڑکی ہے نہ اس کے بڑے ماموں کا بڑا بیٹا۔ بچپن میں چلنا بعد میں سیکھا بلا پکڑ کر گھمانا پہلے آ گیا تھا۔قصور سارا جواد چچا کا تھا کرکٹ کے بے انتہا شوقین تھے موصوف نے بہت کوشش بھی کی کے کسی طرح کرکٹ کو ہی اپنا پروفیشن بناڈالیں پر احمد میاں یعنی کے جواد کے ابا حضور اور میسم کے دادا حضور اس کے سخت خلاف تھے بھ ئی گردن سے دبوچ کر ڈاکٹری پڑھائی پر ڈاکٹر تو مراد کی طرح وہ بھی نہ بن پائے ہاں البتہ دونوں بھائی پروفیسر ضرور بن گ ئے۔

جی جی درست سمجھے آپ مراد احمد۔۔ میسم کے والد انہیں کرکٹ سے تو باپ کی طرح بہت چڑ تھی لیکن ڈاکٹر بن جانے کا خواب وہ بھی اپنے ابا کا پورا نہیں کر سکے تھے۔توجناب یہ ڈاکٹر بننے کا خواب تو ابھی تک اس گھر میں کوئی نہ پورا کر پایا تھا۔اس لیے یہ کوشش اب اگلی نسل پر کی جارہی تھی۔

احمد میاں کے دو سپوت اور دو عدد ہی بیٹاں تھیں۔ بڑا بیٹا مراد احمد جن کے دو بیٹے تھے میسم مراد اور حزیفہ مراد۔پھر جواد احمد تھے جن کی شادی کیا ناکام ہوئی موصوف نے پھر شادی ہی نہ کی۔ایک بیٹی عابدہ جو شادی کے بعد باہر مقیم تھیں ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی اور دوسری بیٹی عزرا احمد جو شوہر کی وفات کے بعد سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میکے کی ہو کر رہ گئی تھیں احمد میاں نے ان کو مکان کے تیسرے پورشن میں رہائش دی تھی۔اور ان کی بیٹیوں کا خرچ دونوں بھائی مل کر اٹھاتے تھے۔

جی بلکل ٹھیک سمجھے یہ دونوں عزرا کی ہی بیٹیاں ہیں۔ بڑی ادینہ شیراز اور چھوٹی سولہ سالہ اریبہ شیراز۔

تو جناب ڈاکٹر بننے کا خواب اب اگلی نسل کے ان چار لوگوں پر آن پہنچا تھا۔پر ابھی تک ریس میں سب سے آگے ادینہ تھی۔

امی رات پھر ماموں سے معافی مانگ لی ہے جناب نے کہتا ہے آرٹس کے ساتھ کروں گا اگلی کوشش ”
“ سائنس نہیں پڑھی جاتی میرے بس کی نہیں

اریبہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے مزے لے کر رات کی وہ بات بتائی جو عزرا بیگم نہ سن سکی تھیں بحث بہت لمبی ہو چکی تھی اس لیے وہ تو اوپر آکر سو گئی تھیں۔ میسم دوسری دفعہ ایف ایس سی بری طرح ناکام ہوا تھا ۔لٹیا ہی ڈبو ڈالی تھی باپ دادا کی اس گھر کے بڑے بیٹے نے مانو جیسے چراغ تلے اندھیرا تھے موصوف شہر بھر کے لڑکے مراد سے پڑھ کر ٹاپ کرتے تھے اور ان کا اپنا برخوردار سائنس کے تینوں مضامین میں دوسری دفعہ فیل ہو چکا تھا۔تو دادا حضور نے اسے ورکشاپ بھیجنے کا اعلان کر ڈالا جس پر اس کی روح فنا ہوئی تھی۔اور پھر رو دھو کر اس پر سے ڈاکٹر بننے کا بوجھ اتار دیا گیا تھا۔

“تو کیا ابا اور مراد مان گئے پھر؟ ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا نے حیران ہو کر پوچھا۔ہاتھ بے ساختہ گال پر آ چکا تھا۔

ماموں اور نانا ابو تو بہت غصے میں تھے لیکن پھر ممانی کے بہت کہنے پر آخری چانس دیا ہے کہ بھ ئی کر لو "

" بس میں آرٹس کو

اریبہ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔اور جھاڑو سے کانچ کے ٹکڑے چنے۔جتنی تیزی سے جھاڑو فرش پر چل رہا تھا اتنی تیزی سے اس کی زبان چل رہی تھی۔

" کوئی فائی دہ نہیں لکھوا لو مجھ سے بھ ئی انتہائی کوئی نکما انسان ہے آرٹس میں بھی ٹھس ہو گا "

ادینہ نے خونخوار لہجے میں نفرت سے کہا۔دانت پیس کر ناک پھلایا۔جی مقابلہ تو عروج پر تھا۔ابھی تک تو ہر طرح کی داد وصول کرنے والوں میں یہی میڈیم سب سے آگے تھیں۔

" اچھا زیادہ بکواس نہ کیا کر "

عزرا نے فوراً کہا۔اسی لمحے وہ ہانپتہ ہوا اوپر آیا تھا۔جی بلکل درست اندازہ لگایا آ گیا وہ زینے پھلانگتا اپنی گیند لینے میسم مراد !!!

پتلا سا سانولے رنگ بڑی آنکھوں والا پسینے سے بھیگا ہوا۔سانس چڑھا ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک نظر سامنے غصے میں بھری کھڑی ادینہ کی طرف دیکھا کان کھجایا۔منہ میں کچھ بڑبڑایا اور پھر عزرا کی طرف رخ کیا۔

"پھپھو میری گیند آئی ہے"

شرٹ کو گلے سے پکڑ کر سینے کو ہوا دیتے ہوئے کہا۔چور نظر پھر سے غصے میں بھری کھڑی ادینہ پر ڈالی جو لگ بھگ چڑیل نما شکل اختیار کرنے کو ہی تھی۔

"ہا۔۔ہاں ادینہ گیند دے اس کی"

عزرا نے فوراً ادینہ کی طرف دیکھا اور آنکھیں نکال کر کہا۔میسم کے معاملے میں وہ ایسی ہی ہو جاتی تھیں۔جی بلکل درست سمجھے ادینہ اور اریبہ کی سوتیلی ماں کے جیسی

"کیوں دوں میرا سر پھوڑ ڈالتی تو اس کا کیا جاتا ہاں"

ادینہ نے دونوں ہاتھ کمر پر دھر کر آنکھیں سکیڑ کر کہا۔آنکھوں میں آج بھرپور جنگ کا عزم لیے کھڑی تھی وہ۔

"پھوڑ ڈالتی نہ پھوڑا تو نہیں بال دو میری"

میسم نے اسی کے انداز میں کہا۔کمر پر ہاتھ دھرے وہ اس وقت میسم تو نہیں معصومہ زیادہ لگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نہیں دیتی میں یہ بال تو شام کو ماموں کو ہی ملے گی جب میں پڑھنے آوں گی ان سے "

ادینہ نے آنکھیں نکال کر اپنے خطرناک ارادوں سے آگاہ کیا تھا۔ مراد احمد دوسرے پورشن میں اکیڈمی چلاتے تھے جہاں ڈھیروں بچے ان سے کیمسٹری پڑھنے آتے تھے۔

"!!!! ادینہ "

عزرا نے کچن سے پھر ڈپٹنے کے سے انداز میں آواز لگائی تھی۔ میسم پیر پٹختا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا تھا۔ چلو جی لاڈاٹھوانے کا وقت آن پہنچا۔ اسی بات سے تو وہ خار کھاتی تھی بچپن سے۔

" پھپھو دیکھیں اسے زیاتی کر رہی ہے میرے ساتھ "

میسم نے بچارگی سے عزرا کو کہا اور پھر واپس عزرا سمیت ہی وہ کچن سے باہر آیا تھا۔

" نہیں دیتی "

ادینہ نے پرسکون انداز میں ہاتھ سینے پر باندھے۔

" اریبہ کہاں رکھی ہے اس نے بال "

میسم نے تنگ کر اریبہ کی طرف دیکھا۔ جو ہڑبڑا کر اب ادینہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ ادینہ نے ایسے کالی ماتا کا روپ اختیار کر کے اس کی طرف دیکھا کہ وہ تو تھوک نگل کر ہی رہ گ ئی بچاری

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ماموں سے لے لینا شام کو "

ادینہ نے مزے سے اپنے ناخنوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ میسم نے گہری سانس لی پھر تیزی سے پلنگ پر اس کی کتاب کی طرف بڑھا۔ وہ بھی پیچھے لپکی تھی پر شرٹ ہی پکڑ کر کھینچ سکی صرف

"ٹھیک ہے "

میسم نے کتاب کو دونوں ہاتھوں میں یوں پکڑا جیسے ایک ہی جست میں دو ٹکڑے کر ڈالے گا۔ ادینہ کی سانس ہی تو خشک ہوئی تھی۔

"ارے ارے جاہل کہیں کے خبر دار جو میری کتاب کو چھوا بھی تو "

وہ تیزی سے تڑپنے کے انداز میں میسم کی طرف لپکی۔ جو کتاب کے دو ٹکڑے کر دینے کے انداز میں اسے تھامے کھڑا تھا۔

"بال دو میری اور لے لو کتاب اپنی "

میسم نے بھنویں سکیڑ کر کہا۔ ادینہ پیر پٹختی آگے بڑھی تھی اور پھر تکیے میں سے گیند نکال کر واپس پلٹی۔

"یہ لو مرو پکڑو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زور سے غصے میں مارنے کے انداز میں اس نے گیند کو میسم کی طرف اچھالا تھا نشانہ تو اس کے چہرے کا ہی لیا تھا۔ جسے بہت مہارت سے وہ اپنے ہاتھ میں لے چکا تھا۔

"تم کیا جانو کتابوں کی قدر"

ادینہ نے زہر خندہ لہجے میں کہا۔ جبکہ وہ دانت نکال گیا تھا بس۔ گیند کو ہاتھ میں اچھالتا زینے کی طرف بڑھا لیکن پھر رک کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں عزرا پکوڑے تلنے میں مصروف تھیں۔

"پھپھو کڑی بنی ہے کیا آج؟"

میسم نے آگے جا کر پکوڑا اٹھالیا تھا۔ عزرا نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں آج آجانا اوپر شام کو"

عزرا نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ میسم پکوڑا ہاتھ میں پکڑے مسکراتا ہوا باہر آیا۔ ایک ابرؤ اوپر چڑھا کر ادینہ کی طرف دیکھا پھر شرٹ کا کالر بڑے بھرم سے کھڑا کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ٹھیک ہے پھپھو میرے لیے پکوڑے سیپرٹ بھی رکھیے گا"

تیر تو سید ھا نشانے پر ہی لگا تھا جناب اور وہ واقعی جل بھن گ ئی تھی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے آ جانا بس شام کو"

وہ ادینہ کے جل جانے پر پر سکون ہوتا نیچے اتر رہا تھا۔ جب پیچھے سے عزرا کی آواز سنائی دی۔

****

ماموں اُدھر دیکھیں ذرا" ادینہ نے مراد کے کان میں سر گوشی کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں اس کی۔ نظریں سامنے گاؤ تکیے سے سہارا لیے ایک ٹانگ کھڑی کر کے پلنگ پر بیٹھے میسم پر ٹکی تھی۔

مراد جو ادینہ کے ہاتھ سے اس کی کتاب پکڑ رہے تھے اس کی بات پر اس کی نظر کا تعاقب کیا۔ سامنے میسم کتاب آگے کیے بیٹھا تھا جبکہ اس کے دائی یں ہاتھ میں گیند موجود تھی جسے وہ ہلکے ہلکے اچھال کر پکڑ رہا تھا۔ اور جناب کی نظریں بھی کتاب پر نہیں گیند کی اوپر نیچے حرکت پر ٹکی تھیں۔

موصوف نے اب آرٹس کے ساتھ انٹر میڈیٹ کے امتحان ایک ساتھ دینے تھے اور پیپرز کو بس لگ بھگ دو ماہ کا عرصہ باقی تھا اور اسے پارٹ ون اور پارٹ ٹو دونوں کے مضامین تیار کرنے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مراد کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں اور ماتھے پر شکن آ چکے تھے۔ گھور کر میسم کی طرف دیکھا۔ پر وہ تو نظروں کی تپش تک محسوس نہیں کر سکا۔ کرتا بھی کیسے وہ تو پتا نہیں کس میدان میں کیچ پکڑ رہا تھا وہ یہاں تھوڑی نہ موجود تھا۔ہاں جسمانی طور پر تھا پر جناب دماغی طور پر تو۔۔۔۔۔

"میسم !!!!"

مراد نے گرج دار آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ میسم جو پڑھنے کی آڑ میں کھیل رہا تھا ایک دم سے گڑ بڑا گیا۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو پہلی نظر آنکھوں میں شرارت بھرے کھڑی ادینہ پر پڑی جواب معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے مزا لے رہی تھی اس ساری سچویشن کا جبکہ باقی بچے بھی اپنی اپنی کتابوں سے سر اٹھا چکے تھے۔

اکیڈمی کا وقت تھا بہت سے بچے پڑھنے کے لے آئے ہوئے تھے۔

"جی ابا؟"

لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ کہتے ہوئے وہ گیند کو کتاب کی آڑ میں چھپا چکا تھا۔ تھوک نگل کر مراد کی طرف دیکھا جن کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"بک پیچھے کرو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مراد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ادینہ نے کمر کے پیچھے ہاتھ باندھے اور لبوں کو منہ کے اندر کرتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔ وہ مراد کے بلکل ساتھ کھڑی تھی۔ مخصوص انداز میں بھورے ریشمی بالوں کی اونچی سی پونی کیے۔

"جی !!!!!"

میسم نے معصوم سی شکل بنا کر نا سمجھی ظاہر کی۔ جیسے کہ اسے سمجھ ہی نہ آیا ہو کہ مراد نے اس وقت اس کو کہا کیا ہے۔ اتنا وقت نہیں تھا اس کے پاس کہ وہ گیند کو کرتے کی جیب میں رکھ سکتا۔

"میں نے کہا کتاب پیچھے کرو" اب کی بار مراد کی آواز اتنی اونچی تھی کہ میسم کے ہاتھ سے کتاب خود بہ خود گر گئی اور پیچھے سے جو ہاتھ واضح ہوا اس میں وہ گیند تھامے ہوئے تھا۔

مراد ایک جھٹکے سے کرسی پر سے اٹھے اور پھر ایک ہی جست میں اس کے سر پر کھڑے تھے۔

"کیا ہے یہ ایک تو اس خرافات نے زندگی حرام کر رکھی ہے ہماری"

مراد نے میسم کے ہاتھ سے گیند پکڑ کر کھڑکی سے باہر گلی میں اچھال دی۔ میسم کی نظروں نے بال کے ساتھ کھڑکی تک کا سفر کیا۔ پر گیند ٹھہری بچاری بے جان چیز نظروں کی بازگشت نہ سمجھ سکی جو کہہ رہی تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانے والے رے۔ے۔ے۔ے۔رک جاؤ رانہ جانا

" تم نے پڑھنا ہے یہ نہیں بتادے مجھے آج سہی سے "

مراد نے دانت پیس کر ناک پھلاتے ہوئے دیکھا۔وہ شرمندہ سا ہوا کر سر جھکا گیا۔کچھ بچے ڈرے سے بیٹھے تھے اور کچھ میسم کے انداز پر دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے۔اور سب سے زیادہ دانت نکال کر ہنسنے والی وہ تھی ادینہ شیراز۔

" پڑھنا ہے ابا "

گھٹی سی آواز میں کہا اور سر جھکا کر کن اکھیوں سے ارد گرد منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی دباتے لڑکے اور لڑکیوں کہ طرف دیکھا۔

" آج کے بعد جو دو گھنٹے کے لیے تو باہر جاتا بھی تھا وہ بھی بند تیرا سمجھا وہ بھی بند "

مراد نے انگلی اکڑا کر میسم کی آنکھوں کی سیدھ میں کی۔

" دانیہ آج کے بعد یہ گھر سے باہر گیا تم مجھے بتاؤ گی سمجھی اس پر کڑی نظر رکھنا "

مراد ایک دم سے دانیہ کی طرف مڑے۔وہ جو دانت نکالے کھڑی تھی جلدی سے منہ بند کر کے معدب انداز میں سر ہلانے لگی۔میسم کے تن بدن میں آگ لگی گ ئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ارے کیسے اکٹھے پیپر دے گا اگر ایسے پڑھتا رہا میٹرک کا میٹرک رہ جائے گا "

مراد نے اپنے ہاتھ کی تین انگلیوں کو میسم کے سر پر رکھ کر پیچھے کی طرف دھکیلا اور وہ یوں ہی بیٹھا تھا منہ پھلا کر۔ گردن جھکا کر۔ مراد جیسے ہی مڑے کرسی کی طرف۔ میسم نے خونخوار نظر ادینہ پر ڈالی۔

" تجھے تو اب تک بی اے کر لینا چاہیے تھا "

مراد ایک دم سے پھر سے پلٹے۔ وہ جو ادینہ کو آنکھیں نکال رہا تھا گڑ بڑا کر نظریں جھکا گیا۔ ادینہ سمیت بہت سے بچے کھی کھی کر اٹھے۔

" بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے آج سے پیپر ہونے تک تیرا گھر سے نکلنا بلکل بند "

مراد نے پھر سے غصے سے کہا۔ اب کی بار تو میسم کی روح ہی فنا ہو گئی۔ بچارگی سے چہرہ اوپر اٹھا کر مراد کی طرف دیکھا۔ کرکٹ کھیلے بنا اس کا گزارا کہاں تھا۔ اور اب پورے دو ماہ جب تک پیپر نہیں ہو جاتے اس کا گھر سے جانا بند کر دیا گیا تھا اور چوکیداری کسے سونپی گئی تھی اس کی جان کی دشمن کو۔ وہ دل مسوس کر رہ گیا۔

" ابا معاف کر دیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہانسی آواز میں التجا کی۔ کیونکہ اب تک اس لیے چپ بیٹھا تھا کہ جتنا وہ اس پر چیخ رہے تھے یہ تو تقریباً روز کا معمول تھا لیکن یوں گھر سے باہر جانے پر پابندی نے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا۔ پر مراد اس کی بات ان سنی کرتے شکن آلودہ ماتھا لیے آگے بڑھ گئے۔

"ابا !!! "

میسم کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔ ادینہ جو مراد کے پیچھے چلتی ہوئی جا رہی تھی پیچھے مڑ کر زبان باہر نکالی۔ اور ایک انگلی کو ناک کے نیچے سے اس انداز سے گزارا جیسے کہہ رہی ہو اچھا ہوا بچو تمھارے ساتھ۔

میسم کو زہر لگی وہ اس وقت دل کیا اٹھ کر بال ہی نوچ ڈالے اس کے۔ پر اس وقت وہ کچھ بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔ چاروناچار سامنے پڑی کتاب کو سیدھا کیا۔ اور بھاری سی آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ پر دل میں مختلف اعزائم ترتیب دے رہا تھا۔

****

" اللہ میری توبہ ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔۔۔۔۔۔ "

ادینہ نے ہولناک چیخ ماری اور اچھل کر ایک طرف ہوئی۔ آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوپہر کے تین بج رہے تھے وہ مزے سے دوسرے پورشن میں اکیلی پڑھنے میں مصروف تھی جب اچانک اسے گردن کے پاس کچھ محسوس ہوا۔ مصروف سے انداز میں گردن گھما کر دیکھا تو بے ساختہ چیخ نکل گئی

میسم ہاتھ میں مرا ہوا چوہا پکڑے ہوئے اس کے بلکل قریب جھکا ہوا تھا۔ وہ دوپہر کو سو کر وقت ضائع نہیں کرتی تھی بلکہ اس خاموش سے پورشن میں آجاتی تھی اور پڑھتی تھی۔ آج بھی وہ پڑھنے میں ہی مصروف تھی ۔جب وہ چوہے سمیت آدھمکا

بچپن میں ایک دفعہ اسے پاؤں سے چوہے نے کاٹ لیا تھا تب سے اسے زندہ کیا مردہ چوہے سے بھی بے انتہا خوف آتا تھا۔ اور پورا گھر جانتا تھا کہ ادینہ کس قدر چوہے سے ڈرتی ہے۔

" میسم دور کرواسے "

خوفزدہ آواز میں کہتی ہوئی وہ ایک طرف کمرے کی دیوار سے جالگی۔ میسم دانت نکالتا ہوا ہاتھ میں دم سے چوہا پکڑے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ آنکھوں میں خوفناک عزائم لیے۔

" کیوں؟؟ کیوں کروں اسے دور؟ "

نچلے لب کو دانتوں میں دبائے آنکھوں میں بدلے کی آگ لیے وہ تو اس کی کوئی التجا ہی نہیں سن رہا تھا۔ ذہن میں کھڑکی سے باہر جاتی گینداور کھی کھی کرتی اکیڈمی کی خوبصورت لڑکیاں آرہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راہ فرار کوئی تھی ہی نہیں دروازے کی طرف وہ تھا وہ جس طرف کو بھی بھاگنے کی کوشش کرتی میسم اس طرف آجاتا۔وہ زور زور سے ہنس رہا تھا اور وہ خوف کے مارے ممنا رہی تھی۔یہی سب تو چلتا آرہا تھا بچپن سے دونوں ایک دوسرے ایسے ہی بدلے لیتے تھے پر آج تو حد ہی ہو گئی۔

"امی!!!!!امی ۔۔۔۔ "

دیوار کے ساتھ لگ کر زور زور سے عزرا کو آوازیں دے رہی تھی پر جو بے سود تھیں۔یہاں درمیان والے پورشن میں کون سننے کا اس کی آواز۔یہاں تو شام کو رونق لگتی تھی اور پھر رات گیارہ بجے تک بچے پڑھنے آتے تھے۔

گھر میں سب لوگ تو دوپہر کو سوتے تھے۔مسوائے مراد احمد کے جو اس وقت کسی نجی کالج میں لیکچر دینے جاتے تھے۔

" گھن آرہی ہے مجھے "

سینے پر ہاتھ رکھ کر ادینہ نے روہانسی آواز میں کہا۔وہ بار بار جھر جھری لے رہی تھی اور میسم قہقہے لگاتا اس کی حالت سے محزوز ہو رہا تھا۔یہ سب کرکے اس کی روح کو تسکین مل رہی تھی۔

" ارے کیوں بھئی کیوں آرہی اتنا پیارا تو ہے ابھی ابھی تازہ تازہ مارا ہے میں نے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے مصنوعی حیرانگی ظاہر کی چوہے کی طرف دیکھا پھر بڑے انداز میں چوہے کو ہوائی بوسہ دیا۔ دانیہ نے فوراً منہ پر ہاتھ رکھا۔ اور ابکائی روکی سیاہ رنگ کا بدشکل چوہا تھا جس کی مونچھیں کافی بڑی تھی۔ اور وہ اسے بوسے دے رہا تھا۔

" جاہل پاگل کہیں کا گندا کہیں کا "

میسم کے اس انداز پر وہ چلا اٹھی ابکائی آرہی تھی بار بار اور وہ تو بڑے مزے سے اسے ہاتھ میں لیے اسے ڈرانے میں مصروف تھا۔

" جو بھی کہو "

میسم نے بھنویں اچکا کر ناک پھلائی اسے اس وقت ادینہ پر کوئی ترس نہیں آرہا تھا۔ وہ اور قریب سے قریب آیا۔ ادینہ کی جان پر بن گ ئی۔

" کیا چاہتے ہو خدارا بول دو اب "

ادینہ نے روہانسی آواز میں کہا وہ دیوار سے لگی آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔ میسم اب بلکل سامنے آچکا تھا۔ اور اس کی حالت پر ہنسی آرہی تھی۔ نیلے رنگ کے جوڑے میں دمکتی سفید رنگت لیے اس وقت وہ اسے سفید چوہیا لگی۔ اب وہ چوہے کو اس کے چہرے کے قریب کیے دونوں کی شکل کا موازنہ کر رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" چاہتا تو میں بہت کچھ ہوں تم سے "

میسم نے چوہے کو دھیرے سے ہلاتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر دانت پیس کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ جو دھیرے دھیرے کانپ رہی تھی۔

" سب کروں گی بولو سب کروں گی "

ادینہ نے ہاتھ جوڑ کر بے چارگی سے کہا۔ میسم نے دانت نکالے اور جیب سے شاپر نکالا۔

" ٹھیک ہے پھر رکھ دیتا ہوں یہ واپس "

2

بڑے پر سکون انداز میں کہتے ہوئے وہ چوہے کو شاپر کے اندر ڈالتے ہوئے بولا۔ ادینہ نے سکھ کا سانس لیا۔

" میں باہر جا رہا ہوں کھیلنے "

پورے دانت نکال کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ اور بھنوں کو شرارت سے اوپر نیچے کیا۔ جبکہ لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

"تو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ابرؤ چڑھائے اوراوپر والے ہونٹ کا کچھ حصہ بھی ناگواری سے اوپر کیا۔ میسم سیاہ رنگ کی شرٹ پہن کر اور سانولہ لگ رہا تھا۔ شام ہو دوپہر ہو بس کرکٹ کرکٹ کالا کوا لگتا تھا اسے وہ۔ ادینہ نے ناگوار نظر ڈالی

تو یہ کہ میری دشمن تم ہو اس پورے گھر میں اب آگ ئے ہوئے ہیں خبردار جو تم نے یہ بات ان تک " "پہنچائی

میسم نے دانت پیس کر کہا اور خبردار کرنے کے انداز میں شاپر کو اوپر کیا۔ ادینہ نے جھرجھری لی۔ اس کا سر زور زور سے اثبات میں ہلنے لگا۔

" اگر ایسا ہوا تو یاد رکھنا یہ چوہا تمھاری کتاب میں رکھ کر اوپر بیٹھ جاؤں گا "

میسم نے تیز تیز کہا وہ پوری آنکھیں کھولے ادینہ کے قریب ہوا تھا۔ اور پھر آنکھیں سکیڑے خبردار کر دینے کے انداز میں کہہ رہا تھا۔ جبکہ ادینہ کی آنکھوں کے آگے اس کی کتاب میں مسلا ہوا چوہا گھوم گیا۔

"اُوی ئے۔ے۔ے۔ے۔ے۔ "

ابکائی کی آواز نکالتے ہوئے منہ کے آگے ہاتھ رکھا۔ اس کی حالت غیر ہو چکی تھی اور دل اس بری طرح متلایا کہ وہ بھاگتی ہوئی قریبی بیت الخلا کی طرف بڑھی۔ میسم بھی قہقہ لگاتا اب اس کے پیچھے ہی تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" دفعہ ہو جاؤ میری بلا سے جو مرضی کرو "

ادینہ بری طرح اکتائی کرنے کے انداز میں جھکی آوازیں نکال رہی تھی بمشکل الفاظ ادا کیے۔دل کچھ ہلکا ہوا تو پھر غصے سے کلی کرتی باہر آئی۔

" گڈ گرل "

میسم نے مسکرا کر کہا۔جبکہ وہ تو اب کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

" چلو میرے بلیک بے بی پیاری سی آنٹی کو بائے بول دو "

میسم نے پھر سے شاپنگ بیگ ادینہ کے قریب کیا۔باز آجانے والوں میں سے تو وہ بھی نہیں تھا۔

"دفعہ ہو جاؤ۔و۔و۔و۔ "

ادینہ نے اب کی بار اسے دھکا دیا۔وہ ہنستے ہوئے چند قدم پیچھے ہوا۔

" جا رہا ہوں اتنا بھاؤ کیوں کھا رہی ہو "

میسم نے خود کو گرنے سے سنبھالتے ہوئے کہا۔پھر سیٹی بجاتا ہوا مڑا۔ادینہ نے ابھی سکون کی سانس لیا ہی تھا کہ وہ پھر سے پلٹا۔

"عجیب ہے ویسے ایک بات ہے ڈاکٹر کیسے بنو گی تم؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصنوعی حیرانگی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ادینہ نے رونے جیسے شکل بنالی تھی جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا ڈھیٹ تو وہ بچپن سے تھا۔

" دفعہ ہو جاؤ یہاں سے "

ادینہ کی آواز اب پھٹ رہی تھی۔اپنی پوری قوت لگا کر وہ چیخی۔

" اچھا اچھا جا رہا ہوں "

میسم نے ہاتھ کے اشارے سے تسلی دی۔ مسکراہٹ دبائی

" ایسا بھی کیا کر دیا میں نے مرا ہوا ہے بے چارا پتا ہے جب زندہ تھا مجھے تو تب بھی خوف نہیں آیا "

معصوم سی شکل بنا کر کہا اور شاپر کھول کر پھر سے دیکھا۔اور ادینہ کی طرف شاپر اس انداز سے بڑھایا جیسے کہہ رہا ہو لو تم بھی دیکھو۔

"امی!!!!!!!!! "

ادینہ دونوں ہاتھوں کی مٹھایاں بھینچ کر اس قدر زور سے چیخی کہ اب کی بار وہ واقعی گڑبڑا گیا۔ڈر تھا کہ عزرا پھپھو کی جگہ احمد میاں ہی نہ اٹھ جائیں۔

"اچھا۔۔اچھا جا رہا ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوسرے پورشن کے زینے اتر رہا تھا۔اور ادینہ روہانسی ہاری ہوئی صورت بنائے گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو اور زبان پر میسم کے لیے تعریفی القابات تھے۔

****

" آؤٹ نہیں ہو رہا یہ یار "

لڑکے نے پیر پٹخ کر پاس کھڑے لڑکے سے کہا۔اور پھر سامنے وکٹ کے آگے بلا جمائے کھڑے میسم کی طرف دیکھا۔

" اوئے بات سن اس کو چھوڑ یہ نہیں ہونے والا آؤٹ تو دوسرے والے کو اڑا "

ساتھ کھڑے لڑکے نے گیند ہاتھ میں لیے کھڑے لڑکے کے کان کے قریب ہو کر کہا۔خیر پور کے متوسط طبقے کے علاقے کے گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلنے وہ آج پہلی دفعہ اپنے دوست کے کہنے پر آیا تھا۔لیکن یہاں سامنے کھڑے میسم نام کے لڑکے نے بیٹنگ میں ذلیل کر دیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اوپنر کھلاڑی کے طور پر آیا تھا اور تب سے جما کھڑا تھا۔ چھ اور چار سکور سے تو کم بنانے کا نام نہیں لے رہا تھا بمشکل دو دو سرے کھلاڑی آؤٹ کر سکی تھی ان کی ٹیم پر سکور ہی میسم کی وجہ سے بہت زیادہ ہو رہا تھا۔

" باقی ٹیم کا کیا بھئی کھیل ہی وہ رہا اکیلا "

لڑکے نے غصے سے کہتے ہوئے تھوک ایک طرف پھینکا اور ہاتھ میں پکڑی گیند کو انگلیوں کی گرفت میں سیٹ کیا۔ اس کی گیند بازی کے لیے وہ بہت مشہور تھا اس کا دوست بڑے شوق سے اسے اپنی ٹیم کے لیے کھیلنے کے لایا تھا۔ پر یہاں میسم کی وجہ سے وہ پریشان ہو کر رہ گیا تھا۔

" یہ ایسا ہی ہے بس دو سرے جو ساتھ ہیں ان کو سکور ہی نا بنانے دے اگر یہ ادھر جاتا پھر ہلتا ہی نہیں "

لڑکے نے آنکھیں گھماتے ہوئے اسے مشورہ دیا تھا۔

" خاک کروں ایسا جب بھی یہ ادھر آتا چھکے چوکے سے کم پر آتا ہی نہیں "

لڑکے نے لب کاٹتے ہوئے بال پیچھے کیے۔ دو سرے لڑکے نے بھی پریشان صورت بنائی۔ ایسے جیسے اس کی بات کی تصدیق کر رہا ہو۔ وہ پھر سے گیند ہاتھ میں پکڑے میسم کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور اب کی بار پھر وہ چھ سکور کی اونچائی میں گیند کو اچھال چکا تھا۔ اور پھر وہ رکنے والوں میں سے نہیں تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنی ٹیم کو جیتا چکا تھا۔ اور یہ سب وہ آج پہلے دن نہیں کر رہا تھا وہ ہمیشہ سے کھیلتا ہی ایسا تھا۔ بلے بازی اس قدر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شاندار تھی کے اچھے اچھوں کے چھکے چھوٹ جاتے تھے۔ سکول اور کالج کی طرف سے بھی وہ ہمیشہ مراد سے چھپ کر کھیلتا تھا۔ اس کو اگر کوئی بندہ سپورٹ کرتا تھا تو وہ تھے جو د احمد۔

****

" آواز آہستہ کرو اس کی "

ادینہ نے سر پر کھڑے ہو کر غصے میں کہا۔ میسم ان کے پورشن میں ٹی وی پر کرکٹ میچ اونچی آواز میں لگائے بیٹھا تھا۔ وہ بہت دیر سے پڑھنے کی کوشش میں سرگرداں آخر تھک کر باہر آئی تھی۔ وہ پرسکون ماحول میں پڑھنے کی عادی تھی اور کرکٹ کا شور تو ویسے ہی ناقابل برداشت تھا اسے۔ میسم کے ساتھ ساتھ کرکٹ سے بھی نفرت ہو چکی تھی اسے۔

"کیوں؟ "

میسم نے گردن موڑ کر مصروف سے انداز میں ادینہ پر ایک نظر ڈالی اور پھر نظریں ٹی وی پر جما دیں۔ آج بہت اہم پاکستان کا میچ تھا اور نیچے تو کرکٹ دیکھنا سختی سے منع تھا۔ اس لیے جب بھی کرکٹ میچ دیکھنا ہوتا تو میسم اور جواد اوپر کا ہی رخ کرتے تھے۔ کیونکہ اس پورشن میں بڑے یعنی احمد میاں اور مراد بہت کم آتے تھے۔

" میرا پیپر ہے کل اور بات سنو تمھارا بھی تو ہے کل پیپر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے یاد آجانے پر کمر پر ہاتھ دھر کر آنکھیں سکیڑ کر میسم کی طرف دیکھا۔اس کا منہ بھی حیرت سے کھل گیا تھا۔کتنا لاپرواہ تھا وہ ایک وہ تھی جس کی جان پر بنی تھی دن رات ایک کیے ہوئے تھی۔

دونوں کے سالانہ امتحانات شروع ہو چکے تھے۔پارٹ ون کے پیپر میسم دے چکا تھا اور اب ادینہ کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹو کے پیپر بھی دے رہا تھا۔

"کر لی ہے میں نے تیاری"

لاپرواہی سے جواب ملا۔وہ بڑے غور سے میچ دیکھنے میں مصروف تھا۔بلکہ اتنا کھویا ہوا تھا جیسے خود اس بلے باز کی جگہ کھیل رہا ہو۔ادینہ کو تپ چڑھی تھی اس کے اس انداز پر۔

"نیچے جا کر دیکھو ٹی وی"

دانیہ نے ٹی وی کے آگے آکر کہا۔وہ ایک دم اچھل ہی پڑا تھا۔گھور کر اس کی طرف دیکھا۔جو بالوں کا بے ترتیب سا جوڑا بنائے سرخ چہرہ لیے کھڑی تھی۔

"کیوں یہیں دیکھوں گا تمہیں کیا تکلیف ہے تم نیچے چلی جاؤ"

میسم نے دانت پیس کر اسی کے انداز میں کہا۔ایک تو بچ بچا کر وہ اوپر آیا تھا۔اور اب یہ آکر حکم چلانے لگی تھی

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیچے بچے آئے ہوئے ہیں ''

'' اکیڈمی کے اتنا شور ہے مجھ سے نہیں پڑھا جائے گا

ادینہ نے دانت پیس کر غصے سے کہا۔دل تو کر رہا تھا کچھ اٹھا کر اس کے سر میں دے مارے خود تو پڑھتا تھا نہیں دوسروں کو بھی پڑھنے نہیں دیتا تھا۔

اور تم دیکھ نہیں رہی شائی دکتنا اہم میچ ہے آج اور آواز آہستہ کروں تو مجھے مزا نہیں آتا تم ایک کام کرو ''

'' ذرا

میسم نے رخ موڑ کر بازو صوفے پر ٹکا کر رازدانہ انداز میں کہا۔

'' تم کانوں میں روئی ٹھونس کر پڑھ لو ''

ہاتھ کو ہوا میں مار کر بڑے انداز سے کہا۔اور اپنی طرف سے بات ختم کر دی اریبہ کی بے ساختہ ہنسی اڈ آئی۔ وہ جو کچن سے چائے کے دو کپ لیے آئی تھی اب ان دونوں کی بحث پر دانت نکالتی ہوئی صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔

'' تم کیوں کھی کھی کر رہی ہو جاؤ اور نیچے سے ماموں مراد کو بلا کر لاؤ ''

ادینہ نے حکمانہ انداز میں اریبہ سے کہا۔اریبہ نے فوراً ہنسی کو دبایا۔اور ہڑبڑا کر اٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اے۔۔۔ چھٹنکی خبردار جو نیچے گ ئی"

میسم نے غصے سے انگلی کا اشارہ کر کے اریبہ کو رکنے کے لیے کہا۔اریبہ جو اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی پھر سے بیٹھ گ ئی۔اور منہ بنا کر ادینہ کی طرف دیکھا جس کے ناک کے نتھنے پھول چکے تھے۔

"اریبہ جاؤ میں کہہ رہی ہوں"

دانیہ نے گلا پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا۔اریبہ پھر سے ڈر کر اٹھی۔میسم نے گھور کر ادینہ کی طرف اور پھر اریبہ کی طرف دیکھا۔

"گ ئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا"

میسم نے بھی اونچی آواز میں کہا۔اریبہ نے دونوں کی طرف چڑ کر دیکھا۔اب اس کے چہرے کی حالت بھی ان دونوں جیسی ہی ہو چکی تھی۔

"کیا ہے تم دونوں کو بھ ئی بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے میں تو اندر جا رہی ہوں"

اریبہ پیر پٹختی ہوئی کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔جبکہ وہ دونوں اب آنکھیں سکیڑے ایک دوسرے کو کھا جانے کے انداز میں دیکھ رہے تھے۔

"رکو ذرا تمھیں بتاتی ہوں میں۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانیہ تیزی سے زینے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ سامنے سے ہانپتے ہوئے جواد احمد کو دیکھ کر رک گئی۔ وہ شائی دا اپنی عمر کے حساب سے زیادہ تیز سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچے تھے۔ ادینہ کے پاس سے لاپرواہ سے انداز میں گزرتے ہوئے میسم کی طرف بڑھے۔

" ہاں بھئی کیا بنا پھر "

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے وہ پرجوش انداز میں میسم سے پوچھ رہے تھے۔ وہ اور میسم پاکستان کے میچ پر ایسے ہی پرجوش ہوتے تھے۔

" چاچو پہلے اس چڑیل کو روکیں جا رہی ہٹلر کو بلانے "

میسم نے ہاتھ کا اشارہ ادینہ کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ جواد نے اب جا کر ادینہ کی موجودگی کو محسوس کیا تھا۔

" دانی کیا مسئلہ ہے بھئی "

جواد نے ادینہ کی طرف رخ کیا۔ وہ ادینہ کو پیار سے دانی ہی کہتے تھے۔ ادینہ منہ بسور کر رہ گئی پیر پٹختی دانت پیستی وہ جواد کے قریب آئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ماموں بھ ئی آپ نیچے چلے جائی یں نہ میرا پیپر ہے اتنی اونچی اس جاہل نے آواز کرر کھی ہے "

ادینہ چڑیل کہنے پر تپ گ ئی تھی۔غصے سے میسم کی طرف دیکھ کر کہا۔لیکن وہ اس وقت مزید اس کے ساتھ لڑنے کا سارا موڈ ترک کیے میچ دیکھنے میں مصروف تھا۔

میری بات سنو گڑیا۔تم جاؤ نیچے ابا جی سو رہے ہیں کوئی نہیں ہے نیچے بھابھی اور عزرا بازار گ ئی ہوئی میرے کمرے میں جاکر پڑھ شاباش "

جواد نے پچکارتے ہوئے ادینہ سے کہا۔ادینہ نے خفگی بھرے انداز میں دیکھا تو جواد نے التجا کے انداز میں آنکھوں سے اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔ہر دفعہ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا۔وہ جیت جاتا تھا۔

"!!!!! ماموں "

ادنیہ نے بے چارگی سے جواد کی طرف دیکھا۔جواد نے پھر پچکارنے کے انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

" جاؤ شاباش "

وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کے لیے کہہ رہے تھے۔اور وہ چاروناچار کتاب اٹھاکر نیچے چل دی تھی جواد ماموں کی وجہ سے اب وہ مراد احمد کو شکائیت نہیں لگاسکتی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سنو ایک کام کردو میرا"

میسم کی آواز پر ادینہ نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔وہ چائے کا بڑا سا مگ ہاتھ میں تھامے اس کے سر پر کھڑا تھا۔ چائے کا بے حد شوقین تھا وہ اور ہمیشہ یوں ہی بڑے سے مگ میں چائے پیتا تھا۔وہ آج ناشتے کے فوراً بعد دوسرے پورشن میں آگئی تھی حیاتیات کے پریکٹیکل کو بس دو ہی دن باقی تھے اور تجرباتی کاپی کی بہت سی آریھ ابھی اس کی رہتی تھیں اس نے سوچا تھا کہ آج بنا کر کے ہی دم لے گئی اور اپنے اس عزم میں وہ صبح سات بجے کی بیٹھی دس بجے تک کافی حد تک کامیاب ہو چکی تھی ابھی بھی وہ اسی میں مصروف تھی جب وہ آ دھمکا۔

امتحانات کے دوران تو وہ اسے اُس دن کے بعد آج دکھائی دے رہا تھا۔اس کی وجہ میسم نہیں وہ خود تھی وہ پیپرز میں یوں ہی سات پردوں میں چھپ جاتی تھی۔

ادینہ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر آرام سے کاپی پر جھک گئی۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے تمہیں نظر نہیں آرہا کیا؟ کاپی بنا رہی ہوں اپنی"

اس کی طرف دیکھے بنا وہ مصروف سے انداز میں کہہ رہی تھی۔وہ تواتر سے ڈھیٹ تھا ہنوز ویسے ہی کھڑا تھا

۔

"وہ تو دیکھ ہی رہا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے بھنویں اچکا کر اچٹتی سی نظر اس کی کاپی پر ڈالی۔ وہ بڑے انہماک سے سفید کاغز پر حیاتیات کی آریھ بنانے میں مگن تھی۔ دودھیا مناسب تراش کے ناخن والے خوبصورت ہاتھ بڑی مہارت سے کاپی پر اِدھر اُدھر پنسل کو گھما رہے تھے۔ بالوں کی مخصوص انداز میں پونی ٹیل بنائے دھلے سے چہرے کے ساتھ وہ ہر زی روح سے بے نیاز اپنے کام میں مگن تھی۔ ایک دم سے ہاتھ رکے تھے اسے کوفت ہوئی تھی میسم کے یوں سر پر کھڑے ہونے سے لب بھینچ کر پھر سے سر اوپر اٹھایا۔

" تو جاؤ یہاں سے اب "

اوپری لب کو ناگواری سے اوپر چڑھا کر کہا۔ میسم نے فوراً جوابی ردعمل میں دانتوں کی نمائش کی۔

" میری بھی فزیکل ایجوکیشن کی کاپی بنا دو گی "

بڑا دوستانہ انداز تھا۔ ایسے جیسے وہ اس طرح کہنے سے مان جائے گی۔ ادینہ نے اچھنبے سے دیکھا۔ زبان دانتوں کے بیچ میں گھماتے ہوئے آنکھوں کو سکیڑے اس نے اس انداز سے میسم کو دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شاکی ہو۔

" دماغ ٹھیک ہے تمھارا کاپی تمھاری ہے میں کیسے بنا سکتی ہوں "

تنک کر کہا۔ اور ماتھے پر بل ڈال کر اسے دیکھا۔ جو بڑے آرام سے اسے کہہ رہا تھا جیسے سب بھولے کھڑا ہو کہ ان کی ایک پل کے لیے بھی نہیں بنتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" خود بناؤ جا کر "

ادینہ نے ناک چڑھا کر نا گواری دکھائی۔ وہ پھر سے دانت نکال گیا تھا۔

" دیکھ لو تمہیں بھی کام پڑ سکتا ہے "

بڑے رعب سے کہا گیا۔ جبکہ وہ جانتا تھا وہ کبھی بھی کوئی کام اسے نہیں کہتی تھی اسے جو بھی کام ہوتا تھا وہ یا تو حزیفہ سے کہتی تھی یا پھر جواد احمد سے۔

" مجھے اور تم سے کام "

ادینہ نے پھر سے جھکا ہوا سر جھٹکے سے اٹھایا۔ اب کی بار طنز بھرا لہجہ تھا اور حیرت سے قلم لبوں میں دبائے اب وہ اسے دیکھ رہی تھی جو بڑے انداز سے گردن اکڑائے کھڑا تھا۔

" کیا ہو گیا ہے تمہیں "

ادینہ نے تمسخرانہ انداز میں ہاتھ کو نچایا۔

" چلو چلو راستہ ناپو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ہاتھ کا اشارہ کمرے کے دروازے کی طرف کیا۔وہ جو جوابی کاروائی کے طور پر اس کے سر پر چپت لگانے کو آگے بڑھا اپنے ہاتھ اور چائے کے کپ کا توازن برقرار نہیں رکھ سکا اور چائے بڑے پریم سے کپ سمیت ادینہ کی کُھلی ہوئی کاپی پر ڈھیر تھی۔ایک ساتھ ہی دونوں کے منہ کھلے۔

"جاہل یہ کیا کیا"

ادینہ کی ہولناک چیخ ابھری۔جلدی سے اپنی کاپی پر سے کپ کو اٹھایا۔اور دانت پیستے ہوئے کھا جانے والی نظر اپنے سامنے کھڑے میسم پر ڈالی۔جس نے فوراً کھلا منہ بند کیا اور تھوک نگلا۔اس کے اندر کی کالی ماتا کو جاگنے کی وہ خود دعوت دے چکا تھا۔تو جناب ادینہ کا چڑیل کا روپ دھارنے کا وقت آن پہنچا تھا۔

"جان بوجھ کر نہیں کیا یہ میں نے"

میسم نے گڑبڑا کر کہا جبکہ وہ اس کے خیالات کے بلکل برعکس صدمے کی حالت میں روہانسی صورت بنائے ڈبڈائی آنکھوں سے اپنی کاپی کو دیکھ رہی تھی جس کی بیرونی جلد تک خراب ہو چکی تھی۔

"میری اتنی محنت"

ادینہ کی بھیگی سی آواز نکلی اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔وہ اس کے سامنے یوں پہلی دفعہ رؤئی تھی۔وہ جو اس کے اعتاب کا شکار ہونے کے لیے بلکل تیار کھڑا تھا اچانک اس کے یوں زار و قطار رو دینے پر گڑبڑا سا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ادینہ دیکھو انجانے میں ہوا یہ سب "

ہڑبڑاہٹ میں اس کی زبان لڑکھڑا کر لفظ ادا کر رہی تھی۔اور ادینہ تو یوں رو رہی تھی جیسے کسی نے اس کی عمر بھر کی جمع پونجی اس سے چھین لی ہو۔

" تمہیں کیا پتہ محنت کیا ہوتی ہے تمھارا کیا گیا ہاں "

ہچکیوں میں روتے ہوئے بھاری سی آواز میں کہا۔اور چہرہ اوپر اٹھایا۔پہلی دفعہ وہ اسے یوں بے بسی سے روتے دیکھ رہا تھا۔پل بھر میں ہی سفید ناک سرخ ہو چکی تھی اور سبزی مائل بھوری سی آنکھیں نمکین پانی چھلکا رہی تھیں۔

" ادینہ۔۔دیکھو تم رو کیوں رہی ہو "

میسم کی آواز میں اچانک اس کی حالت کی وجہ سے نرمی در آئی۔اس کی حالت اس وقت واقعی قابل رحم تھی

۔

" میں میں نئی لے آتا ہوں نوٹ بک "

دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھتے ہوئے وہ تھوڑا سا نیچے جھکا۔اور وہ جو تب سے صدمے کی حالت میں بس ٹسوے ہی بہائے جا رہی تھی۔بپھر کے کھڑی ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“ بکواس بند کرو اپنی پرسوں میرا پریکٹیکل ہے کیسے بناؤں گی میں ”

اس کے بلکل سامنے بھیگے گال لیے وہ ایسے کھڑی تھی جیسے ابھی اس کا منہ نوچ ڈالے گی۔ میسم نے التجائی انداز میں کچھ کہنے کے لیے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ وہ پھن پھیلائے پھر سے پھنکاری۔

“ تم جاؤ یہاں سے بس جاؤ مجھے اپنی شکل مت دکھاؤ ”

پاگلوں کی طرح چیخ کر کہا اور پھر سے بچوں کی طرح لب باہر نکال کر رونے لگی۔ میسم پریشان حال تیزی سے وہاں سے نکلا۔ ادینہ کو آج پہلی دفعہ یوں روتا دیکھا اسے واقعی میں خود پر ملال ہوا تھا۔ بوجھل دل سے وہ زینے اتر رہا تھا۔

****

“ تو سمجھ نہیں رہا وہ رو پڑی ہے آج سے پہلے کبھی یوں روئی نہیں وہ ”

میسم نچلے لب کو دانتوں سے کچلتے ہوئے بے چین سے کھڑا تھا۔ وہ پریشان حال سا سید ھا فہد کے پاس آیا تھا۔ بار بار آنکھوں کے آگے ادینہ کا آنسوؤں سے تر چہرہ آرہا تھا۔ آج پہلی دفعہ اس کی پریشانی خود کی پریشانی لگ رہی تھی اسے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد جو اس کے ادینہ کے لیے ایسے پریشان ہونے پر حیران کھڑا تھا اس کے رونے کا سن کر چپ سا ہو گیا۔

کیونکہ آج تک جتنے قصے وہ میسم سے سن چکا تھا اور جتنا خود اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا ان دونوں کی لڑائی میں وہ ہمیشہ میسم کے شانہ بشانہ کھڑی ہوتی تھی اور آج تک کبھی رو کر کمزور نہیں پڑی تھی۔

" کتنے پیسے ہیں تیرے پاس "

میسم نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔ فہد نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا۔ اور بھونیں اچکاتے ہوئے سوال داغا

"کیوں کیا ہوا اب؟ "

" یار اس کی پریکٹیکل کاپی اسے لے کر دینی ہے "

میسم کا لہجہ اور صورت دونوں پریشان حال تھیں۔

" دو سو ہیں میرے پاس "

فہد نے جیب میں جتنے پیسے تھے نکال کر ایک نظر ڈالی اور پھر میسم کی طرف بڑھائے جواب اپنی جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔ فہد نے آج سے پہلے اسے کبھی ادینہ کے لیے یوں پریشان ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ وہ تو ایسا تھا کہ کرکٹ کے علاوہ کبھی کسی چیز کی پریشانی لیتا ہی نہیں تھا۔

" بہت ہیں مجھے دے میں پھر چاچو سے لے کر تمہیں دے دوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے عجلت میں کہا وہ جلد از جلد ادینہ کا مس ئی لہ حل کر دینا چاہتا تھا۔ بائ ک کو کک لگا اسے سٹارٹ کیا

" خیر ہے یار پریشان کیوں ہوتا ہے رکھ لے "

فہد نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بائ ک پر سوار ہو گیا۔

****

" یہ کیا ہے "

ادینہ نے ہاتھ کی پشت سے گال صاف ک ئے اور میسم کے ہاتھ میں پکڑے لفافے پر نظر ڈالی۔ وہ ابھی تک وہیں بیٹھی رو رہی تھی اور اپنی کاپی کو کھول چکی تھی تمام صفحات کو الگ کر چکی تھی۔

" کاپی ہے ن ئی لے لو روؤ مت "

میسم نے نرم سے لہجے میں کہا۔ اب تک رو رو کر ادینہ کی ناک اور آنکھوں پر سوزش آ چکی تھی۔ اب وہ خونخوار نظروں سے مسیم کو گھور رہی تھی۔

" کاپی میں خود بھی خرید سکتی تھی میں اس محنت کے لیے رو رہی ہوں جو میں نے اس پر کی تھی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے دانت پیس کر کہا۔اور سر کو ایک جھٹکا دے کر چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا۔اس وقت وہ اسے زہر لگ رہا تھا۔میسم نے گہری سانس لی اور فوراً ن ئی کاپی کے بائی بینڈر کے ربن کو کھولا وہ اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" ایک کام کرتے ہیں جتنے پیجز سہی ہیں وہ اس ن ئی والی کاپی میں لگا دیتے ہیں "

وہ تیزی سے کاپی میں سے صفحات کو الگ کر کے نکال رہا تھا۔انداز بڑا مصروف تھا۔ادینہ نے روٹھا سا چہرہ ایک پل کے لیے اس کی طرف موڑا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ سے کاپی لے رہی تھی۔میسم کے اس انداز نے ایک لمحے کے لیے حیرت میں مبتلا کیا تھا۔

ڈر گیا ہو گا کہ اب میں مراد ماموں سے اس کی درگت نہ بنوا دوں۔کالا کوا کہیں کا۔وہ دل ہی دل میں ابھی بھی اسے کوس رہی تھی پر اس وقت منہ سے اسے کچھ کہنا اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے مترادف تھا۔

" رکو میں کر کے دیتا ہوں "

میسم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔وہ اب صفحات کاپی میں ترتیب دے رہا تھا ان آریھ کی جن کو وہ بنا چکی تھی۔

بس اب تمہیں صرف جو چائے سے خراب پیجز تھے وہ بنانے پڑیں گے پھر سے بلکہ میں ہیلپ کرتا "

" ہوں فیل ہوا ہوں دو دفعہ ایف ایس سی میں پر اتنا تو کر ہی سکتا ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے بس ناک پھلا کر اسے جھکے سر کو دیکھنے پر ہی اکتفا کیا۔اس کے ماتھے کے بل ہنوز قائم تھے۔

" آنسو تو پونچھ لو "

میسم نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔لیکن وہاں اس مسکراہٹ کا کوئی اثر نہیں تھا۔چہرے ابھی بھی شکوہ کناں تھا۔

" شکائیت تمھاری اب بھی لگے گی "

ادینہ نے بھیگی سی آواز میں کہا اور غصے سے بھرپور انداز میں مسکراتے میسم کی طرف دیکھا۔

" کیسے "

میسم نے بھنویں اچکائی یں۔جب کے چہرے پر کوئی خوف نہیں تھا۔وہ چائے سے خراب ہوئے صفحات کو لفافے میں ڈال رہا تھا۔

" میں بتاؤ ں گی مراد ماموں کو کہ اس نے میری محنت برباد کی تھی "

ادینہ نے جتلانے جیسے انداز میں کہا۔لیکن یہ کیا اس کے چہرہ تو پر سکون تھا وہاں نہ تو ہوائی یاں اڑی تھیں اور نہ ہی جوابی کوئی غصے سے بھرا فقرہ آیا تھا۔وہ ہنوز اسی طرح مسکرا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیسے بتاؤ گی"

میسم نے پر سکون لہجے میں کہا۔اور کرسی سے اٹھا۔

"میں یہ کاپی دکھاؤں گی انھیں"

ادینہ نے دانت پیسے اور جیسے ہی چائے کے ساتھ خراب ہوئے صفحات کو دیکھنے کے لیے سامنے نظر دوڑائی وہ وہاں موجود نہیں تھے۔صفحات میسم مسکراتے ہوئے لفافے میں ڈال رہا تھا۔

"کاپی دو واپس"

ادینہ نے ناک پھلا کر ہاتھ آگے کیا۔جس کو قہقہ لگا کر میسم نے اپنے ہاتھ سے ایک طرف کیا۔ادینہ جو تھوڑی دیر پہلے اس کی ہمدردی پر حیرت کے سمندر میں غوطے لگا رہی تھی اب بیک وقت آنکھیں اور منہ دونوں کھول چکی تھی۔

"کام کروا پنا میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا اور نہ کسی نے دیکھا بھی"

میسم نے اپنے مخصوص انداز میں ابرو چڑھا کر لب ملائے لبوں کے قریب مسکراہٹ چھپانے کے سبب چھوٹے سے گڑھے واضح ہوئے تھے۔ادینہ نے کھلا منہ بند کیا اور آنکھیں سکیڑ کر غصے سے دیکھا۔

"تم جیسا چال باز میں نے آج تک نہیں دیکھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنے لب و لہجے پر واپس آچکی تھی اب اس پر چیخ رہی تھی۔ جو مسلسل قہقے پر قہقہ لگا رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی ہمدردی ہوا چکی ہو تھی۔

"تم دیکھنا میں کیا حال کرواتی ماموں سے تمھارا "

ادینہ نے خطرناک عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا۔

" کیسے ثبوت تو میرے ہاتھ میں ہے "

میسم نے لفافہ اوپر کیا۔اور فتحانہ انداز میں مسکرا کر دیکھا۔وہ چڑ کر پیر پٹخ گئی تھی۔

****

کرتے کے کف کے بٹن بند کرتا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مراد احمد کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔کیٹرنگ والوں کا فون آیا تھا وہ وقت پوچھ رہے تھے۔یہی بتانے کے لیے وہ مراد کے کمرے تک پہنچا تھا جب اندر سے آتی مختلف آوازوں کی بازگشت نے قدم جما دیے تھے۔

" مراد بھائی کیوں پریشان ہوتے ہیں اتنا ادینہ نے ڈاکٹر بن کر یہیں تو رہنا "

عزرا نے مراد کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔وہ سر جھکائے بیٹھے تھے۔رزلٹ آچکا تھا ادینہ نے ایف ایس سی میں شاندار نمبر لیے تھے جس کی خوشی میں گھر میں آج چھوٹی سی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔آخر کار اب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈاکٹری کی ڈگری کے لیے سب کی نظریں ادینہ شیراز پر ٹکی تھیں۔ جبکہ میسم معمولی نمبروں سے صرف پاس ہی ہو سکا تھا۔ مراد کو بڑے بیٹے کو لے کر بہت پریشانی تھی کم از کم اچھے نمبروں میں پاس ہی ہو جاتا۔ وہ تو جواد سے بھی چار ہاتھ آگے نکلا تھا جواد نے کم از کم میڈیکل اچھے نمبروں میں پاس تو کیا تھا۔

" میسم اگر چھوٹی موٹی نوکری بھی کرتا ہوا تو کیا ہے "

عزرا نے مسکراتے ہوئے ایک نظر پریشان کھڑی رابعہ پر ڈالی اور پھر مراد کی طرف دیکھا۔ رابعہ شوہر کے غصے سے پریشان حال کھڑی تھیں۔

" خواہش تو یہ تھی دونوں ڈاکٹر بنتے ایک ساتھ دونوں کو کلینک بنا دیتے "

مراد نے گہری سانس لی۔ چہرے پر مایوسی تھی۔ باہر کھڑے میسم پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ لیکن یہ کیا یہ حیرت عجیب سی حیرت تھی۔ جسے سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

یہ رشتہ بہت بچپن میں احمد میاں کی خواہش پر طے کیا گیا تھا۔ وہ چاہتے تھے گھر کی بیٹی گھر میں ہی رہے۔ اور عزرا کو کبھی یہ نہ لگے کہ بھائی اس کی بیٹی کو پڑھا کر اس پر احسان کر رہا ہے۔

" کوئی بات نہیں بیٹا نہ سہی بہو ڈاکٹر سہی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا نے پھر سے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔ عزرا کو میسم بہت عزیز تھا اور سب سے بڑا سکون یہ تھا کہ بیٹی آنکھوں کے آگے ہی رہے گی۔ رابعہ نے آگے بڑھ کر عزرا کو گلے لگا لیا تھا۔

وہ جن قدموں پر آیا تھا انہی قدموں سے کھویا کھویا سا واپس لوٹ رہا تھا۔ جب نظر سامنے پڑی۔ وہ پیرٹ گرین بنارسی سے جوڑے میں مسکراتی ہوئی اوپری زینہ نیچے اترتی ہوئی آ رہی تھی۔ آج وہ اسے کسی اور ہی نظر سے دیکھ رہا تھا جس نظر سے آج سے پہلے اس نے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

سفید رنگت گلابی گال بھری سبز ملی جلی بڑی سی آنکھیں بیضوی چہرہ کھڑی چھوٹی سی ناک پنکھڑی سے ہونٹ مغرور سا انداز لمبا قد سڈول سا بدن ریشمی بھورے کندھوں تک آتے بال۔ وہ واقعی میں اتنی دلکش تھی یا آج اسے لگ رہی تھی آج سے پہلے اس کی یہ خوبصورتی اس کی نظر کیوں نہیں دیکھ سکی تھی۔ وہ تو کبھی اسے سفید چوہیا لگتی تھی۔ کبھی چٹی ماتا کبھی برفانی چڑیل پر آج تو وہ دل کے ساز ہی چھیڑ گئی تھی۔

" جلن ہو رہی ہے نہ "

ہاتھ پیچھے باندھ کر دھیرے دھیرے ٹہلتے ہوئے وہ شوخ سے انداز میں اس کے بلکل سامنے آکر کھڑی تھی۔ اس کے دل میں بجنے والے ساز سے یکسر انجان۔ وہ جو انجانے سے سحر میں جکڑا کھڑا تھا اس کے ایسے مغرور سے انداز پر مسکراہٹ دبا گیا وہ انداز جس پر اس کے دماغ کی گھنٹیاں بجنے لگتی تھیں آج دل کی گھنٹی بج رہی تھی۔ آج اس کی کوئی بات بھی بری نہیں لگ رہی تھی۔ دلچسپی سے اسے دیکھا جو اپنی طرف سے تیر چلا کر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب اس کی طرف سے آنے والے تیر کا انتظار کر رہی تھی۔ میسم کچھ دیرے ویو نہی دیکھتا رہا پھر شرارت کی رگ بھڑک ہی اٹھی اور وہ اپنے پرانے انداز کو اپنا گیا تھا۔

" تم سے اور میں جلوں جوتا دیکھو میرا "

میسم نے قریب ہو کر کہا۔ آج اس سے لڑنے میں دل عجیب ہی طرز سے گدگدا رہا تھا۔ اس کی ہر ادا دل کو بھلی لگ رہی تھی۔ ادینہ کی نظر بے ساختہ اس کی چپل پر پڑی۔ اور پھر ہاتھ وہ لبوں پر رکھ چکی تھی۔

" کیا ہے گندی سی ہوائی چپل "

ہلکا سا قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ ہنس رہی تھی اور میسم اس کے دانت دیکھ رہا تھا۔ ترتیب سے موتیوں کی لڑی سے دانت۔ افف یہ سفید چوہیا اس قدر حسین ہے میں نے تو آج سے پہلے کبھی محسوس ہی نہیں کیا۔ شرارت سے بھنویں اٹھا کر اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

" میرا مطلب تھا میرے جوتے کو بھی نہیں پرواہ "

مسیم نے کالر کھڑے کیے تھے۔ اور اس نے اپنے مخصوص انداز میں انگلی کو ناک کے نیچے سے گزارتے ہوئے ناک کو سکیڑا تھا۔ آج تو وہ ہواؤ ں میں اڑ رہی تھی۔

" اور بات سنو ابھی تو ایف ایس سی کی ہے ڈاکٹر تھوڑی نہ بن گ ئی ہو جو اتنی اکڑ دکھا رہی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی اس ادا سے ناک چڑھانے پر میسم بے ساختہ اس کی ناک پکڑ کر کھینچ چکا تھا۔

" افف بد تمیز "

زور سے اس کا ہاتھ جھٹکتی خفگی سے اسے دیکھتی اس کی مسکراہٹ سے بے خبر منہ میں بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ جبکہ وہ ایک انوکھے سے حصار میں جکڑا وہیں کھڑا تھا۔

" دادا جی کو بتاتا ہوں جا کر میچ دیکھ رہا ہے میسم "********

تیرہ سالہ حزیفہ نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے قدم کمرے سے باہر کی طرف بڑھائے۔

جی تو یہ ہیں جناب حزیفہ مراد آج ان کا تعارف بھی ہو ہی جائے میسم کے آٹھ سال بعد جب مراد احمد اور رابعہ مایوس ہو چلے تھے تو جناب موصوف کی آمد ہوئی میسم سے بلکل برعکس جناب اچھی خاصی صحت رکھنے والے گول مٹول سے مرد نما بچے ہیں۔ ادینہ کا لاڈلا اور میسم کا دشمن ہونے کا شرف جناب کو بھی حاصل ہے۔

میسم جو ٹانگیں پسارے صوفے پر لیٹا کرکٹ میچ دیکھنے میں مصروف تھا حزیفہ کی دھمکی پر اچھل کر بیٹھا۔

" اوئے رک رک فٹ بال کہیں کے نہیں تو ایک کک ایسی پڑے گی لڑھکتا ہوا جائے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے نچلے لب کو دانتوں میں جکڑ کر کہا۔حزیفہ کمر پر ہاتھ رکھ کر ناک پھلا کر مڑا۔اس کا کوئی پسندیدہ شو آنے والا تھا اور میسم اسے ٹی وی نہیں دے رہا تھا۔اوپر رابعہ اور عزرا کے ڈرامے کا وقت تھا اس لیے وہ میسم سے ہی لڑنے پہنچ چکا تھا۔

"ریموٹ دو مجھے پھر"

ماتھے پر بل ڈال کر رعب سے کہا۔دونوں کے درمیان عمر کا بہت فرق تھا پر لڑائی کے دوران دونوں ہم عمر ہی ہو جاتے تھے۔میسم بھی اسی کے انداز میں کمر پر ہاتھ دھر کر بلکل اس کے سامنے آ گیا۔

"تمہیں تمیز نہیں ہے کیا بھائی بول"

اس کے دائیں گال پر چپت لگائی۔حزیفہ نے بے ساختہ اپنے پھولے ہوئے گال پر خفگی سے ہاتھ رکھا۔اور گھور کر میسم کو دیکھا۔

"بھائی بول پہلے"

میسم نے اب اس کے بائیں گال پر چپت لگائی۔وہ لال ہو گیا اور بھینسے کی طرح ناک سے آوازیں نکالیں۔ جبکہ میسم سینے پر ہاتھ باندھے اس کے انداز سے محفوظ ہو رہا تھا

"امی!!!!!!!"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حزیفہ نے مٹھیاں بھینچ کر پوری قوت سے چلا کر کہا۔یہ ہوائی فائر تھا کیونکہ دونوں جانتے تھے رابعہ اس وقت ڈرامہ دیکھنے اوپر جاتی ہے۔

" یہ دیکھیں مار رہا مجھے لمبو کہیں کا "

حزیفہ نے پھر چیخ کر دیواروں سے کہا۔کیونکہ یہ وہ دو جملے تھے جو گھر میں ہر آدھے گھنٹے بعد گونجتے تھے۔

" چل جا نہیں ملے گا ریموٹ "

میسم نے ہاتھ سے اسے باہر کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور خود پھر سے صوفے پر ڈھیر ہوا۔اسی لمحے وہ میسم کے دل کی سلطنت پر حکومت کی جنگ لڑنے والی ہاتھ میں کاغز تھامے کمرے میں داخل ہوئی۔

" حزیفہ بات سنو "

بڑے مصروف سے انداز میں مدھر سی آواز کے ساتھ حزیفہ کو پکارتی وہ اب دنوں گال کو سہلاتے حزیفہ کے بلکل سامنے کھڑی تھی۔اس کی آواز کانوں میں پڑتے ہی میسم نے ٹرانس میں گردن گھمائی۔محترمہ آجکل میڈیکل کالج میں داخلہ ٹیسٹ کی بھرپور طریقے سے تیاری کر رہی تھیں بہت کم نظر آتی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہلکے سے زرد رنگ کے جوڑے میں کندھے پر جھولتے دوپٹے اور بالوں کی پونی ٹیل میں وہ سادہ سی بھی آج میسم کے دل کو اچھی لگ رہی تھی۔ کمبخت نظر جو ایک پل کو کرکٹ کے میچ سے ہٹتی نہیں تھی آج میچ پر واپس نہیں جا رہی تھی۔

" کیا ہوا بھائی رو کیوں رہا میرا بھائی "

نظر جو کاغز سے اوپر اٹھی تھی آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے حزیفہ پر پڑی ادینہ نے محبت سے حزیفہ کی تھوڑی سے پکڑ کر اس کے چہرے کو اوپر کیا۔

" ادی دیکھیں یہ نہیں دے رہا ریموٹ میرا ڈرامہ گزرا جا رہا ہے "

وہ بچپن سے ادینہ کہنے میں ناکام ہوا آج تک ادینہ کو ادی ہی کہتا تھا۔ادینہ نے آنکھیں سکیڑ کر میسم کی طرف دیکھا جو پہلے سے ہی دلچسپی سے ادینہ کو دیکھ رہا تھا۔اور پھر پریم سے حزیفہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

تم بھاگ کر جاؤ ذرا مجھے شاپ سے یہ سامان لا کر دو آؤ گے تو ریموٹ تمہیں ملے گا" بڑے پر یقین " لہجے میں تسلی دی حزیفہ نے بے یقینی سے ادینہ کی طرف دیکھا۔

" کس خوش فہمی میں بھ ئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے آبرو چڑھاتے ہوئے۔ادینہ کی بات پر تنک کر کہا۔ادینہ نے بے نیازی برتی اور پھر سے حزیفہ کو پچکارہ

" تم جاؤ حزیفہ بھروسہ ہے نہ اپنی ادی پر "

حزیفہ کو تسلی دیتے ہوئے وہ اس کے گال تھپک کر اب میسم کی طرف پلٹی۔ بڑے آرام سے اب وہ اپنے موبائل کے کیمرہ کو میسم پر سیٹ کر رہی تھی۔

" کیا کر رہی ہو یہ "

میسم نے آنکھیں سکیڑیں۔لبوں کو بھینچ کر اس کے پر سکون انداز سے اٹھنے والی خطرناک عزائم کی بو کو سونگھا۔

" ویڈیو بنا رہی ہوں "

بڑے انداز سے اپنی آگے آئی ہوئی پونی کے بالوں کو انگلی میں رول کیا۔لب بھی مختلف زاویے بدل رہے تھے۔

"کیوں؟ "

میسم اپنی جگہ سے اٹھا اور صوفے کی پشت سے پھلانگ کر اب ادینہ کے سامنے تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمھارا کل ان ٹی ایس ٹیسٹ ہے نہ اور تمھاری تیاری کا ثبوت تو دینا ہو گا نہ ماموں کو"

پلکوں کو مصنوعی انداز میں بار بار جھپکتے ہوئے وہ پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی۔

"خبر دار جو یہ کیا تم نے"

میسم نے آگے بڑھ کر موبائل اس کے ہاتھ سے لینا چاہا جو وہ جلدی سے اپنے پیچھے کر چکی تھی۔

"کروں گی ایسا ہی نہیں تو ریموٹ دو"

ادینہ نے ایک ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اپنے خطرناک عزائم سے اسے آگاہ کیا۔ جو قدم قدم اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"دو نہیں تو ابھی آجانے دو ان کو ذرا"

ادینہ نے دانت پیس کر پھر سے دھمکی دی۔ میسم نے ناک پھلا کر ریموٹ آگے کیا۔

"پکڑو"

وہ پوری بتیسی کی نمائش کر گئی تھی۔ موتیوں جیسے دانت گلابی لبوں کے اندر سے واضح ہوئے تھے۔

ھائے۔۔۔ے۔۔۔ے۔۔۔ے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی ادا میسم کے دل پر میٹھی سی ضرب ثابت ہوئی تھی۔ کمبخت زخم پر زخم کھا رہا تھا خطرہ تھا کچھ ہی عرصے میں چھلنی چھلنی ہو جائے گا۔ وہ ریموٹ کو تھامے اس کو زبان نکال کر چڑاتی باہر جا رہی تھی اور میسم کا ہاتھ انجانے میں ہی دل پر آ چکا تھا۔

****

" کون ہے "

اریبہ نے دروازے کے قریب سے آواز دی۔ وہ اور عزرا دوپہر کو نیچے آئی ہوئی تھیں۔ جب دراوزے پر گھنٹی بجنے پر وہ گیٹ پر گ ئی تھی۔ باہر کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کوئی دروازے کے اور قریب ہوا تھا۔

" جی میں فہد "

گلا صاف کرنے کے بعد معدب انداز میں کہا قسمت نے آج ساتھ دیا تھا اور وہ دروازے پر تھی۔ گو کے میسم کا اور فہد کا گھر آمنے سامنے تھا اور وہ میسم کا واحد جگری دوست تھا پر پھر بھی ان کے گھر بلا تکلف آنا جانا نہیں تھا۔ اریبہ کے ساتھ فہد بچپن میں ایک ہی سکول میں پڑھتا تھا۔ اور بچپن میں تو کھیلا بھی ساتھ کرتے تھے پر بڑے ہوتے ہی نہ صرف کھیلنا چھوٹ گیا تھا بلکہ کالجز بھی الگ الگ ہو گ ئے تھے۔ لیکن فہد اریبہ کے لیے اپنی محسوسات نہ بدل سکا تھا۔ لیکن سلسلہ صرف اسے دیکھنے کی حد تک ہی تھا۔ اور وہ بھی صرف فہد کی طرف سے یک طرفہ ہی تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی؟"

اریبہ نے بیرونی دروازے کی اوٹ سے ہی سوالیہ لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

"یہ جی بریانی امی نے بھجوائی ہے"

فہد نے تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے کہا۔اریبہ نے سر پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے دروازہ کھولا۔وہ سامنے بریانی کی پلیٹ تھامے کھڑا تھا۔شکل پر وہی شرافت طاری کیے جو وہ ہمیشہ اریبہ کو دیکھ کر کرتا تھا۔

"وہ میسم گھر پر ہے"

اس سے پہلے کہ اریبہ دروازہ بند کرتی اگلا سوال داغ دیا۔

"جی وہ گیا ہے بڑے ماموں کے ساتھ"

اریبہ نے سر پر دوپٹہ درست کرتے ہوئے کہا۔اور پھر سے دروازہ بند کرنا چاہا۔

"کہاں؟میرا مطلب ہے کچھ دن سے نظر ہی نہیں آرہا"

کان کھجاتے ہوئے اگلا سوال کر ڈالا۔کالج یونیفارم کے علاوہ کبھی کبھی تو وہ دوسرے حلیے میں نظر آتی تھی۔ فیروزی رنگ کے جوڑے میں نکھری نکھری سی ہمیشہ کی طرح دل میں اتر رہی تھی۔

"ایڈمیشن کے سلسلے میں خوار ہو رہا ہے کسی یونیورسٹی میں میرٹ لسٹ میں نام ہی نہیں آرہا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ بے ساختہ اپنے انداز میں کہہ گئی۔

" آج پھر کالج گیا ہے سمپل بی اے ہی کرے گا آثار تو یہی ہیں

اریبہ نے گہری سانس لی۔

"جی۔۔۔ "

فہد نے بھرپور نظر ڈالتے ہوئے معدب انداز میں کہا۔اریبہ نے لب بھینچ کر سر ہلایا اور دروازہ بند کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا جب عزرا اوپر جانے کے غرض سے وہاں آئیں۔اور اریبہ کو دروازے پر دیکھ کر رکیں۔

" اریبہ کون ہے بھئی "

تھوڑا سا آگے ہو کر پوچھا۔عزرا سے وہ شروع سے ہی گھبراتا تھا فوراً واپسی کے لیے قدم پیچھے کیے۔

" فہد ہے میسم کا پوچھ رہا "

اریبہ نے کہتے ہوئے گردن موڑ کر ایک نظر اس پر ڈالی جواب بائک سٹارٹ کر رہا تھا۔

" ارے یہی تو جڑ ہے میسم کی بگاڑ کی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد کا نام سنتے ہی عزرا کے ماتھے پر شکن تھے۔آواز اتنی اونچی تھی کہ باآسانی فہد تک جاسکتی تھی۔اریبہ نے عزرا کو آنکھیں نکالیں اور چور سی نظر فہد پر ڈالی جواب جلدی جلدی بائی ک کو کک لگا رہا تھا۔اور بائی ک تھا کہ سٹارٹ نہیں ہو رہا تھا۔

"نہ خود کچھ پڑھتا ہے اور نہ ہی اسے پڑھنے دیتا ہے"

عزرا کو تو فہد شروع سے ہی پسند نہیں تھا۔دانت پیستے ہوئے کہا۔ادینہ کا میڈیکل کالج میں ایڈمیشن ہو گیا تھا پر میسم کے نمبر اتنے کم تھے کہ کسی بھی کالج میں میرٹ اچھے مضمون کے لیے نہیں بن رہا تھا۔جبکہ مراد تو یہی چاہتے تھے وہ اب کسی اچھے مضمون میں بی ایس کر لے۔

" خود کے تو باپ دادا کا بزنس ہے کوئی فکر ہی نہیں اسے"

اریبہ نے جلدی سے دروازہ بند کیا۔

فہد کے دادا کے زمانے سے ان کا شہر میں ایک چھوٹا ہوٹل تھا۔اور اب وہ ہوٹل فہد کے والد چلاتے تھے۔

" امی بس بھی کیا کریں وہ سن رہا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے خفگی سے عزرا کی طرف دیکھا۔جو بے نیازی سے سر کو جھٹک چکی تھیں۔اریبہ پلیٹ کو پکڑے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"تو سننے دے "

عزرا ہاتھ کو ہوا میں مارتی بڑبڑاتی ہوئی اوپر جا رہی تھیں۔

****

"تیز بھی چلا سکتے ہو بائک تم "

ادینہ نے دانت پیستے ہوئے میسم کے کان کے قریب ہو کر کہا۔جو جان بوجھ کر آہستہ سی رفتار میں بائک چلا رہا تھا۔

وہ بے زار سی شکل بنائے میسم کے پیچھے بیٹھی تھی۔ویسے تو اسے چھوڑنے اور لے جانے کا کام جواد احمد کا تھا لیکن آج جواد کو کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے ادینہ کو کالج چھوڑنے کی زمہ داری میسم کے کندھوں پر ٹرانسفر ہو گئی تھی۔جسے وہ اپنی طرف سے تو باخوبی نبھا رہا تھا لیکن ادینہ اس سے متفق نہیں تھی اسے لگ رہا تھا وہ جان بوجھ کر بائک آہستہ چلا رہا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں کیا گرادوں تمہیں میں"

میسم نے ہلکی سی گردن موڑ کر کہا۔جس پر وہ اور سرخ ہو چلی تھی۔منہ بنا کر کلائی پر بندھی گھڑی پر ایک نظر ڈالی۔اس کا پہلا لیکچر گزر رہا تھا۔

"یقیناً تمھارا کالج لیٹ لگتا ہو گا"

پھر سے ناک پھلا کر اس کے کان کے قریب ہو کر غرائی۔وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔وہ کسی پرائیویٹ کالج سے بی اے کر رہا تھا۔یونیورسٹی ایڈمیشن نہیں ہو سکا تھا۔چاروناچار مراد احمد کو اسے بی اے ہی کروانا پڑا۔

"ہاں ایسا تو ہے"

لب تھوڑے سے باہر نکال کر کندھے اچکائے۔ادینہ تپ گ ئی۔

"تو اسی لیے لیٹ کروا رہے ہو مجھے جان بوجھ کر بائی ک رکو اسی وقت"

غصے میں بھر کر کہا۔دل کیا اپنے بیگ کو ہی گھما کر اس کے منہ پر دے مارے۔

"تمھاری وجہ سے آہستہ چلا رہا تھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے پر سکون لہجے میں صفائی دی۔اب اسے ادینہ کے غصے پر غصہ نہیں آتا تھا۔دل کمبخت بے ایمانی کر گیا تھا۔اور قلعے کے دروازے ادینہ کی فوج کے لیے کھول چکا تھا۔اور اب بھی واقعی ہی اس کے خیال سے اپنی رفتار کو قابو کیے ہوئے تھا۔

" کیوں میں کوئی مریض ہوں جو تم اتنا آہستہ چلا رہے ہو "

ادینہ نے چڑ کر دانت ایک دوسرے کے ساتھ کچکچائے۔ایک تو اس کے بات بہ بات دانت نکالنے سے وہ اور چڑ رہی تھی۔ادینہ کی بات پر وہ بے ساختہ قہقہ لگا گیا۔اور پھر شرارت سے تھوڑا سا چہرے کو خم دیا۔

" اوہ نہیں سچ۔۔۔میں تو بھول گیا تھا تم تو ڈاکٹر ہو "

مصنوعی حیرت طاری کرتے ہوئے لبوں کو باہر نکالا۔ادینہ نے غرور سے ناک پھلائی۔جل ککڑا کہیں کا۔

" یس "

بڑی ادا سے سر کو جھٹکا۔میسم کی شرارت کی رگ بھڑکانے کے لیے یہ اداکافی تھی۔

" تو ٹھیک ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے کندھے اچکائے اور پھر ایک دم سے بائی ک آسمان سے باتیں کرنے لگی۔ادینہ کی جان ایک دم سے حلق میں آئی۔آنکھیں پھٹنے کو تھیں۔جلدی سے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور خود کو گرنے سے سنبھالا۔

"میسم !!!!"

حلق سے گھٹی سی چیخ نما آواز نکلی بائی ک کہ رفتار ہی اتنی تیز تھی۔اس کا سانس خشک ہو گیا تھا۔وہ تو کچھ سن ہی نہیں رہا تھا بس دانت نکالے بائی ک کی رفتار تیز سے تیز کر رہا تھا۔

"کیسا لگ رہا ہے ڈاکٹر صاحبہ"

میسم نے قہقہ لگایا۔اور آواز کو اونچا کیا۔ادینہ کبھی دوپٹہ سنبھالتی کبھی خود کو سنبھالتی پاگل ہو چلی تھی۔جلدی سے میسم کی کمر کے گرد بازو حائل کیے اور سر اس کی پیٹھ سے ٹکا دیا۔

افففف! ایک اور ضرب جناب پہلی دفعہ وہ اس کے لمس سے آشنا ہوا تو پتہ چلا کہ انسان میں بھی ارتھ ہوا کرتا ہے میٹھا سا کرنٹ تھا جس کا ارتھ سیدھا دل پر گدگدی کر رہا تھا۔وہ پشت کے ساتھ چہرہ چپکائے کمر کے گرد بازو حائل کیے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھی تھوڑی دیر پہلے والا غرور ہوا ہو گیا تھا میسم کے لب خود بہ خود مسکرا دیے۔

"پلیز۔ز۔ز۔ز سپیڈ آہستہ کرو میسم"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چہرہ اوپر اٹھا کر التجا کے انداز میں اس کے کان میں پھر سے کہا۔ جاہل کا لفظ حزف کیا تھا کیونکہ اس وقت وہ اُس کے کے رحم وکرم پر تھی۔

" اب کون کمبخت آہستہ کرے سپیڈ۔ڈ۔ڈ۔ڈ "

میسم نے شرارت سے خود ساختہ سرگوشی کی جو وہ نہیں سن سکتی تھی۔اور بائیک کی رفتار اور بڑھادی۔ بال ہوا میں پھڑ پھڑا رہے تھے اور دل سینے میں۔

****

" امی رابعہ ممانی میرے لیے یہ سب سمجھی نہیں میں "

ادینہ نے جوڑا اٹھا کر حیرت سے کہا۔ بہت ہی پیارا سا سبز رنگ کا جوڑا تھا پلنگ پر چوڑیاں دو عدد اور جوڑے۔ میک اپ کا سامان بکھرا ہوا تھا جو ابھی ابھی رابعہ اس کی عید کے نام پر دے کر گئی تھیں۔ عیدالفطر کو کچھ دن رہتے تھے۔ پر وہ تو حیرت میں ڈوبی کھڑی تھی آج سے پہلے تو رابعہ کبھی اس کے لیے یوں عید نہیں لائی تھیں۔

" عید ہے تمھاری "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا نے مسکرا کر کہا اور پھر سے پر شوق نگاہوں سے چیزیں دیکھنا شروع کی۔ ادینہ جوڑا ایک طرف رکھا اور الجھ کر عزرا کی طرف دیکھا

" وہ تو پتا ہے پر آج سے پہلے تو ایسے نہیں آتی تھی عید میری "

عجیب ہی تھا جو اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ عزرا مسکرا دی۔

" بدھو کہیں کی بڑی جو ہو گئی ہے اب عید ایسے ہی آیا کرے گی تمھاری "

عزرا نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔ اور وہ زیادہ الجھ کر رہ گئی۔

"مطلب؟ "

انداز نا سمجھی والا تھا ایک نظر مسکراتی عزرا پر ڈالی اور دوسری مسینی ہنسی ہنستی اریبہ پر۔۔

" لو جی مطلب سمجھاؤ اب ان محترمہ کو جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے "

اریبہ نے امرود کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے معنی خیز انداز میں کہا۔ آنکھوں میں شرارت بھری تھی۔ ادینہ نے ماتھے پر بل ڈالے اور رخ سارا اریبہ کی طرف موڑا۔

"کیا اؤل فول بکے جا رہی ہو سیدھی سیدھی بات کرو "

ادینہ نے بے زار سی شکل بنائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے بھ ئی ہونے والی ساس اپنی بہو کے لیے شادی سے پہلے بہت چاؤ سے عید لاتی ہیں تو جی وہی آئی "

" ہے اس دفعہ تمھاری ماشااللہ سے میڈیکل کالج میں ایڈمیشن جو ہو گیا ہے

اریبہ نے کھل کر وضاحت کیا کی اس کے تو چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔

دم سادھے بس بیٹھی ہی رہ گ ئی " امی یہ کیا ہے سب" ادینہ نے بے زار سی صورت بنا کر عزرا کی طرف دیکھا۔وہ جو بار بار جوڑے کو ہاتھ میں لے کر خوش ہو رہی تھیں۔مصروف سے انداز میں نظر سامنے بے زار سی شکل بنائی ادینہ کی طرف دیکھا۔

"کیا ہے سب کیا؟۔۔تمھارے نانا ابو نے بچپن سے ہی کیا ہوا یہ رشتہ "

عزرا نے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ماتھے پر ہلکے سے شکن ڈالے اب وہ اس کے بے زار سے انداز پر اپنی خفگی کا اظہار کر رہی تھیں۔

"امی!!!! "

ادینہ کی روہانسی آواز نکلی تھی۔اور پھر وہ تو جیسے ساکن سی ہو گ ئی۔ایک نظر مزے سے امرود کھاتی اریبہ پر ڈالی جو اس کے دیکھتے ہی پوری باچھیں پھیلائے مسکرا دی تھی۔مطلب مسیم۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک دم سے میسم پورے کا پورا اس کی نظروں کے سامنے آگیا تھا۔ دل کو عجیب سی الجھن ہوئی۔ سارے بچپن سے لے کر اب تک کے جھگڑے آنکھوں کے آگے سے گزرنے لگے۔

کوئی اسے پکار رہا تھا جس کی بازگشت سماعتوں سے ٹکرا رہی تھی۔ لیکن وہ تو کچھ بھی نہیں سن پا رہی تھی۔

" ارے یہ اٹھو بیٹا تم سمیٹو یہ سب اس کو تو پتہ نہیں کونسا سانپ سونگھ گیا "

عزرا نے دو تین دفعہ ادینہ کو پکارا پر وہ تو صدمے کی حالت میں بیٹھی تھی۔ پھر جھٹکے سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی زینے کی طرف بڑھی۔

" کہاں جا رہی ہو اب "

عزرا پیچھے سے آوازیں دیتے رہ گئی تھیں لیکن وہ کہاں کچھ سن رہی تھی۔ قدم تیز تیز میسم کے کمرے کی طرف بڑھ رہے تھے اور پھر بلا تکلف وہ اس کے کمرے کا دروازہ کھولتی اس کے سامنے کھڑی تھی۔

وہ بنیان پہنے ٹاول بالوں میں چلاتا سیٹی بجاتا ایک دم سے اسے یوں سامنے دیکھ کر چونک گیا۔ بالوں میں ٹاول سمیت چلتا ہاتھ لمحہ بھر کے لیے تھم گیا۔ وہ سرخ ہونق چہرہ لیے اس کے سامنے کھڑی تھی جو بہت دن سے اس کی راتوں کی نیندیں حرام کیے ہوئے تھی۔

" میسم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھولی سانس کے ساتھ اسے پکارتی اب بلکل اس کے مقابل کھڑی تھی۔آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔

“ کیاہوابھائی ”

میسم اس کے چہرے کی اڑی ہوئی ہوائیاں دیکھ کر پریشان ساہوا۔ٹاول کو گلے میں ڈالتے ہوئے اچھنبے سے سوال کیا۔

“ تمہیں پتاہے ہمارارشتہ کیاہواہے بڑوں نے ”

اپنی طرف سے وہ یہ خبر میسم کو بتاکراس کے سرپر بمب پھوڑرہی تھی۔اب نظریں گھماگھماکراس کے چہرے پروہی حیرت اور صدمہ تلاش کررہی تھی جس میں وہ خود مبتلا تھی آگاہی کے بعد۔

“ ہاں پتہ ہے ”

میسم نے نارمل سے انداز میں لبوں کو تھوڑاسا باہر نکال کر کہا۔دل ہی دل میں تووہ ادینہ کی حالت پر ہنسی دبارہا تھا۔

“ مطلب تم۔۔تمہیں کوئی اعتراض نہیں ”

ادینہ کی آواز حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی۔آنکھیں پھٹنے کو تھیں۔

“ مجبوری ہے بھائی داداجی کے آگے کون بول سکتا ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے مصنوعی سنجیدگی طاری کی۔ چہرے پر بلا کہ مصومیت لا کر وہ اب ادینہ کی حالت سے محزوز ہو رہا تھا

۔

" کیا تو تم مجھ سے کر لو گے شادی مجھ سے "

ادینہ نے پیشانی پر شکن ڈالے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے لفظ چبا چبا کر ادا کیے۔

" کڑوا گھونٹ ہے پر بھر لوں گا "

میسم نے گہری سانس لے کر ایسے کہا جیسے اس جیسا مظلوم اور فرمابرادر انسان کوئی نہیں دنیا میں۔

" دیکھو تم جا کر کہو نانا ابو سے تم مجھے بلکل پسند نہیں کرتے "

ادینہ نے ناک پھلا کر دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے کو حیرت سے دیکھا۔ میسم کا ردعمل اس کی سوچ کے بلکل برعکس تھا۔ وہ تو سمجھی تھی وہ چیخ اٹھے گا پورے گھر میں واویلا مچا دے گا پر وہاں تو چہرے پر بھرپور سکون موجود تھا۔

" آئے۔ ہے۔ ہے۔ ہے "

میسم نے ہاتھ نچا کر منہ چڑانے کے انداز میں کہا۔ ادینہ نے ماتھے پر بل ڈال کر حیرت سے دیکھا۔

" بڑی چالاک نہیں ہو تم وائی ٹ مائی س خود جا کر کہہ دو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے کندھے اچکائے اور گیلا ٹاول اس کے سر پر رکھ دیا۔ادینہ نے جھنجلا کر ٹاول ایک طرف اچھالا۔گیلا ٹاول اب بیڈ پر ڈھیر تھا۔

"دیکھو پاگل مت بنو یہ لوگ سچ میں سیریس ہیں ہم دونوں کی شادی کر دیں گے"

ادینہ نے بے چین سے انداز میں اسے باور کروایا تھا۔وہ پھر سے سیٹی بجاتا اب کرسی پر استری شدہ شرٹ کو پہن رہا تھا۔اس کی بات پر شرٹ کے بٹن لگاتے ہاتھ ایک لمحے کے لیے رُکے ساتھ ہی سیٹی بجاتے لب بھی رک گئے تھے۔

"توکردیں"

میسم کی لاپرواہی عروج پر تھی۔ہاتھ اب پھر سے شرٹ کے بٹن بند کر رہے تھے اور لب پھر سے گول شکل اختیار کیے سریلے سے انداز میں سیٹی بجا رہے تھے۔وہ سیٹی بھارت کے مشہور سنگیت

ارے رے ارے یہ کیا ہوا" کی دھن بجا رہا تھا۔جو اسے آجکل اپنی کفیت کے بلکل مناسب لگتا تھا۔"

ہا۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ مجھ سے مجھ سے کہہ رہے شادی کرنے کا پاگل انسان جسے تم ایک پل کے لیے"

"بھی برداشت نہیں کرتے ساری عمر کیسے کرو گے مجھے برداشت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے حیران سی صورت بنا کر سینے پر ہاتھ دھرے۔سامنے کھڑے شخص کی دل کی حالت سے یکسر انجان۔

" بات سنو یہ تمھارا مس ئی لہ نہیں ہے میرا مس ئی لہ ہے میں ٹھہرا مرد ذات دوسری شادی کرلوں گا "

میسم نے کندھے اچکا کر کہا اور تیز تیز بالوں میں کنگھی چلائی۔جبکہ لب بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو بمشکل روک پائے تھے۔

"!!!!!کیا۔ا۔ا۔اا۔ "

ادینہ کی آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھیں۔منہ کھل گیا تھا تو آنکھیں سکڑ گ ئی تھیں۔میسم اس حد تک کٹھور ہو سکتا ہے اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

" ہاں ایک ایسی جو مجھے پسند ہو گی "

میسم نے شرٹ کے کالر بڑے انداز سے کھڑے کیے۔سینٹ کی بارش کی اور ایک نظر آئی ینے میں نظر آتے اس کے عکس پر ڈالی۔وہی سادہ سا حلیہ اونچی پونی دھلا سفید چہرہ وہ کیوں اس کے دل کو یوں دھڑکانے کا سبب بننے لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ضرب۔۔۔

بہت زور کی ضرب میسم دھیرے سے اس کی طرف پلٹا جواب پھن پھلائے کھڑی تھی۔

" میں خون پی جاؤں گی تمھارا "

ادینہ نے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اس کے گلے کے قریب لا کر خونخوار لہجے میں کہا۔اور پاؤں کو بے بسی سے پٹخا۔جبکہ وہ تو اس انداز پر بے ساختہ قہقہ لگا گیا تھا۔

" ارے ارے شادی کرنا نہیں چاہتی بیوی ابھی سے بن رہی ہو "

میسم نے دونوں ہاتھوں کو گرفت میں لے کر معنی خیز انداز میں دیکھا۔پر وہ ابھی کہاں ان نظروں میں چھپی ن ئی نویلی محبت کو پرکھنے کی حالت میں تھی۔

شٹ اپ کوئی بیوی ویوی نہیں بنوں گی کبھی میں تمھاری جاؤ اور جا کر بتاؤ سب کو کہ ہم دونوں کبھی "

" خوش نہیں رہ سکیں گے

ادنیہ نے جھنجلا کر اپنے ہاتھ جھٹکے اور فوراً سینے پر ہاتھ ایسے باندھے مبادا وہ پھر سے ہاتھ تھام لے گا۔

او۔۔۔ہیلو۔۔۔۔میرے کندھے پر بندوق رکھ کر کیوں چلانا چاہتی ہو محترمہ خود جا کر کہو مجھے کوئی "

"فرق نہیں پڑتا شادی کسی سے بھی ہو مائی فرسٹ اینڈ لاسٹ لواز کرکٹ یو نو؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے بائیں آنکھ کا کونا دبا کر کہا۔ جس پر وہ جل کر ہی تو رہ گئی۔ کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

"راستہ ناپو "

اس کو ہاتھ کے اشارے سے کہتا ہوا وہ پاس سے گزر کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔ادینہ کا منہ اس کے ایسے مغرور پن پر کھلے کا کھلا رہ گیا۔

" ٹھیک ہے "

روہانسی آواز میں منہ پر ہاتھ پھیرتی وہ باہر کی طرف بڑھی تھی۔

****

" یار مطلب کچھ تو ہو۔۔کچھ تو "

ادینہ نے روہانسے لہجے میں کہتے ہوئے کتاب پر ہاتھ دھرے۔وہ کالج کے لان میں ماہ رخ کے سامنے بیٹھے اپنے اوپر آشکار ہوئی کل کی بھیانک حقیقت سے اسے آشانہ کر رہی تھی۔ماہ رخ کو بھی ویسا ہی جھٹکا لگا تھا جیسا اسے لگا تھا۔ماہ رخ اس کی سکول کے زمانے سے دوست تھی جو اس کے اور میسم کے ہر قصے ہر جنگ سے واقف تھی۔

" نہ عقل نہ شکل نہ تعلیم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے لب کچلے اور کتاب کو زور سے بیگ پر پٹخا۔ کل سے سارا سکون غارت ہوا پڑا تھا۔ رات بھی کروٹ بدلتے گزر گئی تھی۔

" ادینہ آنٹی سے بات کرو نہ ایسے پریشان ہونے سے کیا فائدہ "

ماہ رخ نے اس کے کتاب پر دھرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے مشورہ دیا۔ جسے سن کر ادینہ نے اور بیزار شکل بنائی۔

" ان سے اس لیے نہیں کی جانتی ہوں وہ کیا کہیں گی "

ادینہ نے گہری سانس لی۔

" تمھارے ماموں کے بہت احسان ہیں مت بھولو تمہیں ڈاکٹر بنا رہے ہے یہ ہے وہ ہے "

ادینہ نے عزرا کے تمام الفاظ دھرا دیے جو وہ بنا پوچھے ہی جانتی تھی۔

" اور نانا ابو اف ان کے آگے بولے کون "

ادینہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

" تو اب کیا کرو گی یار "

ماہ رخ بھی اس کے ساتھ اب پریشان ہو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ تو پتہ ہے مجھے شادی تو چپ چاپ میں اس سے ہر گز نہیں کروں گی۔ تم دیکھنا اتنا تنگ کروں گی اسے

خود چھوڑے گا مجھے "

ادینہ نے لب بھینچ کر پر سوچ انداز میں سر کو گھمایا۔

****

#

" میسم یہ "

فہد نے موبائل فون میسم کے سامنے کرتے ہوئے حیرت سے سوال کیا۔ آنکھیں حیرت زدہ تھیں تو منہ وا

تھا۔ وہ کرکٹ کھیلنے کے لیے گراؤنڈ میں بیٹھے تھے جب فہد نے کال کرنے کی غرض سے میسم کا موبائل لیا

گو کہ وہ پہلے بھی اکثر اس کے موبائل کی چھان بین کرتا رہتا تھا اس لیے آج بھی بلا تکلف اس کے

موبائل فون کی تصاویر گیلری کو اس کی بنا اجازت کھول چکا تھا۔

گیلری کھلتے ہی جس صنف نازک کی تصاویر کھل کر سامنے آئی تھیں اس پر فہد کی آنکھوں کا حیرت سے

پھٹ جانا اور منہ کا یوں کھل جانا اچھنبے کی بات نہیں تھی۔ ادینہ کی تصاویر سے موبائل کی گیلری بھری

پڑی تھی۔ میسم کی نظر فون پر پڑتے ہی وہ اچھل کر سیدھا ہوا۔ چہرہ فق ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ تو وہ ساری تصاویر تھیں جو آجکل اس کے بے سکون قلب کی راحت کا ساماں تھی۔ نک چڑھی حسینہ کو جب سے رشتے کا علم ہوا تھا۔ کان کترانے لگی تھی محترمہ وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اوپر جاتا بھی تو وہ دھماکے کی آواز سے دروازے کے پٹ کو مارتی کمرے میں قید ہو جاتی اور وہ دل مسوس کر رہ جاتا۔

"اوئے تو نے کیوں کھولی میرے موبائل کی گیلری بنا اجازت"

جھپٹ کر خجل سا ہوتے ہوئے اس نے فہد سے موبائل چھینا۔ جبکہ فہد کا ہاتھ ابھی بھی ہوا میں اسی طرز سے معلق تھا جیسے تھوڑی دیر پہلے وہ فون اس کی طرف بڑھائے ہوئے تھا۔

میسم نے اس کو یوں حیرت زدہ ساکن سا بیٹھا دیکھا تو پوری قوت سے اسکے کندھے پر مکا جڑ دیا۔ فہد چونک کر اپنی اس حالت سے واپس آیا۔

"مار کیوں رہا ہے پہلے بھی تو کھول لیتا تھا پر یہ چل کیا رہا ہے ہاں کچھ پتہ تو چلے"

فہد نے کندھے کو سہلاتے ہوئے بھنویں اوپر نیچے نچائی یں۔ میسم نظریں چرا گیا۔

"کیا مطلب کیا چل رہا ہے"

میسم نے کان کھجاتے ہوئے ارد گرد ایسے دیکھا جیسے اس کا سوال جواب نہیں رکھتا۔ فہد نے دال میں کچھ کالے والے انداز میں دانتوں کو پیسا اور تھوڑا سا اور قریب ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تو اور ادینہ ؟۔۔۔ "

فہد نے انگلی دائی یں بائی یں ہوا میں چلاتے ہوئے فقرے کو ادھورا چھوڑا۔اور پھر سے کھوجتی نظروں سے میسم کے چہرے کا جائزہ لیا جو مسلسل فہد سے نظریں چرا رہا تھا۔

" کہیں وہی تو نہیں جو میں سمجھ رہا ہوں "

فہد نے لب بھینچ کر آنکھیں سکیڑی تھیں۔اور اب کی بار منہ پھر سے حیرت سے کھل گیا۔

" کیا وہی؟ "

میسم نے ماتھے پر بل ڈال کر مصنوعی لاپرواہی اپنائی۔ لیکن فہد ہنوز اسی انداز میں گھور رہا تھا۔ جس میں بے یقینی تھی اور حقیقت جان لینے کی تڑپ تھی۔

" خبیث جان نہیں چھوڑے گا ایسے "

میسم نے دانت پیس کر خودساختہ سرگوشی کی پھر کچھ سوچ کر گہری سانس لی۔ کیونکہ پتا تھا کہ یہ بنا جانے جان بخشی نہیں کرے گا۔ لیکن ادینہ کے لیے اپنے جزبات اس پر کھول دینا اپنی شامت لانے کے مترادف تھا۔اٹھتے بیٹھتے چھیڑ چھیڑ کر جینا محال کر دے گا جانتا تھا وہ۔

" ارے غلط مت سوچ دادا ابو نے بچپن سے رشتہ کیا ہوا ہمارا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے فہد کے کندھے کو پکڑ کر پر سکون لہجے میں کہا۔ جس پر وہ ایک دم سے جھٹکا کھا گیا۔

"ہیں۔ں۔ں۔ں؟ "

منہ پھر کھل گیا جسے اب کی بار میسم نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ دھر کر بند کیا۔

" آہو "

میسم نے کندھے اچکا کر چہرے پر ادینہ کے لیے دل کے جزبات کے آثار کو آنے سے بمشکل روکا۔

" اور تو خوشی خوشی مان بھی گیا اس رشتے کے لیے اور اس کی پکس سیو کرنی شروع کر دیں واہ واہ "

فہد نے طنزیہ انداز میں اس کی بات پر یقین نہ کرتے ہوئے ہاتھ کو ہوا میں نچایا۔

"تو کیوں نہیں مانتا مشرقی لڑکا جو ٹھہرا "

میسم نے گڑ بڑا کر بات سنبھالی۔ جس پر فہد کے ماتھے کے شکن اور بڑھ گ ئے۔

" ہاں ہاں پتا ہے تو کتنا مشرقی ہے "

فہد نے میسم کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف گھمایا۔ یہ نظریں کیوں نہیں ملا رہا فہد نے کمینگی سے ایک آبرؤ چڑھا کر سوچا۔ میسم نے پوری بتیسی نکالی لیکن اس کا بھی فہد پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شرافت سے اندر کی بات بتا "

ایک جھٹکے سے میسم کے چہرے کو دائیں طرف گھمایا۔اور پھر میسم جو بچپن سے لے کر آج تک اس سے کوئی بات نہیں چھپا سکا تھا ادینہ کے لیے دل میں اڈنے والے محبت کے سیلاب کو بھی فہد سے نہ چھپا سکا تھا۔

****

عزرا اور اریبہ کی مدھم سی آوازوں اور ہلکے ہلکے قہقوں سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔یونیورسٹی سے آکر اتنا تھک جاتی تھی کہ آتے ہی بستر پر سونے کی غرض سے ڈھیر ہو جاتی تھی اب بھی شام کے چار بجے آنکھ کھلی تھی آج جب وہ یونیورسٹی سے آئی تو عزرا اور اریبہ دونوں گھر میں نظر نہیں آئی تھیں۔اب ان کے قہقوں پر آنکھ کھلی۔

بالوں کا بے ترتیب سا جوڑا بناتی وہ برآمدہ نما لاونج میں آئی تو عزرا اور اریبہ تخت پر بیٹھی تھیں۔غالباً وہ بازار سے آئی تھیں۔سامنے کا منظر دیکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا۔

"یہ کیا ہے سب اب "

ادینہ نے بھنویں اچکا کر چھوٹی سی ناک پھلائی اور ناگواری سے پلنگ نما تخت پر بکھری چیزوں کی طرف دیکھا ۔تخت پر مختلف مردانہ چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔کڑھائی کیا ہوا مردانہ کرتا۔مردانہ پرفیوم وائی لٹ جنہیں عزرا بیگم بڑے پر شوق انداز میں اٹھا کر پاس بیٹھی اریبہ کو دکھا رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں بھئی اب میسم کو بھی تو عید جائے گا نہ ہماری طرف سے "

عزرا نے خفگی سے اس کی ناگواری کو دیکھتے ہوئے کہا۔اور اپنی بات کی تائید کے لیے ایک نظر اریبہ کی طرف ڈالی جو فوراً اثبات میں سر مارنے لگی تھی۔

" چلو جی "

ادینہ نے گہری سانس لے کر کمر پر ہاتھ دھرے۔معاملا کچھ زیادہ ہی سنجیدگی اختیار کرتا جارہا تھا۔اور اس کے لیے ہر گزرتا دن سوہان روح بنتا جارہا تھا۔

" یہ دیکھو کتنا پیارا ہے یہ رنگ اچھا لگے گا نہ میسم پر "

عزرا نے ہلکے نیلے رنگ کے کرتے کے ڈبے کو اٹھا کر ادینہ کے آگے کیا جس پر ایک اچٹتی سی نظر ڈال کر وہ نظریں پھیر چکی تھی۔خاک اچھا لگے گا اس کالے کوے پر جل کر دل میں سوچتی وہ کمر سے ہاتھ اٹھا کر سینے پر باندھ چکی تھی۔

عزرا نے نظر اٹھا کر اس کے جواب کا انتظار کیا پر اُسے گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ کر پھر سے ڈبے کو ایک طرف رکھ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بچپنا نہیں جائے گا اس لڑکی کا۔ وہ ادینہ کے اس کھوئے کھوئے انداز کو اس کی ازلی بیوقوفی سمجھ کر سر جھٹک چکی تھیں۔ جبکہ وہ لفظوں کو ترتیب دے رہی تھی کہ کس طرح وہ عزرا بیگم کو سمجھائے کو وہ میسم کو ہر گز اس رشتے میں قبول نہیں کر سکتی ہے۔ پر عزرا کے چہرے پر چھائی پر سکون خوشی اس سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

اسے آج بھی یاد تھا جب اس کے چچا اور دادی نے مل کر اس کی ماں کو گھر سے نکال دیا تھا اور وہ دو بیٹیوں کے ہمراہ باپ اور بھائی یوں کی دہلیز پر آ گ ئی تھیں تب سب سے پہلے آگے بڑھ کر فرط محبت سے ان کو بغل میں دبانے والے مراد احمد ہی تھے۔

"امی"

ادینہ کی کھوئی کھوئی سی آواز ابھری۔ اور عزرا کے چیزیں سمیٹتے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے تھم گ ئے۔ سر اٹھا کر ادینہ کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔ لیکن وہ پھر سے چپ کھڑی تھی۔

"ہمممم بولو"

عزرا نے کچھ دیر اس کے بولنے کا انتظار کیا۔ اور پھر ہاتھ چیزوں کو شاپنگ بیگ میں ڈال رہے تھے۔

"کچھ نہیں"

ادینہ نے کچھ بھی کہنے کا اردہ ترک کر دیا۔ اور خاموشی سے وہاں سے چل دی۔ قدم اور دل دنوں ہی بوجھل تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"اریبہ چائے کا ایک کپ بنا دو "

میسم نے اریبہ کے سر پر چپت لگائی اور صوفے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھا۔افطار کے بعد تقریباً روز ہی ادینہ کی ایک جھلک سے دل کو سیر کرنے وہ اوپر آجاتا تھا۔اور آج تو اسے سامنے پا کر دل کھل سا گیا۔دونوں صوفے پر بیٹھی تھیں اریبہ کا دھیان ٹی وی پر تھا جبکہ وہ قلم منہ میں دبائے اپنی موٹی سی کتاب پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

ادینہ نے نخوت سے میسم کی طرف دیکھا۔جو اچھل کر اس کے برابر میں بیٹھ چکا تھا۔

بیٹھنے تک کی تمیز نہیں جاہل کو ادینہ نے دانت پیس کر دل میں سوچا۔اور تیزی سے اپنی کتابوں کو سمیٹنا شروع کیا۔آجکل اس کی نظروں میں آنے میں بھی الجھن ہوتی تھی اسے۔

"میں ؟؟ "

اریبہ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کوفت بھرے انداز میں میسم کی طرف دیکھا جو اس کے بلکل ٹی وی سریل کے وقت آن دھمکا تھا اور پھر ایک دم سے اس کی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔لبوں پر شریر سی مسکراہٹ لا کر ادینہ کی طرف دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اسے کہیں نہ اپنی ہونے والی۔۔۔ "

اریبہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے ذو معنی جملہ اچھالہ۔ جس پر بے ساختہ میسم نے ادینہ کی طرف دیکھا ۔اریبہ کے اس جملے پر ادینہ کے کتابیں سمیٹتے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے رکے جبکہ میسم اس کی اس حالت سے محظوظ ہوتا ہوا مسکراہٹ دبا گیا۔ادینہ اب کھا جانے کے انداز سے اریبہ کو دیکھ رہی تھی جو بے ساختہ زبان دانتوں میں دبا چکی تھی۔

" اس کے ہاتھ کی چائے پینے سے اچھا میں نہ ہی پیوں "

میسم نے شرارت سے اریبہ کی طرف مسکراہٹ دباتے ہوئے دیکھا۔اور پھر نظر بھر کر ادینہ کو دیکھا جو سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ ضبط کی آخری سیڑھی پر تھی۔اور پھر وہ پھٹی۔۔۔

" اور تمھیں کیا لگتا ہے کہ میں بنا دوں گی تمھارے لیے چائے مائی فٹ "

ادینہ نے دانت پیستے ہوئے کھا جانے والی نظر میسم پر ڈالی۔

" فٹ سے کون چائے بناتا پگلی "

میسم کا جاندار قہقہ جلتی پر تیل کا کام کر گیا۔ادینہ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی اریبہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارے ارے تم دونوں اب اس بات پر مہابھارت نہ شروع کر دینا جا رہی ہوں میں بنانے ادینہ تم یہ بتا "

" دو تم پیو گی کیا چائے

اریبہ نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کو رام کرتے ہوئے کہا۔اور سلیپر پاؤں میں اڑائے۔

" نہیں رنگ کالا ہوتا ہے چائے سے "

ادینہ نے زہریلی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اریبہ کی طرف دیکھ کر فقرہ اچھالہ جبکہ اشارہ میسم کی طرف تھا۔جو بے ساختہ مسکرا دیا۔اب تو اس ظالم کی ہر ادا دل کو بھاتی تھی۔یہ نخوت بھری آنکھیں۔یہ بے زاری سے گول ہوتے لب۔یہ حقارت سے پھولی ناک اور زہر اگلتی زبان کچھ بھی تو برا نہیں لگتا تھا اب اس کمبخت دل کو جناب وہ کیا کہتے ہیں پنجابی میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا تھا دل اس کی محبت میں۔

اس سے پہلے کہ ادینہ اٹھتی میسم نے تھوڑا سا آگے جھک کر راستہ روک دیا سر بمشکل ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

" اجی کالے ہیں تو کیا ہوا دل والے ہیں "

میسم نے ہاتھ کو سینے پر دھر کر تھوڑا سا سر کو جنبش دی۔اریبہ ہنستے ہو کچن کی طرف بڑھ گئی جس کے جاتے ہی ادینہ دانت پیستی ہوئی میسم کی طرف پلٹی۔اور دونوں ہاتھوں سے اسکا خود پر جھکا وجود پیچھے کو دھکیلا

" میسم دیکھو میری بات سنو ہم دونوں کا کوئی جوڑ ہی نہیں کسی طرح بھی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لفظوں پر زور دیتی وہ پھر سے میسم کو انکار کے لیے قائل کرنے پر آگئی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے والی ناگواری کو ایک طرف رکھتے ہوئے اب التجائی انداز اپنائے ہوئی تھی۔

"مطلب؟ "

میسم نے اس کے چہرے پر بھرپور نظر ڈالی۔ سفید شفاف چہرہ ملائی مسی چمکتی جلد اور پٹر پٹر بولتی زبان۔

" مطلب تم۔۔ تم۔۔۔ بس میرا ذہن تمہیں قبول نہیں کر رہا ہے "

ادینہ نے جھنجلا کر ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور پھر گرائے۔ میسم کے دیکھنے کا انداز عجیب سا لگا۔

"اور دل؟ "

بھاری سی خماری میں ڈوبی آواز تھی۔ ادینہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور ایک انجان سا خوف ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کر گیا۔ کیا ہو گیا اس کو؟ اس کی نظریں عجب ہی رنگ ڈھنگ لیے ہوئے ہیں۔ ادینہ نے ایک آبرؤ ئے چڑھائے سوچا۔ پھر فوراً سر جھٹکا جو خطرے کا سائرن بجا رہا تھا۔

" جب ذہن نہیں کر رہا تو دل کیا خاک کرے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑا سا پیچھے ہوتے ہوئے مدھم سی آواز میں کہا۔ جبکہ ہاتھ بے ساختہ گلے میں لیا دوپٹہ درست کر رہے تھے۔ آج سے پہلے میسم کی نظروں میں ایسا نہیں تھا جو آج تھا۔ دماغ بار بار اسے غلط اندازہ تسلیم کر کے جھٹک رہا تھا۔

" دیکھو چاہتے ہم دونوں ہی نہیں ایک دوسرے سے شادی کرنا پر پلیز میں بہت مجبور ہوں تم انکار کر دو "

ادینہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا انداز ابھی بھی التجا بھرا ہی تھا۔ پر میسم کا انداز الجھن کا شکار کر رہا تھا۔

" میں بھی مجبور ہوں "

بے خود سے لہجے میں بے ساختہ وہ اپنے دل کی مجبوری زبان پر لے آیا۔ ادینہ نے تپ کر دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے پھر سے منت بھرے انداز میں کہا۔

" تم ایسا کرو تم جواد ماموں سے بات کرو پلیز "

کچھ سوچ کر وہ اسے مفید مشورے سے نواز رہی تھی۔

" میں کسی سے بات نہیں کر رہا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم ایک دم سے سیدھا ہوا اور رعب سے کہتے ہوئے ریموٹ سے ٹی وی آن کیا۔ تھوڑی دیر پہلے والی محبت ایک دم پھر سے میسم کے کٹھور پن میں تبدیل ہوئی تھی جس پر جہاں ایک طرف ادینہ کے ڈرتے دل نے شکر ادا کیا وہاں دوسری طرف ناک ایک دم سے پھولا۔ اور چہرہ سرخ ہو گیا۔

"مجھے پتہ تھا پتہ تھا تم انتہائی خود غرض انسان ہو"

روہانسی آواز میں غصہ ضبط کرتی وہ انگلی کو اکڑائے اٹھی میسم لبوں پر انگلیاں ٹکائے مسکراہٹ دبا رہا تھا۔ مائی ڈیر چوہیا یہ خود غرض انسان تو اب ساری عمر تمہیں برداشت کرنا ہے۔ وہ دل ہی دل میں سوچ کر سرشار ہو گیا۔

" شکل ہے نہ عقل نہ تعلیم "

زور زور سے کتاب پر کتاب مارتی وہ اونچی آواز میں اسے سنا رہی تھی۔ اور اس جملے پر واقعی میسم کے لبوں پر موجود مسکراہٹ غائب ہوئی۔ جسے بنا نوٹس کیے وہ بولے جا رہی تھی۔

" بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے میں خود کچھ کر لوں گی "

وہ پیر پٹختی کمرے کی طرف جا رہی تھی اس بات سے بلکل انجان کے جن قدموں کو وہ ابھی زمین پر پٹختی ہوئی گئی ہے دراصل یہ قدم میسم کے دل پر پڑے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

گھر کا دروازہ کھلتے ہی سفید رنگ کے قمیض شلوار میں نفیس سا ادھیڑ عمر شخص گھر میں داخل ہوا جن کے پیچھے پیچھے مراد احمد جواد احمد اور ایک طرف میسم چلتے ہوئے گھر میں داخل ہو رہے تھے۔

جی تو آج ہو جائے گھر کے سب سے بڑے سر براہ کا تعارف احمد میاں۔ تو یہ سب سے آگے جو بارعب شخصیت آرہی ہے سفیدی کی زیادہ جھلک لیے گرے سے بال ہلکی سی بھری داڑھی جھری دار پر پور نور چہرہ آنکھوں پر ٹکا چشمہ

یہ ہیں میسم کے دادا حضور اور ادینہ کے نانا ابوان کی شخصیت ہی بارعب نہیں ان کا گھر بھر میں بہت رعب اور دبدبا ہے۔

"عید مبارک نانا جی "

ادینہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی میرون رنگ کے چوڑی دار بازو والے پیروں تک آتے گھیرے دار فراک کو زیب تن کیے وہ مسیم کی دل پر بجلی گراتی آگے بڑھ رہی تھی خلاف معمول ہلکا سا میک اپ چہرے کو اور جاذب نظر بنا رہا تھا اور وہ ادینہ کے حسن کی تاب نہ لاتے ہوئے وہیں کھڑا کہ کھڑا رہ گیا۔ ادینہ احمد میاں سے بغل گیر ہوئی جو اسے دیکھتے ہی باہیں پھیلا چکے تھے۔

"ارے جیتی رہو میری بچی ماشاللہ ماشاللہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کے سر کو تھپکتے ہوئے وہ محبت سے سرشار لہجے میں بولے۔ادینہ ویسے بھی آجکل ان کی خاص محبت کے زیر اثر تھی آخر کو دوسری پیڑھی میں وہی تو تھی جو ڈاکٹری پڑھ کر ان کا خواب پورا کر رہی تھی۔اور سونے پر سہاگا میسم کی دلہن بن کر اسی گھر میں رہنا تھا۔یہ بات احمد میاں کو پر سکون کیے ہوئے تھی

" عید مبارک ماموں "

ادینہ اب مراد کی طرف بڑھی اور پاس کھڑی اریبہ احمد میاں کے گلے لگ گئی۔مراد سے بغل گیر ہونے کے بعد وہ تھوڑا پیچھے ہوئی۔تو کانوں سے سرگوشی ٹکرائی۔

" عید مبارک "

میسم کان کے قریب ہو کر دھیمے سے محبت بھرے لہجے میں کہتا ہوا آگے ہوا۔لمحہ بھر کے لیے کچھ دن پہلے والا خوف پھر سے امڈ آیا۔ادینہ نے چونک کر میسم کی طرف دیکھا جواب کان کھجاتا ایک طرف چل دیا۔

" عیدی نانا ابو "

ادینہ نے کندھے اچکائے اور مسکراتی ہوئی احمد میاں کی طرف پلٹی۔جو بڑی خوش دلی سے اب سب کو عید دے رہے تھے۔عزرا اور رابعہ کچن میں مصروف تھیں اور باہر اب عید لینے کا شور برپا تھا سب سے عید لے کر بڑے ایک طرف بیٹھ چکے تھے اور وہ سب لاونج میں موجود ٹی وی کے آگے براجمان ہو چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"عیدی"

اچانک پانچ سو کے نوٹ کو ہاتھ میں تھامے میسم اس کے کندھے کے قریب جھکا۔ادینہ نے چونک کر دیکھا وہ پانچ سو کا نوٹ آگے کیے مسکرا رہا تھا۔خلاف معمول آج نکھرا نکھرا سا لگ رہا تھا اور وہی ہلکے نیلے رنگ کا کرتا زیب تن کیا تھا جو عزرا ادینہ کو اس دن دکھا رہی تھیں۔سیاہ بال بکھر کر تھوڑا سا ماتھا ڈھکے ہوئے تھے۔

"پہلے کبھی لی تم سے میں نے"

ادینہ نے نخوت سے ناک چڑھائی اور بڑی شان سے چہرہ دوسری طرف گھمایا۔آیا بڑا مجھے عیدی دینے والا یہ چکر کیا ہے کیوں حق جتا رہا اتنا ادینہ کا ماتھا ٹھنکا۔

"غور سے دیکھو تمہیں دے کون رہا ہے"

میسم نے اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کی جس پر اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ ہاتھ اس کے برابر بیٹھی اریبہ کی طرف کیے ہوئے تھا جو پوری بتیسی کی نمائش کرتی ہوئی اب پیسے پکڑ رہی تھی۔ادینہ کا ناک ایک دم سے پھولا اور آنکھیں سکڑ گئی تھیں۔

"بدتمیز"

ادینہ نے جھٹکے سے چہرے کا رخ پھر سے ٹی وی کی طرف موڑ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ازل سے "

میسم نے ہنستے ہوئے کہا اور گھوم کے آگے آیا۔

" میری عید "

ابھی وہ ادینہ کے ساتھ موجود صوفے پر بیٹھا ہی تھا جب خفگی سے منہ پھلائے حزیفہ اس کے آگے ہاتھ کیے آ کر کھڑا ہوا۔ میسم نے مخصوص انداز میں ایک آنکھ کے آبرؤ چڑھائے

" اُوئے فٹ بال ہٹ یہاں سے "

مسیم نے ہاتھ سے اس کو ایک طرف کرنے کی ناکام کوشش کی جو ٹس مس نہ ہوا۔

" میں بھی تو چھوٹا ہوں تم سے "

حزیفہ نے بڑے لاڈ سے کہا۔ جس پر میسم نے منہ کھول کر ایسے حیرانی ظاہر کی جیسے اس نے کوئی انوکھی ہی بات کر دی ہو۔

"سائی زچیک کرا پنا پہلے چھوٹا ہوں "

میسم نے ہاتھ کا اشارہ حزیفہ کی طرف کرتے ہوئے اوپر سے نیچے کی طرف کیا اور اوپری لب کو طنزیہ گول کیا ۔ جس پر حزیفہ اپنے مخصوص انداز میں مٹھی بھینچ کر گہرے گہرے سانس لینے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ میرے کام کرتی ہے وہ واحد میری عیدی کی حقدار ہے" میسم نے شہنشاہی انداز میں ہاتھ ہوا میں کھڑا کرتے ہوئے کہا۔اور کن اکھیوں سے ادینہ کی طرف دیکھا جو پہلے سے ہی اس کی نقل اتارنے میں مصروف تھی۔

"بائی دے وے شوخے تو ایسے ہو رہے ہو جیسے اپنی کمائی سے عید دے رہے ہو"

ادینہ نے منہ چڑاتے ہوئے کہا۔اور بالوں کو ہاتھ سے جھٹکا۔

"اوئے وائی ٹ مائی س دل ہونا چاہیے تمہیں کیا جہاں سے بھی دوں"

میسم جو صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھا تھا ایک دم سے سیدھا ہوا۔

"تم ویسے تو اس بھینسے کو اپنے کاموں کے لیے آگے لگائے رکھتی ہو اب عید بھی دو نہ"

میسم نے آبرو چڑھا کر طنز کیا۔ادینہ نے گھور کر پہلے میسم کی طرف اور پھر پاس کھڑے حزیفہ کی طرف دیکھا جواب اور تیز تیز سانس لینے لگا تھا۔

"خبردار بھینسا کسے بولا"

حزیفہ تنگ کر آگے ہوا اس کی سانسیں مزید تیز ہو چکی تھیں۔پر اس کے اس انداز کا سامنے بیٹھے میسم پر رتی بھر اثر نہ ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تجھے فٹ بال "

مسیم نے مسکرا کر پر سکون لہجے میں کہا اور ایک ہاتھ سے پھر سے اسے اپنے سامنے سے ہٹایا۔

" حزیفہ اس جاہل کے منہ مت لگو یہ لو اپنی عید "

ادینہ نے بڑی شان سے گردن اکڑائے ہزار کا نوٹ حزیفہ کی طرف بڑھایا۔

" ہائے۔ے۔ے۔ے ارے واہ "

مسیم نے داد دینے کے انداز میں لبوں کو باہر کی طرف نکالا۔اور سینے پر ہاتھ رکھا۔

" چلو تم اب "

ادینہ نے گردن کو دائیں بائیں جنبش دی اور چھوٹی سی ناک اوپر چڑھائی جس پر جلنے کے بجائے وہ قہقہ لگا رہا تھا۔

" میری عید "

اریبہ نے بھی چہکتے ہوئے ادینہ کے آگے ہتھیلی پھیلائی۔

" یہ لو تم بھی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے میسم کی طرف دیکھتے ہوئے مغرور انداز میں اس کے ہاتھ پر بھی ہزار کا نوٹ دھر دیا اور اب کی بار میسم کا منہ کھلا تھا۔

" اوہ واہ واہ لاؤ پھر میری عیدی بھی "

وہ ایک دم سے اٹھ کر سامنے آگیا۔اور ہتھیلی ادینہ کے آگے کی۔آنکھوں میں بلا کی شرارت لیے وہ گہری نظریں اس کے دلکش سراپے پر گاڑے کھڑا تھا۔ادینہ کی چھٹی حس آلارم دے رہی تھی کچھ تو عجیب تھا میسم کے انداز میں۔

" منہ دھور کھو ہٹو میرے سامنے سے "

اسے ایک طرف دھکیلتی وہ ناگواری سے اٹھی۔اور تیز تیز قدم اٹھاتی لاونج سے نکلی جب کے پشت پر میسم کی نظروں کی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔

****

" آہم۔۔۔آہم۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے منہ کے آگے ہاتھ دھر کر گلا صاف کرنے کی آواز نکالی وہ میسم کے کمرے کے دروازے کے درمیان میں ذو معنی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑا تھا۔میسم پڑھنے میں اتنا مگن تھا کہ فہد کی آمد کا احساس ہی نہیں ہوا ۔اب اس کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔

" تو "

فہد کو دیکھتے ہی جلدی سے کتاب بند کی۔اس دن ادینہ کی شکل عقل اور تعلیم والی بات ایسی دل پر لگی کہ دل نے یہ تہیہ کر لیا کہ اب تو بی اے اچھے نمبروں میں ہی پاس کرنا ہے۔تین دن سے وہ مسلسل پڑھنے میں مصروف تھا۔حتی کہ باہر جانے کا بھی ہوش نہ رہا۔

" جی میں ہوں آپ کا دوست فہد خیریت تین دن ہو گ ۓ آیا نہیں کھیلنے "

فہد معنی خیز انداز میں کہتا ہوا اب میسم کے سامنے بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔اور حیرت سے بیڈ پر بکھری کتابوں کو دیکھ رہا تھا۔

" وہ کالج میں ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو سوچا "

میسم نے کان کھجایا۔اور چور سی نظر فہد پر ڈالی جسے غش پڑنے والا ہی تھا۔

" کیا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے عجیب سے انداز میں دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر میسم کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

" طبیعت ٹھیک ہے نہ تیری "

فہد کی حیرت ہنوز قائم تھی۔اور اسے اب میسم کی ذہنی حالت پر شک گزر رہا تھا۔

" ہاں ٹھیک ہے "

میسم نے اس کے ہاتھ کو اپنے ماتھے پر سے ہٹایا۔اور گہری سانس لی۔کچھ دن سے ادینہ کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کی طلب ہونے لگی تھی۔بس اسی طلب نے اس کے قابل بننے کی پیاس جگادی تھی۔

" ہوا کیا ہے "

فہد وجہ جانے بنا جان چھوڑنے والوں میں سے تھا ہی نہیں۔میسم نے مسکرا کر سر جھٹکا پر جواب نہیں دیا۔فہد نے آنکھیں سکوڑ کر دیکھا۔

" ادینہ ؟رائٹ "

فہد ایک دم سے سیدھا ہوا اور سوالیہ انداز میں میسم کی طرف دیکھا۔میسم نے ماتھے پر بل ڈالے۔

" تو جا یار کل سے آؤں گا "

میسم نے خجل سا ہو کر پھر سے کتاب کھولی۔فہد نے لب بھینچے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا جاتا ہوں"

فہد نے اٹھتے ہوئے گھور کر دیکھا اور پھر کمر پر ہاتھ رکھ کر افسوس سے میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے سوالیہ انداز میں نظر اٹھائی

"تو گیا کام سے یار"

فہد نے ہاتھ کو ہوا میں مارا۔ میسم نے کتاب اٹھا کر اس کی طرف پھینکی جس کا نشانہ سیدھا فہد کے منہ کی طرف تھا جسے اس نے بازو آگے کر کے بروقت روکا۔ اور کتاب کو کیچ کیا اور پھر واپس میسم کی طرف اچھالا جس نے بڑی مہارت سے اسے کیچ کیا۔

"کمینے یاد رکھیو یہ لڑکیاں دوستی ختم کروا دیتی ہیں"

انگشت انگلی ہوا میں چلاتے ہوئے فہد نے خبردار کرنے کے انداز میں کہا۔

"ارے نہیں ہوتی دوستی ختم چل کام کر اپنا"

میسم نے جھنجلا کر کہا۔ اور پھر سختی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

فہد سر مارتا ہوا کمرے سے باہر نکل آیا بڑبڑاتا ہوا جھکے ہوئے سر کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جب زینے کے پاس سے وہ بری طرح کسی سے ٹکرایا کوئی بہت تیزی سے زینے اتر رہا تھا اس لیے اس کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنے سے گزرتا نہیں دیکھ سکا۔فہد نے بمشکل گرنے والے نازک سے سراپے کو سنبھالا اریبہ ایک دم سے سیدھی ہوئی۔

" اوہ سوری "

اریبہ کو دیکھتے ہی دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو گئی تھی۔وہ جو اندر میسم کو ابھی بھاشن دے کر آیا تھا ابھی اس لمحے ان ساری باتوں کو روندتے ہوئے اریبہ کو بھرپور انداز میں دیکھنے میں مصروف تھا۔

" اٹس اوکے "

اریبہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔اور جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے پر بلکل۔سامنے فہد راستہ بند کیے کھویا کھویا سا کھڑا تھا۔

" آپ کو لگی کیا "

فہد نے پریشان سی صورت بنا کر پوچھا۔

" نہیں نہیں کوئی بات نہیں "

اریبہ نے زبردستی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

" راستہ دے دیں پلیز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے مدھر سی آواز میں کہا۔

"اوہ ہاں جی جی "

فہد ایک دم سے ایک طرف ہوا۔اور وہ تیزی سے اسے یوں ہی کھڑا چھوڑ کر ایک طرف سے نکل گئی۔

"بہت بہت شکریہ "*********

ادینہ نے مسکرا کر فائل پکڑی۔سامنے کھڑے روشان نے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔پاس کھڑی حیرانگی سے کبھی فائل کی طرف اور کبھی سامنے کھڑے روشان کی طرف دیکھ رہی تھی۔کیا وہ سچ میں انہیں نوٹس دے رہا تھا۔

تینوں نفوس یونیورسٹی کے وسیع لان میں کھڑے تھے۔

رکیں رکیں

آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے یہ کون آگیا سفید رنگت والا خوبرو سالڑکا جو ادینہ کو فائل پکڑا رہا ہے وہ بھی مسکرا کر تو جناب یہ ادینہ کا کلاس فیلو ہے روشان حمدانی۔ذہین خوش شکل۔اس کی بہت سی خصوصیات اسے پوری جماعت میں نمایاں کرتی تھیں۔

"ارے شکریہ کس بات کا آپ کو کسی بھی ہیلپ کی ضرورت ہو اینی ٹائم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان نے لب بھینچے اور پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے ماہ رخ اور ادینہ نے شکر گزار نظروں سے کم حیران کن نظروں سے زیادہ دیکھا۔ مختصر سی بات کے بعد اب روشان وہاں سے ان کو حیرت زدہ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

روشان حمدانی نے آج ان سے بات کی تھی وہ بھی اس انداز میں ان دونوں کا حیران ہونا تو بنتا تھا۔ وہ بہت اکڑو مشہور تھا وجہ اس کی خاموش طبیعت اور ہر وقت پڑھائی میں ڈوبے رہنا تھا۔ اس کا نہ تو کوئی دوست تھا اور نہ وہ عام و خاص کسی سے بات کرتا پایا جاتا تھا۔ ادینہ پر یہ مہربانی بھی دو سال بعد اچانک ہوئی جب وہ اور ماہ رخ ایک اسائنمنٹ کو لے کر پریشان ہو رہی تھیں اور وہ قریب ہی بیٹھا تھا۔ اور خود آ کر اس نے وہ اسائنمنٹ کی فائل ادینہ کی طرف بڑھا دی۔

" اچھا ہے یار "

ماہ رخ نے ادینہ کے ساتھ روشان کو دور تک جاتے دیکھا۔ وہ اسی طرح جیبوں میں ہاتھ ڈالے لمبے لمبے ڈگ بھرتا جا رہا تھا۔

" محنتی بھی بہت ہے "

ادینہ اب اس کے نوٹس دیکھ رہی تھی۔ جیسے جیسے وہ صفحے پلٹ رہی تھی ویسے ویسے ستائش سے آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں۔ اس کے نوٹس اس کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں تو سمجھتی تھی اکڑو ساہو گا پر آج دیکھا تم نے کیسے پولائی ٹ وے میں بات کر رہا تھا"

ادینہ نے متاثر کن لہجے میں کہا اور تائی یدی نظر ماہ رخ پر ڈالی۔ جو ابھی بھی بار بار دور جاتے روشان کو دیکھ رہی تھی۔

"ہاں صورت سے مغرور سا لگتا ہے"

ماہ رخ نے تائی یدکی۔ روشان کی سنجیدہ شخصیت اس کے مغرور ہونے کی عکاسی کرتی تھی جبکہ فطرتً وہ ایسا بلکل نہیں نکلا تھا۔

"چلو نوٹس تو ملے"

ادینہ نے گہری سانس لی اور مسکرا کر قدم آگے بڑھائے۔ ماہ رخ بھی سر کو ہلاتی اس کے ساتھ ہی تھی۔

****

"پاگل ہے تو بلکل پاگل"

فہد نے کمر پر ہاتھ دھر کر ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ وہ میسم کے سر پر کھڑا سرخ چہرہ لیے اسے ڈانٹ رہا تھا اور وہ مسکرا کر سر اوپر اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا جس پر فہد کو مزید کوفت ہو رہی تھی۔ وہ گھر کے پاس ہی واقع پارک میں موجود تھے جہاں فہد کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے میسم کتاب گود میں رکھے پڑھنے میں مصروف تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چل اگر تیرے کہنے پر مان بھی لیتا ہوں تو مجھے پتا ہے کیا ہو گا پھر وہی سارا دن پریکٹس "

میسم نے کتاب کو بند کر کے ایک طرف رکھا اور ہاتھوں کے سہارے پیچھے ہوتے ہوئے گھاس پر ٹانگیں سیدھی کی۔ سر کو اوپر اٹھا کر ناراض سے کھڑے فہد کی طرف دیکھا۔ جو کچھ وہ اس سے کہہ رہا تھا صبح سے وہ یہ ساری باتیں بہت سے لوگوں سے سن چکا تھا

"یہ موقع تمہیں کم از کم نہیں چھوڑنا چاہیے میرا یہ خیال ہے۔ ارے یہ تو دیکھ پرنسپل تک تمھاری منتیں کر رہا ہے "

فہد اس کو اس کی غلطی کا احساس دلانے پر بضد تھا۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ضد میں سب کا باپ ہے

ان کا کالج تحصیل سطح پر کرکٹ کھیلنے جا رہا تھا اور میسم مراد راحت ایلمنٹری کالج کی کرکٹ ٹیم کی جان تھا۔ لیکن وہ اس سال کھیلنے سے صاف انکار کر چکا تھا۔ جس پر پرنسپل سے لے کر ہر شخص اس کی منت سماجت کر چکا تھا۔ اور اب باری فہد کی تھی۔

"فہد پھر وہی بات بار بار تمہیں پتا ہے امتحان سر پر آنے والے اور مجھے اس دفعہ اچھے نمبر لینے ہیں "

میسم نے اپنے موقف پر اڑ کر پھر سے وہی بات دہرائی جو وہ کب سے فہد کو سمجھا رہا تھا۔ وہ اس دفعہ بہت اچھے نمبروں میں اور پہلی کوشش میں ہی بی اے پاس کرنا چاہتا تھا۔ جس کے لیے اب اس کے پاس چند ماہ کا ہی عرصہ تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو مطلب تو اپنے کالج کے لیے نہیں کھیلے گا پاگل تحصیل لیول کا میچ ہے پچھلی دفعہ کی طرح شان سے "جیت کر آئیں گے"

فہد نے افسوس کے انداز میں ہاتھ ہوا میں اوپر کیے اور پھر لب بھینچتے ہوئے نیچے گرائے۔ کیونکہ مسیم ایسا ہی تھا جب کچھ ٹھان لیتا تھا پھر اس موقف سے اسے ہٹانا ناممکن ہو جاتا تھا۔ اور اب کی بار بھی اس کی نظروں سے کچھ ایسا ہی واضح تھا۔

"ارے بھاڑ میں جائے شان اور جیت یار پتا ہے نہ سکول میں کیا کرتے رہے ہیں سپورٹس کے نام پر میرے ساتھ ٹیچرز آٹھویں جماعت میں مجھے معلوم ہے سر ارشد نے صرف ٹیم کے لیے جان بوجھ کر فیل کر ڈالا کہ ایک سال اور سکول کی طرف سے جائے گا یہ"

میسم نے ماتھے پر بل ڈال کر اس سالوں پرانی بات یاد دلائی۔

"بس کر یار پتا ہے مجھے کیسے پیپر ہوئے تھے اور تیرا مقصد تو بھول گیا ہے شائی د کرکٹ تیری جان تیری پہچان ہے جب سے ادینہ کو امپریس کرنے کے چکر میں پڑا ہے"

فہد نے بھی برابر ماتھے پر شکن ڈالے۔ اور ہوا میں ہاتھ ناگواری سے چلاتے ہوئے اس کی بات کو رد کیا۔ اور وہ تھا کہ ادینہ کا نام سن کر بھرپور طریقے سے مسکرا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کرکٹ ابھی بھی میری جان ہے پر کیا ہے نہ میرا اس میں کوئی فیوچر نہیں ابا اور دادا کبھی مجھے اس فیلڈ "

" میں جانے نہیں دیں گے تو کیوں نہ دوسری جان کے لیے کچھ کر لیا جائے

میسم نے آنکھ کا کونا دبایا اور پھر قہقہ لگایا۔پر سامنے کھڑے فہد کو اس کی بات نے ذرا مزہ نہیں دیا تھا۔اس کی خفگی ہنوز قائم تھی۔

" ارے میرے بھائی یہ لڑکیاں کہاں خوش ہوتی ہیں تارے تک توڑ لانے کی بات کرتی ہیں "

فہد اب پینٹ کے پانچے اوپر کرتا ہوا اس کے برابر بیٹھ چکا تھا۔اس کا مسکرانا فہد کو اب زہر لگ رہا تھا۔

"میں ایک سال پورا ضائع کر چکا ہوں اب ایک سال کیا کچھ ماہ ہیں مجھے پڑھنا ہے "

میسم نے دوٹوک لہجے میں کہا۔مطلب وہ ہر گز بھی آمادہ نہیں ہونے والا تھا۔فہد نے گھور کر دیکھا۔

" تو عشق میں نکما ہو گیا ہے "

فہد نے گہری سانس لی اور ہاتھ سے گھاس کو نوچ ڈالا۔چہرے پر اب غصے کی جگہ خفگی نے لے لی تھی۔پر اس خفگی کا بھی اس عاشق پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"پھر تو غلط ہے دیکھ عشق میں نکما نہیں ہوا میں بلکہ پڑھ رہا ہوں "

میسم نے دانت نکالے اور کتاب کو اوپر کیا جبکہ فہد ویسی ہی صورت بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" نہیں نہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا بھ ئی بہت نفرت کرتا ہے مجھ سے "

ادینہ نے آنکھیں پھیلا کر سامنے بیٹھی ماہ رخ کی طرف دیکھا۔اس کی بات سن کر گڑ بڑا ہی تو گ ئی تھی وہ۔

ماہ رخ اس کی باتیں سن کر یہ نتیجہ اخز لر چکی تھی کہ میسم اس سے محبت کر بیٹھا ہے۔جس کو سنتے ہی وہ گڑ بڑا گ ئی تھی۔

" او میڈیم محبت ایسے ہی ہوتی اچانک سے "

ماہ رخ نے چیونگم منہ میں رکھی۔اور آنکھوں کی پتلیوں کو نچایا۔وہ یونیورسٹی کے لان میں گھاس پر براجمان تھیں۔

" ارے نہیں بابا ڈراؤ مت مجھے کوئی محبت کرے تو کیا ایسے ہر بات پر انسلٹ کرتا کیا اس کی "

ادینہ نے زور زور سے سر نفی میں ہلایا۔ایسے جیسے وہ ماہ رخ کے ساتھ ساتھ خود کو بھی باور کروا رہی ہو کہ میسم اس سے محبت نہیں کرتا ہے۔

" وہ تو ایسے مجھے انسلٹ کرتا ہے ہر وقت ہر بات پر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ کو ہوا میں اٹھا کر آنکھیں پھیلا کر ماہ رخ کی طرف دیکھا۔جو مسلسل مسکراہٹ دبا رہی تھی۔مطلب وہ یقین نہیں کر رہی تھی۔

" مجھے نہیں لگتا میسم کرتا مجھ سے محبت انفیکٹ کر ہی نہیں سکتا "

ادینہ نے آخری بات پر زور دیتے ہوئے روہانسی صورت بنائی۔اوپر سے ماہ رخ کی مسکراہٹ اس کا خون خشک کر رہی تھی۔

" ہممممم تو انکار کیوں نہیں کر رہا پھر "

ماہ رخ نہ بھنویں اوپر نیچے کرتے ہوئے چیونگم کو منہ میں گھمایا۔

" پتا مجھے کیا لگتا ہے وہ کر دے گا انکار بس مناسب وقت تلاش کر رہا ہے "

ادینہ نے پر سوچ انداز میں ماہ رخ کی طرف دیکھا۔ماہ رخ نے قہقہ لگایا۔وہ پھر سے پریشان سی ہو کر لب کچلنے لگی۔کہیں ماہ رخ سچ ہی تو نہیں کہہ رہی۔نہیں نہیں ابھی کچھ دن پہلے تو کتوں کی طرح لڑ رہا تھا مجھ سے ادینہ خود سے ہی سوال کرنے کے بعد خود ہی جواب دے رہی تھی۔

" پاس ہو گیا کیا وہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے اسے ہلا کر سوال کیا۔ وہ ایک دم سے خیالات سے باہر آئی۔ کچھ دن پہلے ہی بی اے میں وہ بہت اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہوا تھا۔ ادینہ کے ساتھ ساتھ سب گھر والے حیران ہوئے تھے۔

"ہاں ہو گیا ہے اب ماسٹرز کا سوچ رہا ہے"

ادینہ نے گہری سانس لی۔ اور کتابوں کو بے دلی سے سمیٹا۔ پاس سے گزرتے روشان نے ہاتھ ہلا کر مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ جس کا جواب ان دونوں نے ہاتھ ہلا کر دیا۔ وہ اب ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھا اپنی کتابیں کھول چکا تھا۔ ماہ رخ نے کن اکھیوں سے پریشان صورت بنائے بیٹھی ادینہ کی طرف دیکھا۔

"یہ روشان کا کیا چکر ہے"

ماہ رخ نے سرگوشی کے سے انداز میں ادینہ کے پاس ہوتے ہوئے کہا۔ ادینہ نے نا سمجھی کے انداز میں گردن کو خم دے کر ماہ رخ کی طرف دیکھا۔

"کیا مطلب کیا چکر ہے روشان کا"

ادینہ نے چونک کر تھوڑا پیچھے ہو کر آنکھیں نکالیں۔ ماہ رخ بے ساختہ قہقہ لگا گئی۔ آنکھوں میں شرارت تھی تو لبوں پر بھی شریر سی مسکراہٹ تھی۔

"بڑا آجکل اسائی نمنٹ کا تبادلہ ہوتا مسکرا کر دیکھا جاتا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے شرارت بھرے انداز میں آنکھوں کو نچایا۔چیونگم کو منہ میں گھمایا جبکہ لب مسکراہٹ کو معنی خیز انداز میں دبا رہے تھے۔

"!!! ایکسکیوزمی "

ادینہ نے لفظ کو لمبا کھینچا۔اور حیرانگی سے شکن آلودہ ماتھے سے سامنے بیٹھی ماہ رخ کو دیکھا۔

" تم جانتی ہو مجھے ایسا کچھ بھی نہیں ہے "

ادینہ نے خفگی سے دیکھتے ہوئے ناک پھلائی۔ جس کا ماہ رخ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔وہ ہنوز اسی انداز میں قہقے پر قہقہ لگا رہا تھی۔

تو حرج کیا ہے پاگل بلکہ میں تو کہتی ہوں اگر اس کا پرپوزل جائے گا گھر تمھارے تو شائد گھر والے کچھ سوچ ہی لیں "

ماہ رخ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر رازدار انداز اپنایا۔ادینہ نے مصنوعی بتیسی نکالی اور پھر غصے سے اس کے ہاتھ کو اٹھا کر اس کی گود میں پھینکا۔

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا میرے گھر میں بلکہ ان سب کو یہ نظر آرہا ہے کہ میسم سے شادی کے بعد ایک عدد ڈاکٹر ان کے گھر میں ہو گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے بیگ کی زپ زور سے بند کی۔ماہ رخ اب پر سوچ انداز میں سر کو ہلا رہی تھی جبکہ وہ پریشان حال بیٹھی ہوئی تھی۔

****

"بی اے پاس کیا ہے کوئی ڈاکٹر نہیں بن گ ئے ہو جو یوں اکڑ رہے ہو"

ادینہ نے زینے کے جنگلے سے میسم کے ہاتھ کو ہٹایا۔وہ تیسرے پورشن سے نیچے جا رہی تھی جب درمیان والے پورشن کے زینے پر میسم راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔اور اس کی نظریں ادینہ کو گھبراہٹ کا شکار کر گ ئی۔وہ بلا جواز اس کا راستہ روکے مسکرائے جا رہا تھا۔جس سے ادینہ کو چڑ ہو رہی تھی۔گھر میں ٹکے رہنے کی وجہ سے کافی حد تک نکھر گیا تھا۔گہرے نیلے رنگ کی لائی نگ شرٹ کے نیچے ٹراؤزر پہنے وہ عام سے حلیے میں تھا۔ہاں البتہ آنکھوں کی چمک آج معمول کے خلاف تھی۔

"کیا دنیا میں صرف ڈاکٹر ہی اچھا کماتے ہیں"

میسم نے پھر سے ہاتھ جنگلے پر دھر لیا۔ادینہ نے گھبرا کر دیکھا۔میسم کے لبوں پر میٹھی سی مسکان سجی تھی۔وہ شائی د حزیفہ سے کوئی کام کہنے جا رہی تھی ہاتھ میں پیسے پکڑ رکھے تھے اور گلے میں بے نیازی سے دوپٹہ جھول رہا تھا۔ہونٹوں کے بلکل نیچے تھوڑی پر سرخ رنگ کا چھوٹا سا مہاسہ بنا ہوا تھا میسم کو وہ مہاسہ بھی اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے سفید چہرے پر حسین لگ رہا تھا۔بے ساختہ اپنے دل کی اس حالت پر ہنسی آگ ئی اسے ادینہ کے چہرے پر بنا پمپل بھی پیارا لگ رہا تھا۔

" نہیں "

ادینہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر چہرے کا رخ موڑا۔کیا ہے اس کو یوں کیوں دیکھے جا رہا ہے۔ادینہ نے چور نظر پھر سے میسم پر ڈالی جو مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا۔

" تو "

میسم نے سرگوشی نما ہلکی سی آواز میں اگلا سوال داغا۔جس پر ادینہ جھنجلا ہی تو گ ئی۔

" کچھ نہیں راستہ تو چھوڑ دو "

پھر سے میسم کے بازو کو جھٹکا۔اور پیشانی پر اب شکن اور بڑھ گ ئے تھے۔دل عجیب طرح کے خیالات بننے لگا تھا ماہ رخ کی باتیں ذہن میں گونجنے لگی تھیں۔

" تم سے بات کرنی ہے "

ازل سے وہی ڈھیٹ پن۔ادینہ نے کھوجتی سی نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔اور عجیب سے احساس نے گھیرا۔ وہ نرم سی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کرو"

ادینہ نے لہجے کو جان بوجھ کر سخت رکھا۔ تھوک نگلا۔ سر پھاڑ دوں گی اس کا اگر اس نے کوئی ایسی ویسی بات کی۔ دل میں تہیہ کرتی وہ خود کو تیار کر چکی تھی۔

"ایسے کیسے"

میسم نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ ادینہ جو آنکھیں پھیرے کھڑی تھی چونک کر میسم کی طرف دیکھا۔ فضول میں تنگ کر رہا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں شکر ہے۔ یہ کر ہی نہیں سکتا محبت مجھ سے اپنے دل کو تسلی دے کر وہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔

"مطلب؟ تو اور کیسے"

ادینہ نے ناک اوپر چڑھائی۔ اور بے زار سا لہجہ اپنایا۔ راستہ بھی نہیں دے رہا تھا نہ اوپر جانے دے رہا تھا اور نہ نیچے۔

"اممم سنو چھت پر آو شام کو"

میسم نے کچھ سوچنے کے سے انداز میں کہا اور سینے پر ہاتھ باندھے

"بات کیا ہے میسم"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے بھنویں اچکا کر دیکھا۔لب اتنی سختی سے پیوست کرر کھے تھے کہ ابھی اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کہا تو پھٹ پڑے گی۔

"خاص بات"

میسم نے مختصر کہا آنکھوں اور لہجے میں بلا کی نرمی تھی۔

"شام سات بجے چھت پر اوکے"

میسم نے تھوڑا سا قریب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے زینہ پھلانگتا ہوا اوپر چلا گیا اور وہ جز بز سی وہیں کھڑی رہ گئی۔

****

"میسم اوپر ہو کیا"

ادینہ نے چھت کے بند دروازے پر ہلکی سی دستک دی تجسس میں ڈوبی وہ سات بج کے پندرہ منٹ پر چھت پر آچکی تھی۔ مغرب کے بعد کا وقت تھا ہلکی ہلکی سی روشنی تھی ابھی تیسرے پورشن کے بعد چھت تھی جہاں وہ لوگ بہت کم آتے تھے۔ بڑے تو بلکل نہیں آتے تھے البتہ بچے کبھی پڑھنے اور کبھی کھیلنے آجاتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھے۔ چھت پر دو کمرے تھے جہاں کاٹھ کباڑ پڑا تھا ایک جھولا چھت کے درمیان میں تھا جس کا حال بارشوں نے برا کر رکھا تھا۔

میسم کی کوئی آواز نہیں آئی تھی۔ ادینہ نے دھیرے سے دروازے کو چھت کی طرف دھکیلا۔ اور وہ ہلکی سی چرچراہٹ سے کھلا تھا۔ لوہے کا دروازہ بہت بارشوں کی وجہ سے زنگ آلودہ ہو چکا تھا۔ جیسے ہی دروازہ کھول کر وہ آگے ہوئی تو حیرت سے آنکھیں پھٹنے کو تھیں۔ منہ ایک دم کھل گیا پوری چھت گلاب کی پتیوں سے ڈھکی ہوئی تھی جہاں جگہ جگہ دیے جل رہے تھے پوری چھت انتہائی خوبصورت طریقے سے سجائی ہوئی تھی گلاب کی پتیاں اتنی مقدار میں تھیں کہ ان کی مہک ناک کے نتھنوں میں گھس رہی تھی۔ اس کے اوپر کچھ نرم نرم سا گر رہا تھا ہاتھ سے پکڑا تو گلاب کی پتیوں کی بوچھاڑ تھی جو اس پر ہو رہی تھی۔

اور ان سب میں وہ سامنے سفید قمیض شلوار زیب تن کیے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"یہ۔۔ یہ سب "

ادینہ کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"یہ سب تمھارے لیے "

میسم مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ ادینہ نے خوف سے تھوک نگلا۔ اس کی نظریں سب ڈر سچ ثابت کر رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مم مگر کیوں "

زبان لڑکھڑا سی گ ئی۔ میسم اب بلکل سامنے آچکا تھا۔ گہری محبت بھری نظریں اس پر ڈالے۔ مسکراہٹ دبائے۔

"!!!کیوں اممم "

تھوڑی پر انگلی پھیرتے ہوئے شریر سے انداز میں مسکرایا۔اور چند قدم اور آگے بڑھائے۔وہی تو ادینہ تھی جسے ہوش سنبھالتے ہی ہمیشہ ساتھ دیکھا تھا۔پھر آج دل کی دھڑکنوں کا یوں بے ترتیب ہو نا زبان کا دل کے جزبات کا ساتھ نہ دینا ہر طرح کی بکواس کر جانے والی لڑکی کے سامنے آج محبت کا اظہار اتنا مشکل ہو رہا تھا

" سوال تو اچھا ہے "

میسم ہلکا سا قہقہ لگاتا اور قریب ہوا۔ادینہ نے لبوں کا زاویہ تبدیل کرتے ہوئے قدم پیچھے کیے۔وہ اب شرماتے ہوئے کان کھجا رہا تھا۔اور بار بار لبوں کو منہ کے اندر لے کر گہرے سانس لے رہا تھا ایسے جیسے زندگی کے سب سے مشکل الفاظ ادا کرنے والا ہو۔

اوہ میرے خدا۔۔۔۔اوہ میرے خدا۔۔۔ کیا بولنے والا ہے یہ ادینہ نے نچلے لب کے کونے کو بے چینی سے دانتوں میں دبایا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ادینہ میں تم سے "

میسم نے بمشکل لفظوں کو ادا کیا اس سے پہلے کہ وہ اظہار مکمل کرتا ادینہ نے دائیں ہاتھ کو اس کے سینے کی سیدھ میں کھڑا کیا۔

"میسم پلیز "

لب بھینچ کر سختی سے کہا۔ میسم ایک دم سے چپ ہوا۔

دیکھو تم سب کے ساتھ اس بات کو لے کر کے بہت سریس ہو گئے ہو پر میرا دل ابھی بھی اس رشتے کے لیے"

ادینہ نے فقرہ ادھورا چھوڑا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ماتھے پر شکن نمودار تھے اور چہرے پر وہی بے زاری۔

مسیم خاموش ہی رہا۔

مطلب پلیز میں تم سے شادی نہیں کر سکتی کسی بھی صورت اور مسئلہ یہ ہے انکار بھی نہیں کر سکتی "

"

ادینہ نے نچلے لب کو بے چینی سے کچلا۔ اور نظریں چرائیں۔

"وجہ جان سکتا ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گہری سانس لی اور پر سکون لہجے میں کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھے۔ادینہ نے ایک نظر ڈالی اور پھر فوراً رخ موڑ لیا۔دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ میسم انتظار میں کھڑا تھا۔پھر وہ بولی۔

"کوئی ایک وجہ ہو تو بتاؤں میں"

ادینہ نے ناک چڑھائی۔اس کی اس ادا پر میسم کا قہقہ گونجا۔وہ جو اسے بہت سنجیدہ اور رنجیدہ تصور کیے کھڑی تھی۔چونک کر غصے سے آنکھیں سکیڑیں۔وہ ہنس رہا تھا بری طرح۔ادینہ نے نخوت سے دانت پیسے۔

"کیا!!!!بتاؤ تو مجھے"

میسم نے بمشکل قہقے پر قابو پا کر مسکراہٹ دبائی۔اور سانس پیچھے کو کھینچتے ہوئے شریر سی نظروں سے دیکھا۔

"ہاں کبھی نہیں سوچا تمھارے بارے میں ایسے میں نے"

ادینہ نے ہاتھ کو اس کے سامنے کرتے ہوئے کندھے اچکائے۔نظریں ابھی اس سے ملانے سے کترا رہی تھی۔ملاتی بھی کیسے میسم کی آنکھیں اتنی گہرائی لیے ہوئی تھیں کہ ان میں دیکھ کر بات کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"وہ تو میں نے بھی نہیں سوچا تھا لیکن یقین جانو جب سوچا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے بے ساختہ دل پر ہاتھ رکھا۔آواز ایک دم سے خماری میں ڈوب گ ئی۔اففف اسے تو ہو گ ئی سچ میں محبت ادینہ کا دل لرز کر رہ گیا۔ میسم کا لہجہ اس کے اندر کے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا۔

" تم ایک دفعہ سوچ کر تو دیکھو "

سرگوشی نما آواز تھی۔جو ادینہ کے کان کے قریب ابھری۔

" کیوں بھ ئی میں چاہتی ہی نہیں سوچنا تو کیوں سوچوں "

ادینہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔اور لہجے میں سختی کا عنصر لائی۔

"تم کیا چاہتی ہو؟ "

میسم نے گہری سانس لی تھوڑا سا آگے ہو کر اس کے سر پر سے گلاب کی پتی کو اٹھایا۔پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر دیوار پر لگے سوئی چ بٹن کو دبا کر چھت پر لگے بلب کو جلایا تو ایک دم سے اندھیرے میں ڈوبی چھت سفید روشنی سے نہا گ ئی اور گلاب اور دیے فسوں خیز منظر پیش کرنے لگے۔

ادینہ اس کے واپس اپنی جگہ پر آنے تک خاموش رہی چھت کا منظر آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا جیسے ہی وہ پھر سے اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا تب تک وہ لفظوں کو ترتیب دے چکی تھی۔

" تم انکار کرو اس شادی سے کہو سب سے کہ تمہیں مجھ سے شادی نہیں کرنی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے دوٹوک لہجہ اپنایا۔ جس پر میسم پر سکون انداز میں مسکرایااور اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے وہ کوئی نا سمجھ بچہ ہو اور کچھ ایسا مانگ رہا ہو جو ممکن نہیں۔

" پر مجھے تو کرنی ہے اور صرف تمھی سے کرنی ہے "

میسم نے سر کو تھوڑا آگے کرتے ہوئے اس کے ناک کو دھیرے سے چھوا جس پر فوراً ادینہ نے ناگواری سے لبوں کو باہر نکال کر ناک چڑھائی۔

" عجیب دھونس ہے تمھاری "

منہ کھول کر ہاتھوں کو کندھوں تک لا کر ناگواری سے کہتی اب وہ بھرپور طریقے سے سرخ ہو چکی تھی۔

" دھونس نہیں محبت ہے "

ہنوز وہی پر سکون لہجہ وہی مسکراہٹ وہی گہری محبت کے سمندر کو سمیٹے نظریں۔

" پر میرے لیے دھونس ہی ہے کیونکہ میں تھوڑی نہ کرتی ہوں تم سے محبت "

ہنوز وہی ناگواری وہی بے زاری وہی چڑاچڑاپن۔ میسم نے دھیرے سے ہاتھ تھاما تو وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔ فوراً سے پہلے ہاتھ پیچھے کھینچنے کی کوشش کی پر گرفت مضبوط تھی۔

"ہاتھ چھوڑو میرا اور انکار کرو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسرے ہاتھ کا زور بھی لگا ڈالا پر ناکامی۔ میسم نے ایک دم سے ہاتھ پر سے گرفت کو ختم کیا اور چند قدم پیچھے لیے۔

" جاؤ جو کرنا ہے کرو انکار تو نہیں کروں گا میں "

وہ پھر سے اپنی ازلی ڈھٹائی میں واپس آکر بولا ادینہ نے ناک پھلا کر گہرے سانس لیے پھر پیر پٹخ کر تیزی سے زینے کی طرف بھاگی۔ اور وہ اپنی سجائی ہو چھت پر کمر پر ہاتھ دھرے اب چاند کو دیکھ رہا تھا۔

****

" میسم کیا مس ئی لہ ہے "

ادنیہ نے جھنجلا کر سر اوپر اٹھایا وہ اب اس کے ہاتھ سے چھینی ہوئی قلم لیے شرارت سے مسکرا رہا تھا۔ وہ نوٹس میں سر دیے پڑھنے میں مصروف تھی اور ہاتھ میں پکڑے قلم کو دھیرے دھیرے گھما رہی تھی جب اچانک کسی نے قلم چھینا سر اوپر اٹھایا تو میسم سر پر کھڑا تھا۔

اس کا اب یہی کام تھا تین دن سے چھت والے واقع کے بعد سے اور ادینہ کی چڑ ہنوز قائم تھی۔ اب بھی اریبہ اور عزرا نیچے تھیں تو وہ اوپر آ گیا۔

" کچھ نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھل کر بیڈ پر ڈھیر ہوا اور سر تکیے پر رکھا۔ادینہ دانت پیستے ہوئے پیچھے ہوئی اور اپنی کتاب اس کے نیچے سے کھینچی۔جس پر وہ بڑے مزے سے ڈھیر ہوا تھا۔

" جاؤ یہاں سے ابھی اور اسی وقت "

ادینہ نے بازو کو لمبا کرتے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔جبکہ ناک کے نتھنے غصے سے پھول رہے تھے ۔ڈھیٹ کہیں کا۔کھا جانے والی نظر اس پر ڈالی وہ بڑے مزے سے تکیے پر سر رکھے اسے محبت سے دیکھنے میں مصروف تھا۔جب سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا شیر ہی ہو گیا تھا۔وہ تین دن سے بچ رہی تھی جہاں وہ ہوتا کترا کر وہاں سے نکل جاتی تھی۔

" کیوں پہلے ریزن دو "

وہی سوال جو وہ اس دن سے اس کا دماغ کھا گیا تھا۔ادینہ نے دانت پیس کر بے زاری سے دیکھا۔

" کس چیز کی "

لہجے میں اس دن کی ہی سختی تھی اور میسم کی آنکھوں میں ہنوز وہی نرمی۔

" مجھ سے شادی نہ کرنے کی ریزن "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرسکون لہجے میں کہا۔اور کہنی کے بل سر کو ہاتھ پر ٹکایا۔گہری آنکھوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر باآسانی محسوس کر سکتی تھی۔

" بہت سی ہیں "

ادینہ نے دانت پیسے۔ نظریں چرائی یں۔دل کر رہا تھا یہاں سے بھاگ جائے وہ دیکھتا ہی ایسے تھا۔

" مثلاً "

اگلا سوال۔وہی مخصوص مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔ادینہ نے ضبط کرتے ہوئے گہری سانس لی اور پھر گھور کر دیکھا۔

" تم جاؤ یہاں سے "

چیخنے کے سے انداز میں کہا۔لیکن وہاں کوئی اثر نہیں تھا اس کے ہر ردعمل کا جواب یا تو مسکراہٹ ہوتی تھی یا پھر قہقہ

"نہیں بولو کیا میری صورت "

وہ ایک دم سے سیدھا ہو کر بیٹھا۔ہاتھ گالوں پر رکھے ہلکی سی شیو بڑھی ہوئی تھی۔رنگ اب کالا تو نہیں رہا تھا ہاں البتہ رنگت گندمی ہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھی خاصی تو ہے بس رنگ تمھاری طرح اوور وائٹ نہیں ہے"

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا اب وہ اٹھ کر سنگھار میز کے سامنے کھڑا تھا۔

"آنکھیں تم سے بڑی ہیں"

تھوڑا سا آگے ہو کر آئینے میں اپنی آنکھوں کا جائزہ لیا۔ادینہ نے بے زاری سے اس کی اوٹ پٹانگ حرکتوں کو دیکھا۔مجھے ہی جانا پڑے گا یہاں سے دل میں تہیہ کرتی اب وہ کتابیں سمیٹ رہی تھی۔

"اور ناک دیکھو کتنی تیکھی تمھاری طرح پھینی سی نہیں"

اب وہ اپنی ناک کو پکڑے شرارت سے کہہ رہا تھا۔ادینہ نے پھینی کے لفظ پر آنکھیں سکوڑی۔

"اور یہ ڈمپل دیکھو دیکھو ان کو کیسے اگنور کر سکتی تم"

میسم ایک دم سے مڑا تھا لبوں کو بھینچے جن کی وجہ سے گالوں میں گڑھے نمودار ہوئے تھے۔ادینہ کے قریب چہرہ کیا۔اندازا سے تنگ کرنے والا تھا۔

"ہٹو میسم"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے چڑ کر کندھے سے پیچھے کیااور وہ اب ہنس رہا تھا۔اس طرح چڑتی ہی تو اسے پیاری لگتی تھی وہ۔ چھوٹی سی ناک کو اوپر چڑھائے آنکھوں کو سکوڑے منہ کو پھلائے۔اسے پیار سے دیکھتے ہوئے مسکرا دیا اور شرارت کی رگ پھر سے بھڑک اٹھی۔

" نہیں بھئی بتاؤ نہ اچھا پڑھائی ہی پھر کیا ریزن تو اتنے اچھے تو نمبر آئے ہیں بی اے میں "

اب وہ تھوڑی پر انگلی رکھے مصنوعی حیرانگی سے کہہ رہا تھا۔مقصد صرف ادینہ کو تنگ کرنا تھا اور کچھ نہیں۔

" ہن۔ن۔ن۔تو کیا انجنئیر بن گئے یا ڈاکٹر "

ادینہ نے طنز سے سر کو ہوا میں مارا۔اور لبوں کو نخوت سے اوپر چڑھایا۔

" اممم سنو سیکالوجی میں ماسٹرز کرتا ہوں اور پھر پاگلوں کا ڈاکٹر بن جاتا ہوں "

ادینہ کے قریب ہو کر بڑی سنجیدہ شکل بنائی۔جس پر ادینہ کا پارہ اور چڑھ گیا۔وہ اب کتابوں کو سمیٹ کر کھڑی ہو چکی تھی اور میسم گھوم کر شرارت سے سامنے آگیا۔

"کیسا؟ "

شرارت سے بھنوں کو اوپر نیچے نچایا۔جب کے نچلا لب دانتوں نے جکڑا ہوا تھا۔

" بکواس وہ ڈاکٹر نہیں ہوتے وہ ماہر نفسیات ہوتے ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے پھر سے دھکا دیا۔اور منہ چڑاتے ہو جواب دیا۔

" علاج تو کرتے ہیں نہ "

میسم نے قہقہ لگایا۔جس پر ادینہ اب منہ میں بڑبڑاتی کمرے سے باہر جا رہی تھی اور وہ پیچھے پیچھے آ رہا تھا

"یہ اور بات ہے مجھے سٹارٹ اپنے گھر سے لینا پڑے گا "

اپنی بات پوری کیے وہ کھڑا شرارت سے مسکرا رہا تھا۔ادینہ ناک پھلا کر مڑی اور پھر تیزی سے واپس کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔

****

"ارے یہ اٹھو ادینہ ادینہ۔۔ "

عزرا کی پریشان سی آواز پر ادینہ نے دھیرے سے آنکھیں کھولی تھیں۔عزرا پریشان سا چہرہ لیے ان دنوں پر جھکی ہوئی تھیں۔اور ادینہ کے کندھے کو ہلا رہی تھیں ادینہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔

" امی کیا ہوا "

ایک نظر عزرا کے پریشان چہرے پر ڈالی اور دوسری سامنے لگی گھڑی پر جو رات کے دو بجا رہی تھی۔

" ابا جی کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے میں جواد اور مراد کے ساتھ ہسپتال جا رہی ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرانے پریشان سے لہجے میں کہاار یبہ بھی آنکھوں کو ملتی اٹھ بیٹھی تھی۔اب عزرا کے چہرے والی پریشانی ان دونوں کے چہرے پر بھی موجود تھی۔

"کیاہواامی ناناابو کو میں ساتھ چلتی ہوں"

ادینہ اچھل کر بستر سے نیچے اتری اور تیزی سے سلیپر پاؤں میں اڑائے جبکہ ہاتھ دوپٹہ درست کر رہے تھے۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے نیچے آؤ"

عزرااس کو کہتی ہوں تیزی سے مڑی۔ان کے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔مرادنے نیچے سے فون کر کے اسے احمد میاں کی طبیعت اچانک ناساز ہونے کا بتایا تھا۔

"اریبہ تم چلو نیچے ممانی کے پاس وہ اکیلی ہیں"

چادر کو سرپر درست کرتی وہ بنا پیچھے دیکھے اریبہ کو ہدایت کرتی عجلت سے زینے کی طرف بڑھ گ ئی یں۔

"جی امی"

اریبہ پریشان سی صورت بنائے تیزی سے اٹھی۔ادینہ بھی اب نیچے کی طرف جارہی تھی۔

****

"امی یہ کیابات ہوئی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے بچارگی سے عزرا کی طرف دیکھا جن کی بات نے اس کے سر پر بمب پھوڑ ڈالا تھا۔احمد میاں کو دل کی تکلیف ہوئی تھی اور اب بائی پاس کے بعد وہ ادینہ اور میسم کے نکاح کرنے کی ضد لگا بیٹھے تھے۔چند دن میں ہی نکاح کرنے کا کہہ رہے تھے۔

"کیا مطلب کیا بات ہوئی تمھارے نانا ابو چاہتے ہیں یہ"

عزرا نے مصروف سے انداز میں کپڑے استری کرتے ہوئے بنا دیکھے کہا۔وہ ہونک بنی ان کے پاس کھڑی تھی۔

"لیکن کیوں امی ابھی تو میرا پورا ایک سال پڑا ہے"

ادینہ نے روہانسی صورت بنائی۔

"پریشان ہیں اپنی طبیعت کو لے کر کہتے ہیں یہ خوشی دیکھنا چاہتے ہیں جلد از جلد"

عزرا نے گھور کر ادینہ کی طرف دیکھا اور ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو ایک طرف رکھا۔

"امی"

ادینہ نے بے چینی سے لفظ کا لمبا کھینچا لیکن وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہی تھیں۔استری کا پلگ کھینچتی وہ اب کمرے کی طرف بڑھ رہی تھیں جبکہ ادینہ بے چینی سے ان کے پیچھے چل رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمھاری خالہ بھی آئی ہوئی ہیں وہ کون سا روز روز آسکتی ہیں"

وہ بنا اس کی طرف دیکھے مصروف سے انداز میں گویا ہوئی یں۔ادینہ سکتے میں آگ ئی۔عابدہ بھی اپنے بچوں سمیت آئی ہوئی تھی اور اب نکاح کی وجہ سے واپسی روک دی تھی۔

"نکاح ہی کر رہے ہیں نہ رخصتی بعد میں کریں گے"

عزرا نے پیچھے مڑ کر ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر اریبہ کی طرف مڑیں۔

"اریبہ اٹھو تم بازار جانا ہے"

عجلت میں اریبہ کو کہتی وہ واش روم کی طرف بڑھ گ ئی تھیں۔اور اریبہ دانت نکالتی اب شرارتی نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی جو بے حال سی کھڑی ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔

****

"ویسے کل سے سٹاک کر رہی فیس بک پر میسم کو سن اچھا خاصا ہینڈ سم چاکلیٹ بوائے ہے مس ئلہ کیا ہے تمہیں"

ماہ رخ نے قریب ہو کر کہا جس پر تپ کر ادینہ نے اس کی طرف دیکھا۔وہ دونوں لان میں بیٹھی تھیں جہاں ادینہ اسے اپنی دکھ بھری داستان سنا رہی تھی گھر میں نکاح کی تیاری جوش و خروش سے جاری تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بکواس بند مجھے اس کی صورت اس کے کردار سے نہیں مس ئی لہ مجھے بس اس کے ساتھ یہ رشتہ قبول "

" نہیں ہے دل نہیں مان رہا ہے بھ ئی بس

ادینہ نے ماتھے پر بل ڈال کر غصے سے گھورا اور سر نیچے جھکا کر گھاس کو نوچا۔

چلو جی نکاح کو چند دن باقی ہیں وہ محترم بری طرح تمھارے عشق میں مبتلا ہیں اور تم ابھی بھی ایک ہی "

" لکیر پیٹ رہی ہو

ماہ رخ نے گہری سانس لی۔ اور افسوس بھری نظروں سے ادینہ کی طرف دیکھا جو رو دینے کو تھی۔

" کیا کروں کل پھر گ ئی تھی میں اس کے پاس "

ادینہ نے لب کچلا۔ ماہ رخ نے تجسس سے اس کی طرف دیکھا۔

"پھر؟ "

ادینہ کو کندھے سے پکڑ کر سوال کیا۔

" پھر کیا کوئی بات ہی نہیں سنتا میری مزاق مزاق بس اور اب تو دیکھتا ایسے ہے کہ "

ادینہ نے لبوں کو باہر نکال کر روہانسی صورت بنائی جس پر ماہ رخ کا قہقہ امڈ آیا۔

"ہائے۔ے۔ے۔ے۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دل پر ہاتھ رکھ کر ماہ رخ نے آنکھ کے کونے کو دبایا۔اور شرارت سے اپنے سامنے بے بس سی بیٹھی ادینہ کی طرف دیکھا۔

"تم بھی کم نہیں ہو میں پریشان ہوں یہاں اور تم ہو کہ مزے لے رہی قصے سن سن کر"

ادینہ نے جھنجلا کر دیکھا۔گھاس پر پھر سے تشدد کیا۔

"سنو میری بات گہری سانس لو اور یہ دیکھو اس کی یہ والی پک اور سوچو اسے"

ماہ رخ نے موبائل سکرین آگے بڑھائی۔جس میں وہ سیاہ شرٹ میں مسکرا رہا تھا۔لمبی پلکیں اور گہری کالی آنکھیں سانولی رنگت پر جچ رہی تھیں۔

"کیا ہے اس میں زہر لگ رہا"

ادینہ نے ہاتھ سے موبائل پیچھے کیا۔چہرے پر وہی بے زاری تھی۔ماہ رخ نے منہ کھول کر غصے سے دیکھا

"پاگل کہیں کی بچپن کی نفرت کو ایک طرف رکھو"

ماہ رخ نے پھر سے موبائل آگے کیا۔اور پیار سے کہا۔ادینہ نے پھر سے سکرین پر نظر ڈالی۔

"رکھ دیا"

ادینہ نے گہری سانس لے کر گود میں ہاتھ دھرے جبکہ نظریں سکرین پر تھیں جہاں میسم مسکرا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اب دیکھو اسے "

ماہ رخ نے آبرؤ نچائے۔لبوں کو دانتوں میں دبایا۔

" ہممممم کیسا محسوس ہوا "

ادینہ کے چہرے کا بغور جائزہ لیا۔

" کچھ بھی نہیں "

ادینہ نے کندھے اچکائے۔لبوں کو بچوں کی طرح باہر نکالا

" دفعہ ہو پھر تم مجھے ایسا لگتا ہے مجھے ہو جائے گی اس سے محبت دیکھ دیکھ کر "

ماہ رخ نے اس کے کندھے کو دھکا دیا اور پھر سے میسم کی تصویر کو دیکھا۔جبکہ وہ اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی

۔

" کرلو تم میری طرف سے اجازت ہے "

ادینہ نے کپڑے جھاڑتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیے۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" چاکلیٹ "

میسم نے ہاتھ میں پکڑی چاکلیٹ اس کی آنکھوں کے آگے کی تھی۔ وہ جو گھٹنے پر تھوڑی اٹکائے اداس سی بیٹھی تھی چونک کر دیکھا۔ وہ ہاتھ میں چاکلیٹ پکڑے آنکھوں میں محبت بھرے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

" نہیں چاہیے "

ادینہ نے بے زاری سے چہرے کا رخ موڑا۔ نکاح کو دو دن باقی تھے عزرا نے یونیورسٹی جانا بند کر دیا تھا اسکا۔

" دیکھو سب کے لیے لے کر آیا ہوں جلدی سے لے لو کوئی آنا جائے "

میسم نے سرگوشی کے انداز میں کان کے قریب ہو کر کہا جس پر وہ اور جھنجلا گئی۔

" مجھے یہ پسند نہیں ہے "

چاکلیٹ پر ایک نظر ڈال کر نخوت سے جواب دیا۔ اور خفا سا چہرہ پھر موڑ لیا جس پر وہ دل و جان سے ڈھیر ہوا۔ ہلکے سے شہد رنگ کے جوڑے میں اداس سی وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

" جھوٹ یہ تمھاری فیورٹ ہے پتہ ہے مجھے "

میسم نے مسکرا کر چاکلیٹ کو آگے کیا پھر سے۔ اس کے لاڈ اٹھانے میں سکون آتا تھا اب اسے ادینہ ہنوز سپاٹ چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" صرف دو دن رہ گئے ہیں اب تو چھوڑ دو یہ ضد "

گہری سانس لے کر سنجیدہ سے لہجے میں کہتا اب وہ اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔

" اگر یہی میں تم سے کہوں "

ادینہ نے گھور کر گردن کا رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

" تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں اور ان سب سے بھی کرتا ہوں جو سب خوش ہیں "

میسم نے مدھم سے لہجے میں کہا لبوں پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔

" تم خوش سب خوش لیکن میری خوشی "

ادینہ نے سنجیدگی سے ماتھے پر بل ڈال کر دیکھا۔

" تم واقعی میں خوش نہیں ہو "

آہستہ سا دکھ بھرا لہجہ۔ادینہ نے چونک کر دیکھا وہ آج سے پہلے یوں سمجھدار سا نہیں لگا تھا۔

" تم کیا چاہتی ہو بولو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیار سے پوچھا۔چاکلیٹ کو ایک طرف رکھ کر ادینہ پر نظریں گاڑیں۔ادینہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ تو اس کے انداز میں الجھ گئی

"شادی نہیں کرنا چاہتی مجھ سے"

اگلا سوال۔اور وہاں ہنوز وہی خاموشی تھی۔اچانک سے میسم کا یہ نرم سا روپ یہ سنجیدہ سا رویہ عجیب سا لگا۔

"نہیں"

ادینہ نے دوٹوک انداز میں کہا۔جبکہ ذہن عجیب کشمکش کا شکار تھا۔

"تو کوئی سولیڈ ریزن دو کیونکہ ایسے تو اتنے سارے لوگوں کا دل نہیں دکھا سکتا نہ"

میسم نے گہری سانس لی۔مسکرا کر کہا۔میٹھی سی مدھم آواز تھی جس میں آج سے پہلے وہ اس سے مخاطب نہیں ہوا تھا۔

"اور میرا وجود کھ رہا وہ"

ادینہ نے نظریں ایک لمحے کے لیے اس کی نظروں سے ملائی یں۔اور پھر کچھ تھا ایسا اس لمحے میں کہ وہ ساکن سی ہو گئی میسم کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی تھی۔ادینہ کو ایسا لگا جیسے دل ڈوب گیا ہوا نیچے کو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمھارے دل کے ہر ہر زخم پر مرہم رکھوں گا وعدہ ہے میرا تمھاری پریشانی نہیں ہے مجھے تمہیں

سنبھال لوں گا"

نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ بے خود سی آواز میں کہا۔ادینہ نے حیران سا ہو کر اس کے چہرے کی طرف

دیکھا۔کیا یہ اتنی محبت کرتا ہے مجھ سے اس کی آنکھوں میں موجود نمی ادینہ کے دل کو میٹھا سا سرور دینے لگی

۔

"بس تم کوئی وجہ تو ایسی بتاؤ جو اتنی پاورفل ہو کہ میں"

خماری سے بھری آواز میں کہتا ابھی وہ فقرہ مکمل نہیں کر پایا تھا جب عقب سے ابھرتی آواز پر دونوں چونک

گ ئے۔

"میسم بھائی"

ندا نے کمر پر ہاتھ دھر کر غصے سے دیکھا۔وہ اور اریبہ شرارت سے کھڑی مسکرا رہی تھیں۔ندا عابدہ کی بیٹی

تھی۔اور وہ اور اریبہ ان دونوں کی پوری نگرانی میں تھیں آجکل۔

"نکلیں باہر نکلیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ندا نے آگے بڑھ کر میسم کو بازو سے پکڑ کر اٹھا دیا۔اریبہ بھی ہنس رہی تھی اب میسم بھی قہقہ لگا رہا تھا ادینہ ساکن سی بیٹھی بس میسم کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

" کیا ہے تم لوگوں کو "

وہ ہنستے ہوئے اب ان کے دھکے کھا رہا تھا۔اور باہر کی طرف جا رہا تھا۔وہ پیارا الگ رہا تھا۔

سوچ رہیں ہوں گے آپ لوگ کس کو پیارا الگ رہا تھا۔

ارے بھئی وہی جو سامنے تھوڑی دیر پہلے اداس سی صورت بنائے بیٹھی تھی اس کو بابا اس کو پیارا الگ رہا تھا اس وقت

" شرم کرلیں تھوڑی سی وہ بھی "

ندا نے آنکھیں سکیڑ کر ہاتھ لی انگلیوں کو ملا کر شرارت سے کہا اریبہ اور ندا قہقے لگاتیں اسے باہر لے گئی تھیں۔ادینہ نے آہستہ سے پاس پڑا موبائل اٹھایا فیس بک کھولی اور پھر میسم کی وہی تصویر سکرین پر زوم کیے وہ دیکھ رہی تھی۔لیکن یہ کیا لب مسکرا رہے تھے۔

****

" امی مجھے چٹکی کاٹیں ادینہ مسکرا رہی ہے اللہ یہ لڑکی مسکرا رہی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر عزرا کی طرف دیکھا۔ادینہ نکاح کا جوڑا پہنے مسکرا رہی تھی۔

جوڑا کچھ دیر پہلے ہی بوتیک سے آیا تھا جس کو ادینہ پہن کر چیک کر رہی تھی۔وہ آج اتنے دن بعد مسکرائی تھی۔عزرا اور اریبہ سامنے پلنگ پر بیٹھی تھیں اور وہ اب سامنے سنگھار میز کے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی عزرا نے ایک خفگی بھری نظر اریبہ پر ڈالی اور پھر سرشار سی محبت بھری نظر ادینہ پر ڈالی جو نکاح کے خوبصورت جوڑے میں دمک رہی تھی۔اور اس کے گلابی گال اور دلکش مسکراہٹ اسے اور حسین بنا رہی تھی۔

اس کی یہ مسکراہٹ کل رات سے اس کے چہرے پر سجی تھی لیکن اریبہ اور عزرا نے اب دیکھی تھی۔

"ارے ہٹ شرارتی کہیں کی میری بیٹی خوش رہے یوں ہی ہمیشہ"

اریبہ کو ڈپٹنے کے انداز میں ایک چپت لگا کر گھورتی اب وہ اٹھ کر ادینہ کو اپنے ساتھ لگا چکی تھیں۔ادینہ ان کے گرد باہوں کا گھیرا مضبوط کیے بھرپور طریقے سے مسکرادی۔ساری رات وہ میسم کو اور اس کی باتوں کو سوچتی رہی اور پھر وہ جیت گیا اور تاج پہن کر تخت پر براجمان ہوا

"میسم بہت اچھا ہے"

عزرا نے دھیرے سے کان میں سرگوشی کی تو وہ مسکرادی۔عزرا نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو انگلی کے پور سے صاف کیا۔ادینہ کے ماتھے پر بوسہ لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ایسے ہی مسکراتی رہو ہمیشہ "

ادینہ کے گال کو آہستہ سا تھپکا اریبہ بھاگ کر ان دونوں کے درمیان میں آگئی تھی اب تینوں نے پھر سے ایک دوسرے کو ساتھ لگا لیا

****

" سر ابرار کا مسیج تھا پہنچا دیا میں نے تمہیں آگے تمہاری مرضی "

فہد نے بائیک سے اتر کر ہوا میں ہاتھ اٹھائے اور کندھے اچکائے۔ مسیم نے خفگی بھری نظر ڈالی۔ اور ایسے فہد کی طرف دیکھا جیسے اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہو۔

" عجیب بات کر رہا یار میرا نکاح ہے اس دن اور شام تک سلیکشن "

میسم نے ہتھیلی کا اشارہ اس کی طرف کرتے ہوئے سر کو ہوا میں مارا۔

" تو یار نکاح کے فوراً بعد نکل جائیں گے تو کہہ کر نکاح جلدی کار کھوالے آج شام کا "

فہد نے جوش میں آکر اسے مفید مشورے سے نوازہ

لاہور میں مشہور کرکٹر زبیر اکبر نے پاکستان لیگ کے لیے لاہور ٹیم میں تین نئے لڑکے لینے کے لیے آڈیشن رکھا تھا۔ سر ابرار میسم کو بچپن سے جانتے تھے انہیں جب اس آڈیشن کی خبر ہوئی تو انہوں نے پہلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خود میسم سے رابطہ کیا پر جب میسم کی طرف سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تو انہوں نے پھر سے فہد کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ میسم کو یہ موقع ہر گز نہیں گنوانا چاہیے۔

"اور ویسے بھی کہاں مانیں گے گھر والے جواد چاچو کے علاوہ ابا کا پتا ہے کتنی نفرت ہے انہیں کرکٹ سے"

میسم نے کمر پر ہاتھ دھر کر ماتھے پر بل ڈالے۔ وہ یہ پیش کش تین دن پہلے رد کر چکا تھا۔ جواد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ بھی کرکٹ کو ایک شوق کی حد تک رکھنے پر گھٹنے ٹیک چکا تھا۔

"مطلب تم یہ موقع گنوا رہے ہو"

فہد نے گہری سانس لی اور بائی یک کے ساتھ ٹیک لگائی۔ افسوس بھری نظر میسم پر ڈالی۔ وہ ان چند لوگوں میں سے ایک تھا جو میسم کے اندر موجود ایک بہترین کھلاڑی کو دیکھ سکتے تھے۔

"کیا موقع بھئی"

میسم نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے سر کو ہوا میں مارا اور سامنے موجود پلازے کو کھوجتی نظروں سے دیکھا۔

"انڈر اسٹیمیٹ مت کر خود کو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے گھور کر خفگی سے دیکھا۔ میسم بے ساختہ قہقہ لگا گیا۔ جانتا تھا یہ خفگی اور غصہ فہد کی محبت ہے اس کے لیے۔

" اچھا چل چھوڑ اب شاپنگ کروا دے گا میرے ساتھ یا نہیں اچھا دوست ہے تو دولہے کا "

میسم نے اس کے گرد بازو کا گھیرا تنگ کیا۔ نکاح میں ایک دن رہ گیا تھا اور اس کی جوتے کی خریداری ابھی باقی تھی جس کے لیے وہ فہد کو ساتھ لایا تھا۔

" ویسے بھی میں نے سوچ لیا ہے میں ڈاکٹر بنوں گا "

فہد کے ساتھ قدم ملاتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔ جس پر چونک کر فہد نے اس کی طرف دیکھا

" آئی یں "

فہد کی آنکھیں حیرت سے ابل پڑی تھیں۔ جس پر وہ بڑے عزم سے مسکرا دیا۔

" آئی یں کیا سائیکاٹرسٹ بنوں گا پھر میں اور ادینہ کلینک بنائیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لبوں کو منہ کے اندر کیے آبرو کو اوپر نیچے کرتا ہوا وہ تائی یدی نظروں سے سامنے کھڑے فہد کی طرف دیکھ رہا تھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ فہد اب ناک پھلائے آنکھیں سکیڑے گھور رہا تھا۔ اور وہ مسلسل مسکراہٹ دبا رہا تھا جو فہد کی اس حالت کو دیکھ کر بے قابو ہو رہی تھی۔

"ہاں تو اُدھر بیٹھ کر لوگوں کے چھکے چھڑائے گا بس کر دے بھائی"

فہد نے کندھا جھٹک کر میسم کے ہاتھ کو گرایا اور معافی کے انداز میں اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔

"ادینہ ادینہ ادینہ ارے او بھائی کوئی بات نہیں ضروری نہیں ڈاکٹر بن گ ئی لڑکی تو ڈاکٹر سے ہی ہو شادی"

فہد نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ماتھے پر شکن لا کر کہا۔

"وہ تو یہی چاہتی ہے نہ"

میسم نے گہری سانس لے کر راہ میں پڑے پتھر کو تھوڑا سا اچھل کر پاؤں سے ایک طرف کیا وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈالے ہوئے تھا۔

"او میرے بھائی وہ ڈاکٹر چاہتی ہے نارمل ڈاکٹر پاگلوں کا ڈاکٹر نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے قہقہ لگاتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ میسم کے چہرے کی طرف کیا۔ جس پر میسم نے ساختہ اس کی گردن پر چپت لگائی۔

" آج کل لوگ جسمانی سے زیادہ ذہنی مریض ہیں بیوقوف ادینہ سے اچھا کماؤں گا میں "

میسم نے بڑی شان سے شرٹ کے کالر پکڑ کر آبرو چڑھائے۔ وہ دوکان کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو چکے تھے۔

****

" میسم میسم بات سن "

جواد احمد کے جھنجوڑنے پر کسمسا کر وہ سیدھا ہوا۔ وہ اس کے اوپر جھکے ہوئے تھے۔ میسم نے نیند سے بوجھل آنکھیں بمشکل کھولیں۔

" جی چاچو "

انگڑائی لیتا ہوا وہ نیند سے بوجھل آواز میں کہتا ہوا تکیے کے سہارے تھوڑا سا اوپر ہوا۔

" ادینہ کو یونیورسٹی سے لانا ہے اور مجھے کالج ڈراپ کر دے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جواد احمد نے عجلت میں شرٹ کے کف بند کرتے ہوئے کہا۔ میسم نے فوراً گردن گھما کر گھڑی طرف دیکھا دوپہر کے دو بج رہے تھے۔

" ادینہ یونیورسٹی گ ئی ہے؟ "

حیرت سے پوچھتا اب وہ کمبل کو خود پر سے اٹھاتا سلیپر کو پاؤں میں آڑا رہا تھا۔ کل نکاح تھا اور عزرا نے تو چار دن سے اسے گھر بیٹھا رکھا تھا۔

" ہاں پوچھ کر گ ئی ہے ابا سے کوئی ضروری کام تھا اس کو یونیورسٹی میں "

جواد نے اسے جلدی کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔

" مجھے کام ہے کالج میں ضروری تو اسے لے کر گھر آ جانا "

وہ واش روم کی طرف ٹریوزر تبدیل کرنے کی غرض سے بڑھ رہا تھا جب اسے عقب سے جواد کی آواز سنائی دی بنا دیکھے سر ہلاتا وہ واش روم میں گھس گیا تھا

****

" واہ واہ میسنی آنکھوں میں نمی دیکھی اور بس ہو گ ئی کلین بولڈ "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے ادینہ کے کندھے پر چپت لگائی۔ادینہ نے شرارت سے آنکھیں نکالیں۔اور مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائے۔یہ یونیورسٹی کی لمبی سی راہداری تھی جس کے ارد گرد کمرہ جماعت تھے۔ماہ رخ نے بھی ادینہ کے ساتھ ساتھ قدم بڑھادیے۔وہ آفس سے باہر کام نمٹانے کے بعد نکلی تو ماہ رخ کو اپنے اور میسم کے بارے میں بتارہی تھی۔جس پر ماہ رخ حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے اثرات میں اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"نہیں اور بھی تھا کچھ"

ادینہ نے مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے نچلے لب کو دانتوں میں دبایا جب کہ آنکھیں عجیب سی چمک لیے ہوئے تھیں۔چہرہ ایک انوکھے سے احساس کے زیر اثر گلابی رنگت میں تبدیل ہو رہا تھا۔

"اچھا جی۔ی۔ی۔اور کیا"

ماہ رخ نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔ادینہ نے شرمانے کے سے انداز میں کانوں کے پیچھے بالوں کی آوارہ لٹ کو قابو کیا۔

"اتنا میچور کبھی نہیں لگا تھا مجھے جتنا اس دن"

ادینہ مسکراتے ہوئے کھوئے کھوئے سے انداز میں گویا ہوئی آنکھوں کے آگے وہی منظر گھوم گیا جب اس نے میسم کی آنکھوں میں جھانکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں تو یہ سمجھ رہی تھی بس ایسے ہی لاپرواہ سا ہے اور مجھ سے محبت کا دعویٰ بھی بچپنا ہے اس کا پر اس "

" کے الفاظ

ادینہ نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر ماہ رخ کی طرف دیکھا ماہ رخ مسکراتے ہوئے دلچسپی سے بھنوں کو جنبش دی جیسے اس سے اب صبر نہیں ہو رہا تھا۔

" کہتا تمھارے دل کے ہر زخم پر مرہم رکھوں گا سنبھال لوں گا تمہیں "

ادینہ نے گلابی ہوتے گالوں کے ساتھ سرشار سے انداز میں کہا۔ وہ اتنے دن بعد اتنی پر سکون ہوئی تھی۔ بے چین سی روح کو جیسے سکون آیا تھا۔

" آئے۔ے۔ے۔ے۔ہائے کیا بات ہے "

ماہ رخ نے اپنے کندھے کو ادینہ کے کندھے سے ٹکرایا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

" تو ہو ہی گئی جی اچانک والی محبت کہتی تھی نہ میں "

ماہ رخ نے پر جوش انداز میں باہوں کا گھیرا ادینہ کے گرد کیا۔ جس نے کچھ پر سوچ سے انداز میں آنکھوں کو سکوڑ کر ماہ رخ کی طرف دیکھا۔

" پتہ نہیں کیا ہے محبت ہے یا کچھ اور پر اچھا لگ رہا کل سے سب "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے پر سکون انداز میں سانس لیا۔ سر کو جھکا کر راہداری کے فرش پر اٹھتے اپنے قدموں کی طرف دیکھا۔

" چلو تھوڑا سا پیار ہوا ہے تھوڑا ہے باقی "

ماہ رخ نے لہک لہک کر گانا شروع کیا۔ جس پر بے ساختہ دونوں کا قہقہ گونجا۔

" اچھا مجھے زیادہ دیر انتظار نہیں کرانا جلدی آجانا کل ہاں "

ادینہ نے آنکھیں نکال کر خبر دار کرنے کے انداز سے ماہ رخ کی طرف دیکھا۔ جو پر جوش انداز میں زور زور سے اثبات میں سر ہلانے لگی تھی۔

" جی جی بلکل جناب وقت پر آؤں گی "

ماہ رخ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھکتے ہوئے کہا۔ ادینہ کے چہرے پر سے مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی۔ نظریں حیرت سے سامنے گھٹنوں میں سر دیے نفوس پر تھیں۔

" ایک منٹ "

ادینہ نے چلتے چلتے ایک دم سے ماہ رخ کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔ یہ لائبریری کے قریب اوپری منزل کا زینہ تھا جو کچھ خاموش جگہ تھی یہاں طلبہ بہت کم دکھائی دیتے تھے۔ وسیع زینے کے جنگلے کے قریب روشان حمدانی گھٹنوں میں سر دیے بیٹھا تھا۔ وہ آج بہت دن بعد یونیورسٹی میں نظر آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ روشان حمدانی ہے "

ادینہ نے انگلی کا اشارہ لائبریری کے قریب سیڑھیوں کی طرف کیا۔ماہ رخ نے انگلی کے اشارے کی طرف گردن گھمائی۔اب اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ کی جگہ حیرت اور سنجیدگی نے لے لی تھی۔وہ روشان حمدانی ہی تھا۔

" ہاں وہی لگ رہا ہے رک اسے کیا ہوا "

ماہ رخ نے آگے قدم بڑھائے ادینہ بھی اس کے پیچھے چل دی تھی۔دونوں اب روشان کے بلکل سامنے کھڑی تھیں وہ گھٹنوں میں سر دیے ہنوزان کی آمد سے بے خبر تھا۔

" روشان ایوری تھنگ از اوکے "

ماہ رخ نے تھوڑا سا نیچے جھک کر نرم سے لہجے میں پوچھا روشان نے چونک کر سر اوپر اٹھایا۔چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔وہ شرمندہ سا ہو کر فوراً گالوں پر موجود آنسو صاف کرنے لگا۔

" روشان آپ رو کیوں رہے ہیں؟ "

ماہ رخ نے گھبرا کر پوچھا۔ادینہ بھی حیران سی اور پریشان سا چہرہ لیے اس کی طرف دیکھ رہی تھی روشان کا چہرہ اور آنکھیں بری طرح سوجی ہوئی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نہ نہیں تو "

آنسوؤں میں بھیگی آواز میں روشان نے جلدی سے گال دوبارہ صاف کیے۔ادینہ اور ماہ رخ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

" روشان سب ٹھیک ہے آپ کچھ دن سے یونیورسٹی بھی نہیں آرہے تھے "

ادینہ نے بھی پریشان سے لہجے میں نرمی سے پوچھا۔روشان کچھ دیر خاموش رہا اس کی نظر فرش پر ٹکی تھی۔

" آئی لوسٹ مائی مدر لاسٹ سنڈے "

روشان نے منہ کھول کر تکلیف سے سانس خارج کیا۔آنکھوں میں موجود آنسو جو وہ روکے ہوئے تھا پھر سے بہنے لگے۔

"اوہ اِنّا للّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعون "

ادینہ اور ماہ رخ نے یک لخت ایک ساتھ الفاظ ادا کیے۔روشان کے اندر کی تکلیف اس کی حالت سے واضح تھی مرد چاہے جتنا بھی مضبوط ہو ممتا ایک ایسی نعمت ہے جس کا چھن جانا اندر کاٹ دیتا ہے۔

" روشان ہمت کریں پلیز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ فائل کو گود میں رکھتی کچھ فاصلے پر اسی زینے پر بیٹھ چکی تھی۔ جہاں روشان بیٹھا تھا۔ دونوں جانتی تھیں روشان کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اور اس لمحے اسے دلاسہ دینا ان کا فرض تھا۔ روشان کے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے۔

" ادینہ میں پانی لے کر آتی ہوں رکو "

ماہ رخ نے پریشان سے لہجے میں کہتے ہوئے ایک نظر روشان پر ڈالی اور تیز تیز قدم راہداری کی طرف بڑھا دیے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کنٹین کی طرف جا رہی تھی جب سامنے سے آتے میسم پر نظر پڑی۔ ماہ رخ مسکراتی ہوئی میسم کی طرف بڑھی

" ہے میسم آپ میسم مراد ہو ادینہ کے کزن؟ "

ماہ رخ نے انگلی کا اشارہ کر کے روکا تھا۔ میسم حیران سا رکا اور پھر مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔ گو کہ وہ ادینہ کی بیسٹ فرینڈ تھی لیکن دونوں کا ایک دوسرے کے گھر آنا جانا اتنا زیادہ نہیں تھا جس کے باعث میسم کی اور اس کی باقاعدہ ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی۔

" میں ماہ رخ ادینہ کی دوست "

ماہ رخ نے پر جوش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ میسم جو حیران سا رکا تھا اور ذہن پر زور دے رہا تھا کہ اس نے کہاں دیکھا ہے اسے ایک دم سے لب بھینچ کر دھیرے سے مسکرا دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اسلام علیکم ادینہ کہاں ہے؟ "

میسم نے سلام کے بعد ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔ وہ اسے لینے کے لیے تو آ گیا تھا عجلت میں پر یہاں آ کر یاد آیا کہ وہ اپنا فون گھر بھول آیا ہے اب باہر بیٹھ کر انتظار کرنے کے بجائے وہ یونیورسٹی کے اندر آ چکا تھا۔

" وہ سامنے لائبریری کے پاس آپ چلیں میں آتی ہوں "

ماہ رخ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے راستہ بتایا اور خود مسکراتی ہوئی کنٹین کی طرف بڑھ گئی۔ میسم نے مسکراہٹ کے جواب میں مسکرا کر دیکھا اور قدم اسی طرف بڑھا دیے جس طرف ماہ رخ نے اشارہ کیا تھا۔

وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے راہداری سے گزرتا ہوا تھوڑا سا آگے ہی آیا تھا جب اس کے قدم ایک طرف کے منظر نے جکڑ لیے۔ بائیں طرف زینے پر موجود لڑکا بری طرح رو رہا تھا اور ادینہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی چہرے پر کرب تھا تکلیف تھی۔

قدم تو جیسے زمین میں پیوست ہو گئے تھے۔ دل میں عجیب سی گھٹن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔

" کوئی سولیڈ ریزن تو دو ")

" بس مجھے تم سے شادی نہیں کرنی ہے "

) " اور میرا وجود کھ رہا وہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مختلف فقروں کی بازگشت ذہن کی دیواروں سے ٹکرانے لگی تھی۔

قدم پیچھے پلٹنے لگے تھے۔دھیرے دھیرے رخ پلٹا نہیں تھا پر قدم پیچھے جانے لگے تھے۔پینٹ کی جیبوں سے ہاتھ باہر نکل رہے تھے۔

اور میری خوشی "ادینہ کے الفاظ کی بازگشت ذہن کی دیواروں پر ہتھوڑے چلا رہی تھی۔وہ جو لڑکا" اس کے سامنے بیٹھا اس کی محبت میں آنسو بہا رہا تھا اس سے لاکھ درجے بہتر تھا۔

دل میں ٹیس اٹھی۔آہ۔۔۔

ایک چبھن سی مرچیں جیسے آنکھوں میں ڈال دے کوئی آنکھیں جل گئی تھیں۔میٹھیاں بھینچ لی تھیں کہ شائد اس سے دل کی تکلیف کم ہو گی۔

سفید رنگت بھرا جسم براؤن بال اور ڈاکٹر لبوں کو بھینچے وہ تزلیل سے لرزتے وجود کو لیے یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔آنکھوں کے آگے وہ منظر منجمند ہو گیا تھا ادینہ کا سفید ہاتھ اس لڑکے کے کندھے پر تھا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ میسم اور انکار کرو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں کے آگے ادینہ اس سے بے زاری سے ہاتھ چھڑاتی گھوم گ ئی۔بس پھر قدم رکے نہیں تھے رکے تو گاڑی کے قریب جاکر۔

"روشان پانی پ ئی یں پلیز"

ماہ رخ نے روشان کی طرف پانی کی باٹل بڑھائی۔روشان نے بھیگی پلکیں اوپر اٹھائی یں اور پانی کی باٹل پکڑی۔

"ادینہ میسم آیا ہے باہر لینے تمہیں"

ادینہ کی طرف دیکھتے ہوئے ماہ رخ نے ارد گرد میسم کی تلاش میں نظریں دوڑائی۔ادینہ نے تائید کے لیے مسکرا کر ماہ رخ کی طرف دیکھا جس پر اس نے جوش سے سر ہلایا۔

"اچھا!!!!اوہ چلیں میں چلتی ہوں"

خوشگوار سی حیرت چہرے پر سجائے وہ اٹھی تھی۔اب اس کی جگہ ماہ رخ بیٹھ چکی تھی اور ادینہ مسکراتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گ ئی۔ارد گرد گردن گھماتی میسم کو تلاش کرتی وہ بیرونی گیٹ تک پہنچ گ ئی تھی اور جناب واقعی سامنے کار کی پشت سے ٹیک لگائے سر جھکائے کھڑے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو لوگ سمندر میں بھی رہ کر رہے پیاسے

اک ابر کا ٹکڑا انہیں کیا دے گا دلاسے

مانا کہ ضروری ہے نگہبانی خودی کی

بڑھ جائے نہ انسان مگر اپنی قبا سے

برسوں کی مسافت میں وہ طے ہو نہیں سکتے

جو فاصلے ہوتے ہیں نگاہوں میں ذرا سے

تو خون کا طالب تھا تری پیاس بجھی ہے؟

میں پاتا رہا نشوونما آب و ہوا سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھ کو تو مرے اپنے ہی دل سے ہے شکایت

دنیا سے گلہ کوئی نہ شکوہ ہے خدا سے

ڈر ہے کہ مجھے آپ بھی گمراہ کریں گے

آتے ہیں نظر آپ بھی کچھ راہنما سے

دم بھر میں وہ زمیں بوس ہو جاتی ہے

تعمیر نکل جاتی ہے جو اپنی بِنا سے

میسم مراد تو یہ ہے وہ سولیڈر ریزن جس کو بتانے کے لیے وہ جھجکتی رہی وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے اور وہ کوئی اور اس سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس کے سامنے آنسو بہا رہا تھا۔اور اس کی آنکھ سے گرنے والے ہر آنسو کی تکلیف ادینہ شیراز کے چہرے پر موجود کرب سے جھلک رہی تھی۔

"چلیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کے کانوں سے مدھم سی بازگشت ٹکرائی چونک کر دیکھا تو وہ ظالم چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے اپنے اندر کے کرب کو چھپائے کھڑی تھی۔

میسم نے خاموشی سے گہری سانس اندر کھینچی اور سر ہلاتا اب وہ گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا اور وہ گھوم کر گاڑی کے دوسرے دروازے تک آچکی تھی۔

دروازہ کھول کر سٹیرنگ کو مضبوطی سے پکڑے سیٹ کے پشت سے سر ٹکائے وہ ضبط کے عالم میں تھا جب وہ برابر کی سیٹ پر بیٹھی۔

خاموش کیوں ہے اتنا ادینہ نے گردن کو ہلکا سا خم دے کر چور سی نظر ڈالی جو انتہا کی سنجیدہ شکل بنائے اب گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔

اس کے اس سنجیدہ سے انداز کو لے کر دل میں گدگدی سی ہوئی۔ تو کل میرے ساتھ بیٹھا یہ شخص میری زندگی کا ایک اہم رکن ہو گا۔ ایسا رکن جس سے روح وجود دل ہر چیز کا رشتہ ہو گا۔ ادینہ نے ایک چور نظر پھر سے ڈالی

گاڑی کو چلاتا سنجیدہ سی شکل بنائے وہ اسے آج اتنا مختلف کیوں لگ رہا تھا اس کے ماتھے پر آئے تھوڑے سے بال اس کی آنکھوں پر جھکی لمبی پلکیں بڑھی ہوئی شیو سانولی رنگت۔ بھرے سے خوبصورت تراش کے لب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کے کونوں کے قریب اور گالوں کے ہلکے سے گڑھے۔ سٹیرنگ پر جمے مضبوط ہاتھ تھوڑے کف فولڈ کیے ہوئے بازوان پر موجود بال گردن سے ابھرتی چھوٹی سی گلٹی۔ تیکھا سا ناک۔

کیا ہو گیا ہے مجھے ادینہ نے گہری سانس لیتے ہوئے دل کو سرزنش کیا۔ فوراً اس پر سے نظریں ہٹائی یں آج سے پہلے یوں کبھی نہیں دیکھا تھا میسم کو۔ اور آج جب دیکھا تو دل چاہ دیکھتی رہے۔

" میسم "

مدھر سی آواز کی بازگشت نے گاڑی میں موجود دونوں نفوس کے درمیان کی خاموشی کو توڑا۔ میسم جو خیالات کے لاوے میں جلتا ہوا بہہ رہا تھا چونک کر دیکھا۔ وہ سر جھکائے اپنے ہاتھوں پر نظریں ٹکائے بیٹھی تھی۔ بالوں کی آوارہ لٹیں چہرے کے اطراف کو ڈھکے ہوئے تھیں۔

تو میسم مراد آگئی وہ گھڑی کر لو خود کو مضبوط وہ آج تمہیں بتا دے گی کہ وہ کیا ریزن ہے جیت گیا وہ خوبصورت کامیاب ڈاکٹر اور ہار گئے تم تم بے کار کم شکل شخص میسم کے دل میں عجیب سی چبھن ہوئی۔

" ہمم بولو "

گلے میں کوئی گولا سا اٹک رہا تھا جسے نگلتے ہوئے اس نے بمشکل مختصر لفظ ادا کیے۔ گلے کی گلٹی نے اوپر نیچے سفر طے کیا ضبط کے احساس کو بچاری ہی تو قابو کیے ہوئے تھی دل تو عنقریب جیسے پھٹنے کو تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میسم میں نکاح کے لیے راضی ہوں"

ادینہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ مسکراہٹ دبا کر کہا۔دل اس تیزی سے دھڑکا تھا کہ گردن سر کا بوجھ نہیں اٹھا پا رہی تھی۔اب وہ بے تابی سے میسم کی طرف سے کوئی جواب سننے کی منتظر تھی۔

اس کی الفاظ پر چونکا وہ ادینہ کیوں دے رہی ہو یہ قربانی میسم نے سٹیرنگ پر گرفت اور مضبوط کی گاڑی کی رفتار ایک جھٹکے سے بڑھی۔

افف اتنی خوشی ادینہ نے ڈیش بورڈ سے ہاتھ ٹکا کر خود کو سنبھالہ میسم کے گاڑی کی رفتار بڑھا دینے پر بے ساختہ ادینہ نے ایک ہاتھ اپنے منہ پر رکھا جبکہ دوسرا ہاتھ ابھی بھی ڈیش بورڈ کو تھامے ہوئے تھا۔شرم سے چہرہ گلابی ہو رہا تھا جسے وہ اپنے ہاتھوں سے ڈھک چکی تھی۔میسم کے گاڑی کی رفتار بڑھا دینے پر ادینہ کو اس دن اس کے بائیک کی رفتار بڑھا دینے کا واقع یاد آیا۔لب بے ساختہ اس دن کی قربت پر مسکرا دیے۔

افف اس دن کس طرح قریب تھی میں۔شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

تمہیں ضرورت نہیں ادینہ بلکل نہیں اپنی محبت قربان کرنے کی ضرورت نہیں میں توڑ دوں گا سب کے دل میں دے دوں گا سب کو دکھ میں بن جاؤں گا سب کی نظروں میں برا پر تمہیں وہ شخص ضرور ملے گا تم اس سے سچی محبت کرتی ہو میں کیوں زبردستی کا رشتہ قائم کروں میں میسم مراد بے شک تم سے بے انتہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت کرتا ہوں اتنی محبت کے ان تین سالوں میں تمہارے لیے سب بھول گیا لیکن میں خود غرض نہیں ہر گز نہیں۔

گاڑی کے تیزی سے گھومتے پہیوں کے ساتھ ساتھ اس کے دماغ میں سوچیں گھوم رہی تھیں۔ایک نظر ادینہ پر ڈالی تو وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھکے رو رہی تھی۔

افف زور سے گاڑی کی پشت پر سر دے مارا۔کیوں دے رہا ہوں اسے اتنا دکھ میں۔

گاڑی ایک چرچراہٹ سے رکی تھی۔ادینہ تیزی سے گاڑی سے نیچے اتری تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی گھر کے بیرونی گیٹ سے اندر چل دی۔

دل کی دھڑکنوں کی یہ بے ترتیبی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔بھاگتی ہوئی مسکراہٹ دباتی وہ گھر میں داخل ہوئی۔ایک سکون تھا آج بے شک نانا ابو کا فیصلہ غلط نہیں تھا۔لب کے کونے کو دانتوں میں دبائے مسکراتی اوپر کے زینے چڑھ رہی تھی۔افف کتنی پاگل تھی میں ہنستے ہوئے لبوں کو باہر نکال کر اپنے ہی سر پر چپت لگا ڈالی۔

****

"میسم میسم لاہور آ گیا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے کندھا ہلایا تو وہ چونک کر سیدھا ہوا۔ گردن گھما کر ارد گرد دیکھا کب سے آنکھیں موندے بیٹھا تھا اب آنکھیں کچھ چندھیا سی رہی تھیں گہری سانس لی ہونٹ بے تحاشہ خشک ہو رہے تھے۔اور آنکھیں جل رہی تھیں۔رات کے بارہ بج رہے تھے سب لوگوں نے بتیاں جلا دی تھیں اور سامان سمیٹ رہے تھے۔ لاہور ٹرین کا آخری سٹیشن تھا اس لیے لوگ تسلی سے آنکھیں ملتے جمائیاں لیتے ٹرین سے اتر رہے تھے۔

"ہاں چل"

میسم نے لبوں کو بھینچ کر سانس اندر کھینچی اٹھ کر چھوٹے سے بیگ کو کندھے پر ڈالا۔فہد اس کے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"جانا کہاں ہے پہلے یہاں ہے کوئی جاننے والا رات کیسے گزارنی ہے آڈیشن تو گزر چکا اب صبح دیکھیں گے کیا کرنا ہے"

فہد نے کمر پر ہاتھ دھر کر سڑک کے دائیں اور بائیں ٹریفک پر نظر دوڑائی یں سٹیشن سے باہر نکل کر وہ اب سڑک پر کھڑے تھے۔سڑک گزرتی ٹریفک کی جلتی بتیوں سے روشن تھی۔

"نہیں ایسا کوئی خاص نہیں دور کے رشتہ دار جن کی طرف جا نہیں سکتا اور ایک دوست کا کزن پڑھتا یہاں پر ابھی موبائل بند ہی رکھنا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے آبرؤ پر انگلی پھیرتے ہوئے اداسی سے کہا۔ پھر گردن گھما کر فہد کی طرف دیکھا جواب پر سوچ انداز میں لب کچل رہا تھا۔

" تمھارا ہے کوئی جاننے والا "

لبوں کو منہ کے اندر لے جا کر ماتھے پر شکن نمودار کرتے ہوئے پوچھا مسئلہ اب سارا رات کا تھا چار ہزار میں کھانا پینا رہائش آنے جانے کے کرائے۔

" ہیں پر سیم پرابلم چل کوئی نہیں کرتے ہیں کچھ انتظام پہلے کچھ کھا لیتے ہیں "

فہد نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا۔ اگر میں بھی اسی کی طرح پریشان ہوتا رہوں گا تو یہ ہمت ہارے گا۔ فہد نے دل میں سوچ کر لبوں پر مسکراہٹ کو اور بڑھایا

" کسی سستی جگہ پر چلنا ہے کل صبح کو اکیڈمی پہنچنا ہے "

میسم نے نظریں چراتے ہوئے گہری سانس باہر خارج کی۔ اور مریل سے قدم فہد کے ساتھ ملائے۔ جواب شائد سواری کی تلاش میں ارد گرد نظریں دوڑا رہا تھا۔

" ہمم چل پھر فوڈ سٹریٹ "

فہد نے پر سوچ انداز میں کہا۔ اور کچھ دور کھڑے رکشے کو ہاتھ کا اشارہ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" بس یہی دیکھنے کو زندہ تھا میں "

احمد میاں نے مراد کے ہاتھ کو پھر سے اپنے ہاتھ سے دور کرتے ہوئے نقاہت سے لرزتی آواز میں دکھ سے کہا۔ مراد نے گہری سانس لی اور میڈیسن کی ٹرے ایک طرف بیڈ کے سائیڈ میز پر رکھی۔ نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے جواد اور عابدہ کی طرف دیکھا سب کے چہرے ایک جیسے ہی اترے ہوئے تھے ایک جیسا ہی تو دکھ تھا سب کا۔

" اباجی آپ طبیعت خراب کرلیں گے اپنی "

مراد نے پھر سے احمد میاں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو سر نیچے گرائے اپنی عمر سے کہیں زیادہ ضعیف لگ رہے تھے۔ پتہ نہیں کیا سوچ جا رہے تھے دوپہر سے سر جھکائے مراد کچھ دیر ان کو ایسے ہی دیکھتے رہے پھر اٹھ کر گھٹنے پر ہاتھ رکھتے کھڑے ہوئے۔

ایسے جیسے ہمت جواب دے گئی ہو۔ قدم کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھائے پھر رک کر کرسی پر بیٹھے جواد احمد کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

" جواد میڈیسن نہیں لے رہے ہیں تم اور عابدہ زبردستی کرو مجھ میں ہمت نہیں ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھکے سے لہجے میں کہتے ہوئے باہر نکلے برآمدہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کسی نے آج بتیاں ہی نہیں روشن کی تھیں برآمدے کی بتیاں جلاتے مریل قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھے جہاں موجود دو نفوس اسی اداسی کا شکار تھے جس میں گھر کا ہر فرد مبتلا تھا۔

"رابعہ رابعہ خدا کا واسطہ ہے اب بس کر دو رونا بیمار پڑ جاؤ گی کیسے سنبھالو گا میں"

مراد احمد نے بے زار سے لہجے میں کہتے ہوئے سامنے بیٹھی رابعہ کی طرف دیکھا جو مسلسل سامنے پڑے کھانے سے بے نیاز روئے جا رہی تھی۔ آنکھیں اور لب سوج رہے تھے ناک سرخ ہو رہی تھی۔ عزرا بار بار اپنے آنسو پونچھتی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ رہی تھی۔

"آپ پتہ کریں اس کا جائی یں لے کر آئی یں اسے"

رابعہ نے بھاری سی آواز میں کہتے ہوئے بازو لمبا کیا اور خفگی بھری نظر مراد پر ڈالی جواب غصے سے گھور رہے تھے۔

چھوٹا دودھ پیتا بچہ نہیں ہے وہ جائی یں لے کر آئی یں اسے.بیغیرت نے فون صبح سے بند کر رکھا ہے"

"مجھے کیا پتہ کہاں ہے

مراد احمد پھٹ ہی تو پڑے تھے۔ چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ ضبط سے لب بھینچے ہوئے تھے۔ ناک نتھنے پھول رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سارا کیا دھرا اس فہد کا ہے وہ بھی ساتھ ہے"

عزرا نے خفگی سے دانت پیسے۔ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

"بس کرو عزرا دوسروں کو کیا الزام دیں جب اپنا ہی خون سفید ہو"

مراد نے ہاتھ کو سیدھا کرتے ہوئے عزرا پر غصیلی نظر ڈالی اور پھر باہر نکل گئے قدم ڈرائی نگ روم کی طرف تھے۔

****

"ادینہ دروزا کھولو پلیز اب"

اریبہ کی باہر سے آتی آواز پر اس نے گھٹنوں میں دیا سر اوپر اٹھایا۔

وہ صبح سے کمرے میں خود کو بند کیے ہوئے تھی۔زیور اتار چکی تھی کپڑے تبدیل کر چکی تھی ہر چیز مٹا دی منہ بھی رگڑ رگڑ کر دھو ڈالا تھا پھر بھی سب کچھ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا۔ایک پھانس سی تھی ایک خلش بے یقینی حیرانی صبح سے اب تک آنسو تو نہیں نکلا تھا بس ماتھے پر شکن ڈالے وہ حیران سی بیٹھی تھی۔آخر وہ کیوں گیا کل جب اس نے کار میں اظہار کیا وہ خوش تھا بار بار اسی لمحے کو یاد کر کر کے دماغ شل ہونے لگا تھا۔

اور اب رات کے بارہ بجے اریبہ نے دروازہ بجایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ادینہ تم توپریشان مت کرو "

اریبہ مسلسل دروازہ بجارہی تھی۔اس کی آوازاس کی ادینہ کے لیے پریشانی ظاہر کررہی تھی۔ادینہ دھیرے سے بال سمیٹتی اٹھی اور پھر دروازے کی کنڈی کھولتی فوراً واپس پلٹی اریبہ اور ادینہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔اریبہ کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔دونوں کھوجتی سی نظروں سے ادینہ کو دیکھ رہی تھیں گھر میں ہر شخص کا چہرہ اترا ہوا تھا۔

" کچھ کھالو "

اریبہ نے ٹرے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور پلٹی۔ندا خاموش پریشان سا چہرہ لیے لب کچلتی ادینہ کو دیکھ رہی تھی۔ادینہ نے نظریں چرائی یں۔اور زبردستی خود کو نارمل ظاہر کیا۔

" نہیں بھوک نہیں "

گھٹی سی آواز تھی۔وہ بیڈ کی چادر پر دھیرے سے ہاتھ پھیر رہی تھی ایسے جیسے سب نارمل ہے اریبہ اب اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔

"ادینہ تم سے کوئی بات ہوئی تھی اس۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے ابھی بات مکمل نہیں کی تھی جب وہ غصے سے کھڑی ہوئی۔ماتھے کے شکن بڑھ گۓ تھے۔وہ برسوں کی تھکی لگ رہی تھی۔

" نہیں نہیں ہوئی "

چڑ چڑے سے انداز میں جواب دیتی اب سینے پر ہاتھ باندھ چکی تھی اریبہ نے بیڈ پر پڑے اس کے فون کو اٹھایا ۔

" فون بند ہے اس کا رہنے دو "

ادینہ نے سپاٹ چہرے کے ساتھ گھورتے ہوئے کہا۔وہ صبح سے ہزار بار اس کا فون ٹرائی کر چکی تھی۔دل کر رہا تھا بس وہ ایک دفعہ فون اٹھائے اور وہ پھٹ پڑے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دے

" تم ٹھیک ہو "

ادینہ نے کھڑے ہو کر محبت سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور ادینہ کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر نرمی سے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف موڑا۔

" کیا ہے تم لوگوں کو ٹھیک ہوں میں کچھ نہیں ہوا مجھے "

ادینہ نے کندھے کو جھٹکا اور ماتھے پر بل ڈالے۔چہرے پر ناگواری بے زاری تھکاوٹ تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مجھے سونا ہے تم اور ندا جاؤ یہاں سے پلیز "

ادینہ نے بیڈ کی چادر درست کرتے ہوئے خود کو مصروف ظاہر کیا۔وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتیں کمرے کے دروازے کی طرف بڑھیں۔

" رکوار یہ ٹرے لے جاؤ یہ پلیز "

سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔اوران کے جاتے ہی دھماکے سے دروازہ بند کرتی وہ بیڈ پر ڈھے گ ئی تھی۔ گرم سا سیال تھا جو گال کو بھگوتا ہوا تکیہ بھگو رہا تھا۔ادینہ نے حیران ہو کر گال پر ہاتھ رکھا وہ رو رہی تھی۔

****

" میسم یار وہ "

فہد نے فون کان سے نیچے کرتے ہوئے شرمندہ سے انداز میں لب کو کچلا۔مطلب وہ جہاں فون کر رہا تھا وہاں ان کے سونے کا انتظام نہیں ہو سکا تھا۔کھانا کھانے پر پانچ سو لگ چکا تھا۔اور فوڈ سٹریٹ تک دو سو کرایہ مطلب سات سو لگ چکا تھا اور ابھی لاہور آئے ان کو چند گھنٹے ہی گزرے تھے۔

" چھوڑ بات سن "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔اور لبوں کو بھینچ کر سامنے فٹ پاتھ کی طرف اشارہ کیا جہاں قطار میں بہت سے آدمی بے سدھ سو رہے تھے۔چادر سر و س تک تانے دنیا مافیا سے بے خبر

" رات ہی گزرانی ہے تو "

میسم نے قدم فٹ پاتھ کی طرف بڑھا دیے۔فہد کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

" کیا ادھر ادھر فٹ پاتھ پر دماغ ٹھیک ہے تمھارا "

فہد تیزی سے اس کی طرف لپکا چہرے پر حیرانگی اور حقارت تھی۔جبکہ وہ پر سکون انداز میں اب جگہ تلاش کر رہا تھا۔

اتنے لوگ سو رہے ہیں دیکھ ویسے بھی دو بج رہے ہیں وقت ہی کتنا باقی اب ایسے بیگ سر کے نیچے رکھ "
کر "

میسم اب فٹ پاتھ پر بیٹھ کر بیگ کو سر کی طرف نیچے یوں سیٹ کر رہا تھا جیسے وہ تکیہ ہو۔

" بیٹا کہاں سے ہو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ لیٹے شخص نے سر سے چادر اتاری میسم نے گڑ بڑا کر دیکھا اس شخص کا انداز ہی ایسا تھا اچانک سے چادر اتار کر ان سے سوال کر رہا تھا وہ پچاس سال کے لگ بھگ شخص تھا سر اور داڑھی کے بہت سے بال سفیدی لیے ہوئے تھے۔وہ چہرے سے کوئی بھنگی یا نشے کر کے لیٹا ہوا شخص ہر گز نہیں لگ رہا تھا۔

" خیر پور سے جی "

میسم نے بیگ کے اپر سر کو ٹکاتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔اس بوڑھے شخص کا حلیہ اس کی شرافت کا گواہ تھا ۔میسم نے ایک نظر فہد کی طرف دیکھا جو منہ پھلائے اب اس کے ساتھ بیگ رکھ رہا تھا۔

" بڑی دور سے آئے ہو "

بابا جی نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر بیٹھ گ ئے۔اکتوبر کی بیس تاریخ تھی۔جب وہ خیر پور سے چلے تھے تو اندازہ ہی نہیں تھا پنجاب میں رات اتنی ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔

" جی "

میسم نے مختصر جواب دیا۔اور بازو پر ہاتھ کو مسلا اس سے گرمی کا احساس تھوڑا بڑھ گیا تھا۔اوپر سے فٹ پاتھ کر فرش بھی ٹھنڈا تھا۔

" اچھے گھر کے لگتے ہو دونوں کیسے آنا ہوا اور وہ بھی یہاں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باباجی کے لہجے میں حیرت اور تجسس تھا۔ میسم کے بازو کو رگڑتے ہاتھ رک گئے تھے۔ فہد اپنے بیگ سے ایک اور شرٹ نکال کر پہن رہا تھا۔

" کرکٹ کھیلنے باباجی "

فہد نے شرٹ میں بازو ڈالتے ہوئے میسم کے جواب دینے سے پہلے جواب دیا۔اور پھر بیگ پر سر رکھ کر چت لیٹ گیا۔

" واہ "

بوڑھا شخص بے ساختہ ہنس دیا اس کے کندھے دھیرے دھیرے ہل رہے تھے۔ میسم اور فہد بھی مسکرا دیے۔

" بہت اچھی کھیلتا ہے باباجی دعا کریں چانس لگ جائے لاہور ٹیم کے لیے "

فہد نے کہنی کے بل ہاتھ پر سر ٹکا کر اوپر ہوتے ہوئے دلچسپی سے کہا۔بوڑھا شخص بھرپور طریقے سے مسکرا دیا۔

" دعائیں ہیں بیٹا تمھارے لیے "

مسکرا کر کہتا ہوا اب وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اٹھا تھا

" رکو چادر لو گے دونوں سردی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مصروف سے انداز میں کہتے ہوئے پاس کھڑے رکشے کی طرف بڑھا اور سر اندر ڈال کر تھوڑی دیر بعد دو چیک دار موٹی چادروں کے ساتھ باہر نکلا۔

" یہ لو موٹی ہے اوڑھ لو اور یہ بورے نیچے بچھا لو گرمی ملے گی "

ایک چادر میسم کو دے کر دوسری چادر انہوں نے فہد کی طرف اچھالی۔اور اپنے نیچے بچھے پتلے سے گدے کے نیچے سے بوریاں نکال کر اب ان دونوں کی طرف بڑھائی یں۔ فہد کی تو باچھیں کھل گ ئی تھیں۔

" شکریہ بابا جی بہت احسان ہے یہ آپکا "

خنکی واقعی بڑھ رہی تھی جس میں نمی بھی شامل تھی۔ دونوں اب بوریوں کو بچھا رہے تھے۔

ارے بیٹا کیسا احسان رکشہ چلاتا ہوں گھر اب بیٹوں کا اور ان کے بچوں کا ہے جگہ نہیں ہوتی میرے لیے "

" وہاں سارا دن رکشہ چلاتا ہوں اور شام کو یہیں سو جاتا ہوں

میسم نے نظر اٹھا کر رکشے کی طرف دیکھا خستہ حال سا اور پھر سامنے بیٹھے ادھیڑ عمر شخص کی طرف دیکھا جو اب پھر سے لیٹ رہا تھا۔

میسم نے چادر کو اپنے گرد لپیٹا تھکاوٹ اتنی ہو چکی تھی کہ چادر خود پر تانتے ہی کب نیند نے اپنی آغوش میں لیا خبر نہیں ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" تمہیں پتا ہے مجھے تو اب اس سے نفرت بھی نہیں ہو رہی "

ادینہ نے گال رگڑ کر سامنے بیٹھی ماہ رخ کی طرف دیکھا۔اس کا ناک اور گال سرخ ہو رہے تھے۔ماہ رخ صبح صبح ہی گھر آ گئی تھی اور اب ادینہ کے سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی کل جب وہ پہنچی تو گھر میں سب اتنے پریشان تھے کہ وہ چپ چاپ ادینہ سے ملے بنا واپس چلی گئی تھی۔ماہ رخ کو دیکھتے ہی جیسے ادینہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا وہ بری طرح رو دی تھی۔

" کیا کر گیا میرے ساتھ وہ اتنی نفرت تھی کیا اس کو مجھ سے "

پھر سے گال کو رگڑا آواز بھاری ہو رہی تھی۔ماہ رخ بلکل خاموش تھی۔پر چہرے پر ادینہ کی تکلیف کا احساس موجود تھا۔

" اس کو اتنا کہتی رہی میں تین سال سے جاؤ انکار کر دو کر دو انکار تم نہیں کرتے مجھ سے محبت پر وہ تو وہ رکی تھی۔ماتھے پر ناگوار سے بل پڑے۔ماہ رخ نے لب بھینچ کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

" وہ تو کھیل رہا تھا ایک گیم ایک گندا گیم "

ادینہ کا ناک پھول رہا تھا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔پھر وہ کچھ دیر خاموش رہی سر جھکائے پھر سر اوپر اٹھایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کل میں نے اس سے اپنی محبت کا اظہار بھی کر ڈالا"

آواز مدھم سی تھی۔پر دکھ بھری تھی۔ماہ رخ نے حیرت سے دیکھا۔

"میں نے کہا اسے ماہ رخ میں نے کہا اسے میں نکاح کے لیے راضی ہوں وہ اس وقت بھی خوش ہوا"

ادینہ بچوں کی طرح بار بار ایک ہی فقرہ دہراتے ہوئے بتا رہی تھی۔ماہ رخ کے چہرے پر بھی الجھن بڑھ گئی۔

"پھر کیا وجہ بنی کیا ہوا کیوں کیا اس نے ایسا مجھے سکون نہیں مل رہا مجھے"

ادینہ نے بچوں کی طرح بازو جھٹکے اور پھر گھٹنوں کو سمیٹ کر ان پر چہرہ رکھ لیا۔ماہ رخ نے اب ہاتھ محبت سے اس کے گھٹنے پر رکھ دیا۔

ادینہ سنبھالو خود کو دیکھو کچھ دن پہلے تک تو تم بھی نہیں چاہتی تھی نہ اس سے شادی تو یہی سوچو تمھاری "وہ خواہش پوری ہوئی"

ماہ رخ نے نرم سے لہجے میں دلاسہ دیا۔ادینہ نے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے گھٹنوں پر سے چہرے کو اٹھایا۔

"ماہ رخ یہ تم کہہ رہی ہو جو اچانک ہو جانے والی محبت پر یقین رکھتی ہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چہرے پر حیرت تھی عجیب سی۔ماہ رخ نے گہری سانس لی۔

" تمہیں پتہ ہے صرف ان دوراتوں میں میں نے اسے کتنا سوچا اتنا سوچا کہ اس کے ساتھ اپنی ساری زندگی سوچ ڈالی "

ادینہ کی آنکھوں میں پھر سے آنسو امڈ آئے۔

" پلیز ادینہ سنبھالو خود کو دیکھو کوئی محبت نہیں ہوئی تمہیں اس سے سمجھی تم تمہیں سنبھلنا ہے سنا تم نے "

ماہ رخ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا۔

" ماہ رخ میرے دل نے پہلی دفعہ کسی لڑکے کے بارے محسوس کیا تھا اور شدت سے کیا "

ادینہ نے سپاٹ سے لہجے میں غیر مرئی نقطے پر نظر جماتے ہوئے کہا۔ماہ رخ چپ ہو گئی۔اور پھر آگے ہو کر جھٹکے سے اسے ادینہ کے بے جان سے وجود کو اپنے ساتھ لگا لیا جیسے ہی اس کی پشت پر ہاتھ رکھا ادینہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

" آج رو لو جتنا رونا ہے بس نکال دو غبار شاباش "

ماہ رخ دھیرے دھیرے اس کی کمر کو اپنی ہتھیلی سے سہلا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" لو چائے پیو دونوں پہلے "

ادھیڑ عمر شخص چائے کے دو کپ تھامے پاس آیا۔ وہ دونوں فٹ پاتھ کے قریب ہی بنے چائے کے ڈھابے میں بیٹھے تھے۔ ابھی دونوں ناشتے سے فارغ ہوئے تھے جب رات والا ادھیڑ عمر شخص چائے کے دو کپ ٹرے میں سجائے ان کے قریب آیا وہی نرم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔ آنکھوں میں شفقت لیے

" ارے آپ "

میسم نے فوراً آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے ٹرے کو پکڑا۔ وہ ان کے پاس پڑی کرسی کو کھینچ کر اب دونوں کے ساتھ بیٹھ چکا تھا تشکر بھری نظروں سے دونوں نے باری باری سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا اور گرم گرم چائے کے کپ کو اٹھایا۔

اکتوبر کی ہلکی سی خنکی لیے اس صبح میں بھاپ اُڑاتے چائے کے کپوں کا یوں مل جانا غنیمت تھا۔ چائے ختم کرنے کے بعد میسم نے پیسے دینے کی غرض سے جیب میں ہاتھ ڈالا تو سامنے بیٹھے شخص نے ہاتھ سے میسم کے بازو کو پکڑ کر روک دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ نہیں بیٹا یوں سمجھو کہ میرے مہمان ہو تم دونوں"

بوڑھے شخص نے مسکرا کر میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے تشکر آمیز نظر ڈالی یقیناً وہ ان کے یوں فٹ پاتھ پر رات بسر کرنے پر سمجھ چکا تھا کہ دونوں کے پاس پیسوں کی قلت ہے۔

فہد کے امیر رشتہ داروں نے گھر میں رکھنے سے انکار کر دیا تھا لیکن ایک بے گھر رکشہ چلانے والے نے ان کی ایسی مہمان نوازی کی دونوں متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکے سچ کہتے ہیں مہمان نوازی کے لیے دل کے بڑے پن کی ضرورت ہوتی ہے دل میں جگہ ہو تو گھروں میں خود بخود بن جایا کرتی ہے۔

"اور ایک دن جب تم بہت بڑے کرکٹر بن جاؤ گے تو پھر مجھے خوشی ہو گی یہ میرا مہمان تھا"

وہ ہلکے سے قہقہ لگاتا ہوا بولا۔ میسم اور فہد بے ساختہ اس کی بات پر مسکرا دیے۔ فہد نے میسم کی بلے بازی کی اتنی تعریف کی کہ سامنے بیٹھا شخص پر یقین ہو گیا کہ ایک دن وہ قومی ٹیم کا بہترین کرکٹر ہو گا۔

"ان شاءاللہ اور میرا وعدہ ہے میں ملنے آؤں گا آپ سے"

مسیم نے لب بھینچ کر مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا جس پر وہ پھر سے قہقہ لگا گیا۔ اور گہری سانس لے کر میسم کی طرف دیکھتے ہوئے دھیرے سے سر ہلایا

"بڑا مشکل وعدہ کر رہے ہو بیٹا شہرت کا نشہ بہت عجیب ہوتا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر محبت سے گہری بات کہہ گیا تھا وہ شخص۔ میسم نے کندھے پر رکھے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما

" آپ بس دعا کرتے رہیں نیشنل کرکٹ اکیڈمی چلیں گے کیا "

مایسم نے گہری سانس لیتے ہوئے اس شخص کے رکشے کی طرف دیکھا۔ جس پر وہ جوش سے سر ہلا گیا۔ پھر اچانک انگشت انگلی اپنے سر کے پاس کرتے ہوئے رکا۔

" ایک شرط پر "

بوڑھے شخص نے پر سوچ انداز میں ایک آبرؤ چڑھایا۔ وہ دونوں کندھوں پر اپنے بیگ لٹکا رہے تھے۔

" جی بولیں "

میسم نے مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ اب وہ شخص آگے جا رہا تھا اور میسم اور فہد اس کے پیچھے چلتے ہوئے رکشے تک پہنچے۔

" کرایہ نہیں لوں گا میں تم جب کرکٹر بن جاؤ تو آ کر ایسے ہی ایک چائے کا کپ پلا دینا "

بوڑھے نے گردن کو تھوڑا سا خم دیا اور پھر رکشہ سٹارٹ کیا۔

" منظور ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہداور میسم نے مسکرا کرایک دوسرے کی طرف دیکھا۔رکشے میں بیٹھے اور رکشہ نیشنل کرکٹ اکیڈمی کی طرف رواں دواں تھا۔

کچھ دیر میں ہی رکشہ نیشنل کرکٹ اکیڈمی لاہور کے سامنے کھڑا تھا میسم عمارت پر نظریں جمائے سر باہر نکالتا ہوا رکشے سے اترا۔ایک گہری سانس لی اور آسمان کی طرف دیکھا۔پنجاب کرکٹ بورڈ نے پاکستان سپر لیگ میں لاہور قلندر کی ٹیم کے لیے ایک اور ملتان کی ٹیم کے لیے دو نئے کھلاڑی سلیکٹ کرنے تھے جس کے لیے آج آڈیشن کا دوسرا دن تھا۔

اور وہ اسی آڈیشن میں اپنی قسمت آزمانے آیا تھا کل ٹرین میں بیٹھتے ہی انہوں نے سر ابرار کو بتادیا تھا کہ وہ پہلے آڈیشن کے وقت تک لاہور نہیں پہنچ پائی یں گے انہوں نے اپنے اثرورسوخ کے ذریعے میسم کا نام لسٹ میں داخل کروادیا تھا گو کہ وہ اب ملتان ہوتے تھے لیکن پنجاب کرکٹ بورڈ میں موجود ایک کوچ کے ساتھ ان کی گہری سلام دعا تھی۔

" آپکا نام تو پوچھا ہی نہیں "

میسم عمارت کو گھور رہا تھا جب عقب سے فہد کی آواز سنائی دی جو اس ادھیڑ عمر شخص سے اس کا نام پوچھ رہا تھا۔اچانک اسے بھی عجیب سا لگا کہ وہ کل سے اس کے ساتھ تھے اور دونوں انھیں بس باباجی کہہ کر مخاطب کرتے رہے نام پوچھنا دونوں کو یاد نہیں رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"عبدالطیف"

عبدالطیف نے مسکرا کر محبت سے میسم کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا نام بتایا میسم بے اختیار آگے بڑھا اور ان سے بغل گیر ہو گیا۔

"بابا جی وعدہ ہے آپ سے اگر قومی ٹیم میں سلیکٹ ہوا تو ملنے آؤں گا ایک دن"

میسم نے الگ ہو کر جزب کے عالم لب بھینچے آنکھوں میں سامنے کھڑے شخص کے لیے بے پناہ عزت تھی عبدالطیف نے سر کو اثبات میں جنبش دی اور مسکرا دیا۔

"چائے کا کپ پلانے"

ہلکا سا قہقہ لگا کر وہ پھر سے رکشے کی طرف مڑا۔

"جی جی بلکل چائے کا کپ اچھا چلتے ہیں بہت بہت شکریہ"

میسم نے ہاتھ کو سر تک لے جا کر شکریہ ادا کیا اور دونوں نے اکیڈمی کی طرف قدم بڑھا دیے۔

لمبی داخلی راہداری سے آگے آ کر مختلف سبز گھاس میں ڈھکے میدان تھے جن میں سے سرخ اینٹوں کی راہداری گزر کر سامنے بڑی سی سرخ اینٹوں کی بنی عمارت تھی۔ جس پر بڑے سے ستارے پر پاکستان اور نیچے کرکٹ بورڈ سنہری حروف میں ابھرا ہوا تھا جیسے ہی وہ بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوئے تو وہاں کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گہما گہمی آڈیشن کا پتہ دے رہی تھی۔ میدان راہداریاں لڑکوں سے بھری پڑی تھیں ایسا لگ رہا تھا ان تین ن ئے کرکٹ کھلاڑی کی سلیکشن کے لیے پورا پاکستان امڈ آیا ہو۔

وہ جو رکشے سے اترنے تک بہت پرامید تھا یہاں اتنے لوگوں کو دیکھ کر اپنا اعتماد کھو گیا۔ بچارگی سے فہد کی طرف دیکھ کر گردن نفی میں ہلا دی۔ فہد نے زور سے کندھے پر تھپکی دی اور لب بھینچ کر مسکراتے ہوئے گردن کو اثبات میں جنش دی۔

سب سے پہلے انہیں مین بورڈ پر لگی لسٹ میں سے اپنا نام اور آڈیشن نمبر دیکھنا تھا بورڈ پر سلیکشن کے تمام اصول وضوابط بھی تحریر تھے۔

ہر فرنچائی زجو پاکستان لیگ کی مختلف ٹیمز کو سپانسر کر رہی تھیں ہر ایک کو ٹوٹل پانچ سو ایک کھلاڑیوں میں سے سولہ کھلاڑی اٹھانے تھے۔ جن میں صرف پاکستان کے کھلاڑی شامل نہیں تھے بلکہ انٹر نیشنل کھلاڑی بھی تھی۔ جن کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا تھا۔ گولڈ سلور پلاٹنیم ایمرجنگ اور سپلیمنٹری۔

اب لاہور قلندر ٹیم میں ایک اور ملتان ٹیم کے لیے دو سپلمنٹری نیو کھلاڑی کی سلیکشن تھی جس کے لیے تین خوش قسمت مختلف اصولوں پر پورے اترتے ہوئے منتخب کیے جانے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جن میں عمر،اوسط،سٹرائی یک ریٹ،اور آل رونڈر جیسے کچھ کٹگیری پر پورا اترتے ہوئے کھلاڑی کو منتخب کیا جاناتھا۔میسم کانام لسٹ میں موجود تھا۔اس سارے عرصے میں پہلی دفعہ میسم کے لبوں پر بھرپور مسکراہٹ ابھری۔ساتھ کھڑا فہد بھی چہک اٹھااور اچھل کر میسم کو گلے لگایا۔

اپنے کاغزات جمع کروانے کے بعد وہ ہال میں پہنچ چکے تھے جہاں باری باری تمام کھلاڑیوں کو ٹیسٹ کیا جانا تھا۔پانچ گھنٹے کے انتظار کے بعد میسم کی باری آئی تھی۔

اپنی کرسی سے اٹھتے ہی ایک لمحے کے لیے تو میسم کی ٹانگوں میں ہلکی سی لرزش آئی۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ گہری سانس خارج کرتااپنے اندر کا تمام خوف باہر نکال چکا تھا۔

فٹنس ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد اسے ایک کٹ دی گئی جس میں موجود تمام چیزیں زیب تن کرنے کے بعد اسے ایک میدان میں بلا پکڑا کر بھیج دیا گیا ابرار نے اس کے فارم میں بلے باز کے آپشن پر درستگی کا نشان لگایا تھا۔

پنجاب کرکٹ بورڈ چیر مین عادل عزیز بہت سے سنئی راور رائی ٹایرڈ کھلاڑی بیٹھے ہوئے تھے۔جن میں پاکستان سپر لیگ کے ملتان اور لاہور کے چنے ہوئے کپتان بھی شامل تھے۔

دھڑکتے دل کے ساتھ گہری گہری سانس لیتا ہیلمٹ کو سر پر درست کرتا ہاتھوں کے دستانوں کو کھینچ کر اوپر کرتا اب وہ وکٹوں کے بلکل سامنے بلے کو زمین پر رکھ کر پوزیشن لے چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے صرف تین گیند کھیلنے تھے جس میں اس کے اوسط سٹرائی یک ریٹ کو گنا جانا تھا۔سامنے گیند بازی کے لیے کوئی غیر ملکی کھلاڑی موجود تھا جو گیند کو اپنی ٹانگ پر رکھ دھیرے دھیرے اوپر نیچے جنبش دے رہا تھا۔ اس لمحے وقت سست رفتار سا ہو گیا اس کے کانوں میں سائی رن جیسی آواز گونجی تھی۔

میسم نے دھیرے سے آنکھیں بند کی ادینہ ہنس رہی تھی آبشار کی آواز جیسا پر نم قہقہ اس کے دانت موتیوں کی لڑی جیسے مراد احمد ماتھے پر بل ڈالے کھڑے تھے سرخ چہرہ لیے احمد میاں نے دھیرے سے بوڑھی آنکھیں پھیر لیں رابعہ نے خفگی سے دوپٹہ منہ پر رکھا اور آخری دیکھنے والا چہرہ جو دادا احمد انھوں نے انگوٹھے کا نشان بنایا میسم کے ناک کے نتھنے سے ہلکی سی ہوا نکلی لبوں نے بے اختیار بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ پڑھا اور بلے پر ہاتھوں کی گرفت مضبوط ہوئی۔

گیند باز اب دوڑتا ہوا اس کی طرف آرہا تھا۔ماتھے پر پسینے کے نمودار ہونے کا احساس ہوا گیند باز کا ہاتھ گھوم رہا تھا پر میسم کی نظر اس کی انگلیوں کی جنبش پر تھی جن میں وہ گیند کو تھامے ہوئے تھا اگلے ہی لمحے گیند گیند باز کے ہاتھ سے نکل کر گولی کی سی رفتار سے اس کی طرف آ رہی تھی۔

میسم نے آنکھوں کو سکوڑ کر گھومتی گیند کو دیکھا گیند کے پاس پہنچنے تک وہ بلے کو درست پوزیشن پر لا کر بلا گھما چکا تھا۔ٹھک کی آواز تھی مطلب گیند بلے سے ٹکرا چکی تھی میسم کا گھومتا جسم رکا بازو بلے سمیت نیچے کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف آئے نظریں گیند پر جمی تھیں سارے کیمرے گیند کی طرف گھوم گ ئے تھے گیند اڑتی ہوئی گیند باز کے سر کو پھلانگتی باؤنڈری لائن سے آگے جا کر گری تھی۔

سلیکشن ٹیم کی گردنیں ایک دوسرے کی طرف مڑنے لگی تھیں۔میسم نے گہری سانس لی اور آسمان کی طرف دیکھا۔وقت اور قسمت اس کا ساتھ دے چکی تھی۔

****

" یونیورسٹی کیوں نہیں جا رہی تم

احمد میاں نے غور سے نظریں جھکائے بیٹھی ادینہ کی طرف دیکھا جو بیڈ کے اطراف میں لگی لکڑی کی کرسی پر خاموش بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔آج تیسرا دن تھا میسم کو گ ئے وہ یونیورسٹی نہیں جا رہی تھی سارا دن کمرے میں لیٹی رہتی تھی۔عزرا آج اس کی ساری حالت احمد میاں سے بیان کر گ ئی تھیں جس پر انہوں نے ادینہ کو اکیلے میں اپنے کمرے میں بلا لیا تھا۔

" نانا ابو طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی "

دونوں ہاتھوں کو انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے وہ نظریں چرا کر گویا ہوئی۔احمد میاں نے تھوڑا سا اوپر اٹھتے ہوئے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہمم میرے پاس آؤ ادھر"

اپنے بستر پر اپنے سامنے جگہ پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ نرمی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ادینہ سر پر دوپٹہ درست کرتی ربوٹ کی طرح چل کر اب ان کے بلکل سامنے بیٹھی چکی تھی۔ سفید رنگ کے جوڑے میں گلابی چہرہ تین دن میں ہی زردی مائل ہو چلا تھا پلکوں کے بلکل پیچھے پپوٹے سوجے ہوئے سرخ ہو رہے تھے ہر دم پنکھڑی کی نمی لیے لبوں پر پپڑی کی تہہ صاف واضح تھی ادینہ کی نظریں اب سفید چادر پر جمی تھیں۔

"وہ بیغیرت تمھارے لائق نہیں تھا"

نقاہت سے کانپتی آواز کانوں میں پڑی اور بوڑھے ہاتھ کی نرماہٹ سر پر محسوس ہوئی ادینہ نے جلتی آنکھیں بند کیں ایک سکون سا ان کے ہاتھ کے لمس سے سر میں سرائیت کر رہا تھا۔وہ سرخ گلاب کی پتیوں سے لدی چھت کے بیچ میں کھڑا مسکرا رہا تھا سفید قمیض شلوار پہنے آنکھوں میں بے پناہ محبت سموئے گہری دل میں اترتی نظروں سے دیکھتا ہوا دل میں پھر سے ٹیس اٹھی ادینہ نے نم آنکھیں کھولیں جلتی آنکھیں اب ٹھنڈی سی ہو گئی تھیں کونوں میں پانی آجانے کا احساس تھا۔

"میں شرمندہ ہوں تم سے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کانپتی سی مدھم آواز پھر سے کانوں کے پردوں سے ٹکرائی ادینہ نے تڑپ کر سر اوپر اٹھایا احمد میاں کی آواز ہی نہیں سر لب ہاتھ سب کچھ لرز رہا تھا دھیرے دھیرے۔ بائی پاس کے بعد سے وہ کپکپاہٹ کا شکار ہو چکے تھے۔

" نانا ابو آپ کیوں ہو رہے ہیں شرمندہ ایسا مت کہیں پلیز "

جلدی سے سر پر رکھے ان کے ہاتھ کو اٹھا کر اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان میں دبایا۔ بوڑھے سے جھری دار ہاتھوں کی جلد ہڈیوں کو چھوڑے ہوئے تھی۔

سوچا تھا تم نے میرا خواب پورا کیا ہے اور یہیں تمہیں اپنے پاس رکھوں گا ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے "

"

احمد میاں کی بوڑھی جھری دار آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی تھی۔ عینک کے پیچھے سے آنکھیں سفیدی میں سرخ دھاریں واضح کر رہی تھیں۔ جن کے اوپر نمی چمک رہی تھی

" نانا ابو میں آپ کے پاس ہی ہوں اس کے لیے آپ کو میسم کو ذریع بنانے کی ضرورت بلکل نہیں "

ادینہ نے جھک کر ان کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور اپنے گال سے لگا لیا۔ جبکہ وہ لبوں کو باہر نکالے بچوں کی طرح روہانسی شکل بنا کر دیکھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ سب نے رشتہ کیا ہوا تھا میں مان گ ئی تھی اب وہ توڑ گیا ہے تو اس میں میرا اور آپ کا کیا قصور "

ادینہ نے ان کے گال پر بہتے آنسو اپنی انگلی کی پوروں سے صاف کیے۔ وہ پلکوں کو جھپکاتے آنسوؤں کو ضبط کر گ ئے

" شاباش ایسے ہی بہادر رہنا ہے اور آخری سال ہے میری بیٹی کا یونیورسٹی جاؤ کل سے "

اب وہ اپنے ہاتھوں سے بھی اپنے گال صاف کر رہے تھے جبکہ ادینہ لب بھینچے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے زور زور سے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔

"جی نانا ابو "

مدھم سی آواز میں کہتی وہ احمد میاں کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔ اونی سویٹر سے ان کے گرم سینے کی بھاپ نے جیسے گال جلا دیا۔ وہ ادینہ کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور سامنے لگی کرسی پر بیٹھے میسم نے دھیرے سے آنکھ کا کونا دبایا۔

ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کیں پر منظر غائب نہ ہوا وہ ظالم اب مسکراہٹ دبا رہا تھا۔۔۔

****

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیشنل کرکٹ اکیڈمی کی سرخ اینٹوں والی عمارت کے اندر داخلی دروازے سے ہو کر ریسپیشن کی ایک طرف سبز رنگ کے وسیع نوٹس بورڈ کے گرد جھمگٹا ڈالے بہت سے لڑکوں کے سروں میں سے ایک سر ماتھے پر بال بکھیرے میسم کا سر تھا نچلا لب دانتوں میں دبا تھا اور لمبی پلکوں سے ڈھکی آنکھیں اپنے جسم سے زیادہ بڑی ہو رہی تھیں بار بار کندھے کو دھکا ملنے پر وہ پیچھے کو ہوتا اور پھر خود کو اس دھکم پیل میں آگے کرتا پر نظریں ہنوز سامنے سفید رنگ کی کمپوٹرائز لسٹ پر جمی تھیں۔

پچاس کھلاڑی چنے گ ۓ تھے جن کا اب آخری ایک مقابلہ ہونا تھا۔اکیڈمی کی گراؤنڈ میں ہی ساری رات بسر کرنے کے بعد اب وہ صبح دس بجے لگنے والی لسٹ کے آگے کھڑے تھے۔ میسم کی نظریں تیزی سے لسٹ پر موجود ناموں پر سے گزر رہی تھیں اور لب آہستہ آہستہ نام دھرا رہے تھے۔آج تین دن بعد لسٹ لگی تھی

ارسلان اسلم

احمد شکور

امجد بٹ

مہب سلمان

شہزاد وحید

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افففف کوئی تیسری دفعہ وہ آنکھیں پھاڑے لسٹ پر لمبائی کے رخ ٹائی پ کیے ہوئے نام دیکھ رہا تھا۔ سر پھٹنے کو تھا۔ کل رات سے کچھ نہیں کھایا تھا خشک لبوں پر بے چینی سے انگلی پھیری۔ دل کی ڈب ڈب کی آواز کے شور نے کانوں کی لو تک گرم کر رکھی تھی۔

"رک میں دیکھتا ہوں پیچھے ہو"

فہد نے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔ وہ جو کافی دیر سے میسم کے پیچھے کھڑا تھا تھوڑی دور ہونے کی وجہ سے لسٹ پر موجود نام پڑھ نہیں پا رہا تھا میسم نے مایوسی سے گردن کو جھکایا۔

"مجھے لگتا نہیں ہے نام"

دھیرے سے فہد کے کان میں سرگوشی کی آواز ایسے تھی جیسے کسی کنویں سے برآمد ہوئی ہو۔

"پیچھے تو ہو نہ یار ایسے ہی نہیں ہے یہ کیا بات ہوئی تین کی تین بال باؤنڈری سے باہر گ ئی تھیں"

فہد نے آگے ہو کر اسے تھوڑا پیچھے کیا اور اب وہ خود بلکل اسی پوزیشن میں کھڑا لسٹ پر نظریں دوڑا رہا تھا جس میں تھوڑی دیر پہلے میسم تھا۔

"دیکھ چکا ہوں تین دفعہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کی گھٹی سی آواز پھر سے فہد کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔وہ بری طرح مایوس ہو چکا تھا سر چکرانے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا ابھی تے آجائے گی کچھ دیر کے بعد فہد نے بھی گردن مایوسی سے موڑی تھی۔چہرہ زرد ہو رہا تھا اور اب وہ میسم سے نظریں چرا رہا تھا۔

"نہیں ہے"

گہری دکھ بھری آہ بھرتے ہوئے وہ پیچھے ہوا میسم اب بھیڑ میں سے نکل کر ایک طرف کھڑا تھا۔کمر پر ہاتھ دھرے اس مسافر کی طرح جس کی آخری ٹرین بھی چھوٹ گئی ہو اور اس کے بعد کوئی ٹرین نہ آنی ہو۔

"یہ کیسی ناانصافی ہوئی یار"

فہد نے ماتھے پر بل ڈال کر دانتوں کو پیسا۔

پاس پڑے بینچ پر خود کو سنبھالتے ہوئے وہ گرنے کے سے انداز میں بیٹھا۔چہرے کو دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ کر سر کو نیچے جھکا دیا۔پاس کھڑے فہد نے دھیرے سے کندھے پر ہاتھ رکھا۔بے چینی سے لب چباتا وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا بہت سے لڑکے میسم کی طرح ہی مایوس سے کھڑے تھے لیکن کسی کی بھی حالت میسم جیسی نہیں تھی کیونکہ ان میں سے کوئی گھر سے بھاگ کر نہیں آیا تھا کوئی بھی اپنی محبت کو پانے کی منزل کو بلکل آخری قدم پر چھوڑ کر نہیں آیا تھا۔کیونکہ ان میں سے کوئی بھی دس لوگوں کی محبت کو روند کر نہیں آیا تھا اور کچھ ایسے تھے جو چہک رہے تھے۔اپنوں کے گلے لگ رہے تھے۔فہد نے گہری سانس لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کی تکلیف اسے خود بھی محسوس ہو رہی تھی بنا پیسوں بنا کھانے کے تین راتوں کی بے سکونی وہ بھی ساتھ ہی جھیل چکا تھا۔اسے مسکراتے ہوئے سارے لوگ دشمن لگ رہے تھے اور بینچ پر دونوں ہتھیلیوں میں چہرہ دیے بیٹھا اپنا یار تکلیف دے رہا تھا۔دل کر رہا تھا تحس نحس کر دے سب۔وہ الجھا سا کھڑا ارد گرد دیکھ رہا تھا سب ختم تھا اور اب میسم کو سنبھالنا بہت مشکل لگ رہا تھا۔

ریسپشن سے آگے مختلف آفس کمروں کی راہداری تھی تین سیاہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس آدمی اس راہداری سے ہوتے ہوئے نوٹس بورڈ کی طرف بڑھ رہے تھے تینوں آپس میں گفتگو کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑے سفید کاغز کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔نوٹس بورڈ کے قریب آکر اب وہ لڑکوں کو پیچھے ہونے کا کہہ رہے تھے وہ شائی داس لسٹ کو بھی نوٹس بورڈ پر لگانے آئے تھے۔

" میسم ایک اور لسٹ لگ رہی ہے "

فہد نے اچانک اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا میسم نے سر اوپر اٹھایا۔پر مایوسی سے صرف اس طرف دیکھا ہی اپنی جگہ سے نہیں اٹھا فہد بھاگتا ہوا تب تک بھیڑ کی طرف بڑھ چکا تھا۔باقی لڑکوں کو پیچھے کرتے ہوئے وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس تین آدمی اب نوٹس بورڈ کو اوپن کر رہے تھے۔ایک کے ہاتھ میں لسٹ تھی۔

" یہ یہ کونسی لسٹ ہے اب "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے ساتھ کھڑے لڑکے سے پوچھا اس نے لبوں کو باہر نکال کر کندھے اچکائے مطلب وہ بھی نہیں جانتا تھا جبکہ دائیں طرف سے آواز ابھری۔

" او بھائی پہلے ملتان کی لگی تھی اب لاہور کی لگ رہی ہے "

ایک لڑکے نے انگلی کا اشارہ نوٹس بورڈ کی طرف کیا۔اوہ فہد نے اب پہلے والی لسٹ کی سرخیوں پر دھیان دیا جس پر پہلے ایک دفعہ بھی دونوں میں سے کسی نے دھیان نہیں دیا تھا۔جہاں تھوڑے سے بڑے حروف میں لکھا تھا کہ اب ملتان کے دو کھلاڑی ان پچاس لوگوں میں سے چنے جائیں گے مطلب یہ سارے لوگ اب صرف ملتان کے لیے الگ سے مقابلے میں جائیں گے۔اور لاہور کے ایک سپلیمنٹری کھلاڑی کے لیے پچیس لڑکے چنے گئے تھے جن کا الگ سے مقابلہ تھا۔تینوں آدمی لسٹ کو نوٹس بورڈ پر لگا چکے تھے۔ان کے نکلتے ہی پھر سے لڑکے مکھیوں کی طرح نوٹس بورڈ سے چپکنے لگے تھے جن میں سے ایک اب فہد بھی تھا۔لاہور کے چنے گئے پچیس لڑکوں کی لسٹ میں سب سے اوپر میسم مراد کا نام تھا۔فہد کا منہ اور آنکھیں کھل گئی تھیں۔خوشی سے آواز نہیں نکل رہی تھی۔

" کیا ہے بھئی پیچھے ہو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساتھ کھڑے لڑکے کے کندھے کو پر جوش انداز میں پیچھے کرتا ہوا وہ تھوڑا سا آگے ہوا اور ہاتھ کا اشارہ میسم کی طرف کیا جو سر جھکائے مایوس بیٹھا تھا۔فہد نے لب بھینچ کر ہاتھ کو نیچے کیا اور منہ کے گرد ہاتھ کو گھوما کر آواز دینے کے انداز میں رکھا۔

" میسم میسم تیرا نام میسم "

وہ چیخا میسم کا جھکا سر ایک جھٹکے سے اوپر ہوا حیرت سے فہد کی طرف دیکھا جس نے پر جوش انداز میں زور زور سے سر کو اثبات میں ہلایا۔فہد کی آنکھوں کی چمک ہی بتا رہی تھی کہ وہ سچ بول رہا ہے میسم بھاگنے کے سے انداز میں بینچ سے اٹھ کر آیا۔اور پاگلوں کی طرح لڑکوں کی بھیڑ میں سے گزرتا ہوا نوٹس بورڈ پر نظریں دوڑاتا فہد تک پہنچا۔

" ارے یار ادھر "

فہد نے میسم کے چہرے کو پکڑ کر گھمایا اور رخ لاہور قلندر کے چنے گ ئے پچیس کھلاڑیوں والی لسٹ کی طرف کیا۔فہد کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔

" پیچھے ہو تھوڑا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے پھنسے ہوئے کندھے کو پیچھے دھکیلتے ہوئے آگے بڑھ کر لسٹ پر نظر ڈالی۔اور پھر ساکن ہو گیا۔دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا اس کا نام لسٹ کی ٹاپ پر تھا۔دل اتنی رفتار سے دھڑک رہا تھا کہ اس کا چہرہ اسکے گال گرم ہو گئے تھے۔

میسم مراد اس کا نام لاہور قلندر کی فائی نل کمپیٹیشن کی لسٹ میں سب سے اوپر چمک رہا تھا۔آنکھیں کیوں پر نم سی ہونے لگی تھیں۔سر آٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

"ابے یار"

فہد اچھل کر پیچھے سے اوپر چڑھا تو جیسے اسے ہوش آیا۔فہد پاگلوں کی طرح اس کی پشت پر چڑھا پیچھے سے اس کی گردن کو موڑ کر اسے بوسے دے رہا تھا۔میسم کے دانت باہر تھے پر آنکھوں میں نمی تھی۔

پھر دونوں پاگلوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے لگے قہقے لگا رہے تھے۔

****

"اچھا چلو کچھ کلاس فیلوز نے روشان کے گھر جانے کا پروگرام بنایا ہے چلو گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے کتابیں سمیٹتے ہوئے اس کے جھکے سر کو دیکھا جو کب سے کتاب پر سر جھکائے ایک ہی صفحے پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ماہ رخ کی بات پر سپاٹ سا چہرہ اوپر اٹھایا اور آنکھوں کے حجم کو چھوٹا کرتے ہوئے ماہ رخ کی طرف ایسے دیکھا کہ وہ اس کے بنا بولے ہی سمجھ جائے کے اس کا کہیں بھی جانے میں بلکل دل نہیں ہے۔پر ماہ رخ کی پھولتی ناک کو دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ وہ جواب کو اس کے چہرے پر پڑھنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتی ہے۔

"تم لوگ جاؤ"

ادینہ نے سنجیدہ سے لہجے میں کہہ کر سر جلدی سے کتاب پر پھر سے جھکا لیا مبادہ وہ اس سے زبردستی کرے۔ آخری لیکچر فارغ تھا تو جماعت کے کچھ دوستوں نے مل کر روشان کے گھر جانے کا منصوبہ بنایا اس کی والدہ کی تعزیت کے لیے۔سب لوگ کمرہ جماعت سے باہر نکل چکے تھے لیکن ادینہ ابھی بھی اپنی نشست پر ہی براجمان تھی۔

"ادینہ !!!!"

ماہ رخ چیخنے کے سے انداز میں کہتے ہوئے اس کے برابر رکھی کرسی پر بیٹھی۔کتابوں کو زور سے کرسی کے بازو پر مارا پر ادینہ پھر بھی متوجہ نہیں ہوئی ادینہ نے خود کو بھرپور طریقے سے مصروف ظاہر کرنے کے لیے اب قلم اٹھا لی تھی۔ماہ رخ نے ناک پھلایا اور دانت پیس کر دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم کیا اب روگ لگالو گی "

ماہ رخ نے جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے قلم چھینا۔ادینہ نے خفگی سے چہرہ اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

" کیوں نہیں تو ایسا کچھ بھی نہیں "

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ماہ رخ کے ہاتھ سے قلم چھینا۔

" چپ ہو جاؤ شکل دیکھو اپنی اور نہ ہنستی ہو پہلے کی طرح نہ بولتی ہو "

ماہ رخ نے ماتھے پر بل ڈالے ڈپٹنے کے انداز میں کہا اور اپنے گردن تک آتے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے خفگی سے چہرہ موڑ کر سینے پر ہاتھ باندھے پر ادینہ پر اس کی خفگی کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا وہ سنجیدگی سے اب کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔ماہ رخ نے نظریں پھیر کر اس کی طرف دیکھا پھر گہری سانس خارج کی۔

اور سیدھی ہوئی

تم دنیا کی پہلی لڑکی تو نہیں بہت ساری لڑکیوں کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں لڑکے دھوکا دے کر جاتے "
" ہیں شادیاں اور منگنیاں ختم ہو جاتی ہیں

ماہ رخ ہاتھوں کو ہوا میں گھماتی اسے سمجھا رہی تھی۔لہجے میں بلا کی سختی تھی۔

" اور جن کا دل ٹوٹ جاتا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ایک دم سے چہرہ اوپر اٹھایا اور ماہ رخ کی آنکھوں میں جھانکا۔ماہ رخ کا کھلا منہ ایک دم سے بند ہوا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں اسے بھلانے کی کوشش نہیں کرتی میں نارمل ہونے کی کوشش نہیں کرتی"

ادینہ نے بچارگی سے ماہ رخ کی طرف دیکھا جواب دم سادھے اسے سن رہی تھی یہی تو وہ چاہتی تھی وہ زیادہ سے زیادہ اندر کے غبار کو باہر نکالے۔چپ نہ رہے گم صم سی اندر ہی اندر گھلتی ہوئی۔

"جب نہیں تھی محبت اس سے بلکل نہیں تھی اور اب جب ہے تو بہت ہے کچھ بھی میرے بس میں نہیں"

وہ چپ تھی تو چپ تھی اور اب جب بولنے پر آئی تھی تو بولے جا رہی تھی۔

"وہ میرے حواسوں پر سوار رہتا ہے پتا نہیں کیوں"

کندھے اچکا کر روہانسی سی صورت بنائی۔ایسے جیسے وہ خود بھی خود سے بے زار ہو چکی ہو۔

میرے کمرے میں بیڈ پر لیٹا سیڑھیوں میں راستہ روکے ہوئے۔ٹی وی لاونج میں ریموٹ پکڑے بیٹھا" گلی میں کرکٹ کھیلتا ہوا رابعہ ممانی کی آنکھوں میں تیرتے پانی میں مراد ماموں کے اداس چہرے میں میری "امی کی آہوں میں یونیورسٹی کے باہر کھڑا ہوا ہر جگہ ہر۔۔۔ہر۔۔۔جگہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ایک ہی سانس میں چیخنے کے سے انداز میں کہا پھٹ ہی تو پڑی تھی وہ ہر کوئی ایک ہفتے سے اسے سمجھانے پر تلا تھا پر اس کے جزبات کوئی کیوں نہیں سمجھ پا رہا تھا اس کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا وہ جان بوجھ کر لیلیٰ نہیں بنی تھی۔دل نے جس رات میسم کے سر پر تاج سجا کر اسے دل کے تخت پر اپنا مالک بنا کر بیٹھایا تھا تب سے ہی سارے اختیارات کھو دیے تھے میسم کے جزبات کی فوج اتنی مضبوط تھی کہ اس کی سالوں کی نفرت کو ایک رات کی جنگ میں ہی ڈھیر کرنے کے بعد اس پر قابض ہو چکی تھی اسے تو ہاتھوں میں زنجیریں پہنا کر قید کر دیا گیا تھا وہ تو اسی دن اس کی کنیز بن چکی تھی۔آنکھوں میں پھر سے نمی تیرنے لگی ۔جلدی سے ماہ رخ سے نظریں چرائی یں جواب مسکرا رہی تھی۔

"اس کی وجہ یہ ہے تم سوچتی ہو اسے بہت"

ماہ رخ نے اس کے کندھے پر دھیرے سے ہاتھ رکھا۔ادینہ نے ناک پھلا کر دیکھا۔

"اس کی وجہ وہ وجہ ہے جس کے لیے اس نے میرے ساتھ ایسا کیا"

دانت پیستے ہوئے کہا۔چھلک ہی پڑی آنکھیں آج پھر سے زور سے گال رگڑے۔

"کیوں کیا اس نے ایسا سوچ سوچ کر دماغ پھٹتا ہے میرا"

سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا۔آواز پھٹ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ادینہ ایک بات بولوں "

ماہ رخ نے نرمی سے کہا ادینہ نے رخ اس کی طرف موڑا۔ تھوک نگل کر آنسوؤں کو اٹکے گولے کو نگلا۔

سب لوگ تمھاری وجہ سے تمھاری اداسی کی وجہ سے ایسے ہیں تمہیں دیکھ دیکھ کر ان کا دل دکھتا ہے "

" پلیز خود کو نارمل کرو

ماہ رخ نے لب بھینچ کر سنجیدہ سے لہجے میں کہا جس پر وہ کچھ پر سوچ سے انداز میں ماہ رخ کو یکھتی رہی پھر دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔

****

حزیفہ کی سانس پھولی ہوئی تھی دھپ دھپ کرتا سیڑھیاں پھلانگتا اوپر چڑھ رہا تھا موٹے موٹے گال اور ٹی شرٹ میں پھنسا پیٹ ہل رہا تھا تیسری منزل پر پہنچتے ہی وہ تیزی سے لاونج میں پڑے ٹی وی کی طرف بڑھا۔ اریبہ شائد مغرب کی نماز کے بعد فارغ ہو کر کمرے سے باہر آ رہی تھی دوپٹہ ابھی بھی سر کے گرد لپٹا ہوا تھا اور ادینہ استری سٹینڈ پر جھکی کپڑے استری کر رہی تھی حزیفہ کی حالت ایسی تھی کہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور ہو گئی تھیں۔

" اریبہ آپی اریبہ آپی ٹی وی آن کریں جلدی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گردن ارد گرد گھماتا ہوا ٹی وی کے ریموٹ کو تلاش کر رہا تھا انداز میں ایسی عجلت تھی کے اریبہ بے ساختہ آگے بڑھی اور صوفے پر پڑے کشن کے نیچے سے ٹی وی کا ریموٹ نکال کر ٹی وی آن کیا حزیفہ نے جھپٹ کر ریموٹ چھینا اور تیزی سے چینل بدلنے لگا اور پھر ایک جگہ رکا۔

"پاکستان لیگ لاہور قلندر ٹیم"

ٹی وی میں نیچے تحریر نظر آ رہی تھی اور سامنے قطار میں کھڑے بہت سے کھلاڑیوں میں میسم کھڑا تھا۔

"ایڈیشن کا آغاز 12 دسمبر کو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں ہو گا جبکہ ایونٹ کے آخری 8 میچ پاکستان میں کھیلے جائیں گے۔"

پیچھے اینکر کی آواز کی بازگشت تھی اور آگے ٹیلیویژن کی سکرین پر پاکستان سپر لیگ کی مختلف ٹیمیں دکھائی جا رہی تھیں۔تینوں نفوس کی آنکھیں اب ٹی وی پر جمی تھیں ادینہ کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا جبکہ حزیفہ کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی اریبہ کبھی ٹی وی سکرین کی طرف دیکھ رہی تھی اور کبھی ادینہ کے چہرے کی طرف۔

"پی ایس ایل کی نئی ڈرافٹنگ میں ہر ٹیم کو اپنے 10 کھلاڑیوں کو برقرار رکھنے کی اجازت ہو گی لیکن ان میں سے صرف 2 کھلاڑی غیر ملکی ہوں گے۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سکرین پر اب پھر سے لاہور ٹیم کے کھلاڑی دکھائے جا رہے تھے وہ بھی کھڑا تھا سنجیدہ سا چہرہ بڑھی سی شیو اداس سی آنکھیں جیسے ہی کیمرہ اس پر ٹھہرا ادینہ کی دھڑکن کی رفتار بے قابو ہوئی۔ لمبی پلکوں والی آنکھیں سکیڑے اس نے کیمرے کی طرف ایسے دیکھا کہ ادینہ کو لگا اس کو دیکھ رہا ہے

" لیگ کی تمام ٹیمیں ڈرافٹ کے عمل کو عام ترتیب سے کرنے پر متفق ہیں جس کا مطلب ہے کہ سب سے پہلے کھلاڑی کا انتخاب کا فیصلہ کسی خاص ترتیب سے نہیں ہو گا جبکہ ٹیموں میں مقامی کھلاڑیوں کی شرح کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔"

اینکر اپنے مخصوص انداز میں روانی میں بول رہی تھی۔ میسم کے ساتھ کھڑے لڑکے نے شائی داس کے کان میں کچھ کہا میسم بے ساختہ مسکرایا۔

" بند کرو حزیفہ "

ادینہ نے ناک پھلا کر تیز تیز سانس لیتے ہوئے اونچی آواز سے کہا۔ اس کی مسکراہٹ پر دل میں ٹیس اٹھی خزیفہ جو پر جوش سا کھڑا تھا ایک دم سے مڑا۔ ریموٹ صوفے پر پھینکا۔

" جواد چاچو کو بتا کر آتا ہوں "

وہ سر کے پاس چٹکی بجاتا تیزی سے زینے کی طرف بھاگا۔ اریبہ نے آگے بڑھ کر جلدی سے ٹی وی کو بند کیا۔ چور سی نظر ادینہ پر ڈالی ادینہ ہاتھ میں استری شدہ قمیض پکڑے وہیں کھڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ظالم مسکرا دیا کیسے مسکرا دیا دل کو جیسے کوئی مٹھی میں دبوچ رہا تھا۔ جیسے جیسے گرفت بڑھ رہی تھی آنکھوں کا

منظر دھندلہ ہو رہا تھا۔

" تم چائے پیو گی بنانے جا رہی ہوں "

اریبہ نے پاس آکر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ جیسے ہوش میں آئی گڑبڑا کر ارد گرد بلا جواز نظریں

گھمائیں بمشکل آنکھوں سے چھلک جانے والے آنسوؤں کو روکا

" نہیں "

مدھم سی آواز میں کہتی تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔ دھماکے سے دروازہ بند ہوا اور اریبہ نے زور

سے آنکھیں بند کیں

ہم جان فدا کرتے، گر وعدہ وفا ہوتا

مرنا ہی مقدر تھا، وہ آتے تو کیا ہوتا

ایک ایک ادا سو سو، دیتی ہے جواب اسکے

کیونکر لبِ قاصد سے، پیغام ادا ہوتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھی ہے وفا مجھ سے، جلتے ہیں جلیں دشمن

تم آج ہُوا سمجھو، جو روزِ جزا ہوتا

جنّت کی ہوس واعظ، بے جا ہے کہ عاشق ہوں

ہاں سیر میں جی لگتا، گر دل نہ لگا ہوتا

اس تلخیِ حسرت پر، کیا چاشنیِ الفت

کب ہم کو فلک دیتا، گر غم میں مزا ہوتا

تھے کوسنے یا گالی، طعنوں کا جواب آخر

لب تک غمِ غیر آتا، گر دل میں بھرا ہوتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے صلح عدو بے خط، تھی جنگ غلط فہمی

جیتا ہے تو آفت ہے، مرتا تو بلا ہوتا

ہونا تھا وصال اک شب، قسمت میں بلا سے گر

تُو مجھ سے خفا ہوتا، میں تجھ سے خفا ہوتا

ہے بے خودی دایم، کیا شکوہ تغافل کا

جب میں نہ ہوا اپنا، کیونکر وہ مرا ہوتا

اس بخت پہ کوشش سے، تھکنے کے سوا حاصل

گر چارۂ غم کرتا، رنج اور سوا ہوتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھی مری بدنامی تھی یا تری رُسوائی

گر چھوڑ نہ دیتا، میں پامالِ جفا ہوتا

دیوانے کے ہاتھ آیا کب بندِ قبا اُس کا

ناخن جو نہ بڑھ جاتے، تو عقدہ یہ وا ہوتا

ہم بندگی بُت سے ہوتے نہ کبھی کافر

ہر جاے گراے مومن موجود خدا ہوتا

آج دو ہفتے کے بعد تو دل کچھ کچھ سنبھلا تھا۔اور اب اس کی جھلک اسے زنجیروں میں جکڑے گھسیٹتے ہوئے پھر سے اسی بند کوٹھڑی میں لے آئی تھی جس کی ہر دیوار پر وہ نقش تھا کہیں مسکراتا کہیں قہقے لگاتا کہیں گہری نظروں کو اس پر گاڑتا۔دھڑ دھڑ دھڑ ادھڑ دروازہ پیٹ ڈالا آہ وبکا بھی نہیں سن رہا تھا کوئی دربان۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج پھر ساری رات تکیہ بھیگا تھا۔اوراس کی وہی جھلک بڑے بڑے پوسٹروں کی شکل میں ہر طرف معلق ہوئے نظر آرہی تھی۔وہ مسکرارہا تھا۔

آہ۔۔۔کیسے مسکرارہا تھا

****

میسم فہد سے چمٹا کھڑا تھا۔اداس ساپریشان ساچہرہ لیے

"مجھے جاناہوگااب "

فہدنے اس سے الگ ہوکر مسکراتے ہوئے لب بھینچے پر جواب میں اس کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی وہی اداسی بھری آنکھیں گلے کی گلٹی ابھری ہوئی تھی جواس کے ضبط کا پتہ دے رہی تھی۔تین ہفتے ہو گ ئے تھے گھر سے دور فہد کا کچھ آسرا تھااور اب وہ بھی جارہا تھا۔

آہ وہ تو جارہا تھااپنوں کے پاس۔دل میں عجیب سی تڑپ اٹھی سب یاد آرہے تھےاور سب سے زیادہ تو وہ یاد آتی تھی جسے روز بہانے سے دیکھنے اوپر جاتا تھا۔بے قرار دل کو سکون آجاتا تھااس کی مدھر سی آواز کانوں میں پڑتی تو دل گدگدا جاتا تھانرم ساسفید چہرہ جسے گہری نظریں دیکھ کر سیر کرتی تھیں خود کواور پھر نیچے کمرے میں آکر تکیہ اس میں ڈھل جاتا تھا جسے ساتھ لگاکر بھینچ ڈالتا تھاوہ۔رابعہ کی محبت ان کے ھاتھ کے بنے کھانے حزیفہ سے لڑائی اریبہ سے شرارتیں جواد چاچو کے ساتھ گپ شپ داداابو کی ڈانٹ ان کی محبت پلکوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کو جھپکا کر نمی کو چھلکنے سے روکا اور فہد کی طرف دیکھا جو اس کے چہرے پر جھلکتے دکھ کو دیکھ کر اداس سا کھڑا تھا۔

" مشکل میں پھنس جائے گا یار "

میسم نے فہد کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر محبت سے کہا۔ وہ فائی نل مقابلہ بڑے شاندار انداز میں جیت کر لاہور قلندر کی ٹیم کا سپلیمنٹری کھلاڑی بن چکا تھا۔ فہد کو یہاں آئے تین ہفتے سے زیادہ کا عرصہ ہو چلا تھا اس دوران وہ اپنے گھر والوں سے رابطہ کر کے ان سے معافی مانگ چکا تھا اور واپس آنے کا وعدہ کر چکا تھا۔ وہ اپنے والدین کا اکلوتا سپوت تھا ان کو تو معاف کرنا ہی تھا۔ اصل مس ئی لہ تو میسم کے گھر والوں کا تھا۔

" کچھ نہیں ہوتا پریشان نہ ہو "

فہد نے پیار سے میسم کے گال تھپتھپائے۔

" ہمم "

میسم کی اداسی ہنوز تھی۔ چہرہ پژمردہ سا تھا راتوں کو نہ سونے کی وجہ سے آنکھوں کے حلقے واضح تھے۔

" دیکھ تم کہنا سارا قصور اسکا تھا میرا کوئی قصور نہیں مجھے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لیا تھا اس نے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے فہد کو دونوں کندھوں سے تھام کر جوش سے کہا فہد کا جاندار قہقہ گونجا۔

" نہیں میں ڈرتا نہیں کسی سے بھی اور اب تو بلکل نہیں جب تو سلیکٹ ہو گیا "

فہد نے بھرپور انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔اور میسم اسے پھر سے گلے لگا چکا تھا۔

****

" آپ کے بیٹے کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب اسی نے پٹیاں پڑھائی ہوں گی میرے بھتیجے کو "

عزرا نے ماتھے پر بل ڈال کر آگے ہوتے ہوئے کہا۔فہد نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا تھا کہ فہد کے والد آگے ہوئے

" دیکھیں دونوں کا قصور تھا "

بڑے تحمل سے کہتے ہوئے وہ عزرا کے غصے کو ٹھنڈا کر رہے تھے۔پر وہ تو جیسے بپھری کھڑی تھیں۔خونخوار نظروں سے فہد کو گھور رہی تھیں۔

اریبہ ہانپتی ہوئی دروازے پر آئی۔حزیفہ نے آکر اسے بتایا تھا کہ کل رات فہد گھر آگیا ہے اور عزرا پھپھو ان کے گھر پہنچ چکی ہیں۔

" امی امی چلیں گھر پلیز ماموں کو پتہ چلا تو وہ ناراض ہوں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے زبردستی بازو کھینچتے ہوئے عزرا کو دروازے کی طرف لے جانے کی ناکام کوشش کی۔

" نہیں میں اس سے پوچھ کر جاؤں گی مسیم کا نمبر دو "

عزرا نے ماتھے پر بل ڈالے زبردستی اریبہ سے اپنا بازو چھڑوا کر آگے ہوئی یں۔ فہد ایک دم سے ان کے یوں آگے بڑھنے پر گڑ بڑا سا گیا۔

" آنٹی اس نے منع کیا ہے ابھی نمبر اس کے پاس نہیں ہے "

خجل سا ہو کر گردن کھجاتے ہوئے جواب دیا اور نظریں جھکا لیں۔ اریبہ جلدی سے آگے بڑھی۔

" امی چلیں بات سمجھ کیوں نہیں آتی آپکو آپ کے ایسا کرنے سے میسم واپس آجائے گا کیا کبھی نہیں چلیں آپ "

اریبہ نے آگے بڑھ کر عزرا کے بازو کو پھر سے گرفت میں لیا اور ایک ناگوار نظر فہد پر ڈالی۔ وہ جو اُس کو آج اپنے گھر میں دیکھ کر عجیب سی خوشگوار کیفیت سے دوچار ہوا تھا۔ نفرت بھری نگاہ سید ھا دل پر جا لگی۔ جس کی طرف سے ہمیشہ ایک محبت بھری نظر کا منتظر رہتا تھا آج اگر اس نے دیکھا بھی تو نفرت بھری نظروں سے۔ وہ عزرا کو پکڑے گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی اور فہد کے قدم بے ساختہ ان کے پیچھے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ بڑی مشکل سے عزرا کو بیرونی دروازے تک لائی اور جب وہ بڑبڑاتی اپنے دروازے کی طرف بڑھی تو اریبہ ناک پھلا کر مڑی۔ وہ جو اس کی پشت پر بکھرے اس کے بالوں کو محبت سے دیکھنے میں مگن تھا اس کے یوں پلٹنے پر گڑبڑا سا گیا۔

" اور تم تم نے بلکل اچھا نہیں کیا "

دانت پیس کر خونخوار نظر فہد پر ڈالی۔ آنکھوں کو سکوڑے ناک پھلائے بلکل اپنی اماں کے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔ فہد نے بمشکل دل کی حالت کو سنبھالا۔

" مجھے کوئی افسوس نہیں میں نے سب اچھا ہی کیا ہے "

گہری سانس لی اور مسکرا کر سینے پر ہاتھ باندھے۔ اور غور سے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا جس پر وہ دنیا بھر کی نفرت سمیٹے کھڑی تھی۔

" تمہیں تو دیکھ لوں گی میں "

اریبہ نے منہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور ایک جھٹکے سے دوپٹہ سر پر اوڑھنے کے لیے ہوا میں اچھالا جو عزرا کو قابو کرتے ہوئے سر سے ڈھلک گیا تھا۔ دوپٹہ ہوا میں اٹھا اور اس کا پلو فہد کے چہرے سے مس ہوتے ہوئے آگے ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ گہری سانس کو اندر کھینچ گیا۔ایک مسحور کن سا احساس تھا جو ناک کے نتھنوں سے گھس کر دل پر گدگدی کر گیا۔اور اس کے سنجیدہ سے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے گھر کی طرف جا رہی تھی۔

"مجھے خوشی ہو گی یہ نگاہ کرم مجھ پر پڑے گی جس کا منتظر کب سے ہوں میں"

خود سے سرگوشی کرتا ہوا وہ مسکرا دیا۔اور دروازے کو چمٹ کر حسرت سے اس کی گھر کے اندر داخل ہوتی آخری جھلک دیکھی۔

****

"بہت بہت مبارک ہو میرے شیر"

سر ابرار نے گرم جوشی سے میسم کو ساتھ لگایا اور اس کی پیٹھ کو تھپکا۔میسم نے سرشار سے انداز میں آنکھوں کو موند کر لبوں پر مسکراہٹ بکھیری۔

"خیر مبارک سر بس آپ کا ساتھ تھا"

محبت سے مسکراتا ہوا ان سے الگ ہوا۔ٹیم کی سلیکشن کے بعد اب دبئی روانگی سے پہلے ان کی دن رات پریکٹس چل رہی تھی۔وہ لاہور کی ٹیم میں اکیلا نیا کھلاڑی تھا اس لیے کسی کے ساتھ ابھی اتنی بول چال نہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوئی تھی۔وہ سرابرار کے دوست اشفاق علی کی سفارش کے ساتھ اکیڈمی کے ہاسٹل میں ایک لڑکے کے ساتھ کمرہ بانٹ رہا تھا لیکن اس میں بہت دقت تھی جس کا گاہے بہ گاہے ان سے کہہ رہا تھا اور آج وہ اسی سلسلے میں ملتان سے لاہور آئے تھے۔

"گڈ ویری گڈ بس مجھے یقین ہے اب تم سپلیمنٹری میں نہیں رہو گے ان شاءاللہ "

ابرار نے گردن اکڑا کر فخر سے کہا۔اور اس کے بازو پر گرفت مضبوط کی جس پر وہ سر جھکا گیا جبکہ لبوں پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔یہ اشفاق علی کا ہی آفس تھا جہاں اس وقت وہ دونوں کھڑے تھے۔

"بے شک آپ کا مجھ پر اعتماد یہاں تک لے آیا ہے "

تشکر آمیز نظروں سے ابرار کی طرف دیکھا۔سفید رنگ کی ڈھیلی سی ٹی شرٹ اور بڑھی ہوئی شیو میں وہ تھکا سا لٹا سا مسافر لگ رہا تھا۔

اچھا سنو تمھاری رہائش کا انتظام ادھر اکیڈمی کے ہاسٹل میں کر دیا ہے میں نے اور کسی طرح کی کوئی "

"

ابرار نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھا ابھی بات مکمل نہیں کر پائے تھے کہ سامنے سے آتے سنئیر کرکٹ کوچ اشفاق علی کو دیکھ کر گرم جوشی سے مسکراتے ہوئے آگے بڑھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ارے آئی پے آئی پے اشفاق صاحب "

اشفاق علی قہقہ لگاتے ہوئے آگے بڑھے اور ابرار سے بغل گیر ہوئے۔

" آپ کے لڑکے کو ویسے آپکی سفارش کی ضرورت نہیں تھی "

ابرار سے الگ ہو کر مسکراتے ہوئے میسم کی طرف دیکھا جو پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس تعریف پر تھوڑا شرمانے کے سے انداز میں نظریں جھکا گیا۔

" بس بچپن سے اس کے اندر وہ چیز دیکھی ہوئی تھی میں نے ہی ہیز میجیکل پاور ان ہز بیٹنگ ماشاللہ "

ابرار نے فخر سے کہتے ہوئے میسم کی پیٹھ کو پھر سے تھپکا جس پر لبوں کو باہر نکال کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اشفاق علی نے تائید کی۔

" چلیں پھر اس دفعہ لاہور قلندر جیتے گی میسم مراد کے دم پر "

اشفاق علی نے پر جوش انداز میں کہا اور پھر تینوں کا قہقہ اس بات پر گونجا۔

****

" وہ جا رہی ہے کالج کیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کان کو فون لگائے آگے بڑھا اور کھڑکی کو کھولا ٹھنڈی ہوا پردوں کو ہلاتی کمرے میں خنکی بھر گئی نومبر کی سرد رات تھی پر دل کی گھٹن کے ہاتھوں مجبور ہو کر کھڑکی کو کھولنا پڑا۔ یہ ہاسٹل کا تنگ سا کمرہ تھا جہاں دو پلنگ لگے تھے۔ ایک کمرے میں دو لوگ رہتے تھے۔ پہلے جس کمرے میں وہ رہا تھا وہاں پہلے سے دو لڑکے موجود تھے

" ہاں جا رہی ہے دیکھا تھا کل جواد چاچو کی کار میں "

دوسری طرف سے فہد کی آواز پر وہ پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اب آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا ۔ ساتھ والا لڑکا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔ اس لیے اس کے ہلکے ہلکے خراٹے کمرے میں گونج رہے تھے۔

" ہمم "

جیب میں ہاتھ ڈال کر ڈھنے کے سے انداز سے کھڑکی سی ٹیک لگائی۔ اب چاند میں ادینہ کا چہرہ دمک رہا تھا ۔ گداز سا نرم سا سفید شفاف۔ دل میں شدت سے اسے دیکھنے کی چاہ ابھری ذہن کو جھٹکا۔

" دادا ابو کیسے ہیں "

سنجیدہ سے لہجے میں اگلا سوال پوچھا۔ دل کو بری طرح سرزنش کی وہ ادینہ اب کہاں اس کی تھی۔ اب تو وہ خوش ہو گی جو چاہتی تھی وہی ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ساتھ والی پڑوسن سے امی کے ذریعے پوچھوایا کل ٹھیک ہیں وہ بھی "

فہد نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔لب پھر سے مسکرادیے۔

" اچھا چل رکھتا ہوں فون پھر بات ہو گی کل دبئی کے لیے نکل رہا ہوں وہاں شائد بات نہ ہو سکے

اداس سی آواز میں کہتے ہوئے فون بند کیا۔اور پھر سے سینے پر ہاتھ باندھ کر چاند کی طرف دیکھا۔

****

" تھنکیو روشان "

ادینہ نے ہاوس جاب کا اپائی نٹمنٹ لیٹر ہاتھ میں لے کر تشکر آمیز نظروں سے سامنے کھڑے روشان حمدانی کی طرف دیکھا۔جو اپنی مخصوص پر وقار مسکراہٹ لبوں پر سجائے مسکرادیا۔اس کے ساتھ کھڑی ماہ رخ بھی پر جوش انداز میں اپنے لیٹر پر نظریں دوڑا رہی تھی۔

روشان کے ماموں لاہور کے بہت بڑے سرکاری ہسپتال میں سرجن تھے. جہاں انھوں نے روشان کے ساتھ ساتھ ادینہ اور ماہ رخ کی بھی ہاؤس جاب کروادی تھی۔

ان کے فائی نل امتحانات ہو چکے تھے اور روشان نے ان دونوں کی ہاؤس جاب کروانے کی پیشکش انہیں خود دی تھی اس دن تو وہ اس پیشکش کو اس کا بڑا پن سمجھی تھیں صرف لیکن اس نے تو واقعی ہی دونوں کی ہاؤس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاب نہ صرف کروادی تھی بلکہ آفیشل لیٹر بھی لے آیا تھا جو کل رات اس کے ماموں نے اسے میل کیے تھے۔

" اٹس اوکے "

روشان نے مسکرا کر دونوں کی طرف دیکھا۔ماہ رخ نے پرجوش انداز میں لبوں کو دانتوں میں دبا کر ادینہ کی طرف دیکھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی الجھن اور خوشی کے ملے جلے اثرات تھے۔اس نے تو اس بات کا گھر میں ابھی تک ذکر بھی نہیں کیا تھا۔اور مراد احمد ابھی اس کی اچھی جگہ ہاؤس جاب کی کوشش میں سرگرداں تھے۔

" بس تم دونوں جوائننگ کی تیاری کرو اور کچھ نہیں کوئی تھنکس نہیں کچھ نہیں "

روشان نے دوستانہ انداز میں خفگی سے دونوں کی طرف دیکھا جو تشکر کے احساس سے لبریز اس کی طرف دیکھ رہی تھیں۔اس بات پر دونوں بے ساختہ مسکرادی۔روشان دونوں کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھتا ہوا آگے بڑھا تو۔ماہ رخ نے بھنویں اچکا کر ادینہ کی پریشانی کا جواز طلب کیا۔

" سنو ماموں مان جائیں گے کیا اتنی دور ہاؤس جاب کے لیے "

نچلے لب کو بے چینی سے دانتوں میں دبائے اب وہ ماہ رخ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایسے ہی نہیں مانیں گے ارے یار اتنا اچھا ہاسپٹل قسمت والوں کی وہاں ہاؤس جاب ہوتی ہے "

ماہ رخ نے اسے کندھوں سے پکڑ کر ہلایا اور ماتھے پر اس طرح شکن ڈالے جیسے اس کی دماغی حالت پر شک گزرا ہو۔ادینہ نے پر سوچ انداز میں سانس لیا۔یونیورسٹی کے ان آخری مہینوں میں روشان ان کے بہت قریب ہو چکا تھا تینوں ایک ساتھ نظر آتے تھے ہر جگہ۔

"ہمم چلو ویسے مان جائیں گے بس امی کا ہے اداس ہوں گی وہ "

ادینہ نے سر اثبات میں ہلایا۔کندھے پر بیگ کو درست کیا۔

کچھ نہیں ہوتا تم کوئی بہت چھوٹی سی بچی نہیں ہو لوگ میٹرک کے بعد اپنی بیٹیوں کو بھیج دیتے باہر "

"شہروں میں پڑھنے اور تم کوئی اکیلی تھوڑی نہ ہو گی میں ہوں گی نہ ساتھ تمھارے

ماہ رخ نے اس کے گرد بازو حائل کئے۔اور قدم آگے بڑھا دیے وہ آج روشان کے کہنے پر ہی یونیورسٹی آئی تھیں اور اب واپسی بیرونی گیٹ کی طرف قدم بڑھا دیے۔

"ہاں شائد میں ہی زیادہ سوچ رہی ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔اور پھر پر سکون سے انداز میں سانس لیا۔اس کے ڈاکٹر بن جانے پر پورے ڈھائی ماہ بعد تو گھر میں خوشی کی لہر آئی تھی۔ میسم کے جانے اور کرکٹ جوائن کرنے کے غم کو سب بھلا کر اس کی اس خوشی کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

" یقیناً آپ محترمہ زیادہ سوچ رہی ہیں "

ماہ رخ نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔اور پھر وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ قدم بڑھا دیے۔

****

" مجھے میسم کو اوپنر بھیجنا ہے "

فراز نے پاس کھڑے اسد کی طرف دیکھا جو سر میں ٹاول چلاتا ایک دم سے تھم گیا۔وہ لوگ دبئی سپورٹس جم میں موجود تھے جہاں ان کی پوری ٹیم موجود تھی اسد نے حیرت سے کچھ دور ویٹ لفٹنگ کرتے میسم کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے فراز جاوید کو بے شک میسم کی بلے باز شاندار تھی جو وہ سب لوگ دیکھ چکے تھے لیکن وہ ابھی سپلیمنٹری کھلاڑی تھا بلکل نیا اسد نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن سامنے لاہور ٹیم کا کپتان تھا فراز جاوید جس کی ہر بات پتھر پر لکیر ہوتی تھی۔اسد لاہور قلندر کا وکٹ کیپر تھا۔اور وہ بھی فراز کی طرح گولڈن بیچ میں تھا۔

" نیا لڑکا ہے دیکھ لیں باقی لوگ منہ بنائیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑا جھجکتے ہوئے اسد کہہ ہی گیا لیکن جانتا تھا ہوگا وہی جو فراز چاہتا ہے۔فراز نے بھونیں سکیڑ کر اسد کی طرف دیکھا اور پھر پاس پڑی پانی کی بوتل کو منہ سے لگالیا۔

"کچھ نہیں ہوتا اسے بلاؤ ذرا"

پانی کی بوتل کو نیچے کرتے ہوئے فراز نے انگلی کا اشارہ میسم کی طرف کیا۔اور دوسرے ہاتھ سے منہ صاف کیا اسد نے پر سوچ انداز میں دیکھا اور پھر سر ہلاتا ہوا میسم کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی میسم فراز کے سامنے کھڑا تھا۔

"میسم تم فواد کے ساتھ اوپنر جاؤ گے کل کے میچ میں"

فراز نے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھا میسم نے چونک کر دیکھا۔کل لاہور قلندر کا میچ کراچی کنگ کے ساتھ تھا۔یہ ابھی ان کی ٹیم کا دوسرا ہی میچ تھا سپر لیگ کے لیے جس میں فراز نے اسے اوپنر کھلاڑی بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور یہ بات میسم کے لیے بہت بڑی بات تھی۔

"سر میں"

حیرت سے سینے پر ہاتھ رکھ کر ارد گرد ایسے دیکھا جیسے اس کے علاوہ بھی کوئی وہاں موجود ہو۔انھیں دبئی آئے ابھی دوسرا ہفتہ تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں کیوں "

فراز نے مسکرا کر اس کے کندھے پر دباؤ ڈالا۔میسم ابھی بھی ہنوز حیرت میں مبتلا تھا۔فراز نے مسکراتے ہوئے پھر سے کندھے پر دباؤ ڈالا۔

"جی سر "

سینہ ایک دم سے چوڑا ہوا اور ناک کے نتھنوں سے سانس نکلا اور لب مسکرا دیے۔تو میسم مرادیہ تمھاری پہلی جیت ٹھہری دل نے دماغ سے سرگوشی کی۔

"بیسٹ آف لک "

فراز نے میسم کے کندھے پر تھپکی دی۔اور اپنی جم کٹ اٹھا کر آگے بڑھ گیا جبکہ وہ وہیں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ ایک عجیب سی خوشی تھی۔دل اچھل رہا تھا۔

**********شازل وحید تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے کمروں کی راہداری میں سے گزرتا اب فراز جاوید کے کمرے کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔یہ دبئی کا شاندار ہوٹل تھا جہاں پاکستان سپر لیگ کے تمام کھلاڑیوں کو ٹھہرایا گیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شازل کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جس پر تذلیل کا عکس موجود تھا فراز کے کمرے کے بند دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے گہری سانس لی لیکن بے سود تھا سب اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا ہاتھ اٹھا کر لب بھینچتے ہوئے دستک دی دستک کے بعد کمرے سے اندر آنے کی اجازت ملتے ہی وہ دروازہ کھول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا سامنے صوفے پر بیٹھے فراز کے سر پر کھڑا تھا۔ فراز اخبار پر نظریں جمائے ہوئے بیٹھا تھا سامنے میز پر ناشتے کے لوازمات موجود تھے۔ شازل کے یوں سر پر آ کر کھڑے ہونے پر نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔

" آپ نے میری جگہ کل آئے لڑکے کو اوپنر بھیج دیا "

دانت پیس کر ضبط کرتے ہوئے کہا۔ فراز نے پر سکون انداز میں اوپر دیکھا اس کا مطلب تھا نوٹس سب کے پاس دستخط کے لیے پہنچ چکا تھا جس میں فراز نے کل صبح ہی ردوبدل کی تھیں۔ کچھ دیر میں ان کو کراچی کنگ کے خلاف میچ کھیلنے کے لیے دبئی انٹرنیشنل کرکٹ سٹیڈیم پہنچنا تھا۔

" اس میں کل آیا یا پرسوں آیا کوئی معنی نہیں رکھتا اس کی کارکردگی دیکھی ہی ہو گی تم نے "

فراز نے ایک آنکھ کے آبرو چڑھائے اور پر سکون لہجے میں کہا۔ شازل کا جلدی آؤٹ ہو جانا اب معمول بنتا جا رہا تھا وہ بمشکل کچھ اورز کھیل پاتا تھا۔ اب اس کی بلے بازی کی وہ لائن نہیں رہی تھی کہ فراز اسے ٹی ٹوینٹی میچ میں اوپنر کھلاڑی کے طور پر بھیجتا اور میسم کو وہ آڈیشن کے دن سے نوٹ کر چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کارکردگی صرف پریکٹس میں دکھاتا ہے وہاں گراونڈ میں فرسٹ ٹائم فیس کرنا سب کے بس کی بات نہیں "

شازل نے ہتھیلی کو کھول کر ہلاتے ہوئے حقارت سے دانت چبائے۔اس کے اتنے غصے کا سامنے بیٹھے نفوس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

" مجھے لگتا ہے کر لے گا "

فراز نے گہری سانس لی اور گود میں رکھے اخبار کو فولڈ کیا۔

ہن۔ن۔ن۔ن یہ انسلٹ ہے میری چلیں میری جگہ ابراہیم آتا یا طلحہ تو اور بات تھی آپ نے اٹھا کر ایک سپلمینٹری کھلاڑی کو اوپنر بنا دیا "

شازل نے ناک چڑھا کر بھرپور خفگی دکھائی۔اسے یہ سب اپنی تزلیل لگ رہی تھی۔

مجھے لگتا تم رول بھول رہے ہو پہلے کھلاڑی کو منتخب کرنے کے کوئی رولز نہیں رکھے گئے کہ وہاں سپلمینٹری کھلاڑی نہیں جا سکتا ہے "

فراز نے میز پر پکڑی فائل اٹھا کر شازل کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔شازل نے ایک غصیلی نظر فائل پر ڈالی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلیں دیکھ لیتا ہوں میں بھی کیا جھنڈے گاڑتا ہے وہ آج کہ میچ میں کراچی کنگز کوئی معمولی ٹیم نہیں ہے"

فائی ل پر ایک حقارت بھری نظر ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اب وہ میسم کے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔بنا اجازت دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہوا میسم اسد کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا یہاں اس وقت دو تین اور کھلاڑی موجود تھے۔جب شازل غصے میں بھرا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔

"مبارک ہو میری جگہ لینے کے لیے"

شازل نے طنزیہ انداز میں میسم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔میسم نے خجل سا ہو کر ارد گرد باقی لوگوں کی طرف دیکھا شازل کے یوں چیخنے جیسے انداز پر سب لوگ ایک دم سنجیدہ ہو گئے تھے۔

"میں کسی کی جگہ نہیں لے رہا ہوں اپنی جگہ بنا رہا ہوں بس"

میسم نے مسکرا کر اسد کی طرف دیکھا اور پھر سامنے کھڑے شازل کی طرف انداز دوستانہ تھا شازل اس سے سنیر تھا اس لیے وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہوا اب وہ اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

"علیم کی ایک بھی بال نہیں کھیل پاؤ گے تم تمھارے بس کا کام نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناک کواوپر چڑھا کر شازل نے طنزیہ انداز اپنایا۔اور انگشت انگلی میسم کی آنکھوں کے درمیان میں اکڑائی ۔انداز اور الفاظ ھتک آمیز تھے۔ میسم نے دھیرے سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔جبڑے ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو گ ئے تھے۔

"کام تو آپ کے بس سے باہر تھا شائ د"

میسم نے نظریں جھکا کر مدھم سے لہجے میں معنی خیز جواب دیا جس پر سامنے کھڑا شازل آگ بگولہ ہو چکا تھا۔

"تمہیں تمیز نہیں سنئ ی رسے کیسے بات کرتے ہیں"

شازل نے پھر کر میسم کا گریبان پکڑا۔اب سب لوگ ایک دم سے اپنی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ۔اسد جلدی سے آگے بڑھا جسے شازل بازو کے ذریعے روک چکا تھا۔باقی دو نفوس بھی اب پریشانی سے شازل کی طرف دیکھ رہے تھے۔جو بات کو بڑھا رہا تھا۔میسم نے بھنوں کو سکیڑ کرماتھے پر شکن ڈالے اور شازل کے ہاتھ کی طرف دیکھا جو اس کا گریبان تھامے ہوئے تھے۔

میں نے آپ سے بات نہیں شروع کی سر آپ خود آئے ہیں اور میں یہاں ٹیم کے کپتان کی مرضی کا" پابند ہوں وہ مجھے کسی بھی جگہ پر رکھیں"

میسم نے پر سکون انداز میں اپنے گریبان پر موجود اس کے ہاتھ کو تھاما اور پوری قوت سے نیچے کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ تو شام کو پتہ چلے گا تمہیں"

شازل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا طنز بھرا قہقہ لگایا۔

"بے شک آج پورے پاکستان کو پتہ چلے گا ان شااللہ"

میسم نے ہنوز پر سکون لہجے میں کہا۔شازل نے ناک پھلائی حقارت بھری نظر سب پر ڈالی اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر نکل گیا۔

****

ناک کو بار بار سکوڑنے کی آواز پر ادینہ نے بیگ کے زپ بند کرتے ہاتھ روکے اور گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔ عزرا سامنے پلنگ پر بیٹھی مسلسل آنسو بہا رہی تھیں۔

"امی بس کردیں اب ابھی تو جب باہر جاؤں گی سپیشلائی زیشن کے لیے تب کیا کریں گی آپ بتائیں مجھے"

ادینہ نے عزرا کے چہرے کو اوپر کیا اور اپنے ساتھ لگایا عزرا نے زور سے اپنے پاس کھڑی ادینہ کی کمر کے گرد بازو حائل کیے ادینہ نے محبت سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور سر پر بوسہ دیا۔آج صبح سے وہ یوں روئے جا رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس کریں اب لاہور جا رہی ہوں وہ بھی ہاوس جاب کے لیے جاب یہیں کروں گی اپنے شہر میں پریشان نہ ہوں آپ"

"تھوڑا سا پیچھے ہوتے ہوئے پیار سے عزرا کے چہرے کو اوپر کیا۔ ادینہ پہلی دفعہ ان سے اتنا دور جا رہی تھی۔ ان کی بہت زیادہ مخالفت کے باوجود مراد اور احمد میاں نے ادینہ کو لاہور بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ادینہ نا صرف ان کی پہلی اولاد تھی بلکہ ان کے دکھ سکھ کی ساتھی بھی تھی وہ بہت چھوٹی سی عمر سے راتوں کو اٹھ کر اپنی ماں کے آنسو صاف کرنے لگی تھی اور اس کی ننھی ہتھیلیوں کا لمس عزرا کو سارے غم بھلا دیتا تھا۔ اور پھر ادینہ کو کبھی انہوں نے خود سے دور کرنے کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ بچپن سے میسم کے ساتھ کیا گیا رشتہ ان کے دل کو پر سکون کر دیتا تھا کہ ادینہ ہمیشہ ان کی نظروں کے سامنے رہے گی

"آپی آپ چلیں ماموں انتظار کر رہے"

اریبہ نے آ کر دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ باہر کی طرف کیا جہاں مراد احمد اسے سٹیشن چھوڑنے کے لیے تیار کھڑے تھے خیر پور سے لاہور وہ بزریعہ ریل گاڑی جا رہی تھیں جو تقریباً دس گھنٹے کا سفر تھا۔ عزرا کو اس کا اور ماہ رخ کا اکیلے جانا بھی منظور نہیں تھا اس لیے جو ادا احمد ساتھ جا رہے تھے۔

"میں سنبھال لوں گی ان کو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے عزرا کے گرد بازو حائل کیے۔اور آنکھوں سے ادینہ کو جانے کا اشارہ کیا۔حزیفہ نے اندر داخل ہو کر کندھے پر ادینہ کا بیگ رکھا اور وہ ہاتھ میں کیری بیگ کو چلاتی آگے بڑھی بار بار مڑ کر عزرا کی طرف دیکھتی ہوئی وہ اب باہر آچکی تھی سب سے ملنے ملانے کا کام وہ کر چکی تھی تیز تیز قدم اٹھاتی اب وہ پورچ میں داخل ہوئی جہاں مراد احمد ہارن پر ہارن دے رہے تھے۔

" آگ ئی ماموں بس آگ ئی "

ہاتھ کے اشارے سے ان کو صبر کی تلقین کرتی وہ جلدی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ کی طرف بڑھی۔

****

" سن ابھی شروع میں سلو کھیلنا ہے سہی "

فواد نے بلے کو ٹانگوں کے درمیان میں دے کر دستانے درست کرتے ہوئے میسم کی طرف دیکھا۔وہ دونوں دب ئی انٹر نیشنل کرکٹ اسٹیڈیم کے وسیع عریض میدان کے وسط میں موجود پچ پر کھڑے تھے۔کراچی کی ٹیم ٹاس ہار چکی تھی اور لاہور قلندر نے پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا تھا۔کپتان فراز جاوید کے فیصلے کے مطابق میسم فواد احمد کے ساتھ اوپنر کھلاڑی کے طور پر میدان میں آچکا تھا۔اور اب فواد اسے آہستہ کھیلنے کا کہہ رہا تھا۔

" لیکن فواد بھائی یہ توٹی ٹونٹی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے اچھنبے سے سوال داغا جس پر فواد نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔

" ارے دماغ زیادہ مت لگا یار سلو کھیل کہہ رہا ہوں نہ "

فواد نے ٹانگوں کے درمیان سے بلے کو نکالا اور میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ فواد لاہور قلندر کا نائب کپتان بھی تھا میسم نے دھیرے سے سر کو ہاں میں ہلایا۔ فواد وکٹ کے آگے جگہ لے چکا تھا اور وہ دوسری طرف کھڑا تھا۔

کمینٹری پینل زور شور سے میچ کی کمینٹری کر رہا تھا۔ فواد احمد کو پہلی گیند کروادی گ ئی تھی۔ پہلی گیند پر ہی فواد احمد نے باونڈری لائن کو چھوتی گیند کے زریعے چار سکور کیے تھے۔ پھر ایک سکور کے بعد میسم اس طرف آیا تھا۔ اور فواد نے اسے پھر سے سلو کھیلنے کا اشارہ دیا میسم نے ایک سکور کیا۔ اسی طرح دونوں کے ایک ایک کرنے پر میسم کے چار سکور کرنے کے بعد پھر سے فواد سامنے تھا۔

" اور یہ فواد احمد کے بلے کو چھوتی ہوئی گیند لگتا ہے یہ ایک اور شاندار باؤنڈری ہے فواد عظیم کی "

کمینٹری پینل سے پر جوش آواز ابھر رہی تھی دوسرے اور کی دوسری گیند پر فواد ایک اور چوکا لگا چکا تھا۔

میسم نے آنکھیں سکیڑ کر فواد کی طرف دیکھا وہ خود کیوں باؤنڈریز لگا رہا تھا اور اسے ایک ایک سکور کا کہہ رہا تھا۔ بات کچھ سمجھ سے باہر تھی اور عجیب بھی۔

" اور یہ گیند باونڈری کو کراس کرتی ہوئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے تیسرا چوکا لگایا تھا سٹیڈیم میں بیٹھے لوگ اچھلنے لگے تھے۔ فواد نے اس کے بعد ایک سکور لیا اور اب میسم وکٹ کے سامنے جگہ بنائے کھڑا تھا۔

" بلے بازی کے لیے وکٹ کے سامنے موجود ہیں میسم مراد نئے کھلاڑی بلے باز "

کمینٹری پینل سے آتی ہوئی بازگشت اس کے کانوں میں پڑی۔

"ابھی تک چار گیند پر صرف چار سکور کیے ہیں میسم مراد نے "

کمینٹری کی بازگشت پر میسم نے گہرا سانس لیا۔ صرف چار سکور ان لفظوں پر ذہن اٹکا۔ بلے پر گرفت مضبوط کی۔ گہرا سانس لیا بلے سے زمین پر لکیر کا نشان بنایا۔

" اور یہ گیند باز اپنی پوزیشن لے چکے ہیں کراچی کنگ کے نائب کپتان علیم سعید بہترین گیند باز "

میسم کے سامنے گیند کو ہوا میں اچھالتا علیم تھا۔ (علیم کی ایک بھی بال نہیں کھیل پاؤ گے تم) شازل کے کہے گئے الفاظ ذہن کی دیواروں سے ٹکرانے لگے تھے۔ علیم بھاگتا ہوا آرہا تھا اور پھر اس کے ہاتھ سے گیند نکل چکی تھی۔ میسم نے بلے کو گیند کی پوزیشن میں درست کیا۔

" اور یہ گیند میسم مراد کی طرف بڑھتی ہوئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمینٹری کی بازگشت کانوں سے ٹکرائی اور گیند کے پاس آتے ہی میسم نے لبوں کو گول کرتے ہوئے درست جگہ پر پوری قوت سے ہٹ لگائی اور بازو کو لمبائی کے رخ میں جھٹکا دیا جس کی وجہ سے گیند زیادہ اوپر تو نہیں گ ئی تھی البتہ اس کی رفتار اسے باونڈری لائی ن سے باہر لے جا رہی تھی۔

" اور یہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ "

کمینٹیٹر نے بھی حیران سی آواز نکالی کیونکہ گیند گولی کی رفتار میں سفر کرتی ہوئی کھلاڑیوں کے سروں کے اوپر سے گزرتی ہوئی سٹیڈیم کی نشستوں کو پار کر چکی تھی۔

ارے واہ شاندار ہوا میں اڑتی ہوئی گیند باؤنڈری سے آگے انکلیور میں اور یہ اب تک کا شاندار چھ ہے " " میسم مراد کی طرف سے

کمینٹیٹر کی پرجوش آواز اور سٹیڈیم میں بیٹھے شائقین کا شور یہ اس میچ کا پہلا اور پورے پاکستان لیگ کے ہونے والے اب تک کے میچز کا سب سے بڑا چھکا تھا۔ فواد تیزی سے میسم کے قریب آیا۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔

" تمہیں کہہ رہا ہوں کہ آہستہ کھیل شاہد آفریدی نہ بن "

فواد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ میسم نے مسکرا کر دیکھا اور سر جھکایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوکے سر "

میسم نے فرمابرداری سے سر کو جنبش دی۔پر آنکھیں ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

" اب اگلی گیند پر سنگل سکور لے سمجھا "

فواد نے سرگوشی کے سے انداز میں کان کے قریب ہو کر کہااور گھٹنوں تک پیروں کو لے جاتادوسری طرف چل دیا۔میسم نے دستانے درست کیے اور وکٹ کے آگے پوزیشن لی۔

" علیم گیند کو پکڑے آگے بڑھتے ہوئے اور سامنے ن ئے کھلاڑی میسم مراد "

کمینٹری کی بازگشت۔میسم نے آنکھوں کو سکوڑا۔علیم نے گیند کروائی۔اوراب کی بار پھر اس کے بازوؤں نے اسی طرح لمبائی کے رخ میں درمیانی اونچائی میں جھٹکا دیا۔

" اور یہ ایک اور شاندار چھکا "

کمینٹری پینل سے کمینٹیٹر کی پرجوش آواز ابھری۔میسم نے مسکرا کر دیکھا فواد نے افسوس بھری نظروں سے میسم کی طرف دیکھا۔میسم نے دھیرے سے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

اور پھر اگلی گیند پر چار سکور تھے۔میسم نے فواد کی گھوری پر پھر سے کانوں کو ہاتھ لگائے۔علیم نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑ کر میسم کی طرف دیکھا جواب پھر سے وکٹ کے سامنے کھڑا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علیم پریشان لگ رہے ہیں "

کمینٹیٹر میں سے ایک نے کہا اور اب پینل میں موجود دونوں کمینٹیٹر قہقہ لگا رہا تھے۔

****

" یہ نیا لڑکا تو لاہور کو جیتا دے گا "

لڑکے نے جوش سے کہا۔ ساتھ والے لڑکے نے بھی موبائل پر نظر جمائی۔ ملتان سٹیشن پر ریل گاڑی رکی تھی جب سامنے بیٹھے دو لڑکوں میں سے ایک لڑکے کی آواز ادینہ کے کانوں میں پڑی۔

" کیا کھیل رہا ہے بھئی۔ ی۔۔ ی۔ ی۔ "

دوسرے لڑکے نے جوش سے اپنی ٹانگ پر ہاتھ مارا۔

" کیا نام ہے پہلے تو نہیں دیکھا "

ساتھ والے لڑکے نے آنکھیں سکوڑی اور چہرے کا رخ ساتھ بیٹھے لڑکے کی طرف موڑا۔

" میسم مراد ہے نام ارے اتنے مزے کی بیٹنگ کر رہا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کی رنگ زرد پڑا اس کے نام سے دل کے تاروں کا ایک عجیب ہی رشتہ استوار تھا کوئی نام لیتا تو دل جیسے کوئی مٹھی میں جکڑ لیتا خود کو سنبھالے ساری محنت پر پانی پھر جاتا تھا۔جواد نے چونک کر ادینہ کی طرف دیکھا ماہ رخ نے نظریں چرا کر بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا۔دونوں لڑکے جوش و خروش سے موبائی ل پر لائی یو میچ دیکھ رہے تھے اور میسم کی بلے بازی پر تعریفی کلمات کہہ رہے تھے دونوں کا تعلق غالباً لاہور سے تھا اس لیے ان کا جوش وولولہ دیدنی تھا۔

ادینہ نے فوراً گردن گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھا سٹیشن پر لوگوں کی بھیڑ تھی کچھ مسافر تھے تو کچھ لوگ مسافروں کو لینے آئے تھے اور کچھ چھوڑنے آئے تھے پر ہر کوئی خوش تھا اسے ایسا لگا جیسے اس جیسا دکھی کوئی نہیں ان میں۔جواد نے ایک چور سی نظر ادینہ پر ڈالی پھر سامنے بیٹھے لڑکوں کی طرف دیکھا۔

"ایک منٹ کے لیے موبائی ل ملے گا "

جواد نے نرم سے لہجے میں سامنے بیٹھے دونوں لڑکوں کو مخاطب کیا۔دونوں نے مصروف سے انداز میں جواد کو دیکھا۔اور پھر ایک دوسرے کو۔

"انکل آپ ساتھ آجائی یں نہ یہاں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جس لڑکے کے ہاتھ میں موبائل تھا اس نے اپنے دائیں طرف اشارہ کیا۔ جواد احمد لپک کر ساتھ براجمان ہوئے اور بے چینی سے سکرین پر نظریں گاڑیں۔ ادینہ نے ناک پھلا کر جواد کو دیکھا اور ایک جھٹکے سے سیٹ پر سے اٹھی۔

" تم کہاں جا رہی ہو "

ماہ رخ نے فوراً سے ادینہ کا بازو تھاما۔ سوال کے جواب کا علم ہونے کے باوجود پوچھ ڈالا جواد نے بھی شرمندہ سی شکل بنا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ پورے گھر میں میسم کی اس کامیابی پر اگر کوئی خوش تھا تو وہ جواد احمد اور حزیفہ تھے۔

" گھٹن ہو رہی ہے لگتا وُومٹ کر دوں گی "

ادینہ نے بے زار سی صورت بنائی۔ ماہ رخ نے فوراً ہاتھ کی گرفت اس کے بازو سے ختم کی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ڈبے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھی۔ ایسا لگ رہا تھا سیٹوں پر بیٹھے برتھوں پر لیٹے سب لوگ اسے گھور رہے ہیں اس کو ترسی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

" ماہ رخ تم ساتھ جاؤ اس کے "

جواد احمد نے سر کے اشارے سے ماہ رخ کو ساتھ جانے کے لیے کہا وہ جو ادینہ کی حالت سے پریشان سی بیٹھی تھی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اس کے پیچھے چل دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بھتیجا ہے میرا یہ میسم مراد میں دکھاتا ہوں اپنے موبائل میں پکس اس کی"

جواد احمد نے جوش سے ساتھ بیٹھے لڑکے سے کہا۔لڑکوں نے حیران ہو کر جواد کی طرف گردنیں گھمائیں آنکھوں میں بے یقینی تھی۔جواد نے جلدی سی موبائل میں سے میسم کی تصاویر نکال کر سامنے کیں سینہ جوش سے پھول رہا تھا تو باچھیں کھلی ہوئی تھیں دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کا جمگھٹا سا بن گیا جواد احمد کے گرد۔

****

"ارے بھئی نہیں ہو رہا یہ اؤٹ"

علیم نے باسط کمال کی طرف دیکھ کر پریشانی سے سر کو پیچھے کیا باسط کمال کراچی ٹیم کا کپتان تھا۔اور علیم نائب کپتان میسم سینچری کر چکا تھا اس کے ساتھ کے چار کھلاڑی ساتھ چھوڑ کر پویلین جا چکے تھے۔فواد ،طلحہ،شازل اور عابداب اس کے ساتھ ابراہیم بلے بازی کر رہا تھا جسے دوسری طرف وہ آنے ہی نہیں دے رہا تھا۔اپنی بلے بازی سے کراچی کنگ کے ہاتھ پاؤں پھلا دیے تھے اس نے۔

"سینچری کر چکا اب بہت پیٹے گا اتنا ٹارگٹ ایچیو کیسے کرنا"

علیم نے پریشانی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔باسط نے پر سوچ انداز میں کمر پر ہاتھ دھرے آنکھوں کو سکوڑ کر ارد گرد دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پریشان نہ ہو شیلی کا اوور ہے یہ اس کو بھیج باولنگ کے لیے زید کو نہیں دینا یہ "

باسط نے انگلینڈ کے گیند باز کو بھیجنے کے لیے کہا جسے وہ جان بوجھ کر آخری چار اوورز کے لیے رکھے ہوئے تھے اسے اب تیرہویں اوور میں ہی بھیجنے لگے تھے۔ علیم نے فیلڈنگ میں کھڑے شیلی کو ہاتھ کے اشارے سے پاس بلایا۔

" Having a ball to him that is considered to go up and catch eaisly understand"(اسے ایسی گیند کرواوا کہ گیند زیادہ اوپر جائے اور آسانی سے کیچ ہو جائے)

باسط نے گیند کو پینٹ پر رگڑتے ہوئے کہا اور شیلی کو گیند پکڑائی۔ میسم کا آؤٹ ہونا اب ان کی ٹیم کے جیتنے کے لیے بہت ضروری تھا۔

" okkkk i understand "

شیلی نے آنکھیں سکوڑی اور پر سوچ انداز میں سر ہلاتا ہوا پچ کی طرف بڑھا جہاں میسم وکٹ کے سامنے بلے کو ہوا میں پنکھے کی طرح چلا رہا تھا۔

"اس کو ایسے ہی آؤٹ کرنا پڑے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

باسط نے کن اکھیوں سے میسم کی طرف دیکھا اور پھر علیم کی طرف جو مسکراتا ہوا سر ہلا رہا تھا۔

"اور یہ انگلینڈ کے مشہور کھلاڑی شیلی وسٹم بہت بہترین گیند باز اس اؤور کو کھیلیں گے"

کمینٹری گونجی میسم نے سر اٹھا کر دیکھا۔ دستانے درست کیے بلے پر گرفت مضبوط کی۔ چہرہ تپ رہا تھا جسمانی طور پر تھک چکا تھا پر جوش مدھم نہیں پڑا تھا۔

"وو کٹوں کے سامنے میسم مراد اپنی بلے بازی سے سب کو پریشان کیے ہوئے میسم مراد نے اس میچ میں پنتالیس گیندوں پر دس چھکوں اور بارہ چوکوں کی مدد سے ایک سو اٹھارہ رنز سکور کیے۔ یہ کسی بھی پاکستانی کی جانب سے اس فارمیٹ میں بنائی جانے والی سب سے تیز ترین سینچری ہے اور لاہور قلندر نے اب تک چار وکٹوں کے نقصان پر ایک سو اکہتر سکور کیا ہے"

کمنٹیٹر روانی سے کمینٹری کر رہا تھا۔

میسم نے شیلی کے ہاتھوں پر نظر کو ٹکایا اس کی کلائی کے گھومنے پر اسے گیند کی سمت کا تعین کرنا تھا۔ شیلی ہاتھ میں گیند پکڑے بھاگتا ہوا اب اس کی طرف آ رہا تھا۔

"اور یہ شیلی میسم کی طرف بڑھتے ہوئے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے پچ لائن سے پیچھے پاؤں کو رکھے بازو کو پیچھے سے آگے کیا گیند کو کلائی کی لچک سے چھوڑا میسم نے بلے کو گیند کی سیدھ میں درست کیا گیند قریب آ رہی تھی نہیں نہیں میسم کے کی آنکھیں پھیلیں بلے کی جگہ درست نہیں تھی گیند گھوم گئی تھی میسم نے جلدی سے بلے کو اوپر کی جانب کھڑا کیا اور گیند کو گزرنے دیا۔

" اوہ میسم نے گیند کو چھوڑ دیا اؤور کی ایک گیند کے ساتھ زیرو سکور "

میسم نے ہیلمٹ پر ہاتھ مارا پسینے کی بوندیں جو اٹکی تھیں نیچے کو لڑھکی۔ دبئی میں پاکستان کی نسبت کم سردی تھی یہی وجہ تھی پسینہ آ رہا تھا۔ شرٹ کا اوپری حصہ سینے سے چپک رہا تھا۔

" شیلی دوسری گیند کروانے کے لیے تیار "

کمینٹری کی بازگشت شائقین کے شور میں گونجی۔

شیلی پھر سے علیم سے گیند پکڑ کر اب بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ میسم نے گردن کو جھٹکا دیا آنکھوں کو سکوڑا لب تھوڑے سے کھلے تھے گیند کی پچھلی پوزیشن کو ذہن میں رکھا۔

" میسم مراد وکٹ پر اپنی پوزیشن لیتے ہوئے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شیلی کی کلائی گھومی ہاتھ کی انگلیوں نے پھر سے گیند کو چھوڑا میسم نے بلے کی جگہ اسی انداز میں درست کی نہیں گینداس دفعہ پھر سے گھوم کر پوزیشن تبدیل کر رہی تھی۔ میسم نے پھر سے بلے کو کھڑا کیا اور گیند چھوڑ دی۔

" اور یہ مسیم مراد نے اس بار بھی گیند کو چھوڑا "

لوگوں نے سر پر ہاتھ دھر لیے تھے۔اؤ۔و۔و۔و۔کی بازگشت بھنبناہٹ کی طرح گونج گ ئی۔

میسم نے گردن کو دائی یں بائی یں جنبش دی۔ کیا کرتا ہے یہ کیا کرتا ہے کیا کرتا ہے خود سے بار بار سوال کیا میسم نے لب کو دانتوں میں دبا کر کچلا شیلی گیند کو پھینکتے وقت بلے باز کو کچھ اور دکھاتا تھا مطلب کلائی اور ہاتھ کی جنبش اور تھی پر گیند پھینکتا کسی اور سمت میں تھا دو گیندوں کے بعد میسم کو شیلی کی گیند بازی کی سمجھ آ چکی تھی۔

" نہیں کھیل پائے گا شیلی کو "

شازل نے پاس بیٹھے فواد کے کندھے پر ہاتھ رکھا دونوں نے دانت نکال کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر دلچسپی سے میدان کی طرف دیکھا۔

" ویلڈن شیلی کیپ اٹ اپ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیم نے شیلی کی پیٹھ تھپکی اور گیند اسے پکڑائی۔ شیلی نے غرور سے گردن اکڑائی گیند کو ٹانگ پر مس کیا۔

" اُوور کی تیسری گیند کراوانے کے لیے شیلی تیار "

کیمنیٹری گونجی

شیلی گیند کو لے کر اپنی جگہ پر آیا اور دائیں ٹانگ کو آگے کیا۔

" میسم مراد نے جگہ سنبھالی "

کمینٹری کی بازگشت اور لوگوں کا شور میسم کے کانوں میں پڑ رہا تھا گال تپ رہے تھے۔

میسم نے بلے کو درمیان میں عارضی طور پر درست کیا اس دفعہ چکما دینے کی باری اس کی تھی۔ اور شیلی نے تیسری دفعہ پھر اسی انداز کی گیند بازی کی۔ پر اب کی بار وہ نہیں ہوا جو پچھلی دو گیندوں میں ہوا تھا۔

اور یہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ وہی پرانا انداز اس اُوور کی تیسری گیند پر میسم مراد کی شاندار باؤنڈری لگتا ہے "

" چار سکور ہوں گے

پر جوش آواز میں کہہ کر اب کمینٹیٹر دوسرے ساتھی کے ساتھ مل کر قہقہ لگا رہا تھا۔

گیند بلے سے ٹکرا کر تیز رفتاری سے پیچھے سے نکلتی ہوئی باونڈری لائن کی طرف بڑھ رہی تھی۔

" اور یہ چار "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیند اپنے پیچھے بھاگتے فیلڈرز کو منہ چڑاتی باونڈری لائن سے ٹکرا چکی تھی۔اور پھر میسم مراد کے بلے کو کوئی نہیں روک سکا۔

"رُک۔۔۔پلٹ دیکھ مجھے دیکھ مجھے دیکھ مجھے "

بلا گھوم رہا تھا۔گیند ہوا میں اڑتی ہوئی جا رہی تھی۔

" تو ہے وہی تو ہے وہی تو ہے وہی "

میسم نے بلا گھمایا سامنے کھڑے کھلاڑی کو ہاتھ سے سکور لینے سے روکا

" میں وہ نہیں۔۔۔میں وہ نہیں۔۔۔۔میں وہ نہیں

لاہور قلندر دو سو سکور کر چکی ہے۔

" گھما دوں گا۔۔۔۔گھما دوں گا۔۔۔۔گھما دوں گا

میسم کا بلا گھما۔پھر گھما اگلی گیند پر پھر گھما ایک کھلاڑی اور پیویلین کی طرف جا رہا تھا

" گرا دوں گا۔۔۔گرا دوں گا۔۔۔گرا دوں گا "

علیم نے سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا دو سو ستائیس سکور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جھکادوں گا۔۔۔جھکادوں گا۔۔۔جھکادوں گا

شازل نے پریشانی سے ماتھے پر ہاتھ پھیرا ساتھ بیٹھے فواد نے دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر لبوں پر رکھا

"میں ہوں بخت بخت بخت بخت بخت

وہ بھاگ رہا تھا۔بلے کو زمین سے مس کرتا زمین پر پورا لیٹ گیا پر اؤٹ نہیں ہوا

"میں ہوں بھاگ بھاگ بھاگ بھاگ بھاگ

گیند ہوا میں اڑتی نشستوں کے اوپر سے ہوتی ہوئی چھت پر جا گری لوگوں کی گردنوں کے اوپر سر گھوم گئے

"میں ہو دھنی۔۔۔میں ہوں دھنی۔۔۔میں ہوں دھنی

اور یہ ایک اور چھکا میسم مراد کے بلے سے" کمینٹری گونج رہی تھی۔" دو سو ستر سکور کا حدف لاہور " قلندر کی طرف سے میسم مراد ڈبل سینچری سے کچھ ہی دوری پر تھے

"میں سکندر۔۔۔سکندر۔۔۔۔سکندر۔۔۔۔ "

فیلڈنگ میں بھاگ رہا تھا میسم۔کراچی کنگ بلے بازی کر رہی تھی

"میں بہرہ۔۔۔۔بہرہ۔۔۔۔بہرہ۔۔۔۔۔بہرہ۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ٹانگ کو لمبائی کے رخ میں گھسیٹ کر باونڈری سے ٹکرانے سے پہلے گیند کو روکا

"میں بخرہ۔۔۔۔بخرہ۔۔۔بخرہ۔۔۔۔بخرہ۔۔۔۔ "

اور یہ گیند میسم مراد کے ہاتھوں میں اور کراچی کنگ کے ایک اور بلے باز کو پیولین کی راہ دکھادی

"میں پارہ۔۔۔پارہ۔۔۔۔پارہ۔۔۔۔ "

کراچی کنگ شکست سے دوچار

" میں نوشتہ تقدیر تقدیر تقدیر تقدیر "

فراز نے میسم کو گلے لگا کر بھینچ ڈالا۔اور یہ لاہور قلندر جیت سے ہمکنار

"دیکھ مجھے میں ہی ہوں مقسوم۔م۔م۔م۔م۔م۔۔م۔م۔۔م۔ "

اور آج کے مین آف دی میچ ہیں میسم مراد" مائی ک پکڑے آصف نے مسکرا کر میسم کی طرف دیکھا "

اور وہ اب سر جھکائے مسکراتا ہوا سٹیج کی طرف آرہا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ادینہ کہاں ہے آج باہر چلتے ہیں کہیں کھانا کھانے جب سے لاہور آئے ہیں بس کام میں ہی لگے ہیں "

روشان نے سفید کوٹ کی جیب میں قلم رکھتے ہوئے خوشگوار انداز میں سامنے کھڑی ماہ رخ کو دیکھا۔ آج اتفاق سے تینوں کی شفٹ ایک ساتھ آئی تھی اور وہ بھی دن کے اوقات میں اسی بات سے فائدہ اٹھاتا روشان لیڈیز سٹاف روم میں آیا تھا اور اب ماہ رخ کے سامنے کھڑا تھا جو کچھ دیر پہلے ہی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئی تھی۔

" ادینہ تو اوٹی میں ہے ڈاکٹر کے ساتھ آتی ہے تو کہتی ہوں "

ماہ رخ نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔ واقعی انہیں لاہور آئے تین ہفتے ہو چلے تھے اور ابھی تک وہ کہیں بھی گھومنے کی غرض سے نہیں گ ئی تھیں۔

" چلو میں انتظار کرتا ہوں "

روشان نے لب بھینچ کر موبائ ل کو ہوا میں ہلایا اشارہ ماہ رخ کی طرف تھا کہ ادینہ سے پوچھ کر اسے پیغام دے۔ ماہ رخ نے اشارہ سمجھ کر مسکراتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

اپنی چیزیں سمیٹ کر اوپریشن تھیٹر کا رخ کیا ابھی وہ راہداری میں ہی تھی جب سامنے سے تھکی سی صورت بنائے ادینہ آتی ہوئی نظر آئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" چلو روشان باہر لے کر جا رہا ہمیں "

ماہ رخ آگے بڑھ کر پلٹی اور اسکے قدم کے ساتھ قدم ملائے انداز بہت پر جوش سا تھا لیکن دوسری طرف اس جوش کا کوئی اثر دکھائی نہیں پڑ رہا تھا

"کیوں؟ "

ادینہ نے تھکے سے انداز میں سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بکھرے بالوں کو سمیٹا۔ جو چھوٹی چھوٹی لٹوں کی صورت میں چہرے پر آکر الجھن کا شکار کر رہے تھے۔

کیوں کیا بھئی تین ہفتے ہو گیے ہاسٹل سے ہاسپٹل ہاسپٹل سے ہاسٹل چلو نہ گھوم کر بھی آئیں گے "

" کہیں

ماہ رخ نے لاڈ سے اس کے بازو کے گرد اپنے بازو کو حائل کیا پر دوسری طرف ہنوز تھکاوٹ اور بے زاری تھی

ماہ رخ معلوم ہے تمہیں میری ڈیوٹی آج ڈاکٹر ثمرہ کے ساتھ تھی او ٹی میں اور تمہیں پتا ہے وہ کس قسم "

" کی ہیں بہت تھک گئی ہوں بھئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بچارگی سے ماہ رخ کی طرف دیکھا اور اس کا پرجوش چہرہ ایک دم سے سنجیدہ ہوا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پھر سے اسی ٹریک پر تھی

" یہ کیا وہ خود آفر دے کر گیا ہے برا لگتا ایسے منع کرنا اسے "

خفگی کے سے لہجے میں کہتے ہوئے ادینہ کے بازو کو چھوڑ کر سیدھی ہوئی ادینہ ایک دم سے رکی گھوم کر رخ ماہ رخ کی طرف موڑا جو التجائی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

" تم چلی جاؤ نہ میں ہاسٹل جاتی ہوں "

سینے پر ہاتھ باندھ کر پرسکون لہجے میں کہا۔ جس پر ماہ رخ نے ناک پھلا کر آنکھیں سکیڑی اور جنگلی بلی کی طرح اسے گھورا

" نہیں جی بلکل نہیں چل رہی ہو تم اتر جائے گی تھکاوٹ بھی "

اس کا بازو دبوچ کر وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتی سٹاف روم کی طرف بڑھ رہی تھی اور گھسیٹنے کے انداز میں ساتھ ہو لی تھی

" چلو چلو روشان ویٹ کر رہا اسے مسیج کر دیا میں نے "

ماہ رخ نے جلدی سے ادینہ کا سفید کوٹ اتار کر اسے بیگ پکڑایا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم بھی نہ!!!! چلو مرو "

ادینہ نے جھٹکے سے بیگ اس کے ہاتھ سے لیا اور کندھے پر ڈالا جس پر وہ قہقہ لگا گئی

****

یہ لاہور کے ونسٹن ہوٹل کی خوبصورت عمارت تھی۔اور اس وقت اس میں یہ شاندار بوفے پاکستان سپر لیگ کی تمام ٹیمز کے لیے منعقد کیا گیا تھا۔

ہلکی سی بجتی موسیقی میں برتنوں کی بجنے کی کھنک تھی ہلکے ہلکے سے قہقے گونج رہے تھے۔وہ اپنی پلیٹ کو تھامے مختلف کھانوں سے سجی قطار کے آگے کھڑا تھا جب اپنے عقب سے اسے آواز سنائی دی۔آواز کی بازگشت کا تعین کرتے ہوئے میسم نے گردن گھمائی۔وہ اس وقت سیاہ رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔کسرت کرنے کی وجہ سے سینہ اور بازو چوڑے ہو گئے تھے۔بالوں کی ایک لٹ فولڈ ہو کر ماتھے پر موجود تھی اور آنکھیں اور چہرہ سنجیدگی لیے ہوا تھا۔

"ہیے!!! میسم کم ہیر "

پاکستان کرکٹ بورڈ کے چیرمین عادل عزیز نے پرجوش انداز میں میسم کو ہاتھ کے اشارے سے پاس بلایا۔

میسم مسکراتا ہوا قریب آیا۔لاہور قلندر سیمی فائی نل میں پہنچ چکی تھی۔اور اب فائی نل سے پہلے ایک میگا ایونٹ رکھا گیا تھا جس میس تمام ٹیمز شامل تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" شاندار بیٹنگ جوان "

عادل عزیز نے میسم کی پشت کو تھپکا۔اور اپنے سامنے کھڑے جہانزیب کی طرف دیکھا وہ بھی پرستائی ش نظروں سے میسم کی طرف دیکھ رہا تھا۔جہانزیب سنیر پاکستان کرکٹ کوچ میں سے ایک تھا۔

" تھنکیو سر "

میسم نے شرمانے کے سے انداز میں لب بھینچے تو گالوں کے گڑھے واضح ہوئے۔تھوڑی دیر مختلف باتوں کے تبادلے کے بعد وہ اجازت طلب کرتا ہوا وہاں سے چل پڑا

" جہانزیب لڑکے میں دم ہے "

عادل عزیز نے چیچ کو منہ تک لا کر بھنویں اوپر چڑھائی۔

" بلکل جناب لاہور قلندر جیسی ٹیم کو سیمی فائی نل تک لے آیا ہے "

جہانزیب نے قہقہ لگایا ان کے کندھے ہل رہے تھے۔اب دونوں نفوس ہنس رہے تھے

" نیشنل ٹیم کے معیار پر پورا اتر رہا ہے لڑکا "

عادل نے پھر سے بات کا رخ میسم کی طرف موڑا اور دور کھڑے کھلاڑیوں کے بیچ مسکراتے میسم کو دیکھا

" بہترین اننگز کھیل گیا ہے سپر لیگ میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جہانزیب نے دھیرے سے تائید میں سر ہلاتے اپنی رائے کا بھی اظہار کیا۔

" چلو دیکھتے ہیں فراز جاوید سے بھی بات کرتا ہوں میں "

عادل عزیز نے پر سوچ انداز میں پھر سے میسم کی طرف دیکھا۔

****

روشان نے کار کو ونسٹن ہوٹل کے سامنے روکا ادینہ جو روشان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان تھی گردن گھما کر کھڑکی سے باہر دیکھا

" ہمم تو گرلز ہو جائے بوفے ؟ "

روشان نے ادینہ کی طرف دیکھ کر لب بھینچے اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔ پھر گردن کو تھوڑا خم دیا اور پچھلی نشست پر موجود ماہ رخ کی طرف دیکھا دونوں نے کندھے اچکائے۔ روشان نے مسکرا کر دونوں کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا۔ وہ لوگ آج لاہور ایکسپو سینٹر کی اگیزیبیشن کے بعد کھانے کے لیے آئے تھے۔ اور کھانا روشان کھلا رہا تھا اس لیے وہ اپنی مرضی کی جگہ پر لے کر آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان لاہور میں اپنے ماموں کے ساتھ ان کے گھر میں رہائش پزیر تھا اور اس وقت وہ لوگ جس گاڑی میں گھوم رہے تھے یہ بھی روشان کو اس کے ماموں کی ہی عنائیت کردہ تھی۔

گاڑی کو لاک کر کے وہ لوگ ابھی ہوٹل کے داخلی دروازے تک پہنچنے ہی والے تھے جب سکیورٹی گارڈ نے دور سے ہی رکنے کا اشارہ کیا۔ وہ لوگ بوفے کارنر کی طرف جا رہے تھے کیوں کہ اس ہوٹل کا بوفے بہت شاندار تھا۔ روشان اسی غرض سے انہیں یہاں لایا تھا۔

روشان نے دونوں کو وہیں رکنے کا کہا اور خود سکیورٹی گارڈ کی طرف بڑھ گیا اور پھر کچھ دیر میں جیب میں ہاتھ ڈالے سر مارتا ہوا واپس آیا۔

"یہاں نہیں بھئی آج کرکٹ ٹیم آئی ہوئی یہاں بوفے چل رہا ان کا"

روشان نے لب باہر نکال کر کچھ افسوس زدہ انداز میں سر کو دائیں بائیں مارا جنوری کے شروع کے دن تھے اور خنکی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ وہ دونوں ٹھٹھر رہی تھیں ادینہ ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مس کر رہی تھی جیسے ہی روشان نے کرکٹ ٹیم کا نام لیا اس کے ہاتھوں کی حرکت کو بریک لگی کرکٹ کی لفظ پر فوراً ماہ رخ نے بھی ادینہ کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر سے مسکراہٹ ایک جست میں غائب ہوئی۔

"کہیں اور چلتے ہیں کیا خیال ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے لاپرواہی سے کہہ رہا تھا وہ ادینہ کی حالت سے یکسر انجان تھا۔ادینہ وہیں کھڑی اب ہوٹل کی عمارت کی طرف دیکھ رہی تھی۔ماہ رخ نے گھبرا کر اسے دیکھا

"ہمم سہی "

ماہ رخ نے ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور لب بھینچ کر چلنے کا کہا۔ادینہ نے ایک نظر ماہ رخ پر ڈالی تو دھیرے سے نفی میں سر ہلا رہی تھی مطلب وہ جان چکی تھی کہ ادینہ اس وقت کیا سوچ رہی ہے اور ڈر تھا کہ جزبات کی رو میں بہہ کر وہ اندر کی طرف نہ چل دے۔ادینہ نے سر جھکایا اور خاموشی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

تو آج وہ ہوگا اندر دل تو کیا سارے بندھ توڑ کر اندر جائے اور اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالے اور پوچھے کیوں کیوں چلے گئے تھے۔روشان نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور وہ مجسم کی طرح اندر بیٹھی۔

میں نے جب ہاں کر دی تھی۔کہہ دیا تھا کہ میں تیار ہوں تو پھر اسی وقت کیوں نہیں بتایا مجھے کہ تم جا رہے ہو تم نے سوچ رکھا ہے ہم سب کو چھوڑ کر جانا۔گاڑی کا پچھلا دروازہ بھی بند ہوا ماہ رخ کے بیٹھتے ہی روشان نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔

لیکن تم تو نفرت میں اتنا آگے جا چکے تھے تم نے یہ سوچا تک نہیں کہ تم میرے جزبات سے کھیل رہے ہو۔ گاڑی سڑک پر چل رہی تھی۔اور ہوٹل کی عمارت دور سے دور ہو رہی تھی وہ عمارت جس کے لان میں وہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس وقت بورن فائی رپر نظر جمائے اداس سا کھڑا تھا۔آگ کے شعلے اچھل اچھل کر ارد گرد گر رہے تھے کھلاڑی ایک دوسرے کے ساتھ مستی میں لگے شور و غل کر رہے تھے۔

اور اسے ایک دم سے کسی احساس نے جکڑا تھا۔سامنے کھڑی لیڈیز کرکٹ کی کھلاڑی کوچ جس لڑکی سے بات کر رہی تھی وہ ہنس رہی تھی اس کے ہنسنے سے ہی اسے ادینہ کی کھلکھلاتی ہنسی یاد آگ ئی شائی داس لڑکی کا انداز تھا یا کچھ اور تھا اس لمحے میں کہ ادینہ شدت سے یاد آئی تھی۔گہری سانس لیتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا چودھویں شب کا چاند چمک رہا تھا۔

ہوا ادینہ کے بالوں کی اڑا رہی تھی وہ گاڑی کی کھڑکی کو کھولے سر کو تھوڑا سا باہر کی طرف ٹکائے ہوئے تھی۔

یہ کیا کہ روز ایک سا غم،ایک سی اُمید

اِس رنجِ بے خُمار کی،اب اِنتہا بھی ہو

کیوں مجھے اس کے ذکر سے تکلیف ہونا کم نہیں ہوتی کیوں میں اسے بھول نہیں جاتی۔کیوں ہے ایسا۔لوگ تو کہتے ہیں وقت مرہم ہے ایسا مرہم جو ہر زخم بھر دیتا ہے تو میرا گھاؤ کیا اتنا گہرا ہے کہ بھر نہیں سکتا۔میں کیوں نکل نہیں پا رہی اس دلدل سے مجھے نکلنا ہے ہاں بس اب نکلنا ہے

اس نے گہری سانس لی اور آسمان کی طرف دیکھا۔چودھویں رات تھی آج چاند کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کھوئی کھوئی سی بیٹھی اس بات سے بلکل بے خبر تھی کہ اس کے ساتھ بیٹھا نفوس کتنی ہی دفعہ کن اکھیوں سے محبت بھری نظر اس پر ڈال چکا ہے

****

" کیا ہے اُس کو تو دیکھو "

شانزہ نے اریبہ کے کندھے پر کندھا مارا اور لبوں کو منہ کے اندر لے جا کر آنکھوں سے سامنے بیٹھے فہد کی طرف اشارہ کیا۔ جو کب سے اس کے اور اریبہ کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ اریبہ نے ایک پرائیویٹ کالج سے بی ایس سی کے بعد اب اپنے بڑے ماموں کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے ماسٹر ز آف کیمسٹری میں داخلہ لیا تھا۔

یونیورسٹی کا آج تیسرا دن تھا اور اچانک سے اسی یونیورسٹی میں آج اس کا فہد سے آمنا سامنا ہو گیا وہ لوگ کینٹین پر کچھ کھانے کی غرض سے آئی تھیں اور سامنے بیٹھے فہد کی تو جیسے اریبہ کو دیکھ کر عید ہو گئی بلا وجہ دانت نکالے وہ بار بار اسے دیکھ رہا تھا۔

" دیکھا ہے اگنور کر ہمارے پڑوسی ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے ناک چڑھا کر کہا اور فہد کی طرف سے رخ کو تھوڑا خم دیا۔اب وہ فہد کی طرف پشت کر چکی تھی۔

"اچھا!!!!!!! "

شانزہ نے شرارت سے اریبہ کی طرف دیکھ کر معنی خیز انداز میں اچھا کو لمبا کھینچا۔اور ایک نظر سامنے بیٹھے لڑکے پر ڈالی خوش شکل خوبرو سا لڑکا تھا۔

"ایسا معنی خیز اچھا کرنے کی ضرورت نہیں مجھے اس سے نفرت اور میری ماں اور گھر والوں کو شدید نفرت ہے"

اریبہ نے کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے نخوت سے ناک چڑھائی اور بالوں کو لاپرواہی سے جھٹکا۔

"ہیں ایسا کیا پر شکل تو بہت معصوم سی ہے کیوں؟ "

شانزہ نے شرارتی انداز میں نچلے لب کو دانتوں میں دبایا اور سوالیہ نظروں سے اریبہ کی طرف دیکھا۔اریبہ نے آنکھوں کو غصے سے اٹھایا۔

"ہاں ایسے بھی کچھ کمال لوگ ہوتے ہیں معصوم شکل اور شیطانی دماغ رکھتے ہیں محترم ان میں سے ہی ایک نایاب پیس ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے طنزیہ لہجے میں فہد کی شان میں تعریفی کلمات کہے۔ شانزہ تو مسلسل اس کی طرف دیکھے جارہی تھی ۔ فہد اب کان کھجاتا ہوا اپنی نشست سے اٹھ کر ان کی طرف آرہا تھا اریبہ اس کی طرف پشت کیے ہوئے تھی اس لیے اسے خبر نہیں ہوئی

" آرہا ہے ہماری طرف "

شانزہ نے سرگوشی کی۔ اور خجل سی ہو کر دائیں بائیں دیکھا اریبہ کا منہ کھل گیا اور ناک پھول گیا۔ آنکھوں کو سکوڑ کر سامنے بیٹھی شانزہ کو گھورا

" سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے تم جو بار بار دیکھ رہی ہو اس کو "

اریبہ نے میز پر دھرے شانزہ کے ہاتھ پر چپت لگائی۔ فہد ان کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ منہ کے آگے ہاتھ رکھ کر گلا صاف کرنے جیسی آواز نکالی اریبہ نے سر اٹھانا مناسب نہیں سمجھا

" اسلام علیکم "

فہد نے گھوم کر اریبہ کے سامنے آکر خوش دلی سے کہا۔ بتیسی باہر تھی۔ کرمزی رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے جینز پینٹ پہنے تھوڑے سے بکھرے سے بالوں میں وہ گلی والی حالت سے بہت الگ لگ رہا تھا۔

" وعلیکم سلام "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے دانت نکالتی شانزہ کو گھور کر دیکھا اور دانت پیس کر سنجیدہ سے انداز میں سلام کا جواب دیا۔

"کیسی ہیں آپ؟ "

فہد نے مدھم سی آواز میں بات آگے بڑھائی۔ لبوں پر بھرپور مسکراہٹ سجائے وہ اس دن والی اریبہ کو شائد بھول گیا تھا جس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر اسے کہا تھا دیکھ لوں گی تمہیں میں۔

" شانزہ اٹھو "

اریبہ نے جلدی سے آدھی کولڈ ڈرنک کو میز پر رکھا اور ماتھے پر بل ڈالے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

" ارے ارے اتنا غصہ کیوں کر رہی ہیں مجھے تو خوشی ہوئی یہ دیکھ کر آپ کا ایڈمیشن اس یونیورسٹی میں ہوا ہے "

فہد نے ہاتھ کے اشارے سے اریبہ کو روکتے ہوئے کہا۔ جس پر اس نے اور خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

" جی پر آپ یہاں؟؟؟ پڑھائی میں تو غالباً آپ میسم سے بھی چار ہاتھ اوپر تھے "

اریبہ نے تھوڑی پر انگلی رکھتے ہوئے طنزیہ انداز اپنایا۔ وہ میسم سے تین کلاس پیچھے تھا وہ میسم سے عمر میں چھوٹا تھا پر گلی میں کرکٹ کھیلنے کی وجہ سے دونوں کے درمیان گہری دوستی تھی۔ اریبہ سہی کہہ رہی تھی پڑھائی میں وہ بھی ایسا ویسا ہی تھا اس لیے اب جا کر یونیورسٹی تک آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی بلکل درست اندازہ لگایا میری کینٹین ہے یہاں"

فہد نے ہاتھ مود بانہ انداز میں باندھتے ہوئے برجستہ جواب دیا جس پر دونوں کی گردنیں ایک دم سے کینٹین کی طرف گھومیں پرانا سی ڈھابہ نما کینٹین تھی۔

"کیا!!!!"

اریبہ نے ناگوارسی نظر سامنے کھڑے سوٹڈ بوٹڈ فہد پر ڈالی۔ جن کا اچھا خاصہ مشہور ہوٹل تھا شہر میں۔ اور وہ اس خستہ حال کینٹین کو چلاتا تھا۔

جی۔ی۔ی۔ی۔ی۔ی آپ تو یہی سوچ رہی ہوں گی نہ؟ پر ایسا کچھ نہیں ماسٹرز کر رہا ہوں"

"فزکس میں

فہد نے بڑے انداز میں آنکھیں دائیں بائیں گھمائیں۔ گردن فخریہ انداز میں اٹھائی

"چلو شانزہ"

اریبہ نے ایک ابرو چڑھا کر (مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں یہ جاننے میں) جیسا چہرہ بنایا اور شانزہ کا ہاتھ تھامے آگے بڑھی۔ جبکہ وہ ڈھیٹوں کی طرح اب بھی پیچھے آرہا تھا۔

"اچھا سنو مبارک ہو پتہ چلا تھا ادینہ کی ہاؤس جاب ہو گئی ہے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے بڑے دوستانہ انداز میں کہا۔اریبہ ایک جھٹکے سے رُکی دانت پیسے اور ماتھے پر بل ڈال کر مڑی۔وہ اتنے خونخوار انداز میں اُسے دیکھ رہی تھی کہ اس سے یوں بے تکلفی سے بات کرنے کی ساری ہمت ہوا ہوگئی فہد تھوک نگل کر رہ گیا۔پر وہ ہنوز ویسے ہی کھڑی تھی۔

فہد نے پھر ہاتھ کھڑا کیا اور اسے پر سکون ہونے کا اشارہ کرتا وہ واپس پلٹ گیا۔عقب سے شانزہ کا پر زور قہقہ کانوں سے ٹکرایا۔

****

"اے۔۔ے۔۔ے۔۔ے کول ڈاؤن برو"

فواد نے شازل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ سرخ چہرہ لیے بیٹھا تھا۔مٹھایاں بھی بھینچی ہوئی تھیں۔کچھ دور میدان میں میسم اکیلا پریکٹس میں لگا تھا۔جس کو دیکھ دیکھ کر شازل کا خون جل رہا تھا۔

"کیا کول ڈاؤن عادل عزیز کو دیکھا تھا اس رات پارٹی میں کیسے اس کے کندھے تھپک رہا تھا"

کندھا جھٹک کر شازل نے ہاتھ کو ہوا میں اٹھا کر نفرت آمیز انداز اپنایا۔فواد اور وہ ایک ساتھ کرکٹ میں آئے تھے ایک ہی شہر سے تعلق رکھنے کی وجہ سے دونوں کی آپس میں دوستی بھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" شازل غصہ نا کرنا یار پر دم ہے اس میں "

فواد نے خجل سا ہوتا ہوئے نظریں چرائی یں اور میسم کی تعریف کیے بنا نا رہ سکا۔

" کیا دم ہاں کیا دم !!! جوش سے کھیلتا ہے ہوش سے نہیں "

شازل نے دانت پیستے ہوئے اپنے سر کے قریب ہاتھ لا کر ہوا میں گھومایا۔اپنے ہی دوست سے میسم کی تعریف سن کر وہ اور آگ بگولہ ہو گیا تھا۔

" سن کل سیمی فائی نل میں اسے رن اؤٹ کروا "

فواد کی طرف آنکھیں سکیڑے وہ اب پوری طرح سرخ ہو رہا تھا۔نظریں میدان میں دوڑتے میسم پر ٹکی تھیں جو اس سردی میں بھی سلیولس ٹی شرٹ پہنے میدان میں بھاگ رہا تھا فواد نے چونک کر اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شک گزرا ہو۔

" دماغ ٹھیک ہے تمھارا "

فواد اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔اور کمر پر ہاتھ دھر کر نفرت کی آگ میں جلتے شازل کی طرف دیکھا۔

" تم سمجھ نہیں رہے کل لاہور قلندر اس کے دم پر جیتی تو سمجھ وہ گیا نیشنل ٹیم میں "

شازل نے ماتھے پر بل ڈالے پر سوچ انداز میں اسے قائل کرنے کی کوشش کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ غلط ہے برو "

فواد کی آواز مدھم تھی۔ کمر پر ہاتھ دھرے وہ اب بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔

" کچھ غلط نہیں دیکھ تو کھیل کل کے میچ میں میں کھیلوں گا سیمی فائی نل ہمارے دم پر جیتے گی کل لاہور قلندر اس کے نہیں "

شازل نے کھڑے ہو کر اس کندھے پر دباؤ ڈالا۔ فواد نے بے یقینی سے شازل کی طرف دیکھا جواب کمینی سی ہنسی ہنس رہا تھا۔

" ہمم ٹھیک ہے "

کچھ دیر سوچنے کے بعد فواد نے تھوڑی پر ہاتھ پھیر کر کن اکھیوں سے شازل کی طرف دیکھا۔ کہہ تو وہ ٹھیک رہا تھا سپر لیگ کے ہر میچ میں وہ چھایا ہوا تھا۔ اپنے ساتھ والے کھلاڑی کو تو بہت کم کھیلنے دیتا تھا۔

****

جم کا شیشے سے بنا دروازہ کھول کر فواد اندر داخل ہوا اور ارد گرد نظر دوڑا کر میسم کو تلاش کیا۔ رات بھر وہ شازل کی بات پر غور کرتا رہا اور پھر ان دونوں کے شاطر دماغ نے ایک منصوبہ تیار کیا جس کی بدولت وہ میسم کو اپنے جال پھنسا سکتے تھے۔ کچھ دیر تلاش کرنے کے بعد ہی ایک جگہ جا کر نظروں کی تلاش ختم ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم ویٹ لفٹنگ میں مصروف تھا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور لب ویٹ کے اوپر نیچے کرنے پر مختلف زاویے بدل رہے تھے کسرتی مضبوط بازو سلیولس شرٹ میں اس کی محنت کا واضح ثبوت تھے اب وہ پتلا سا کمزور سا میسم نہیں رہا تھا

فواد لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس تک آیا اور اس کے سر کی طرف کھڑا ہوا۔ وہ نظریں جھکائے کسرت میں اتنا مصروف تھا کہ اسے فواد کا پاس آکر کھڑے ہونے کا بھی پتا نہیں چلا۔

" میسم کیسا ہے برو "

اپنے اوپر سے آتی آواز پر میسم نے آنکھیں اوپر اٹھائی یں۔ ویٹ لفٹنگ کرتے ہاتھ رک گ ئے۔ فواد مسکرایا ۔ میسم جلدی سے ویٹ ایک طرف کرتا کھڑا ہوا۔

" ٹھیک فواد بھائی آپ سنائی یں "

پاس پڑے ٹاول کو کندھے پر گھمایا۔ اور مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اب وہ سر سے سب سنیئرز کو بھائی کہنا شروع ہو گیا تھا۔ اس کے سر سر کہنے پر اسد نے اسے ایک دن ٹوکا اور کہا یہاں کوئی کسی کا سر نہیں بس جو آپ سے سنیر ہے اس کو عزت دینے کے لیے بھائی لگا دو سا تھ تب سے اس نے سب کو بھائی کہنا شروع کر دیا۔

" بس طبیعت کچھ ناساز ہے یار کل سے بدن میں درد ٹمپریچر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے بچارگی سے آوازار صورت بنائی۔ آواز میں بھی نقاہت کا تاثر پیش کیا میسم جو اپنے چہرے کو ٹاول سے دھیرے دھیرے تھپتھپا رہا تھا ایک لمحے کے لیے رکا پریشان سی نظر فواد پر ڈالی کیونکہ کل سیمی فائی نل میں وہ دونوں ہی اوپنر تھے۔ اور پہلی پارٹنر شپ کا مضبوط ہونا جیت کے لیے بہت معنی رکھتا تھا

" اوہ تو ریسٹ کریں نا کل تو سیمی فائی نل ہے "

میسم نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ فواد نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا۔ پر چہرے پر وہی تھکاوٹ کے اظہار کو برقرار رکھا۔

" اور سناؤ بہت پریکٹس ہو رہی آجکل ماشااللہ یار بہت متاثر ہوا ہوں تمھاری اننگز سے یقین جانو "

فواد نے بھنویں اچکا کر ستائی شی نظروں سے میسم کی طرف دیکھا میسم اپنے مخصوص انداز میں تھوڑا سا شرما کر نظریں جھکا گیا۔ اور پھر پاس پڑی اپنی جم کٹ سے اپنی ہڈ کو نکالا

" شرمندہ کر رہے ہیں آپ "

میسم نے ہڈ کو چڑھایا اور مسکراہٹ کو دباتے ہوئے سامنے کھڑے فواد کو دیکھا۔ فواد نے ہلکا سا قہقہ لگایا۔

" چلو آج اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں کہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے خوشدلی سے کہا جس پر وہ بھی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔پورے سپر لیگ میں فواد سے اس کی یہ پہلی لمبی بات چیت تھی لیکن اپنی تعریف ان کے نام سے سن کر اسے دلی خوشی ہو رہی تھی کیونکہ وہ اس کے پسندیدہ بلے باز میں سے تھے۔

****

"کیا ہے آج پاگل کیوں ہو رہے ہے لوگ سارے"

ادینہ نے سٹاف روم کا دروازہ کھولا اور بیزار سے لہجے میں سامنے بیٹھی ماہ رخ سے پوچھا ابھی وہ ریسپیشن سے آ رہی تھی جہاں ویٹنگ ہال میں لگے بڑے سے ٹی وی کے آگے مریضوں کے ساتھ آئے تیمارداروں کی بھیڑ لگی تھی۔ماہ رخ اس کی بات پر بھرپور انداز میں مسکرا دی

"لاہوری ہیں پہلی دفعہ لاہور قلندر سیمی فائی نل تک آئی ہے"

ماہ رخ نے پاس بیٹھی روشبہ اور مہرین کی طرف آنکھیں گھما کر اشارہ کیا جو پرجوش انداز میں سٹاف روم کے ٹی وی کے آگے براجمان تھیں۔ادینہ نے بھی اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور پھر کندھے اچکاتی آگے بڑھی

"اچھا"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے مدھم سے لہجے میں لاپرواہی برتی اور صوفے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھی۔ صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندیں۔ وہ تو بہت کچھ بدل دینے کی طاقت رکھتا تھا ایک رات میں میرے دل کی دنیا بدل سکتا ہے تو لاہور قلندر کی سوئی قسمت بھی بدل سکتا ہے۔ دل میں عجیب سی گھٹن ہوئی۔

"ہے گائز چلو چلو تین ٹیکٹس سٹڈیم چلتے ہیں"

روشان کی پرجوش آواز پر ادینہ نے اپنی آنکھیں کھولی تو وہ بلکل سامنے کھڑا تھا۔ اور جوش میں چہرے پر سوالیہ انداز اپنائے کبھی ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کبھی ماہ رخ کی طرف اس کی صورت ہی بتا رہی تھی وہ بھی پاکستان کی اس نوے فیصد عوام میں سے ایک ہے جو کرکٹ کی شیدائی ہے۔ ادینہ کو وہ بھی اس وقت زہر لگا۔

ماہ رخ نے کان کھجاتے ہوئے جھوٹی مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور چور نظر ادینہ پر ڈالی۔ جواب سپاٹ چہرہ لیے روشان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"نو ویے ے ے ے ے۔"

ادینہ ایک دم سے اٹھی اور پاس پڑے سفید کوٹ کو اٹھاتی تیز تیز قدموں سے سٹاف روم سے باہر نکل گئی جبکہ ماہ رخ نے زبان کو دانتوں میں دبالیا اور روشان ہونق بنا دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جس سے تھوڑی دیر پہلے ادینہ باہر گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس رات سے ادینہ کے ساتھ وقت گزارنے کے بہانے تلاش کرتا رہتا تھا اور آج بھی اسی وجہ سے تین ٹکٹس لے کر آیا تھا۔ پر جس کے لیے اس نے اتنی مشکل سے یہ ٹکٹس لی تھیں اس کا ردعمل عجیب تھا۔

" اسے کیا ہوا "

مایوس سے آواز میں کہہ کر گردن ماہ رخ کی طرف موڑی۔ جو پہلے سے اس انتظار میں تھی کہ کب وہ اس حالت سے باہر آکر اس کی طرف دیکھے۔

" ان محترمہ کا قصور نہیں کرکٹ سے نفرت انہیں وراثت میں ملی ہے "

ماہ رخ نے رک رک کر گردن کو ہلاتے ہوئے لبوں کو بھینچ کر ادینہ کے رویے کی واضحات کی۔ جس پر روشان کی بھونیں اور حیرت سے اچک گئی یں

" مطلب "

روشان نے کچھ نا سمجھی کے انداز میں ماہ رخ کی طرف دیکھا جس نے گہری سانس لی

" مطلب کچھ نہیں تم نہیں سمجھو گے سنو تم جاؤ ہم پھر کہیں چلیں گے تمھارے ساتھ "

ماہ رخ نے معزرت کے انداز میں کہا جس پر روشان کا چہرہ اتر گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ کیا بھ ئی آئی لو کر کٹ اور اس دفعہ تو لاہور کا جشن دیکھنے والا ہو گا سیمی فائی نل ہے اسلام آباد "

" یونائیٹڈ کے ساتھ

روشان جلدی سے تھوڑا آگے ہوا اور پر جوش انداز میں ماہ رخ کو قائی ل کرنے کی کوشش کی۔

" اب تمہیں کیا سمجھاؤ ں وہ نہیں جائے گی کبھی "

ماہ رخ نے لبوں کو چبا کر سر گوشی جیسا انداز اپنایا۔روشان کچھ دیر پریشان حال سا کھڑا رہا پھر مریل قدم اٹھاتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔

****

" اچھا ادھر لاہور میں کس ہاسپٹل میں "

میسم کے پاؤ ں میں جو گر پہنتے ہاتھ رک گ ئے۔وہ ہینڈ فری کانوں میں گھسائے نیچے جھکا جو گر پہنتا جم کے لیے تیار ہو رہا تھا فہد کی بات پر دل کی دھڑکن منجمد ہوئی۔فہد اسے ادینہ کے بارے میں بتا رہا تھا کہ وہ لاہور کے کسی ہاسپٹل میں ہاؤ س جاب کر رہی ہے۔اور اسے یہاں آئے مہینے سے اوپر ہو چکا ہے۔بے ساختہ ہی وہ ہاسپٹل کا پوچھ بیٹھا جیسے اسے ملنے پہنچ جائے گا۔

" یہ تو معلوم نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد کی مایوس سی آواز نے اس کے دل کی تھمی دھڑکنوں کو بحال کیا۔ ساکت سا لمحہ پھر سے محرک ہوا۔ کیا مجھے جانا چاہیے اس کے پاس اور پوچھنا چاہیے کہ اب وہ خوش ہے نہ جو وہ چاہتی تھی میں نے وہ کر دیا وہ چاہتی تھی رشتے سے انکار میری طرف سے ہو۔

"پتا کر "

مدھم سی دور سے آتی آواز میں فہد سے کہا۔ اگر پوچھوں گا نہیں تو دور سے دیکھ ہی لوں گا کہ وہ خوش ہے نہ اب۔ ذہن منصوبے بنا رہا تھا اور دل کی رفتار تیز سے تیز ہو رہی تھی۔ دل کا یوں دھڑکنا بتا گیا تھا کہ میسم مراد محبت ابھی مری نہیں ہے اسی آب و تاب سے رگوں میں خون بن کر دوڑ رہی ہے اسی لیے اس کی ایک جھلک کو دیکھنے کا سوچ کر دل کے پمپ ہونے کی رفتار بڑھا دی تھی رگوں میں بہتے خون نے۔

"کیوں؟ "

فہد نے معنی خیز انداز میں پوچھا۔ جس پر وہ بھی جیسے ہوش میں آیا۔ وہ کہاں اب اس کی تھی کہ وہ فہد سے یہ کہتا کہ اس کا دیدار کرنے جائے گا۔ اپنے دل کو سکون دینے جائے گا۔

"ہاں ویسے سہی کہہ رہا تو کیوں کیوں پوچھ رہا ہوں میں ہاسپٹل کا "

گہری سانس خارج کی اور بے تاب سے دل کو سرزنش کیا۔ دوسری طرف فہد بھی کچھ دیر کے لیے خاموش ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھا چھوڑ یار سن آج کے لیے بیسٹ آف لک "

فہد نے جلدی سے اداسی کو دور کرتے ہوئے چہکتی سی آواز میں کہا۔آج دوپہر میں سیمی فائی نل تھا۔جم سے واپس آکر ان کی ٹیم میٹنگ تھی اوراس کے بعد سٹڈیم کے لیے روانگی۔

" اپنے پاس رکھ اپنا بیسٹ آف لک کہا تھا آج لاہور آجانا "

میسم نے خفگی بھرے لہجے میں منہ پھلایا۔اس کی زندگی کے اتنے بڑے دن میں اس کا کوئی اپنا اس کے ساتھ نہیں تھا بہت دل تھا کہ فہد ہی آجاتا پر وہ بھی نہیں آرہا تھا۔

" یار بہت کوشش کی تجھے پتا ہے نہ اب گھر والے یونیورسٹی بھی بہت مشکل سے جانے دیتے ہیں "

فہد نے بچارگی سی اپنے نا آنے کا جواز پیش کیا۔دوسری طرف خاموشی سی تھی۔ہاں سب گھر والے ایسے ہی ہوتے ہیں۔اس کے گھر والوں کے پاس ابھی تک اس کا یہ نیا نمبر بھی نہیں تھا جس کے بارے میں اس نے فہد کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہ کسی کو نمبر نہیں دے گا ابھی اس کا۔

" ہمم سمجھ سکتا ہوں "

آہستہ سی آواز اور اداس سا لہجہ۔گھر والے شدت سے یاد آئے تھے۔سب کی محبتیں ذہن میں گھوم گئی تھیں اتنا عرصہ تو کبھی دور نہیں رہا تھا وہ سب سے۔شدت سے گھر کی در و دیوار تک یاد آگئی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھا چل رکھتا ہوں اب جانا ہے "

تھوک نگلا گلے کی گلٹی نے ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے سفر کیا جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔نم آنکھوں کو جھپکایا۔

" جا میرے شیر مچا دے دھوم "

فہد نے پرجوش انداز میں کہا جس پر دونوں نے قہقہ لگایا اور پھر فون بند کرنے کے بعد وہ سر پکڑ کر بیڈ پر ڈھے سا گیا۔سب یاد آرہے تھے سب سب۔فون پر رابعہ کا نمبر ڈائی ل کیا۔فون کی رنگ جا رہی تھی۔

" ہیلو "

دوسری طرف حزیفہ کی آواز ابھری۔رابعہ کا فون اکثر اوقات اسی کے پاس ہوتا تھا وہ گیم کھیلتا تھا اس پر وہ بار بار ہیلو کہہ رہا تھا۔دل کیا فون سے نکال کر حزیفہ کو سینے سے لگا لے آنکھوں میں پانی چمک گیا اور سامنے کا منظر دھندلہ پڑ گیا۔وہ حزیفہ جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا تین ماہ سے اسے دیکھنے کو آنکھیں ترس گ ئی تھیں۔

جلدی سے فون بند کیا۔اور آنکھیں زور سے بند کر لیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" میسم سن یار یہ بال ایک کھیلوں گا اور ادھر آ جانا طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی "

فواد نے میسم کے کان کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔ اور بلے کو زمین پر مارا آواز بھی تھکی سی تھی۔ وہ لوگ لاہور سٹڈیم میں اسلام آباد یونائیٹڈ کے دو سو چالیس تک کے دیے گئے حدف کے خلاف بلے بازی کر رہے تھے۔ ابھی یہ تیسرا ہی اُو ور تھا جب فواد نے اس کی شروعات میں ہی اس سے اپنی طبیعت ناساز ہونے کی بات کی۔ میسم نے پریشانی سے فواد کے اترے چہرے کی طرف دیکھا۔

کوئی بات نہیں فواد بھائی آپ ایک سکور کے لیے پھینکو گیند میں کھیلتا ہوں پھر زیادہ لیکن ابھی پارٹنر "

" شپ نا ٹوٹے ہماری

میسم نے تسلی آمیز انداز میں فواد کے کندھے پر ہاتھ رکھا

" ہمم جلدی بھاگ آنا "

فواد نے پھر سے یاد دھانی کروائی میسم نے مسکرا کر تسلی آمیز نظروں سے دیکھا۔

" اوکے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے مسکرا کر ہاتھ کا اشارہ دیا اور پچ کی مخالف سمت کی طرف گیا۔فواد بلے بازی کے لیے وکٹ کے آگے جا کر کھڑا ہوا۔

" فواد وکٹ کے آگے جگہ سنبھال ہوئے لاہور قلندر کو دو سو چالیس کے حدف کا سامنا "

کمینٹری کی گونج میں کھچا کھچ بھرے سٹڈیم کا شور تھا۔میسم کو اب فواد کی طبیعت کی فکر ہو رہی تھی۔

" فریڈ گیند بازی کے لیے تیار "

کمینٹری کی بازگشت پر میسم نے تھوڑا سا پیچھے ہو کر کمر پر ہاتھ رکھا اور گیند باز پر نظریں جمائی یں۔

نیوزی لینڈ کا کھلاڑی فریڈ گیند کو ہاتھ میں تھامے اپنی جگہ سنبھال چکا تھا فریڈ بہت اچھا سپنر گیند باز تھا۔فریڈ نے بازو کو پیچھے لے جا کر گھمایا اور گیند اڑتی ہوئی فواد کی طرف بڑھی۔فواد نے بلا گھمایا میسم نے کمر پر سے ہاتھ ہٹایا اور بھاگنے کے لیے خود کو تیار کیا۔

" اور یہ فواد کے بلے سے گیند ٹکراتی میدان میں آصف گیند کے پیچھے بھاگتے ہوئے "

فواد نے بازو کو کم لچک دے کر گیند کو قریب ہی پھینکا۔اب اسلام آباد ٹیم کا فیلڈر گیند کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔فواد نے میسم کی طرف دیکھا اور میسم نے فوراً فواد کی طرف دوڑ لگائی۔گیند تیزی سے میدان پر لڑھکتی ہوئی جا رہی تھی اور رفتہ رفتہ رگڑ سے اس کی رفتار کم ہو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوہ یہ غلط کیا میسم نے میسم کو سکور کے لیے وکٹ کی طرف نہیں بھاگنا چاہیے "

کمینٹیٹر کی آواز کانوں میں پڑ رہی تھی لیکن خیال صرف فواد کی طبیعت کا تھا۔وہ اپنی پوری قوت لگا کر بھاگ کر اب پچ کے درمیان میں پہنچ چکا تھا لیکن یہ کیا سامنے فواد نے پھر سے پیچھے کی طرف دوڑ لگا دی۔اور وکٹ کے پاس واپس پہنچ کر اب ہاتھ کے اشارے سے وہ میسم کو پیچھے جانے کے لیے کہہ رہا تھا۔

" اور یہ کیا فواد رک رہے ہیں میسم کو اور پیچھے جانے کا کہہ رہے "

کمینٹیٹر کی الجھی سی آواز ابھری سب لوگوں کا شور زیادہ ہو گیا تھا۔میسم کو ایک لمحے کے لیے سمجھ نہیں آیا کیا کرے پر فواد واپس جا چکا تھا اب اس کو بھی پیچھے کی طرف ہی دوڑ لگانی تھی۔

" آصف کے ہاتھ میں گیند آ چکی ہے "

فیلڈر گیند کو ہاتھ میں تھامے تیزی سے مڑا۔میسم نے اپنی پوری جان لگائی بھاگنے میں اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔دماغ شل ہو گیا تھا اب کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

" میسم واپس بھاگتے ہوئے اور آصف نے وکٹ کا نشانہ لگایا "

کمینٹری اور لوگوں کی آوازؤں کا شور میسم کے کانوں کے پردوں سے ٹکرا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آصف نے فوراً گیند کو وکٹوں کی طرف پھینکا۔ میسم نے وکٹ سے تھوڑی دوری پر ہی بازو کو لمبا کیا اور چھلانگ لگانے کی شکل میں زمین پر گھسیٹتا ہوا آگے آیا۔ ٹک کی آواز سے گیند وکٹوں سے ٹکرائی اور اس کے اوپر پڑی ولز اڑتے ہوئے دور جا گرے۔

"او۔و۔۔و۔و۔وورریہ"

کمینٹیٹر کی افسردہ آواز کے ساتھ پورے سٹڈیم میں لاہور کی عوام کی ماتمی آہ ایک ساتھ گونجی اب سب کی نظریں ایک ساتھ امپائیر کی طرف اٹھیں۔ جس نے پر سوچ انداز میں دونوں ہاتھوں سے ہوا میں چکور نشان بنایا۔ کچھ لوگوں نے سروں پر ہاتھ رکھ لیے تھے کچھ ناخن چبانے لگے تھے اور کچھ الجھے سے بیٹھے تھے ۔

"اور یہ امپائیر نے فیصلہ تھرڈ امپائیر کے سپرد کیا"

کمینٹری گونجی اور میسم کے ساتھ ساتھ سب کے دل دھڑکنے لگے۔ میسم نے پریشانی سے نظریں تھرڈ امپائیر سکرین پر جمائی یں۔

"علی آپکو کیا لگتا ہے بلا لائین کو چھو گیا تھا"

کمینٹیٹر نے اپنے ساتھی کو مخاطب کیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ارسلان کچھ کہا نہیں جاسکتا ابھی آصف نے بہت شاندار طریقے سے وکٹوں کا نشانہ لگا ڈالا "

علی کی بھی الجھی سی آواز ابھری۔ میسم نے سامنے کھڑے فواد پر ایک نظر بھی نا ڈالی پر دماغ کی نسیں پھولنے لگی تھیں۔

" اور تھرڈ امپائر غور کرتے ہوئے "

کمینٹری کی بازگشت گونجی بورڈ سکرین پر بار بار وکٹوں سے ٹکراتی گیند اور بلے کی پوزیشن کو دکھایا جارہا تھا۔

" بلا ہوا میں محسوس ہو رہا ہے ارسلان لاہور قلندر کو ایک بہت بڑا نقصان "

علی کی افسوس سے بھری آواز گونجی لوگوں نے رونے جیسی شکلیں بنائی یں۔ تھرڈ امپائر نے آوٹ کا لفظ سکرین پر دکھایا۔اور میسم نے زور سے بلے کو ہوا میں چلایا۔

" اور یہ أوٹ "

کمینٹری کی آواز گونجی۔ چند لوگوں کا شور گونجا جو خوش ہو رہے تھے اسلام آباد کی ٹیم کے لوگ ایک دوسرے کے گلے لگ رہے تھے ہاتھ پر ہاتھ مار رہے تھے میسم مراد آوٹ ہو چکا تھا۔

" مسیم مراد دس گیند پر چوبیس سکور بنانے کے بعد رن أوٹ "

کمینٹری گونج رہی تھی سارے لوگ افسردہ صورتوں سے بیٹھے ہوئے تھے۔ فواد بھاگتا ہوا میسم کے پاس آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مسیم سوری یار بھاگا نہیں گیا "

فواد نے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر افسردہ سی آواز میں کہا میسم نے جھکی پلکیں اوپر اٹھائی یں آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ فواد کی نظروں میں نظریں گاڑیں میسم کی نظروں میں کچھ ایسا تھا کہ فواد خجل سا ہو کر نظریں چرا گیا۔

" سکور ہو سکتا تھا فواد بھائی ہم سپر لیگ جیت سکتے تھے "

سپاٹ چہرے کے ساتھ مدھم سی آواز میں کہہ کر وہ مڑا اور پھر سر جھکا کر پیولین کی طرف بڑھ گیا۔

" میسم مراد مایوسی سے پیولین کی طرف لوٹتے ہوئے "

کمینٹیٹر کی بازگشت سے دل عجیب سا بیزار سا ہوا بلے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ہوا میں گھما ڈالا۔

" علی یہ لاہور قلندر کو بہت بڑا نقصان ہوا ان کا بہترین بلے باز سیمی فائی نل میں نہیں کھیل سکا "

ارسلان کی افسوس بھری آواز گونجی۔ ابراہیم بلے کو پکڑے دائی یں بائی یں بازو چلاتا ہوا نشستوں کے درمیانی میں موجود زینے کو اتر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میرے خیال سے اب فواد اور ابراہیم کو پارٹنر شپ کو لانگ لاسٹنگ بنانا چاہیے کیونکہ میسم کے بعد اب اتنا ٹارگٹ مشکل ہے ان کے لیے "

علی نے ارسلان کو مخاطب کیا۔ میسم بھاری بھاری قدم اٹھا رہا تھا ہر شخص جانتا تھا آؤٹ ہونے میں اس کی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ خود کو ہی قصوروار سمجھ رہا تھا۔

"ہاں بلے باز کم ہیں اور میسم دس پر بھاری تھا "

ارسلان نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ میسم جلدی سے چینجنگ روم کی طرف جا رہا تھا۔ اور پھر لاہور قلندر برے طریقے سے شکست کھا کر سیمی فائنل سے باہر ہوئی۔

****

" چائے "

روشان نے چائے کے دو کپ ادینہ کے سامنے میز پر رکھے۔ ادینہ جو گردن پر ہاتھ رکھے اسے ہلکا ہلکا دبا رہی تھی مسکراتی ہوئی سیدھی ہوئی۔ وہ ہاسپٹل سے کچھ دوری پر ہی موجود ایک کے ایف سی میں بیٹھے تھے۔

" تھنکیو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے چائے کے کپ کو ہاتھوں میں تھامار وشان اب اس کے بلکل سامنے کرسی کو پیچھے کرتا ہوا براجمان ہوا۔وہ ابھی ہاسپٹل پہنچی ہی تھی جب کچھ دیر بعد روشان آیا اس کی شفٹ ختم ہوئی تھی اور چائے پینے کی آفر ادینہ کو کی جسے وہ رد نہیں کر سکی کیونکہ ابھی ڈاکٹر ثمرہ آئی نہیں تھیں جن کے ساتھ اس کی ڈیوٹی تھی آج آپریشن میں۔

"تو تم کیوں نہیں گئی اس دفعہ خیر پور "

روشان نے چائے کا سپ لے کر نظریں اٹھا کر سامنے ادینہ کی طرف دیکھا۔ہلکے سے سبز رنگ کے جوڑے میں اس کی سفید رنگت دمک رہی تھی میک سے بلکل بے نیاز سادہ سا چہرہ اتنا پر کشش تھا کہ سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔

ماہ رخ ویک اینڈ پر خیر پور گئی تھی لیکن ادینہ نہیں گئی تھی۔اور اسے یوں اکیلے لا کر روشان کو خوشگوار سا احساس ہو رہا تھا کیونکہ اس سے پہلے ماہ رخ کے ہوتے ہوئے اسے یہ موقع کبھی میسر نہیں آتا۔

"مجھے ڈاکٹر ثمرہ نے روکا ہے "

ادینہ نے چائے کے کپ کو نیچے کیا اور مسکراتے ہوئے معنی خیز انداز میں نظریں اٹھائی یں کیونکہ ڈاکٹر ثمرہ کے بارے میں سب جانتے تھے وہ کسی کو بھی کبھی بھی کوئی ٹاسک دے دیتی تھیں اور ہاؤس جابینز کی تو زیادہ درگت بنتی تھی ان کے ہاتھوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوہ آئی سی "

روشان نے ہلکا سا قہقہ لگایا۔اور گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پھر سے چائے کا سپ لیا۔

" اور آپ؟ "

ادینہ نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔روشان کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی۔

روشان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

" میرا مطلب آپ کیوں نہیں گ ئے "

ادینہ نے اس کے چپ رہنے پر اپنے سوال کی واضحات دی۔

" میں کہاں جاؤں "

لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ سجا کر روشان نے ادینہ کی طرف دیکھا۔

" مطلب؟ "

ادینہ نے نا سمجھی سے بھنویں اچکائی یں۔

" مما ہی تھی بس میری واحد فیمیلی ممبر وہ نہیں رہیں اب تو ان کے بعد "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان نے لب بھینچتے ہوئے فقرے کو ادھورا چھوڑا۔ادینہ کا چہرہ بھی ایک دم سے سنجیدہ ہوا۔ایک لمحے کو خاموشی ہوئی

" تو بابا؟ "

ادینہ نے جھجکتے ہوئے اگلا سوال داغا۔روشان کے چہرے پر ایک دم سے پژمردگی سی چھا گئی جسے ادینہ نے واضح طور پر محسوس کیا۔

" ائی ائی ایم سوری "

ادینہ نے شرمندہ سے لہجے میں گڑبڑا کر کہا۔روشان کی کیفیت عجیب سی ہو گئی تھی اس کے والد کے پوچھنے پر ادینہ پریشان سی ہوئی۔

" اٹس اوکے "

گھٹی سی آواز میں کہہ کر روشان نے گلا صاف کیا۔اور پھر چائے پر نظر جمائی

" ائی ایم بروکن چائی لڈ "

روشان کی دکھ بھری آواز پر ادینہ نے چونک کر جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا۔اس کے چہرے پر کرب تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں بہت چھوٹا تھا جب میرے پیرنٹس میں علیحدگی ہوئی میری مدر ڈاکٹر تھیں فادر بھی بہت بڑے ہارٹ سپیشلسٹ ہیں"

روشان نے زبردستی کی پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر ادینہ کی طرف دیکھا جواب دکھی سی بیٹھی تھی۔

"تو فادر سے ملتے ہو"

ادینہ نے نرم سے لہجے میں پوچھا روشان آج پہلی دفعہ اسے اپنے بارے میں بتا رہا تھا۔اور وہ سن کر اس کے دکھ کو محسوس کر سکتی تھی تو یہی وجہ تھی اپنی ماں کے گزر جانے کے بعد وہ اس بری برح ٹوٹا تھا کیونکہ وہ سنگل پیرنٹ چائلڈ تھا۔ادینہ کے ذہن نے کڑی سے کڑی ملائی۔

"نہیں مما نے کبھی ملنے ہی نہیں دیا ان سے"

پھیکی سی مسکراہٹ اور اداس آنکھوں میں بہت کچھ ادھورا سا تھا۔جس کو وہ محسوس کر سکتی تھی اچھے سے باپ کے بنا جینا کتنا کٹھن ہے یہ وہ بھی جانتی تھی۔

"اور اب"

ادینہ نے جھجکتے ہوئے پھر سے سوال کر ڈالا۔

"اب وہ یہاں پاکستان میں نہیں ہوتے باہر ہیں ان کی فیملی ہے وہ خوش ہیں اپنی زندگی میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے پیچھے ہو کر کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔

" اور ڈاکٹر عابد میرا مطلب ہے تمھارے ماموں کی فیملی میں کون کون ہے "

" ماموں کی ایک بیٹی ہے باہر ہے شادی کے بعد اب ممانی اور ماموں اور میں "

روشان نے مسکراتے ہوئے چائے کا سپ لیا۔ ادینہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

" میری ممانی سے بھی مل چکی ہو تم "

روشان نے شرارتی سے انداز میں مسکراہٹ دبائی۔ چائے کا سپ لیتے ہوئے کن اکھیوں سے ادینہ کی طرف دیکھا ادینہ نے حیرت سے ذہن پر زور دینے جیسے انداز سے آنکھوں کو سکوڑا۔

"ہیں کب کہاں؟ "

حیرانگی سے ذہن پر زور دیتے ہوئے سوال کیا۔ روشان اس کی حیرت پر بے اختیار مسکرا دیا۔

" ڈاکٹر ثمرہ میری ممانی ہیں "

روشان نے مسکراتے ہوئے شریر سے انداز میں کہا۔ اور دلچسپی سے ادینہ کے رد عمل کو دیکھا۔ جو واقعی میں حیرت میں ڈوب گ ئی تھی۔ ڈاکٹر عابد اور ڈاکٹر ثمرہ ہز بینڈ وائی ف ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نووے۔ے۔ے۔ے "

ادینہ کا منہ حیرت سے کھلا۔ جس پر روشان قہقہ لگا گیا۔

" یس میری ممانی ہیں وہ "

چائے کے کپ کو ایک طرف رکھ کر روشان نے اس کی حالت سے محزوز ہوتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھے۔

" دونوں کی پرسنالٹی کتنی مختلف ہے میرا مطلب ڈاکٹر عابدا تنے سافٹ اور وہ "

ادینہ ابھی بھی حیران سی تھی۔اور روشان مسلسل اس کی حیرانگی پر ہنس رہا تھا۔

" وہ ایسی صرف ہاسپٹل میں ہیں گھر میں بہت اچھی پولائیٹ لیڈی ہیں کبھی گھر چلنا تم اور ماہ رخ "

روشان نے مسکراتے ہوئے کہا

" ارے نہیں ڈر لگتا ہے "

ادینہ نے خوف سے نفی میں سر ہلایا۔اور پھر ایک دم سے کھڑی ہوئی۔

" اور یاد آیا تم سے باتوں میں پتا ہی نہیں چلا وقت کا ڈاکٹر ثمرہ جان نکال دیں گی میری "

عجلت میں اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر روشان کو جلدی کرنے کا اشارہ کیا۔جو مسکراتا ہوا اب ساتھ چل پڑا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"کیا بدتمیزی ہے یہ آپ بات کو بڑھا رہے ہیں"

اریبہ نے شانزہ اور عفت کو پیچھے کیا اور آگے ہوتے ہوئے سامنے کھڑے لڑکے سے تنک کر کہا جواب بدتمیزی کی حدیں عبور کرتا جا رہا تھا۔

"مس ئی لہ تو آپکی دوست کے ساتھ کے ہے یہ خود کو سمجھتی کیا ہے"

لڑکے نے دانت پیستے ہوئے سرخ چہرہ شانزہ کی طرف موڑا۔ جو پہلے سے ہی سانس پھولائے کھڑی تھی ماتھے پر شکن تھے اور صورت روہانسی ہو رہی تھی جس پر تزلیل کا احساس صاف واضح تھا۔

وہ لوگ پرزینٹیشن کے بعد ابھی ہال میں سے نکلے ہی تھے جب شانزہ نے اس لڑکے کو روک لیا تھا حدید نامی یہ لڑکا ان کی کلاس کا سب سے بدتمیز اور اکھڑ لڑکا تھا۔ ان کے پہلے سمسٹر کی فائی نل پریزنٹیشن تھی پوری کلاس کو یہ بات معلوم تھی کہ شانزہ کو سٹیج کا سامنا کرنا انتہائی کٹھن لگتا ہے۔ اور شانزہ نے سب سے درخواست بھی کی تھی کہ جب وہ سٹیج پر جائے تو سب کلاس فیلو اس کا حوصلہ بڑھائیں۔ لیکن یہ لڑکا اور اس کا گروپ خاص طور پر شانزہ کو پریشان کرنے کے لیے ایک عدد ایسا سیاہ چشمہ لے کر آیا تھا جس میں ایک طرف شیشہ تھا اور ایک طرف نہیں تھا جیسے ہی شانزہ سٹیج پر گ ئی اور بولنا شروع کیا تو حدید نے وہ چشمہ پہن لیا اب اس کے دوست جو کہ اس کے ارد گرد بیٹھے تھے وہ بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے شانزہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کی نظر اس پر پڑی تو معمول کے مطابق اس کے ذہن اس کی زبان کا ساتھ چھوڑنے لگا پھر اس لڑکے نے بد تمیزی کی حد یہاں تک ہی محدود نہیں رکھی بلکہ الٹے سیدھے سوال کرنے شروع کر دیے۔اور وہ جس بات سے ڈر رہی تھی وہی ہوا اس کی فائی نل پریزنٹیشن میں وہ اچھی کار کردگی نہیں دکھا سکی۔اور اب جب باہر نکلتے ہی شانزہ نے اسے روک کر اس کی اس بد تمیزی کی باز پُرس کی تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑنے لگا۔شانزہ کے ساتھ کھڑی اریبہ نے جب اسے روہانسی صورت بنا کر ہارتے دیکھا تو خود آگے ہوئی۔

"آپ پرزینٹیشن کے دوران اس طرح کی حرکتیں کریں گے ارریلیونٹ کویسچن کریں گے مزاق اڑائیں گے تو سنیں گے بھی ایک کلاس فیلو ہونے کے ناطے آپکو سپورٹ کرنا چاہیے کہ"

اریبہ نے دانت پیس کر سختی سے کہا۔جس پر وہ اب شانزہ سے رخ موڑ کر اریبہ کی طرف سیدھا ہوا اس کے چہرے پر موجود کمینگی دیکھ کر اریبہ کے الفاظ درمیان ہی دم توڑنے لگے۔

"میری مرضی میرا چہرہ تھا میں چاہے ٹوٹا چشمہ پہنوں یا کچھ بھی کروں آپ کو کیا مسئلہ ہے"

وہ اب اریبہ کے ساتھ بھی اسی بد تمیزی سے پیش آ رہا تھا جس سے وہ کچھ دیر پہلے شانزہ سے آ رہا تھا۔حدید کی اکڑ کی ایک وجہ ان کے گروپ میں کسی لڑکے کا نہ ہونا بھی تھا۔پوری کلاس میں واحد ان کا گروپ تھا جس میں کوئی لڑکا ممبر نہیں تھا عفت شرعی پردہ کرتی تھی شانزہ ویسے ہی تھوڑی دبو سی گاؤں کی لڑکی تھی شانزہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے گھبرا کر ساتھ کھڑی عفت کی طرف دیکھا پھر اریبہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو دفعہ کرو کیا اس کے منہ لگنا۔

"آپ جیسی چھوٹی ذہنیت کے لوگ ہوتے ہیں جو خود تو کسی قابل ہوتے نہیں آتا جاتا خاک نہیں لیکن کسی اور کو بھی اس مقام پر نہیں دیکھ سکتے"

اریبہ نے شانزہ کے ہاتھ کو کندھے پر سے اتار کر غصے سے آگے ہوتے ہوئے کہا۔جس پر حدید کے ماتھے پر شکن کی لکیریں اور بڑھ گ ئی۔وہ بپھر کے ناک پھلا گیا۔

"زبان سنبھال کر کس کو بول رہی ہیں آپ چھوٹی ذہنیت کا"

حدید ایک دم سے آگے بڑھا پاس کھڑے لڑکوں نے فوراًاسے کندھے سے پکڑ کر روکا۔اریبہ اس کی اس بد تمیزی پر سٹپٹا گ ئی۔ساری بہادری ایک پل میں ہی ہوا ہوئی۔اب آگے تو کوئی بات بھی سجھائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ کلاس کے بہت سے لوگ اب شانزہ کو ہی کہنے لگے تھے کہ مزاق ہی تو کر رہا تھا اتنا سریس کیوں ہو رہی ہیں یہ لڑکیاں۔

"کیا ہو رہا ہے یہ"

عقب سے آتی آواز پر سب مڑے تھے فہد اپنے چند ہم جماعت کے ساتھ کھڑا شرٹ کے بازو اوپر چڑھا رہا تھا سامنے کھڑے حدید کو خونخوار نظروں سے گھورا۔سنیرز کو دیکھ کر حدید کے ساتھ کھڑے کچھ لڑکے تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فوراً کھسک لیے تھے۔ فزکس ڈیپارٹمنٹ کا یہ بیج ویسے بھی پوری یونیورسٹی میں مشہور تھا۔ فہد تو اب اریبہ کو دیکھنے کے لیے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ آتا تھا۔

" ہاں کیا مسئلہ ہے "

حدید نے بڑے انداز سے اپنے دونوں بازو کو جھٹک کر ساتھ کھڑے لڑکوں کا ساتھ چھڑوایا۔ اریبہ نے حیرانگی سے فہد کی جانب دیکھا جو آج کچھ مختلف ہی انداز لیے ہوئے تھا۔ فہد کا اسی وقت پہنچنا اریبہ کو سکون دے گیا۔ ایسا لگا جیسے کوئی بہت ہی اپنا آگیا ہو۔

" تم دونوں چلو یہاں سے "

فہد نے اریبہ کی طرف رخ کیا اور ہاتھ کی انگلیوں کو ہلکی سی جنبش دیتے ہوئے دونوں کو وہاں سے جانے کے لیے کہا۔ اس کا یہ اپنائیت بھرا انداز عجیب طرح سے دل کو بھایا وہ الجھ سی گئی۔ الجھی الجھی سی پیچھے ہوئی۔

" تھپڑ مارا ہے اس لڑکی نے مجھے "

حدید نے ناک پھلا کر شانزہ کی طرف دیکھ کر ڈھٹائی سے جھوٹ بولا۔ فہد کے ساتھ کھڑے مضبوط لڑکے بھی قدم قدم اب حدید کی طرف بڑھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بھائی جھوٹ بول رہا یہ مہ۔۔میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا "

شانزہ نے گڑ بڑا کر اپنی صفائی دی جس پر فہد کے ساتھ کھڑے اس کے دوست نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے سینے پر اس انداز سے ہاتھ رکھا اور ہاتھ کے اشارے سے تینوں لڑکیوں کو جانے کے لیے کہا۔ جیسے کہہ رہا ہو ہم سب سنبھال لیں گے تم لوگ جاؤ یہاں سے۔شانزہ نے اریبہ کا ہاتھ پکڑا اور پھر تینوں تیز تیز قدم اٹھاتیں آگے بڑھیں۔

" پہلے اپنی حرکت بتا "

اریبہ اور شانزہ کے جانے کی دیر تھی فہد نے آنکھیں نکالتے ہوئے حدید کی طرف دیکھا۔ سنیرز کے تیور دیکھ کر حدید کے ساتھ تن کر کھڑے لڑکے اسے چھوڑ کر پیچھے ہونے لگے۔وہ دونوں ابھی آکر یونیورسٹی کے لان میں بیٹھی ہی تھیں جب سوجی گال اور سرخ آنکھ لیے حدید ان کے پاس آیا۔

" سنیں "

گھٹی سی آواز پر دونوں نے گردن اٹھا کر سامنے کھڑے حدید کی طرف دیکھا۔ جس کے چہرے پر تھوڑی دیر پہلے والی کوئی اکڑ موجود نہیں تھی۔

" آئی ایم سوری دوبارہ کبھی ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حدید نے شانزہ پر ایک نظر ڈالی اور پھر نظر جھکالی۔ شانزہ نے اٹس اوکے کے انداز میں بس گردن کو جنبش دینے پر ہی اکتفا کیا۔ حدید خاموشی سے پلٹا۔ شانزہ نے کچھ دور کھڑے فہد کی طرف تشکر آمیز نظروں سے دیکھا اور پھر حیرت سے منہ کھولے اریبہ کی طرف رخ کیا۔

" ارے واہ تمھارے ہیرو نے تو لگتا ہے بجا ڈالی ان کی "

شانزہ نے آنکھ کے بند کرتے ہوئے شرارت سے اریبہ کو چھیڑا۔ اریبہ نے سٹپٹا کر ارد گرد دیکھا مبادہ اس کے یوں فہد کو اسکا ہیرو کہنے والی بات کسی کے کانوں میں نہ پڑ گئی ہو۔

" بکواس بند میرا کوئی ہیرو نہیں ہے وہ "

اریبہ نے منہ پھلا کر گھور کر دیکھا جس پر وہ اور عفت قہقہ لگا گئی یں جبکہ وہ اب اپنے دوستوں کے ساتھ ایک طرف بیٹھتے فہد کی طرف دیکھ رہی تھی۔

****

تو جو نہیں کھیل رہا اتنا اچھا اسے نکال دو آسٹریلیا کے ساتھ سیریز کھیلنے جا رہے ہیں ہم کوئی معمولی بات "

" تو نہیں ہے ٹف ٹیم ہے وہ ہمیں اپنے بیسٹ لے کر جانے ہوں گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عادل عزیز نے میز پر کہنیوں کے بل بازو رکھ کر وثوق سے سامنے بیٹھے قومی ٹیم کے کپتان توقیر عامر کی طرف دیکھا۔

"سر یہ ایک لسٹ تیار کی ہے میں نے کچھ کھلاڑیوں کی جو گزشتہ دو سال سے کوئی کارکردگی نہیں دکھا رہے ہیں"

جہانزیب نے فراز جاوید کے ہاتھ سے پکڑ کر فائل عادل کی طرف بڑھائی۔

آسٹریلیا کے ساتھ سریز میچ سے پہلے کرکٹ بورڈ کے چیرمین عادل عزیز نے ایک میٹنگ طلب کی تھی جس کا پینل اس وقت چیرمین آفس کے میز کے گرد رکھی گ ئی نشستوں پر براجمان تھا عادل عزیز مسیم مراد کو آسٹریلیا کی سریز کے لیے ریکمنڈ کر رہا تھا۔

"تو ٹھیک ہے نہ اس لسٹ میں موجود جو بیٹس مین پہلے آسٹریلیا کی سریز کے لیے سلیکٹ تھا اسے نکال کر میسم مراد کا نام ڈال دو"

عادل عزیز نے آنکھوں پر ٹکے چشمے کو تھوڑا نیچے کرتے ہوئے۔ لسٹ پر نظریں جمائی یں اور پھر گہری سانس لے کر اپنا فیصلہ سنایا۔

"اوکے سر شازل کو نکال دیتے ہیں پھر اس سریز کے لیے پچھلے دو سال سے کوئی کارکردگی نہیں ہے اس کی۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فراز نے سر ہلاتے ہوئے کہا جس پر توقیر نے تائید کی اور بھرپور طریقے سے ساتھ دیا۔

اور لیٹر تیار کریں میسم مراد کے لیے اور آپ لوگوں میں سے کسی کو میری اس تبدیلی پر اعتراض ہو تو "

بات کریں "

عادل عزیز نے کن اکھیوں سے اپنے سامنے بیٹھے پینل پر نظر دوڑائی۔ سب نے نفی میں سر ہلایا۔

"گڈ "

عادل عزیز نے مسکرا کر جہانزیب کی طرف دیکھا۔ سپر لیگ کا فائنل اسلام آباد یونائیٹڈ کوئٹہ سے جیت گیا تھا۔ لیکن میسم مراد لاہور قلندر کی ہار کے باوجود بہت سے دلوں پر چھا گیا جن میں سے ایک عادل عزیز تھے۔ اسی لیے سپر لیگ کے فوراً بعد کھیلے جانے والے ٹورنامنٹ میں انہوں نے میسم کو قومی ٹیم میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

****

"بڑا مشہور ہو گیا ہے ویسے کھیلتا بھی تو اتنا اچھا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے دی سٹائی ل میگزین پر بنے میسم کے بڑے سے پوسٹر کو ستائی شی نظروں سے دیکھتے ہوئے بے ساختہ کہا اس کے بلکل برابر بیٹھی ادینہ جو بلا جواز اپنے موبائی ل سکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی بے ساختہ میگزین پر نظر دوڑا گ ئی۔

میسم سبز رنگ کے قومی کرکٹ یونیفارم میں مسکرا رہا تھا جب سے پاکستان آسٹریلیا سریز جیت کر آیا تھا میسم مراد پورے پاکستان کا ہیرو بن گیا تھا۔اور اب بھی پاکستان کے اس مشہور میگزین میں اس کا انٹریو چھپا تھا جس کے ساتھ جناب کا بہت بڑا پوسٹر تھا۔

کتنا بدل گیا تھا وہ جسم بھر گیا تھا بازو کسرتی مضبوط ہو گ ئے تھے چہرہ نکھر گیا تھا۔ادینہ نے ایک بھرپور نظر پوسٹر پر ڈالی اور پھر بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے نظریں چرائی یں۔

" بہت سے دلوں کو روند کر حاصل کی ہوئی کامیابی ہے "

مدھم سی آواز میں کہتی ہوئی سیدھی ہوئی۔خود پر بہت حد تک قابو پانا وہ سیکھ چکی تھی ماہ رخ نے اس کی بیزاری محسوس کرتے ہی جلدی سے شرمندہ سا ہوتے ہوئے میگزین کو بند کیا۔پھر کچھ یاد آنے پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گ ئی شرارت سے ادینہ کے ضبط کرتے چہرے کی طرف دیکھا۔

" ہمم اچھا سن شام کا کیا پلین ہے پھر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے الماری کے پٹ کو کھول کر ادینہ کی طرف پیٹھ موڑے کہا۔وہ جواب بند پڑے میگزین کو گھور رہی تھی چونک کر متوجہ ہوئی۔

" میرا ویسے کوئی موڈ نہیں "

ادینہ نے نخوت سے ناک چڑھائی۔اور بازو کو اوپر کرتی ہوئی چت لیٹ کر چھت کو دیکھا۔

" موڈ کو میں ٹھیک کرلوں گی آرام سے اور یہ ڈریس پہنو گی تم "

ماہ رخ الماری میں لٹکتے سرخ رنگ کے فراک کو لے کر مڑی یہ وہ فراک تھا جو ابھی کچھ دن پہلے ہی ماہ رخ نے اسے گفٹ کیا تھا۔جتنا وہ اس دن اس مہنگے سے فراک کو گفٹ کرنے پر خفا ہوئی تھی اس سے بھی زیادہ خفگی بھری نظر وہ اب ماہ رخ پر ڈال رہی تھی۔

" تمھارا دماغ ٹھیک ہے ڈنر ہے ایک عام سا "

ادینہ کے ماتھے پر خفگی بھرے شکن تھے تو منہ حیرت سے کھل گیا۔جبکہ وہ مسکراہٹ دبائے آنکھوں میں چمک لیے کھڑی تھی۔

" عام سا ڈنر تو نہیں روشان سپیشلائی زیشن کے لیے جا رہا اس کی اتنی بڑی خوشی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے مصنوعی خفگی طاری کرتے ہوئے اسے گھورا۔روشان کے فادر نے اس کو باہر سپیشلائی زیشن کے لیے بلوالیا تھااور وہ اس بات پر ادینہ کے بہت سمجھانے پر راضی ہوا تھا۔ان کی ہاؤس جاب کو چھ ماہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔اوراس دوران روشان اب اس سے اپنی ہر طرح کی بات ش ئی ر کرنے لگا تھا۔

اچھاتو اس کی اتنی بڑی خوشی پر میں یہ ریڈ رنگ کا ڈریس پہن کر چلی جاؤں دماغ ٹھیک ہے کیا تمھارا "

"

ادینہ نے اس کی ذہنی حالت پر شک کرنے جیسے انداز سے اسے گھورا۔

"جی جی بلکل ٹھیک ہے "

ماہ رخ نے سر کو زور زور سے ہلایا اور گھما کر فراک کو پلنگ پر ڈھیر کیا۔سرخ رنگ کا کلیوں والا خوبصورت فراک تھا جس کے گلے پر شیشے کا کام تھا۔

"نہیں میں یہ نہیں پہن کر جارہی "

ادینہ نے ایک نظر فراک پر ڈالی اور پھر عجیب بے یقین سی نظر ماہ رخ پر ڈال کر سر کو زور زور سے نفی میں ہلایا۔

"جارہی ہو "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے آنکھیں نکالیں۔اور پھر سے الماری کی طرف مڑی۔اب وہ اپنا کوئی جوڑا منتخب کر رہی تھی۔وہ مسلسل گانے گنگنا رہی تھی چہک رہی تھی۔

" تمہیں ہوا کیا ہے "

ماہ رخ کے عجیب سے انداز پر وہ الجھ گئی تھی اس کی معنی خیز باتیں اور شرارتی سی مسکراہٹ معمول سے ہٹ کر تھی۔

" کچھ نہیں پتا چل جائے گا تمہیں "

ماہ رخ نے اس کے پریشان ہونے پر ہلکا سا قہقہہ لگایا جس پر وہ اور ناک پھلا چکی تھی۔

" کیا؟ "

غصے سے گھور کر کہا۔ماہ رخ جلدی سے باہیں پھیلا کر آگے بڑھی۔

" کچھ نہیں تیار ہو اور یہی پہنو جلدی کرو "

اسے اپنے ساتھ لگایا اور پیچھے ہو کر بیڈ پر پڑے فراک کو اٹھا کر زبردستی اس کے ہاتھوں میں دیا۔اور اسے واش روم کی طرف دھکا دیا۔

" کبھی کبھی بہت فضول ضد کرتی ہو تم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے اس کی ضد کے آگے ہتھیار ڈالے ایک نظر فراک پر ڈالی۔

" چلو چلو لیٹ ہو رہا ہے "

وہ عجلت میں کہتی ہوئی اب اپنے جوڑے کو ہینگر میں سے نکال رہی تھی۔ادینہ کندھے اچکاتی آگے بڑھ گئی۔

****

مدھم شربتی سی روشنی میں ڈوبا ہوٹل کا پر فسوں ماحول جس میں لوگوں کی مدھم مدھم سی آوازیں اور برتنوں کے بجنے کی آوزیں گونج رہی تھیں۔یہ لاہور کے مہنگے ترین ہوٹلز میں سے ایک تھا۔

کار ایک چرچراہٹ سے پارکنگ ائیریا کے آگے رکی تھی۔اور میسم نے ہڈ کی ملحقہ ٹوپی کو اٹھا کر سر پر لے کر آگے سے کھینچا۔کار کی پچھلی سیٹ سے وہ نکلا تھا اور اب فرنٹ ڈور بھی بند ہو رہے تھے۔

وہ روشان کے بلکل سامنے کرسی پر بیٹھی تھی۔سرخ رنگ کے جوڑے میں دمکتی ہوئی گلے پر لگے نفیس سے شیشے کا کام اس کے چہرے پر اپنا عکس ڈال کر اسے ماورائی حسن دے رہا تھا۔ماہ رخ خود تو نک سک سے تیار ہوئی ہی تھی ساتھ اسے بھی کر ڈالا تھا۔

اور اب وہ واش روم کا کہہ کر اسے روشان کو اکیلا میز پر چھوڑ گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"!!!! ادینہ "

روشان نے دونوں کے درمیان موجود خاموشی کو توڑا وہ جو اپنے موبائل پر سکرین کو اوپری طرف اچھال رہی تھی روشان کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ بھاری پلکوں کو مسکارہ نے اور چار چاند لگا دیے تھے ۔

ہوٹل کا دروازہ دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا۔ ہڈ سے چہرے کو چھپانے کے سے انداز میں ساتھ موجود دو لڑکوں کا حلیہ بھی ملتا جلتا ہی تھا۔ جیبوں میں ہاتھ تھے اور پاؤں میں جو گرز

" مجھے تم سے کچھ کہنا ہے "

روشان نے الجھے سے انداز میں تمہید باندھی۔ اور پھر نظر جھکائی ادینہ اس کے انداز پر حیران سی تھی۔ اب تو ان میں اتنی بے تکلفی تھی پھر آج روشان اتنا سوچ سوچ کر کیوں بول رہا تھا۔

" ہے میسم وہ سامنے کارنر ٹیبل ٹھیک رہے گا "

طلحہ نے کونے میں لگے پر سکون میز کی طرف اشارہ کیا۔ مسیم نے اثبات میں سر ہلایا اور تینوں اب اس میز کی طرف بڑھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی "

ادینہ نے ناسمجھی کے انداز میں سامنے بیٹھے روشان کی طرف دیکھا۔اور مدھم سے لہجے میں گویا ہوئی۔

طلحہ اور ابراہیم کے پیچھے وہ اپنے موبائل پر نظریں جمائے منتخب کردہ میز کی طرف بڑھ رہا تھا جب اچانک بائیں طرف لگے میز کے منظر نے قدموں کو اس سے آگے بڑھنے سے روک دیا۔

وہی تھی سرخ فراک میں سجی سنوری ہوش ربا حسن کو دوبالا کیے ہوئے اس کی نظریں کیسے دھوکا کھا سکتی تھیں اور سامنے بیٹھا وہ لڑکا بھی وہی تھا۔یونیورسٹی کے اس منظر کو وہ کبھی نہیں بھلا سکا تھا ان چند ماہ میں جسے اس کے ذہن نے بارہا دہرایا تھا۔

لڑکا کوئی بات کررہا تھا ادینہ سے۔میسم کچھ ہی فاصلے پر ساکن سا کھڑا تھا۔لڑکے کی آواز مدھم سی تھی جو سہی سے اسے سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"ادینہ میں میں "

روشان نے شرمانے کے سے انداز میں تمہید باندھی۔ادینہ اس کے انداز سے الجھی سی یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ روشان اس وقت اس سے کیا بات کرنے والا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں آپ کے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں"

روشان نے سر جھکا کر ہمت جمع کرتے ہوئے دل کی بات کی۔ادینہ جو الجھی سی سمجھنے کو کوشش میں سر گرداں تھی اس کی رشتہ بھیجنے کی بات پر گڑبڑا سی گئی۔

"جی!!!!!"

آنکھیں پھیلا کر حیرت سے روشان کی طرف دیکھا۔

میسم کا دل اس دن کی طرح ہی گھٹن کا شکار ہونے لگا دیدار یار اگر اتنے عرصے بعد ہوا بھی تو کیسے ہوا۔لڑکے کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ ادینہ کو پرپوز کر رہا ہے۔

"غلط مت سمجھیے گا پلیز پلیز"

روشان اسکے حیران سے چہرے کو دیکھ کر فوراً گھبرا کر بولا۔اس کا حیران ہونا بنتا تھا کیونکہ روشان نے آج سے پہلے کبھی اشاروں میں بھی اسے یہ باور کروانے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ اسے پسند کرنے لگا ہے۔

"مجھے آپ اچھی لگتی ہیں آپ کے گھر ڈائریکٹ رشتہ بھیجنے سے پہلے آپ کو پرسنلی پرپوز کرنا چاہتا تھا"

روشان نے جھینپ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور سرخ رنگ کی مخمل کے کور والی ڈبیا کو میز پر رکھا۔ادینہ نے چونک کر ایک نظر روشان کو اور پھر ڈبیا کی طرف دیکھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سرخ رنگ کی ڈبی جیسے ہی اس لڑکے نے میز پر رکھی میسم کا لگایا گیا اندازہ یقین میں بدل گیا وہ واقعی ایک دوسرے سے رشتہ بنانے جارہے تھے۔

آہ۔دل سے ایک ٹیس اٹھی پر لب مسکرادیے آخر کار اس کی قربانی رنگ لائی۔ چلو کسی کو تو کسی کی محبت ملی۔

" کیا آپ میرا پرپوزل ایکسیپٹ کریں گی "

روشان نے گہری نظروں اور نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔ادینہ بوکھلا سی گئی۔ کیا کررہا ہے یہ میں نے تو اسے کبھی۔ادینہ نے الجھ کر سوچا۔

" میں "

ادینہ نے پریشان سے انداز میں گردن پر ہاتھ دھرا۔ماہ رخ کہاں مر گئی ہے۔ماہ رخ کو دیکھنے کی غرض سے گردن کو جو گھمایا تو لمحہ جیسے تھم گیا۔دشمن جاں دل کی سلطنت کا حکمراں۔زندان میں ڈال کر بھول جانے والا سامنے کھڑا تھا۔ جسم کے رواں رواں میں جیسے سنسنی سی دوڑ گئی۔ لمحہ بھر تو کو زبان گنگ ہوئی پورے وجود میں بس دل ہی محرک تھا۔

" میسم !!!!!! "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوررررکسی ویرانے کی بند کوٹھڑی سے آتی ہوئی آواز تھی۔وہ تھا حقیقت میں تھااب کی بار تخیل سے تراشا ہوا میسم نہیں تھا۔ادینہ کی خود پر نظر پڑنے کی دیر تھی میسم نے بجلی کی سی تیزی سے ہوٹل کے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

" ایک منٹ روشان "

ادینہ نے ہڑبڑاہٹ میں کرسی کو پیچھے دھکیلا اور تقریباً بھاگتی ہوئی بیرونی دروازے سے نکلتے میسم کے پیچھے دوڑی۔روشان جو ادینہ کے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش میں تھا میسم کو دیکھ ہی نہ پایا کہ ادینہ اس کے پیچھے بھاگی ہے۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اب ہوٹل کے دوطرفہ لان کے درمیان موجود سرخ اینٹوں کی راہداری پر چلتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف جارہا تھا۔

" میسم میسم "

شیشے کے دروازے کو دھکیل کر باہر آتے ہی ادینہ نے چیخنے کے انداز میں میسم کو آواز دی اس کے قدم تھم گئے تھے پر وہ مڑا نہیں۔ادینہ پھولتی سانسوں کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتی اس تک آئی۔اور بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے میسم کو اپنی طرف گھمایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لمحہ تھم گیا تھا۔جولائی کی گرمی اور حبس زدہ رات میں ایسا لگا ہوا کے ساتھ سب تھم گیا ہو۔میسم نے گہری تڑپتی نظر اپنے سامنے کھڑی ادینہ پر ڈالی۔دمکتی رنگت ہوش ربا حسن کچھ بھی تو نہیں بدلہ تھا اس آٹھ نو ماہ کے عرصے میں۔دھڑکن اپنی رفتار بڑھا چکی تھی۔

وہ جو سوچا تھا ملے گا تو تھپڑوں کی برسات کر دے گی اس کی آنکھیں نوچ ڈالے گی اس کا سر پھاڑ دے گی اب جب وہ لمحہ تھا تو دل کیا گھٹنوں کے بل ڈھے جائے اس کے قدموں میں اور پھوٹ پھوٹ کر رو دے اپنی بے بسی پر

"تم کیوں کیوں گ ئے تھے اس دن "

گھٹی سی آواز جیسے گلے میں کچھ اٹک رہا ہو۔وہ جو اس کی چہرے پر خوشی کی تلاش میں کوشاں تھا ضبط سے آنسو مسکراہٹ میں چھپائے۔

"تم خوش ہو نہ؟ "

میسم نے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے گھٹی سی آواز میں پوچھا۔سوال کچھ تھا تو جواب کچھ ادینہ نے تڑپ کر سامنے کھڑے اس ظالم کی طرف دیکھا جو پھول بننے سے پہلے ہی محبت کی کلی کو ایسے مسل کر گیا تھا کہ اس کلی کی خوشبو اس کی روح سے آج تک نا جا سکی تھی۔

"!!!!! خوش ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے حیرت سے آنکھیں سکیڑ کر ماتھے پر شکن ڈالے اس کے عجیب سے جواب کو نا سمجھی میں دہرایا۔

ایک دم سے دماغ جیسے تپ گیا۔دل کی دنیا تہس نہس کر کے پوچھتا ہے خوش ہو نہ ؟۔

"تم نے میرے ساتھ گھر والوں کے ساتھ اتنا بڑا دھوکا کیا اگر یوں جانا تھا تو جب بار بار میں تمہیں کہتی رہی تب کیوں نہیں انکار کیا تم نے؟"

غصے میں جیسے پھٹ ہی تو پڑی تھی وہ۔وہ جو غم سے پھٹتے دل کو بمشکل سنبھالے کھڑا تھا اس کے یوں چلانے پر گڑ بڑا سا گیا۔

" بولو اتنی تکلیف اتنی ذلت تمہیں شرم بھی نہ آئی ہم میں سے کسی پر ترس بھی نہ آیا "

وہ رو رہی تھی آواز پھٹ رہی تھی میسم نے نا سمجھی کے انداز میں ماتھے پر شکن ڈالے اسے کیا ہوا ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہے اس کے لیے ہی تو کیا تھا میں نے سب۔وہ الجھ سا گیا۔

"کیوں کیوں کیا تم نے ایسا؟ "

ادینہ نے آگے بڑھ کر اب اس کی پتلی سی ٹی شرٹ نما ہڈی کے گریبان کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ادینہ کے یوں خود پر جھپٹنے پر وہ بمشکل خود کو گرنے سے سنبھال پایا۔وہ بار بار ایک ہی سوال کر کے اس کو جھنجوڑ رہی تھی۔وہ اپنی زندگی کا اتنا اہم لمحہ چھوڑ کر یہ ڈرامہ کیوں کر رہی تھی۔ میسم کا دماغ شل ہونے لگا۔ایک دم سے ضبط ختم ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تمھاری خاطر تمھاری خاطر کیا سب پاگل لڑکی "

میسم نے اسے کندھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکا دیا۔تڑپتا وجود تھم سا گیا ادینہ نے حیرت سے آنکھوں کو سکوڑا۔

"میری خاطر "

میسم کے گریبان پر گرفت ڈھیلی ہوئی۔افف تو میسم مراد وہ جو میں چار سال تک رٹ لگاتی رہی دل نے دھڑکنا بند کیا۔حیرت سے اپنے سامنے کھڑے میسم کی طرف دیکھا

"ہاں تمھاری خاطر کیا سب میں نے "

میسم نے مدھم سی آواز میں کہا۔اور وہ اس کی عقل پر ماتم کناں تھی۔ایک دم سے ماتھے پر شکن ابھرے

تو میری خاطر تمہیں مجھے نکاح کے روز ہی چھوڑ کر جانا تھا بولو تب جب سب ٹھیک ہونے چلا تب "

"تمہیں یاد آیا اور میرے اقرار کے بعد وہ بھی

ادینہ نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔میسم نے دکھ بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائی

"کیوں کہ مجھے پہلے معلوم نہیں تھا کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو "

میسم نے گہری سانس لی۔ادینہ کی آنکھیں پھیل گ ئی یں

"!!!!!! واٹ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کا منہ کھل گیا تھا آنکھوں کو جھپک کر میسم کی کہی ہوئی بات کو پھر سے ذہن میں دہرایا

" مجھے لگتا تھا میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ تم سب بھول جاؤ گی لیکن میں غلط تھا "

میسم نے جیبوں میں ہاتھ ڈال کر آسمان کی طرف چہرہ کیا اور آنکھوں سے امڈ آنے والے آنسوؤں کو انکھوں کے اندر ہی جزب کیا۔وہ اُسی حالت میں ہونق سی بنی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔

" لیکن تمھارے دل میں تو پہلے سے کوئی بستا تھا "

میسم نے گلے میں اٹکے آنسوؤں کے گولے کو ضبط سے نگلا۔

" تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا "

ادینہ نے الجھتے ہوئے آہستہ سی آواز میں سوال کیا۔وہ کیا کہہ رہا تھا کس سے محبت کونسی محبت کس کی بات کر رہا تھا وہ۔

ادینہ کیوں کر رہی ہو یہ سب کیوں کسی اور کو دل میں رکھ کر تم مجھ سے نکاح کرنے چلی تھی مجھے کہتی تو ایک دفعہ اس کا بتاتی تو نہ مجھے بھاگنے کی ضرورت پڑتی اور نہ تمہیں ایسے رو رو کر زبردستی میرا ساتھ قبول کرنے کی "

میسم نے ایک ہی سانس میں سب کچھ کہہ دیا اور سامنے کھڑی ادینہ پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم پاگل ہو گیا تمہیں معلوم بھی ہے میں کس سے محبت کرتی ہوں تم سے ڈیمڈ تم سے"

"مجھ سے؟"

میسم نے چونک کرادینہ کے چہرے کی طرف دیکھا جو آنسوؤں سے تر تھا ذہن ایک دم سے سائیں سائیں کرنے لگا۔ کیا تھی اس کے سامنے کھڑی یہ لڑکی اندر بیٹھا وہ شخص جس کی خاطر پہلے یہ مجھ سے انکار کروانے پر بضد تھی اور اب میسم نے حیرت سے ادینہ کی طرف دیکھا۔ وہ اب معصومیت سے آنسو بہا رہی تھی۔ اور اس کے ذہن میں ہتھوڑے چل پڑے اس کے اچانک محبت کے اظہار پر اور دماغ تیزی سے دوڑنے لگا۔

تھوڑی دیر پہلے اگر میں یہاں نہ آتا تو یہ اُس کے نام کی انگوٹھی پہن رہی ہوتی اور اب۔۔۔۔۔

تو پہلے بھی تو میں ہی میسم تھا جس سے اسے اتنی نفرت تھی مجھے ایک نظر نہیں دیکھنا چاہتی تھی چار سال تک مجھ سے انکار کرنے کی بھیک مانگتی رہی اور آج کہہ رہی ہے کہ اسے۔۔۔۔

نہیں نہیں اس وقت کے میسم میں اور آج اس کے سامنے کھڑے میسم میں زمین آسمان کا فرق ہے تو کیا اب اسے میری کامیابی سے اوہ خدا۔۔۔

میسم نے غور سے ادینہ کا چہرہ دیکھا کتنا معصوم چہرہ تھا لیکن کتنی خود غرض تھی وہ۔ جب میں بیکار تھا تو اسے اس لڑکے کے ساتھ محبت تھی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی اور آج اگر میں دسترس میں نہ آتا تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُس کی ہونے بھی جا رہی تھی اور اب جب میں کامیاب ہو گیا تو میسم نے افسوس سے ادینہ کی طرف دیکھا۔

میسم مراد یہ ہے وہ لڑکی جس کی خاطر تم نے سب کچھ قربان کر ڈالا۔ میسم پر ادینہ کی اپنی طرف سے گھڑی ہوئی حقیقت دوسری دفعہ آشکار ہو رہی تھی۔

" اچھا!!!! کب سے ہوئی تمہیں مجھ سے محبت بائی دے وے "

میسم نے طنز بھری مسکراہٹ سجا کر سامنے کھڑی معصوم چہرے والی خود غرض حسینہ کو دیکھا جو شائد صرف پیسے سے محبت کرتی تھی۔ انسانوں کی ان کے دل کی شائد کوئی وقعت ہی نہیں تھی اس کی نظر میں۔

ادینہ نظریں جھکا گئی۔

" اُسی رات سے جب تم میرے پاس آئے تھے اور تمھاری آنکھوں میں "

ادینہ نے نظریں جھکائے دھیرے سے کہا۔ آواز میں تلخی سختی سب پل بھر میں ختم ہوئی۔ ہاں آج بتا دوں گی ساری تڑپ اور بتاؤں گی کہ کتنا پیار کرنے لگی ہوں پاگل تمہیں مجھے تو خود خود پر یقین نہیں رہا میں کتنا چاہنے لگی ہوں تمہیں ادینہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ سوچا۔

" اچھا تو تب سے تم مجھ سے محبت کرنے لگیں ہاں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے زور سے قہقہ لگایا قہقہ اتنا زور کا تھا کہ آنکھوں میں تکلیف سے آنسو آگ ئے۔دل کو جیسے کوئی روند رہا تھا۔کیا اوقات تیری کچھ بھی نہیں۔کچھ بھی نہیں سب کھیل ہے پیسے کا شہرت کا میسم کی سوچ کے گھوڑے دوڑ رہے تھے۔

"ہاں تب سے اور میں نے۔۔ "

ادینہ نے دونوں ہتھیلوں کو آپس میں ملایا اور نظریں اوپر اٹھائی یں ابھی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ میسم کے چہرے کی سختی اس کے چہرے پر موجود ناگواری حقارت دیکھ کر وہ بات کو ادھورا چھوڑ گ ئی۔

"یہ جان کر بہت خوشی ہوئی مس ادینہ کہ آپکو مجھ سے محبت ہو گ ئی لیکن پتا ہے کیا؟ "

میسم نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

" مجھے اب تم سے محبت نہیں رہی "

کندھے اچکا کر اپنے اندر ہونے والی تکلیف کو چھپایا۔

وہ جو اندر بیٹھا ہے اب خدارا اسے میری جیسی اذیت سے مت دوچار کرنا جاؤ اور جا کر اس کا پرپوزل

" ایکسیپٹ کرو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے دانت پیستے ہوئے حقارت بھری ایک نظر ادینہ پر ڈالی۔وہ حیرت سے گنگ کھڑی تھی۔وہ کیا کہے جا رہا تھا ایسا کیوں کر رہا تھا۔

" بائے "

میسم نے لب بھینچے جبڑے ایک دوسرے میں ایسے پیوست تھے کہ چہرے پر لائن بن گ ئی تھی۔ادینہ کو وہیں حیران سا چھوڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔وہ جو عجیب کشمکش کا شکار تھی اچانک ہوش میں آ کر میسم کے پیچھے بھاگی۔

" میسم میری بات سنو یہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو "

ادینہ غصے سے چلاتی اس کے پیچھے بھاگی

" تم تم کیا کہہ رہے ہو میری بات سنو پلیز "

وہ اتنا اونچا چیخ رہی تھی ارد گرد سے گزرتے لوگ گردنیں گھما گھما کر اسے دیکھ رہے تھے

"میسم رکو میری بات میسم۔م۔م۔م۔م۔ "

پر وہ تو جیسے کچھ بھی سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کان کو موبائل لگائے ہوٹل کے گیٹ سے باہر نکل گیا۔ادینہ روہانسی سی ہو کر دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کررکی جو وہ بولنے کی قوت لگانے کے لیے بند کیے ہوئے تھے۔

پھر تیز تیز قدم اٹھاتی واپس ہوٹل کے ہال میں آئی جہاں ماہ رخ اور روشان پریشان سے میز پر بیٹھے تھے کھانا لگ چکا تھا جوں کا توں ان کے آگے دھرا تھا ادینہ پسینے میں بھیگی ہوئی تھی اور چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ماہ رخ اور روشان اسے اسطرح کی حالت میں دیکھ کر پریشان سے ہو گئے۔

"ماہ رخ مجھے گھر جانا ہے"

ادینہ نے ہاتھ کی پشت سے آنسو گال پر سے رگڑ ڈالے اور چور سی بے زار نظر روشان پر ڈالی۔

"کیا ہوا ادینہ ؟"

ماہ رخ بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی ابھی تک تو وہ یہی سوچ رہی تھی کہ ادینہ باہر صرف کچھ دیر روشان کے پرپوزل کو سوچنے گئی ہے اور کچھ دیر میں فیصلے کے ساتھ واپس آئے گی پر اس کی حالت تو اسے پریشان کر گئی تھی۔

"ماہ رخ پلیز مجھے ہاسٹل جانا ہے اسی وقت"

میسم پر چیخنے کی وجہ سے گلا پھٹ سا گیا تھا اور آنسو سے تر آواز بھاری ہو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلیں چلتے ہیں آئی گیس ادینہ ناٹ فیلنگ ویل "

روشان جلدی سے گاڑی کی چابی اٹھاتا کرسی سے اٹھا۔

"نہیں روشان پلیز بہت شکریہ آپکا ماہ رخ ٹیکسی سے جانا ہے مجھے "

ادینہ نے ہاتھ کے اشارے سے نظریں چراتے ہوئے روشان کو روکا اور پھر ماہ رخ کی طرف رخ کیے سخت لہجہ اپنایا ماہ رخ سٹپٹا کر اٹھی ایک شرمندہ سی نظر روشان پر ڈالی جس نے آج کے دن کے لیے اتنا اہتمام کیا تھا حتی کہ جو فراک ادینہ پہنے ہوئے تھی وہ بھی حقیقت میں روشان کی طرف سے ہی دیا گیا گفٹ تھا

ماہ رخ نے جلدی سے بیگ کو اٹھا کر ادینہ کے پیچھے قدم بڑھا دیے جبکہ روشان ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح سرخ ڈبیا پر نظریں جمائے کھڑا تھا۔

****

"کیا مطلب اس کا کہ وہ کہہ رہا تمھاری وجہ سے تمہیں چھوڑ کر گیا "

ماہ رخ نے الجھ کر ادینہ کے روتے چہرے پر نظر ڈالی وہ جب سے آئی تھی تب سے روئے چلی جا رہی تھی۔

"ہاں اور اور یہ کہ میں کسی اور سے محبت کرتی تھی اس لیے مجھے چھوڑ گیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے سرخ چہرے کے ساتھ روتے ہوئے میسم کی عجیب وغریب باتیں بتائی یں۔جس پر ماہ رخ کا رد عمل بھی بلکل وہی تھا جو کچھ دیر پہلے میسم کے سامنے اس کی باتیں سن کر ادینہ کا تھا۔

" بکواس کر رہا سب "

ماہ رخ حیران سی ہو کر پلنگ پر اس کے پاس بیٹھی۔وہ سرخ فراک میں اب سرخ چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

" تم نے بتایا نہیں اسے کہ تم اس سے "

ماہ رخ نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔

" بتایا ہے "

ماہ رخ نے تڑپ کر بازو گود میں رکھے۔

" کیا کہتا پھر "

ماہ رخ نے تجسس بھرے انداز میں اگلا سوال داغا۔

" کہتا بہت خوشی ہوئی یہ جان کر پر میں تم سے اب محبت نہیں کرتا "

ادینہ نے آنسوؤں کو پیتے ہوئے میسم کے الفاظ دھرائے۔ماہ رخ نے حیرت اور افسوس سے منہ پر ہاتھ رکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مطلب وہ پہلے بھی نہیں کرتا تھا وہ کبھی نہیں کرتا تھا تو پھر مجھے کیوں ہو گئی اتنی محبت اس سے "

ادینہ نے گھٹنوں کو سمیٹ کر سر اس پر رکھ دیا۔کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

" اس کا کوئی پتہ کوئی نمبر لیا "

ماہ رخ نے فوراً ذہن میں آنے پر اس سے پوچھا۔ادینہ نے روہانسی صورت بنائے سر نفی میں ہلا دیا۔اور پھر سر گھٹنوں میں دے دیا۔ماہ رخ نے دکھ سے اس کی طرف دیکھا کتنی مشکل سے سنبھلی تھی وہ اور آج کے دن ہی میسم کو ٹپکنا تھا خود غرض ذلیل کہیں کا ماہ رخ نے دانت پیس کر سوچا۔

پھر ادینہ کی طرف دیکھا جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔

" ادینہ کیوں ایسے بے غرض انسان کے لیے روئے چلی جا رہی ہو "

ماہ رخ نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا اور نرم سے لہجے میں کہا۔پر اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔

" اور وہ جو تم سے اتنی محبت کرتا ہے اتنی چاہت سے تمہیں پرپوز کرنے جا رہا تھا "

ماہ رخ کا دھیان اچانک روشان کی طرف گیا تو ڈپٹنے کے سے انداز میں کہا۔ادینہ نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا۔

" پلیز ماہ رخ میں نے کبھی نہیں سوچا اس کے بارے میں "

روہانسی صورت بنائے بے زاری سے کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"توسوچ لو نہ گھر بات کرو "

ماہ رخ نے پھر سے بازو پر دباؤ ڈالا ادینہ نے نخوت سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔

"پلیز ماہ رخ "

غصے سے بھری نظر ماہ رخ پر ڈالتی وہ اب اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

****

یہ بہت ہی خوبصورت دو کمروں کا اپارٹمنٹ تھا جس کے ایک طرف خوبصورت اوپن کچن اور لاونج تھا۔ دائیں طرف کے کمرے میں لگے بیڈ پر میسم کان سے فون لگائے چت لیٹا تھا۔ یہ اپارٹمنٹ وہ پچھلے دو ہفتوں سے طلحہ کے ساتھ شئیر کر رہا تھا۔

"تم گھر آؤ تو سہی ایک دفعہ میں ساتھ ہوں تمھارے "

جواد احمد نے پھر سے التجائی انداز میں کہا۔ میسم نے آنکھیں بند کیں اور پلکوں کو انگلی کی پوروں سے مسلا۔ سر میں شدید درد تھا اور بھوک سے براحال ادینہ کی وجہ سے وہ اتنی بھوک کے باوجود کھانا چھوڑ آیا تھا

جواد احمد نے زبردستی فہد سے میسم کا نمبر نکلوالیا تھا۔ اور اب وہ تین دن سے تقریباً روز ہی فون کر کے میسم کو گھر آکر معافی مانگنے کی ترغیب دے رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کیسے سامنا کروں گا سب کا چاچو "

میسم نے شرمندہ سی آواز میں وہی فقرہ دہرایا جو وہ اتنے دن سے کہہ کر جان چھڑا رہا تھا۔ جن حالات میں جیسے وہ سب کا دل دکھا کر آیا تھا اب ہمت کہاں سے لائے ان ٹوٹے دلوں کو جوڑنے کی۔

" جس ہمت سے بھاگ گئے تھے سب چھوڑ کر اس ہمت سے "

جواد نے سخت لہجے میں ڈپٹا۔ میسم نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا اور آنکھیں کھولیں لمبی پلکوں کی جھالر اٹھی تھی گہری آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ دماغ کی نسیں ابھی تک ابھری ہوئی تھیں ادینہ کا روتا چہرہ بار بار نظروں کے سامنے آ رہا تھا۔ دل مچل رہا تھا اور دماغ اسے پکڑ پکڑ کر واپس تھپک رہا تھا۔

چاچو بابا اور دادا ابو پھر سے مجھے کرکٹ چھوڑنے کا کہیں گے اور آپ جانتے ہیں میں یہ نہیں کر سکوں گا "

میسم تھکی سی آواز میں دل کے ڈر کو زبان پر لے آیا کہ وہ کیوں نہیں آنا چاہتا گھر۔ بچپن سے ہی گھر میں کرکٹ کے نام سے بھی نفرت کی جاتی تھی اس کی وجہ جواد احمد ہی تھے جنھوں نے کرکٹ کی وجہ سے ڈاکٹری پاس نہیں کی تھی۔

" کیا پتا وہ ایسا نہ کریں دیکھو تو ایک دفعہ آ کر ادینہ سے شادی تمھاری نہیں ہو گی یہ میری گارنٹی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جواد نے نرم سے لہجے میں سمجھایا ادینہ کے نام پر دل پر ضرب لگی۔کاش کاش میں اس لڑکی کی حقیقت پہلے جان جاتا تو کبھی یہ۔۔۔۔۔۔

پر تب میں کیا گھر سے بھاگتا؟خود سے ہی سوال کر ڈالا ذہن کتنی ہی ڈوریوں کو الجھائے ہوئے تھا جن کا سرا کھو گیا تھا۔

" جو ہونا تھا وہ ہوا کیا تم نے غلط پر شکر ہے اللہ کا کہ اس کا نتیجہ خدا نے اچھا نکالا "

وہ ہمہ تن گوش چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا اور جواد احمد کی باتیں سن رہا تھا۔گھر والے اسے بھی شدت سے یاد آتے تھے۔دل ان سے ملنے کے لیے ہمک رہا تھا پر ایک ڈر کہ ان کو پا کر پھر سے کرکٹ کو چھوڑنا پڑے گا ۔اور اس نام پر آ کر جو اس نے اتنی تیزی سے کمایا تھا اب واپسی مشکل تھی بہت مشکل۔

" چا چو یہ نتیجہ آپکو ہی اچھا لگتا ہے بس "

مایوس سی آواز میں کہا۔اور جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا

" دادا ابو اور بابا "

گہری سانس لی اور بات ادھوری چھوڑ دی۔سارا مس ئی لہ تو ان کا تھا ادینہ سے شادی تو اب کسی صورت نہیں ہو سکتی تھی اور نہ وہ کرنا چاہتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میں تمھارے ساتھ ہوں تم بس آجاؤ "

جواد احمد نے پھر سے اپنے ساتھ ہونے کا حوصلہ دیا۔ میسم نے گہری سانس لی لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری دل جانے کی ہمت باندھنے لگا۔

****

" میں چھوڑ دیتا ہوں "

فہد نے قریب آکر مہذب انداز میں کہا۔ اریبہ نے چونک کر گردن موڑی تو فہد سن گلاسز لگائے لبوں پر مخصوص محبت بھری مسکراہٹ سجائے پاس کھڑا تھا۔ دل عجیب ہی طرز سے دھڑکا وہ گھبرا گئی

اریبہ کا آٹو یونیورسٹی کے گیٹ کے آگے کھڑا تھا جسے آٹو والا بار بار چلانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ پر وہ تھوڑی سی آواز نکال کر بند ہو رہا تھا۔

اریبہ ہاتھ میں پکڑی فائل سے بار بار خود کو ہوا دے رہی تھی جب یونیورسٹی سے نکلتی کار میں سے فہد کی نظر اس پر پڑی۔

" آپ غلط سمجھ رہے ہیں جو بھی سمجھ رہے ہیں "

اریبہ نے مصنوعی مسکراہٹ سجا کر طنز بھرا لہجہ اپنایا۔ جس پر فہد نے نا سمجھی میں بھنویں اچکائی یں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مطلب؟میں سمجھا نہیں میں کیا غلط سمجھ رہا ہوں؟ "

فہد نے گردن کو تھوڑا سا خم دیتے ہوئے ذہن پر زور دینے کے سے انداز کو اپنایا۔

آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ نے اس دن میری اور میری دوست کی مدد کی تو میں آج آپ کی گاڑی میں "

" بیٹھنے کے لیے تیار ہو جاؤں گی

اریبہ نے ناک چڑھا کر مطلب سمجھایا جس پر وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔اس کی مسکراہٹ بھی اس کے چہرے کی طرح معصومیت لیے ہوئے تھی۔

" نہیں تو بلکل نہیں اتنی گرمی ہے دیکھیں اور آٹو خراب ہے میں نے بھی تو وہیں جانا ہے آجائیں "

فہد نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔اریبہ نے دل کو قابو میں کیا اور گھور کر دیکھا

" یہ آٹو خراب ہوا ہے سارے شہر کے تو نہیں "

دانت پیس کر کہا اور سڑک پر آتے آٹو کو ہاتھ کے اشارے سے روکا۔

" شکریہ آپکی آفر کا "

طنز بھرے انداز میں کہہ کر وہ آٹو میں بیٹھ گئی جبکہ وہ کمر پر ہاتھ دھرے اب ہونق سا کھڑا تھا۔

" بہت تھکی ہوئی ہوں چائے ہی بنا دو ایک کپ اتنا لمبا سفر تھا "*******

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ٹاول سے منہ صاف کیا اور اُسے ایک طرف رکھا۔وہ آدھا گھنٹہ پہلے ہی گھر پہنچی تھی عید کی وجہ سے ہاسپٹل سے دو ہفتے کی چھٹی تھی۔اریبہ جو ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی اس کی چائے کی فرمائش پر ٹی وی کا ریموٹ ایک طرف رکھتے ہوئے اٹھی۔

"اور یہ امی کیوں نہیں آرہی آج نیچے سے"

ادینہ نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو سمیٹ کر جوڑے کی شکل دیتے ہوئے پوچھا۔اریبہ جو تقریباً کچن کے دروازے تک پہنچ چکی تھی فوراً پلٹی۔کمر پر ہاتھ رکھا

"آیا ہوا ہے نہ ان کا شہزادہ کل سے"

معنی خیز انداز میں آنکھیں گھما کر کہا۔ادینہ کے بالوں کا جوڑا بناتے ہاتھ ایک دم سے رکے اور بال آبشار کی طرح کمر پر بکھر گئے۔آنکھیں حیرت سے کُھلیں۔

"کیا میسم نیچے ہے؟"

ادینہ بجلی کی سی تیزی سے صوفے پر سے اٹھی اور پاؤں میں چپل اڑائی انداز عجلت اور بوکھلاہٹ لیے ہوئے تھا۔اس دن سے چین کہاں تھا سوچ سوچ کر دماغ نے کام کرنا چھوڑ رکھا تھا آخر کو میسم کے دل اور ذہن میں کیا چل رہا ہے وہ کیوں ایسے کر رہا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں جی نیچے تو پھٹکنے نہیں دیا ابھی تک ماموں مراد نے سامنے ہے اپنے چہیتے فہد کے گھر "

اریبہ نے پھر سے معنی خیز جملہ ادا کرتے ہوئے گردن دائیں بائیں گھمائی ہوئے۔جواد احمد نے اسے سیدھا گھر آنے سے منع کر دیا تھا۔وہ کل دوپہر سے فہد کے گھر میں تھا اور گھر میں اس کو لے کر ایک سرد جنگ چل رہی تھی جس میں احمد میاں اور مراد احمد کی مخالف ٹیم میں رابعہ، جواد، اور عزرا شامل تھے۔جو مراد اور احمد میاں سے میسم کو معاف کرنے کا کہہ رہے تھے۔

ادینہ نے استری کے میز پر پڑے دوپٹے کو ایک ہاتھ سے کھینچ کر اوڑھا اور تیزی سے نچلے زینے کی طرف بڑھی۔

"تم کہاں چل دی "

اریبہ نے حیران ہو کر ہاتھ کے اشارے سے روکنے کی کوشش کی۔

آتی ہوں" تیزی سے کہتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر تھپ تھپ زینے اترنے کی آواز اریبہ کے کانوں " میں پڑی اس نے افسوس سے گردن ہلائی اور پھر سے آکر ٹی وی کے سامنے لگے صوفے پر براجمان ہوئی۔

"اس کو کیا ہوا باولی ہو گئی ہے کیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا کی عقب سی آتی آواز پر اریبہ نے گردن موڑی ان کے انداز سے واضح تھا کہ سیڑھیوں میں ان کی ملاقات ادینہ سے ہوئی ہے۔

" امی غالب نے تو اسے عشق کا نام دیا ہے "

اریبہ نے ریموٹ پکڑے ہاتھ کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی۔عزرا نے ذہن پر زور ڈالا

"کیا مطلب "

عزرا پھولی سانسوں کو بحال کرتی اریبہ کے ساتھ ہی صوفے پر براجمان ہوئیں۔اریبہ نے ہاتھ سے فہد کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔عزرا ایک دم سے ماتھے پر بل ڈال کر سیدھی ہوئیں

" بلوا اُسے کوئی ضرورت نہیں فہد کے گھر جانے کی "

عزرا بیگم نے تنک کر کہا۔اریبہ نے بےزار سی شکل عزرا پر ڈالی جہاں فہد کا نام سنتے ہی ازلی نفرت امڈ آئی تھی۔پتا نہیں اب اسے عزرا کے منہ سے فہد کے لیے نکلتے تعریفی کلمات اچھے نہیں لگتے تھے۔

" رہنے دیں کچھ نہیں ہوتا اور خیر بخش دیں اب جان اس فہد کی بھی آگیا ہے آپکا راج دلارا کل تک گھر بھی آجائے گا "

اریبہ نے عزرا کے غصے کو کم کرنے کے انداز میں کہا۔اور بات کا رخ بدلہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ممانی کی طبیعت کیسی ہے اب؟ "

ٹی وی کو بند کر کے پوری طرح اب وہ عزرا کی طرف متوجہ تھی۔ کیونکہ کل جب سے رابعہ نے میسم کے آنے کی خبر سنی تھی تب سے ہی ان کا رو رو کر برا حال تھا اور آج صبح سے تو بستر سے جا لگی تھیں۔

" کہاں ٹھیک ہے مراد جانے بھی نہیں دے رہا اسے سامنے والوں کے گھر میسم سے ملنے "

عزرا نے دکھ سے آہ بھری۔ بیٹا آٹھ ماہ بعد گھر آئے اور ماں اس سے مل نہ سکے اس سے بڑھ کر کیا تکلیف ہو سکتی تھی۔

" اچھا پریشان نہ ہوں سب ہو جائے گا ٹھیک "

اریبہ نے عزرا کے پریشان چہرے کو دیکھ کر تسلی دی۔ وہ بھی پر سوچ سے انداز میں سر ہلا گئی یں۔

****

اے سی میں رہنے کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ اب فہد کی بیٹھک میں گرمی لگ رہی تھی وہ ٹی شرٹ کو اتارے پنکھے کے بلکل نیچے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے لیٹا تھا۔ جب دروازہ دھماکے سے کھلنے کی آواز پر گردن گھمائی اور سامنے کھڑی ادینہ کو دیکھ کر اچھل کر سیدھا ہوا۔ وہ ناک پھلائے اندر داخل ہو رہی تھی۔

" او۔ و۔ و۔ و آرام سے ناک توڑ کرتی پہلے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے عجلت کے انداز میں پاس پڑی ٹی شرٹ کو پہننا شروع کیا۔ جبکہ وہ تو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی حالت میں نہیں تھی۔

" کیوں کرتی "

جب تک اس نے شرٹ کے گلے میں سے سر باہر نکالا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے سر پر کھڑی تھی۔

شائد بہت تیز تیز چل کر آئی تھی سانس چڑھا تھا اور گال سرخ ہو رہے تھے آنکھیں تھکان سے بوجھل سی تھیں۔ جن پر پلکوں کی جھالر گری ہوئی تھی بمشکل آدھ کھلی سی۔

" کیوں کرتی !!! کیا مطلب مینرز ہیں یہ "

میسم نے شرٹ کو کھینچ کر پیٹ ڈھکا اور دل کو قابو میں لا کر خفگی سے ادینہ کی طرف دیکھا جو کسی ٹرانس جیسی حالت میں کھڑی تھی۔

" مجھے مت سکھاؤ مینرز تم سے زیادہ آتے ہیں "

ادینہ نے سپاٹ لہجے میں کہا جس پر میسم کے لبوں پر طنز بھری مسکراہٹ ابھری۔

" کیا ہوا ایسے کیوں آئی ہو یہاں "

آبرو چڑھا کر پوچھا۔ اور وہ تو جیسے انتظار میں تھی فوراً تڑپ کر آگے ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اپنی اس دن والی بات کلیر کرنے آئی ہوں "

ادینہ نے سینے پر بازو باندھے اور سپاٹ لہجے میں ناک پھلایا۔پاس پڑے گلدان پر ایک نظر ڈالی جسے وہ تخیل میں اٹھا کر میسم کے سر پر مار چکی تھی۔

" کونسی مجھ سے محبت والی "

میسم نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے آنکھوں کو سکوڑا۔ادینہ نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔شیو بڑھی ہوئی تھی مخصوص انداز میں۔پیلے اور سفید رنگ کی دھاریوں والی ٹی شرٹ کے آدھے بازؤں میں سے اس کے کسرتی بازو اس کی ان ماہ میں کی گئی محنت کا واضح ثبوت تھے۔

" تم کس سے محبت کی بات کر رہے تھے میں کس سے کرتی ہوں محبت ہاں "

ادینہ نے ماتھے پر شکن ڈال کر دانت پیستے ہوئے پوچھا۔انداز ایسا تھا جیسے اس کے بال نوچ ڈالے گی۔

" اُسی لڑکے سے جو سامنے بیٹھا تھا تمھارے اب تک تو ڈاکٹر بھی بن گیا ہو گا ہے نہ "

میسم نے ضبط سے جبڑے پیوست کیے۔اور مصنوعی جوش بھرے انداز میں کہا۔ادینہ کا سر گھوم گیا اس کی بات پر۔

" شٹ یور ڈرٹی ماؤتھ جاہل کے جاہل ہو اب تک "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کی نسیں پھول گ ئی تھیں انگشت انگلی میسم کے سامنے اکڑا کر کہا۔اب وہ اس کی انگلی کو دیکھ کر ڈرنے جیسے انداز میں پیچھے ہوا۔

میں اس سے محبت نہیں کرتی میں تم سے کرتی ہوں" ادینہ نے بے بس ہو کر ہاتھ ہوا میں اچھالتے ہوئے نیچے کیے چہرے پر بھی بچار گی تھی لیکن وہ تو اب سر جھکائے طنز بھری ہنسی ہنسنے میں مصروف تھا۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اپنے ننگے پاؤں دیکھ رہا تھا۔ پھر مسکراہٹ دبا کر سر اوپر اٹھایا۔

" اچھا تو اس دن وہ رومانوی ماحول اور تمھاری تیاری کیا سریل چل رہا تھا وہاں کوئی مجھے پاگل مت بناؤ "

طنز بھرا اکڑ والہجہ اپنایا چہرے پر جلن بدگمانی نفرت حقارت کے آثار واضح تھے۔دل جو ادینہ کو سامنے دیکھ کر بار بار ہمک رہا تھا اسے کتنے ہی گھونسے وہ جڑ چکا تھا۔

" ضرورت نہیں آل ریڈی ہو تم پاگل جو تم نے دیکھا ویسا کچھ بھی نہیں تھا "

ادینہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر روہانسی صورت بنا کر میسم کو دیکھا۔پر وہ اب چھت پر چلتے پنکھے کو دیکھ رہا تھا۔اسی پنکھے میں دے دوں تمھارا سر ادینہ نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔ادینہ کی خاموشی کو محسوس کر کے سر نیچے کیا۔

"اوہ!!!! تو آپ سمجھا دیں مجھے میڈیم کیسا تھا پھر؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ہاتھ سینے پر باندھ کر انداز ایسا بنایا جیسے پوری طرح متوجہ ہو اس کی طرف۔ادینہ نے پیشانی کے شکن کم کیے۔

"وہ مجھے کر رہا تھا پرپوز پر۔۔۔ "

ادینہ نے ہاتھوں کو ہوا میں اٹھا کر الجھے سے انداز میں اپنی صفائی میں کہنا شروع کیا۔میسم نے لبوں پر ایسے انگلی رکھی جیسے اس کا مزاق اڑا رہا ہو اور اس کی بات کو درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے بول پڑا۔

" پر پھر اُدھر میں آ گیا یہی نہ "

لبوں پر انگلی رکھے طنز کرنے جیسے انداز میں آنکھیں جھپکائی یں۔ادینہ نے بے بسی سے نظر اس پر ڈالی۔لب ایک دم خاموش ہوئے تھے۔کیسے یقین دلاؤں تمہیں دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا۔

" تو یہ ہی تو میں کہہ رہا ہوں "

میسم نے مزاق اڑانے جیسے انداز میں طنز کیا۔اور پھر سے نظریں چرائی یں

" میسم مجھے نہیں پتا تھا وہ مجھے پسند کرتا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کی آواز ضبط سے کانپ گ ئی۔ آنکھیں آنسوؤ ں سے بھر گ ئی تھیں۔ میسم کے چہرے پر سے سختی فوراً غائ ب ہوئی۔ ان آنکھوں میں آنسو کہاں دیکھ سکتا تھا چاہے وہ جھوٹے ہوں۔ جلدی سے مچلتے دل پر قابو پایا۔

"آہاں تو اب کیا کہنا چاہتی ہو"

پر سکون لہجہ اپنایا اور معنی خیز انداز میں سوال پوچھا۔ کیونکہ لگ رہا تھا اب اگر ایک بھی سخت لفظ منہ سے نکلا تو وہ زارو قطار رو دے گی۔

"یہ کہ۔۔۔"

ادینہ نے آنسوؤ ں کے اٹکے گولے کو نیچے کیا پر الفاظ سمجھ نہیں آئے کیا کہے الجھ کر بچارگی سے میسم کی طرف دیکھا۔ آنکھوں میں بے پناہ محبت لیے۔ تم بھی پڑھ لو نہ میری آنکھیں جیسے میں نے اس رات پڑھ لی تھیں تمھاری آنکھیں۔ دل نے بے اختیار خواہش کی۔ جلدی سے خود کو سنبھالا

"تم پلیز سب ٹھیک کر و معافی مانگو سب سے"

ادینہ نے التجائی انداز میں میسم کی طرف دیکھا۔ جواب قدرے پر سکون انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

"وہی تو کرنے آیا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گہری سانس لی۔ادینہ کا چہرہ ایک دم سے کھل گیا۔

" سچ "

ادینہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔سامنے کھڑا شخص آج دنیا کا حسین ترین مرد لگ رہا تھا۔اس کے دل کا حکمراں۔اس کی روح میں بسنے والا۔

" ہاں دعا کرو سب ٹھیک ہو جائے دادا ابو معاف کر دیں "

میسم نے کمر پر ہاتھ دھر کر نارمل سے انداز میں کہا ادینہ نے مسکراتے ہوئے سکھ کا سانس لیا۔

" ہاں کر دیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا میں میں بھی بات کرتی ہوں "

وہ چہکنے جیسے انداز میں گویا ہوئی۔شکر ہے میسم کا شک دور ہوا دل کی تکلیف کم ہوئی۔

" میسم "

دروازے پر ہاتھ رکھے فہد نے میسم کو مخاطب کیا تو دونوں نے ایک ساتھ رخ فہد کی طرف موڑا

ہمم" میسم نے سوالیہ انداز میں فہد کی طرف دیکھا جو حیرت سے ادینہ کو یہاں دیکھ رہا تھا۔ "

" بلا رہے جواد چاچو باہر پیشی ہے تمھاری گھر میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے ادینہ کو دیکھتے ہوئے پر سوچ لہجے میں آہستہ سے کہا۔اور اندر آ گیا۔ میسم نے ماتھے پر انگلی رکھ ادینہ کو آنکھ کے اشارے سے جانے کے لیے کہا۔وہ ایک دم سے شر مندہ سی ہوئی۔

" اوہ پھر میں بھی چلتی ہوں گھر "

ادینہ تیزی سے پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھی۔فہد حیران سا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" یہ کیا کہہ رہی تھی یہاں؟ "

فہد نے حیرت میں کھوئے سے انداز سے پوچھا اور الجھ کر میسم کی طرف دیکھا۔جواب صوفے کے نیچے سے اپنی چپل نکالنے میں مصروف تھا۔

" میڈیم کو مجھ سے پیار ہو گیا ہے "

سر جھکائے ہاتھ بڑھا کر چپل باہر نکالی اور پیروں میں پہنتے ہوئے اچٹتی سی نظر سر پر کھڑے فہد پر ڈالی جس کی باچھیں کھل گئی تھیں۔

" کیا سچ "

پر جوش انداز میں خوش ہوتے ہوئے میسم کی طرف دیکھا جس کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ در آئی۔

" زیادہ خوش مت ہو مجھ سے نہیں ہوا مشہور کر کٹر میسم مراد سے ہوا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد کے گال پر ہلکی سی چپت لگاتا وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اور وہ گال پر ہاتھ پھیرتا ہوا اس کی بات کو دہرا کر سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

****

جیسے ہی گھر کے گیٹ سے اندر داخل ہوا تو رابعہ نے تڑپ کر اسے سینے سے لگایا اور رونا شروع کر دیا۔میسم نے باہوں کا گھیرا اور تنگ کیا۔کتنا سکون ملا تھا۔ماں کی خوشبو اور لمس دنیا کی نایاب ترین نعمت ہے۔ایسا سکون کبھی کہیں نہیں مل سکا تھا جتنا ماں کی آغوش میں ملا تھا راحت سے آنکھیں بند کیے کتنے ہی لمحے وہ رابعہ کے گلے لگا رہا۔پھر عزرا اور حزیفہ سے بغل گیر ہوا۔

جواد نے اندر کی طرف اشارہ کیا تو سر جھکائے احمد میاں کے کمرے میں آیا جہاں مراد احمد پہلے سے موجود تھے ۔مراد احمد نے خفگی سے چہرہ پھیرا جواد نے اسے احمد میاں کے پلنگ کے سامنے پڑی نشست پر بیٹھنے کے اشارہ کیا۔وہ سر جھکائے اب کٹہرے میں کھڑے مجرم کی طرح کرسی پر بیٹھا تھا۔احمد میاں کچھ دیر تو اسے یونہی گھورتے رہے پھر گلا صاف کیا۔

"تو ٹھیک ہے مت چھوڑے کرکٹ "

احمد میاں نے کانپتی سی آواز میں کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھے میسم کی طرف ناراضگی سے دیکھا۔میسم نے سر اٹھایا ان کی نظروں کی خفگی دیکھ کر پھر سے سر جھکایا۔سب خاموش تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نکاح کرے ادینہ سے "

احمد میاں کی نقاہت بھری آواز نے کمرے کے سکوت کو توڑا۔سب لوگوں کی نظر اب میسم پر ٹکی تھی جو ہنوز سر جھکائے بیٹھا تھا۔کچھ دیر بعد میسم نے سر اوپر اٹھایا۔

" داداجی "

لب بھینچ کر التجائی نظر ان پر ڈالی اس کی نظروں میں صاف انکار تھا۔احمد میاں نے غصے سے دیکھا ۔سب لوگ ساکن تھے۔

کیاداداجی داداجی اپناسب چاہتے ہو سب ٹھیک ہو ہم بھی گلے لگالیں اور خود اپنی بھی من مانیاں کرتے پھرو "

احمد میاں کا سانس پھولنے لگا رابعہ نے روہانسی صورت بنائے دوپٹہ منہ پر رکھا۔

" ادینہ سے نکاح کرلو کرکٹ چھوڑنے کا نہیں کہیں گے "

مراد احمد نے سخت لہجے میں کہہ کر چہرہ خفگی سے دوسری طرف موڑا۔اس سارے میں عرصے میں وہ پہلی دفعہ بولے تھے۔نہیں تو تب سے وہ میسم پر ایک نظر بھی نہیں ڈال رہے تھے۔

" داداابو آپ سوچیں تو ایک دفعہ وہ ڈاکٹر ہے میں کرکٹر کیا جوڑ ہے ہمارا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے نرم سے لہجے میں قائل کرنے کے لیے دلیل دی۔احمد میاں نے پھر سے گھور کر دیکھا۔

"کیوں اس سے کیا ہوتا ہے بھئی یہ کیا بے تکی بات کر رہے ہو"

احمد میاں نے کانپتا ہوا ہاتھ ہوا میں اس کی طرف اٹھایا اور غصے سے کہا۔میسم نے بے چارگی سے سب پر ایک نظر ڈالی۔پر سب باری باری نظر چرا گئے۔

"دادا ابو میری طرف سے تو نہیں لیکن ادینہ کے ساتھ زیادتی ہے یہ اس کی شادی کسی ڈاکٹر سے ہی ہونی چاہیے"

میسم نے اپنی طرف سے دوبارہ ایک مضبوط دلیل پیش کی۔وقت مشکلیں اور بھانت بھانت کے لوگوں سے ملاپ اسے بہت کچھ سیکھا گیا تھا۔آج وہ بلکل جھجک نہیں رہا تھا بات کرتے ہوئے۔

"تم اپنا دماغ زیادہ مت چلاؤ میری بچی ہر اس حال میں خوش رہے گی جس میں ہم اسے رکھیں گے"

احمد میاں نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔میسم نے گہری سانس لی

"نہیں مجھے منظور نہیں یہ"

دوٹوک نہ ڈر انداز میں کہا۔وہ ڈرپوک سا میسم تو کہیں پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

"ہاں البتہ آپکو پھپھو کی کسی بیٹی سے کرنا ہی ہے رشتہ تو پھر میرا اریبہ سے کر دیں ادینہ ہی کیوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھنویں اوپر چڑھا کر اس نے ایسے کندھے اچکائے جیسے کوئی عام سی بات کی ہو۔سب کی طرف نظر دوڑائی تو سب کے منہ حیرت سے کھلے تھے۔کوئی بھی کچھ بھی نہیں کہہ پایا تھا۔

"سوچ لیں آپ لوگ ادینہ سے ہر گز نہیں کرنی مجھے شادی"

لب بھینچے اور ٹانگوں پر ہاتھ دھر کر وہ دھیرے سے اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا ٹھٹھکا اور رکا ادینہ ہونق چہرہ لیے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔

****

اتنے دن بعد اپنے کمرے میں آیا تھا ہر چیز کو ہاتھ پھیر پھیر کر دیکھ رہا تھا۔کمرہ صاف ستھرا تھا ہر چیز ترتیب سے تھی۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

دروازہ ٹھاہ سے بجا میسم چونک کر پلٹا۔وہ سرخ آنکھیں لیے بے حال سی کھڑی تھی۔بال بکھرے ہوئے ہونٹ سوجے سے ناک سرخ۔

"میسم یہ سب کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ"

آنسوؤں میں بھیگی آواز میں کہتی آگے بڑھی میسم کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا۔تخیل میں بھاگ کر ادینہ کو باہوں میں بھینچ ڈالا جلدی سے تخیل کے دلدل سے خود کو باہر نکالا دل کو سرزنش کیا اور دماغ کو حاضر کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیاسب؟"

سخت لہجے میں کہااور رخ پھیرا۔وہ اب باقاعدہ روپڑی تھی شائی دمیسم نے نظریں چرائی یں تھی بس اس سسکی دل پر ہتھوڑے چلا رہی تھی۔پر دماغ حکومت کی کرسی پر براجمان تھا۔

"یہ سب جو کہہ کر آئے ہو سب کے سامنے"

بچوں کی طرح لب باہر کو نکالے بھاری سی آواز میں کہتی وہ آگے ہوئی کیا کر رہی تھی کیوں کر رہی تھی کچھ خبر نہیں تھی بس تھا تو سامنے کھڑا شخص تھا ہر جگہ۔

"کیوں تم ہی تو چاہتی تھی میں انکار کردوں تم سے رشتے سے تو کر دیا"

میسم اتنے ہی قدم پیچھے ہوا اور بازو کو لمبا کرتے ہوئے نظریں چرا کر کہا۔ادینہ نے تڑپ کر آنکھیں زور سے بند کیں۔کیسے پلٹ کے لے آؤں وہ سب لمحے کاش کاش خدا نے اگر دلوں کو ملانے کا معمار کھا ہی ہے تو دنوں دلوں میں محبت ڈالنے کا وقت بھی ایک سا مقرر کر دیتا۔

"میسم وہ تب چاہتی تھی اب نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مدھم سی شرمندہ سی آواز۔میسم نے رخ موڑا وہی لمحہ ذہن میں گھوم گیا جب وہ سیڑھیوں میں اس لڑکے کے سامنے روہانسی صورت بنائے بیٹھی تھی۔اس کے سامنے ایسے ہی روتی ہو گی۔دماغ میں ہتھوڑے چلنے لگے جبڑے باہر کو نکلنے لگے۔

"کیوں اب کیا ہے؟"

سختی ایک دم سے بڑھی۔اب وہ بک رینک میں اپنی کتابیں دیکھ رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے ادینہ کے یہاں ہونے کی اسی پرواہ تک نہیں ہے۔

" اب اب میں کرنا چاہتی ہوں شادی "

ادینہ نے گال صاف کیے اور نچلے لب کو بچارگی سے کچلا۔

"کیوں؟"

اگلا سوال بنا دیکھے رخ موڑے ہی کیا۔ادینہ نے کٹے دل سے اس کی پشت کو گھورا۔ٹی شرٹ سے چوڑی پشت لے کندھے باہر کو واضح تھے۔

کیوں اتنی کمزور ہو رہی تھی وہ اس کے آگے۔دل کیوں مان نہیں رہا تھا۔کیوں اس کی منتیں کر رہی تھی خود پر ہی تف کہنے کو دل کیا۔آنسوؤں کو پی کر پھر بولنے کی ہمت کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں کہ مجھے "

گھٹی سی آواز تھی۔ میسم اب اپنی کپڑوں کی الماری کی طرف بڑھ گیا تھا۔

"میسم میں تمہیں بتا چکی ہوں میں تم سے محبت کرنے لگی ہوں بلکل ویسی جیسی تم مجھ سے کرتے ہو "

جدھر جدھر میسم جا رہا تھا ادینہ اس طرف رخ موڑ موڑ کر اپنی صفائی دیتے ہوئے روہانسی ہو رہی تھی۔ وہ اپنے کپڑے ہینگ کر رہا تھا انداز مصروف تھا۔

جو بھی تھا ادینہ اس کی پہلی محبت تھی اس کا یوں منتیں کرنا عجیب طرح کی تکلیف دے رہا تھا کیوں کر رہی ہے یہ سب اور زیادہ گرا رہی ہے خود کو میری نظروں میں۔ ضبط کرتے ہوئے سوچا اور پھر ایک دم سے بلکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔

"لِسن میں تم سے ویسی محبت بلکل نہیں کرتا جیسی تم مجھ سے کرتی ہو اور شادی میں تم سے نہیں کرنا چاہتا"

اپنی پاک بے غرض محبت کو وہ اس کی خود غرض مطلبی محبت سے کیسے ملا دیتا۔ ادینہ نے تڑپ کر کچھ کہنے کے لیے لب کھولے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چپ'' میسم اپنے لبوں پر غصے سے انگلی رکھ کر اس پر جھکا وہ کانپ سی گئی۔ اتنی زور سے کب وہ پہلے کبھی اس پر چیخا تھا۔

ایک اور بات اُس اُس کون ہے وہ ڈاکٹر اسے کہو گھر رشتہ بھیجے یہ کیا چھچھوروں کی طرح پبلک پلیز پر پرپوز کر رہا تھا ''

کمر پر رکھے ہاتھ ہوا میں اٹھائے اور نفرت بھرے لہجے میں نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''میسم !!!! ''

ادینہ کی تھکی سی آواز نکلی۔ افسوس ہی افسوس تھا بس میسم نے ٹاول اٹھایا اور واش روم کی طرف بڑھا۔

'' میسم میری بات سنو ''

ادینہ کا ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا۔ واش روم کا دروازہ اتنی زور سے بند ہوا جس پر اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے منہ پر بند ہوا ہو۔ آنکھیں زور سے بند کیں۔

****

'' میں نے بھی ایسی بات کی بولتی بند ہو گئی سب کی ''

میسم نے کوک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔ اور سامنے کھڑے فہد کو دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا بات کی "

فہد نے سوالیہ سے انداز میں بھنویں اچکائی یں۔اور بوتل منہ کو لگائی۔

"میں نے کہا اگر پھپھو کی بیٹی سے رشتہ کرنا ہی ہے تو اریبہ سے کر دیں میرا ادینہ ہی کیوں "

میسم نے ایک ہی سانس میں جیسے ہی بات مکمل کی فہد کے منہ سے بوتل کا فوراً باہر کو نکل آیا اور کھانسی کا اٹیک ایسا ہوا کہ سینے پر ہاتھ دھرے اتنا کھانسنے پر بھی تکلیف کم نہیں ہوئی۔ میسم نے پریشان سا ہو کر اس کی طرف دیکھا۔ کھانس کھانس کر فہد کی آنکھوں میں پانی آ گیا

"کیا ہوا تجھے "

میسم نے آگے ہو کر اس کی پیٹھ تھپکی۔ فہد مشکل سے خود کو سنبھال پایا۔آنکھیں کھانس کر گیلی ہو گ ئی تھیں۔

"کہ کہ کچھ نہیں "

منہ کو صاف کرتے ہوئے ہاتھ کا اشارہ دیا اور چور سی نظر میسم پر ڈالی۔ جو بڑے پر سکون انداز میں اس پر بم پھوڑ کر خود پھر سے بوتل کے سپ لے رہا تھا۔وہ گلی میں موجود ایک سٹور کے پاس لگی کرسیوں پر براجمان تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گرمی تو تھی ہی لیکن فہد کو اب لگ رہا تھا جیسے کسی نے اسے جلتے تندور میں پھینک دیا ہو اور آگ سب سے پہلے دل کو پڑی ہو۔

"کیا کیا کہا پھر گھر والوں نے؟ "

ڈری سی گھٹی سی آواز میں میسم سے پوچھا۔ میسم نے آخری گھونٹ پی کر بوتل منہ سے ہٹائی۔ لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ سجائی۔

" سوچ میں پڑ گئے سب دیکھو کیا کرتے اب نہا کر تیری طرف آ گیا "

میسم نے بوتل کو ایک طرف رکھ کر غیر مرئی نقطے پر نظر جمائی۔ ادینہ کی ساری باتیں ذہن میں گھوم گئیں۔ اگر سوچ میں پڑ گئے تھے تو یقیناً کچھ سوچ ہی لیں گے۔ اور سوچ وہ ایسا ہی لیں گے۔ فہد کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔ تھوک نگلا۔ دل کوئی آری سے کاٹ رہا تھا۔

اور اریبہ اوہ دل اور تیزی سے کانپنے لگا۔ وہ کونسا مجھے چاہتی ہے وہ بھی مان جائے گی گھر والوں کے کہنے پر۔

تف ہے فہد تجھ پر اپنی زندگی کے دس سال گال دیے ایک لڑکی سے اظہار محبت نہیں کر سکا۔ خود کو لعنت ملامت کرنے کے سوا اب اس کے پاس بچا ہی کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوچا تھا میسم کے گھر والے ناراضگی ختم کریں گے سب پھر سے ویسا ہو جائے گا تو ان کے گھر والے بھی واپس ملنے لگیں گے پر یہاں تو الٹ ہی گیا تھا سب کچھ۔ اور الٹا کر بھی اس کا اپنا دوست ہی آیا تھا اور اب فخر اس کو اپنا کارنامہ بتا رہا تھا۔

" تو کیوں سوچ میں پڑ گیا ہے "

میسم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلایا تو وہ جیسے ہوش میں آیا۔ خجل سا ہو کر گردن پر ہاتھ پھیرا۔ گلے میں کانٹے سے چبھے دل کیا ایک گھونسہ مارے میسم کے منہ پر کیا عقل مندی کر کے آیا ہے۔

" نہ نہیں تو "

شرٹ کا گریبان پکڑ کر اسطرح آگے پیچھے کیا جیسے گھٹن ہو رہی ہو۔ میسم پھر سے بوتل پینے میں مگن ہوا۔

میسم سے بات کروں؟ پر کیسے کروں؟ کیا سوچے گا وہ اسکا دوست ہو کر اسی کی کزن پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ کیا کروں؟ ماتھے سے پسینہ رینگنے لگا تھا۔

ان گنت سوال ذہن میں امڈ رہے تھے۔ دل گھبراہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ بچپن سے لے کر آج تک اریبہ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا بھی تو نہیں تھا۔

" میسم بھائی دادا ابو بلا رہے "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عقب سے حزیفہ کی آواز آنے پر میسم سے زیادہ چونک کر فہد نے دیکھا دل اچھل کر حلق میں آیا۔ مطلب سوچ لیا گھر والوں نے۔ حزیفہ دانت نکالتے ہوئے آگے آیا۔

" مان گ ئے سب آپکی گھٹیا آفر "

حزیفہ نے ایک آبرو چڑھا کر طنز سے پوری بتیسی کی نمائ ش کی۔ جس پر میسم کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ در آئی جبکہ فہد کی روح فنا ہوئی۔ چہرہ ایک جست میں ہی زرد پڑا۔

" اریبہ آپی سے ہو گا آپکا نکاح جمعہ کے روز "

حزیفہ نفرت آمیز لہجے میں کہتا ہوا فہد کے دل پر ہتھوڑے پر ہتھوڑا چلا رہا تھا۔ میسم جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور شرٹ کو درست کرتا ہوا حزیفہ کے ساتھ آگے بڑھ گیا جبکہ وہ وہیں ہونق بنا بیٹھا تھا۔ آدھی بھری بوتل پر نظر جمائے۔ زور سے بوتل پر ہاتھ مارا بوتل نیچے گری اور چھناکے کی آواز سے ٹوٹی۔

" اچھا ہی ہوا ادینہ آپی سے میں کر لوں گا شادی ویسے بھی آپ ان کو ڈیزرو ہی نہیں کرتے "

حزیفہ نے خفگی بھرے انداز میں ہاتھ ہوا میں مارتے ہوئے کہا۔۔ میسم نے بے ساختہ اس کی گردن پر چماٹ جڑا۔

" مار کیوں رہے ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حزیفہ نے منہ پھلا کر گردن کو سہلایا۔وہ جو کل میسم کے آجانے پر سب سے زیادہ پر جوش تھا آج اس کے فیصلے پر دل برداشتہ ہوا پڑا تھا۔

گھر والوں نے کیا رضامند ہونا تھا ہونا تو وہی تھا جس پر احمد میاں ہاں کہہ دیں تو انھوں نے اپنا فیصلہ ہاں میں دے دیا تھا۔سارے گھر والوں کے منہ اترے ہوئے تھے۔رابعہ ناراض سی بیٹھی تھیں ادینہ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔اریبہ الگ ٹسوے بہا رہی تھی۔پر احمد میاں نے تین دن بعد ہی نکاح کرنے کا حکم صادر کر دیا تھا۔جس پر سب نے سر تسلیم خم کیا۔

****

یونیورسٹی پہنچ کر ابھی کار سے اتر کر وہ کار کو لاک ہی کر رہا تھا جب پیچھے سے مدھر سی آواز ابھری۔

"بات کرنی ہے آپ سے"

فہد نے تڑپ کر پیچھے دیکھا تو دشمنِ جاں پیشانی پر شکن ڈالے کھڑی تھی۔ناک کا اوپری حصہ سرخ تھا آنکھوں کے پوٹے بھی سوزش کا شکار تھے۔سیاہ رنگ کے جوڑے میں زرد چہرہ لیے۔

"جی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بمشکل اسے دیکھنے پر دل کی غیر ہوتی حالت کو سنبھالا۔وہ تو جیسے پورے عزم سے آئی تھی۔تنگ کر گویا ہوئی۔

" مجھے پسند کرتے ہیں "

سپاٹ چہرہ سنجیدہ دوٹوک لہجہ۔فہد گڑ بڑا گیا۔وہ اتنے دوٹوک لہجے میں اس سے محبت کا اظہار کروائے گی کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

" ہاں "

آہستہ سی آواز میں لڑکھڑاتی زبان سے کہا دل اچھل اچھل کر باہر آنے کو تھا۔اریبہ نے گھور کر دیکھا۔ آنکھیں غصے سے بھری پڑی تھیں۔

" مطلب کرتا ہوں "

فہد نے گھبرا کر وضاحت کی مبادہ وہ سمجھی نہ ہو۔اریبہ نے دانت پیسے اور ناک پھلایا۔

" تو پھر پرسوں میرے نکاح پر کرسیاں لگائی یں گے کیا؟ "

سینے پر ہاتھ باندھ کر سر کو سوالیہ انداز میں جنبش دی جب کے ناک غصے اور ضبط سے کبھی پھول رہا تھا کبھی سکڑ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھٹو کہیں کا دوست شادی کرنے جا رہا ہے اس کی پسند سے اور جناب کو کوئی پرواہ ہی نہیں۔ اریبہ کا دل کیا جھنجوڑ ڈالے اسے۔

"نہ نہیں نہیں "

فہد نے بوکھلا کر کہا۔ وہ ہنوز غصے میں بھری کھڑی تھی۔

تو پھر کیا کریں گے میسم جب نکاح نامے پر دستخط کر لے گا اس کے گلے لگ کر کہیں گے بہت بہت "

" مبارک ہو یار

اریبہ نے دانت پیس کر آنکھیں جھپکاتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ اور خفگی سے چہرے کا رخ دائیں طرف موڑا۔

مطلب کرتا ہے مجھے پسند تاڑ تاڑ کر میرے دل کو تار تار کر ڈالا اور اب میری شادی کسی اور سے ہو رہی تو جناب کو کوئی لینا دینا ہی نہیں اریبہ کو رونے سے زیادہ غصہ آ رہا تھا۔ اب دونوں طرف خاموشی تھی۔

کیا کر رہی ہے یہ کیا محبت کرنے لگی ہے فہد نے ہمت جمع کی۔ نچلے لب کو دباتے ہوئے اس پر نظر ڈالی وہ روئی روئی سی خفا سی دل میں اتر رہی تھی۔

"اریبہ تم مجھ سے شادی کرو گی؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مدھم سی آواز میں بمشکل الفاظ ادا کیے۔ اریبہ نے گھور کر دیکھا۔

دل تو اس کے لہجے پر زور زور سے دھڑکنے لگا تھا پر حالت پر قابو پایا اور غصے سے فہد کو گھورا۔

" نہیں نہیں کروں گی کیونکہ عورت ایک نکاح میں ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتی "

اریبہ نے سخت لہجے میں روہانسی صورت بنا کر کہا۔ فہد کے لبوں پر اس کے اس خفا سے انداز پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ مطلب محترمہ کو اس بات پر غصہ ہے۔ کہ میں نے کوئی ایکشن کیوں نہیں لیا ابھی تک ۔

" مطلب میں اگر میسم سے بات کروں تو تو کیا پھر میں اپنی اماں کو بھیجوں گھر؟ "

گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے نرم سی آواز میں تھوڑا سا جھکنے کے سے انداز میں پوچھا۔ تخیل میں اریبہ کا شرمایا سا چہرہ سامنے آیا۔

" میرے ماتھے پر کیا بیوقوف لکھا ہے "

اریبہ نے غصے سے گھور کر دیکھا۔ فہد سٹپٹا گیا نا سمجھی کی حالت میں اریبہ کو دیکھا۔

" ہیں !!!! "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا انداز بلکل بر عکس تھا۔دل جو تخیل میں بڑی بڑی موچھوں والے آدمی کے ڈھول پر لڈیاں ڈال رہا تھا ڈھول والے نے ڈھول ہی گھما کر سر میں دے مارا۔

"میں یونیورسٹی آتے ہی تمھارے پاس آئی ہوں تمہیں کیا لگا انویٹیشن دے رہی ہوں اپنے نکاح کا "

اریبہ نے سر پھاڑ دینے جیسے انداز میں تھوڑا سا آگے ہو کر کہا۔وہ جو مسکین سی شکل بنا چکا تھا ایک دم سے اس کے اس حق بھرے انداز پر پھر سے چہرہ کھل اٹھا۔

"مطلب تم۔۔۔" "

لبوں پر بھرپور مسکراہٹ سجا کر فقرہ ادھورا چھوڑا۔اور محبت بھری نظر اپنی منہ پھٹ حسینہ پر ڈالی

نکال لیا مطلب تو پھر روکیں میسم کو گھر والے مان گئے ہیں اب صرف میسم ہی انکار کرے تو کرے "

"

اریبہ نے ہاتھ سیدھا کر کے درمیان میں حائل کیا انداز طنز بھرا تھا۔

"میں۔۔میں بات کرتا ہوں "

فہد نے بے چینی سے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔اریبہ فوراً خفگی سے پلٹی۔فہد مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا۔دل پر سے بوجھ اتر گیا تھا رات سے چھائے اداسی کے بادل چھٹ گئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سنو "

فہد نے جلدی سے ہوا میں ہاتھ اٹھا کر روکا۔اریبہ واپس مڑی۔انداز وہی تھا خفا سا پھولا پریشان چہرہ۔

" تم روئی تھی کیا "

کان کھجاتے ہوئے نرم سے لہجے میں پوچھا۔اریبہ کے ماتھے پر پھر سے شکن نمودار ہوئے۔غصے سے گھورا۔

" رونے سے کیا نکاح ٹل جاتا فلو ہوا ہے "

بے رخی سے جواب دیا۔فہد شرمندہ سا ہوا۔

اریبہ پھر سے پلٹی لبوں پر محبت بھری مسکراہٹ تھی۔اور وہ بے حال سا سوچوں میں گم وہیں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

****

فہد نے موبائل کو جیب میں رکھا۔ذہن میں لفظوں کو ترتیب دیا۔گلا صاف کیا اور ہمت جمع کر کے لب بولنے کے لیے کھولے۔

" تو ویسے بہت بڑی غلطی کر رہا ہے "

فہد نے چور سی نظر میسم کے چہرے پر ڈالی۔وہ جو اپنے موبائل پر مصروف تھا بنا دیکھے ٹھنڈی آہ بھری۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کونسی غلطی؟ "

آواز تھکی سی تھی بے زار سی۔وہ گھر رابعہ کو راضی کرنے میں لگا تھا جو ادینہ کو انکار کرنے پر اس سے سخت خفا تھیں وہ بچپن سے ادینہ کو ہی اپنی بہو کے روپ میں دیکھتی آئی تھیں ادینہ اریبہ کے مقابلے میں کم گو اور شائستہ تھی انھیں بچپن سے ہی ادینہ اریبہ کے مقابلے میں زیادہ پسند تھی وہ ابھی رابعہ کے پاؤں دبا دبا کر ان کی خفگی دور کر ہی رہا تھا کہ اسی دوران اسے فہد کی کال آئی کہ وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتا ہے اس سے جلدی گھر آئے اس کے۔اسی لیے وہ اب اس کے سامنے ان کی بیٹھک میں بیٹھا تھا۔

" یہ جو ضد میں آکر اریبہ سے نکاح کرنے لگا ہے "

فہد نے سنجیدہ سے لہجے میں سوچ سوچ کر الفاظ ادا کیے میسم نے اب کی بار نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔اس کے دیکھنے کے انداز سے فہد گڑ بڑا سا گیا۔

ضد میں تو نہیں ادینہ سے نہیں تو کسی سے تو کرنی ہی تھی تو اریبہ دوست بھی ہے میری مجھے سمجھتی ہے "
"

میسم نے فون والے ہاتھ کو ہی دائیں بائیں جنبش دیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔فہد کے موبل پر پھر سے مسیج ٹون ہوئی۔

" پر محبت تو نہیں کرتی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے فوراً سے کہہ کر اس کی بات کو کاٹا وہ ایک لمحے کے لیا رکا۔اور پھر صوفے کی پشت سے پیٹھ ٹکائی۔

"وہ تو ادینہ بھی نہیں کرتی "

آہستہ سی آواز میں کہہ کر سر پھر سے موبائل پر جھکا لیا۔فہد نے جلدی سے اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کیا اور پھر سے میسم کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا پتہ جو تو سوچ رہا ہے وہ سب غلط ہو ادینہ سچ میں تم سے محبت کرتی ہو "

فہد نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔میسم نے چہرہ اوپر اٹھایا غور سے فہد کے چہرے کو دیکھا فہد نے نظریں چرائیں۔میسم کی نظروں کی تپش اب اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔

"اچھا!!!!ایک بات بتا "

موبائل ایک طرف رکھ کر میسم اب اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا۔آنکھوں کو اپنے مخصوص انداز میں سکوڑ کر آبرو چڑھایا۔

تجھے کیا ہو گیا ہے جب سے آیا ہوں ادینہ کی وکالت کر رہا ہے یہ ضروری بات تھی جس کے لیے تو نے "اتنی گرمی میں بیٹھایا ہوا مجھے۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ماتھے پر بل ڈال کر کھوجنے جیسے انداز کو اپنایا۔ فہد سٹپٹا کر سیدھا ہوا۔ موبائی ل کو پھر سے جیب میں رکھا۔ میسم نے تھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کن اکھیوں سے اس کی جیب کی طرف دیکھا۔

"کہ کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے "

فہد نے ارد گرد نظر ڈالی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔ جبکہ میسم اب اس کے ہر انداز کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ میسم اپنی جگہ سے اٹھا۔ فہد اس کا ارادہ بھانپ کر فوراً اٹھ کر داخلی دروازے کی طرف بھاگا۔

"بات سن رُک رُک کمینے "

میسم نے اچھل کر اس کی گردن دبوچی۔ فہد اب بری طرح اپنی جیب پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ جہاں مسلسل اریبہ کے پیغامات آرہے تھے۔ وہ جب سے یونیورسٹی سے آیا تھا مسلسل دونوں رابطے میں تھے۔ اب بھی وہ اسے بار بار پیغامات بھیج رہی تھی جس میں وہ میسم کو قائی ل کرنے کے مفید مشورے دے رہی تھی۔

"موبائی ل دے اپنا "

میسم نے اسے پشت سے بری طرح دبوچا ہوا تھا اور اب اس کے بازو کو موڑ کر اس کی پشت سے لگایا۔

"کہ کیوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے تکلیف کے زیر اثر لب زور سے بھینچے اور خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔ جو اس کے مضبوط جسم کے آگے کچھ نہیں تھی۔

"دے موبائل تیری تو" میسم نے زور سے کمر پر ٹانگ ماری وہ لڑکھڑا گیا۔ میسم نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا اور اب بازو اوپر کیے مسیج انباکس کھول چکا تھا۔

"میسم یہ کیا بدتمیزی ہے بھئی"

فہد کا قد میسم سے چھوٹا تھا اس لیے اسے اب اچھل اچھل کر میسم سے موبائل چھیننا پڑ رہا تھا۔ چہرہ سرخ ہو گیا تھا پر کوئی فائدہ نہیں تھا وہ سارے پیغامات زرافے کی طرح گردن تان کر پڑھ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

فہد شرمندہ سی صورت بنائے کمر پر ہاتھ رکھے ایک طرف ہوا۔ میسم نے سنجیدہ سے انداز میں سارے پیغامات پڑھنے کے بعد بازو نیچے کیے اور فون فہد کی طرف بڑھایا جسے اس نے جھٹکے سے پکڑا پر نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"ڈھکن کہیں کے"

ایک زوردار تھپڑ فہد کی گال پر پڑا فہد نے بوکھلا کر میسم کی طرف دیکھا۔ وہ اب اس کی گردن کو دبوچ کر اس کے پیٹ میں اپنے گھٹنے مار رہا تھا۔ بمشکل فہد نے اسے قابو کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مار کیوں رہا ہے"

تکلیف سے آواز بھی بمشکل نکل رہی تھی میسم بری طرح اسے مار رہا تھا۔

"میں تجھ سے ہر بات شئیر کروں اور تو کمینے کہیں کے اتنی بڑی بات چھپائی"

ایک اور گھونسا پڑا۔ فہد اچھل کر دور ہوا۔ پر وہ تو جیسے ہوش میں نہیں تھا۔

"بات سن بات سن"

فہد نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ایک ہاتھ سے اسے آگے بڑھنے سے روکا اور خود پیچھے ہوا۔

"بول کمینے"

میسم نے مصنوعی خفگی دکھائی۔ اور مسکراہٹ دبائی۔ اسکے لبوں پر مسکراہٹ دیکھ کر فہد کی جان میں جان آئی سکھ کا سانس لیا۔

"اتنا آسان ہے کیا تم سے آکر کہتا تمھاری کزن کو بچپن سے پسند کرتا ہوں"

فہد نے رک رک کر نظریں چراتے ہوئے کہا۔ میسم نے اور حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

"!!!بچپن سے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرت سے زیر لب فہد کے الفاظ دھرائے۔فہد نے سر نیچے جھکایا۔

"ہاں"

آہستہ سی آواز تھی۔میسم اب پریشان سی صورت بنائے کمرے میں چکر لگا رہا تھا۔بے شک سارے ناخوش تھے پر احمد میاں کے حکم کی وجہ سے نکاح کی تیاریاں ہو چکی تھیں۔

"تو اب کیا کریں"

فہد نے بچارگی سے کہا اور خاموشی توڑی۔میسم نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور غصے سے دیکھا۔فہد نے پھر سے شرمندہ سی شکل بنائی۔میسم مسلسل ماتھے پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"کل نہیں بول سکتا تھا ڈھکن"

دانت پیستے ہوئے کہا۔فہد نے پریشان سی صورت بنائی بچارگی سے میسم کی طرف دیکھا۔

اریبہ کا نہیں پتا تھا یار اس نے تو آج اظہار کیا نہ" پریشان سے لہجے میں کہا اور کمر پر ہاتھ دھرے۔میسم" اب پھر سے سوچ میں ڈوب چکا تھا۔

اب اس سارے مس ئی لے کا ایک ہی حل ہے۔ادینہ کے لیے ہاں کر دوں۔میسم نے پر سوچ انداز میں فہد کی طرف دیکھا۔پاس آکر فہد کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" مزاق سمجھ رکھا ہے کیا "

مراد احمد نے غصے سے میسم کا ہاتھ گھٹنے پر سے ہٹایا۔اور بیڈ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے گھور کر سامنے مجرم سی بنی کھڑی رابعہ کی طرف دیکھا جو جلدی سے سر جھکا گئی۔

" یہ دوسرا جواد ہے لکھوا لو مجھ سے "

مراد احمد نے رابعہ کی طرف دیکھا اور انگلی سے میسم کی طرف اشارہ کیا آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔

" ہو بہو اُسی جیسا دماغ اس جتنی عقل میں تو کہتا ہوں دونوں بچیوں کو بچا لیں اس سے "

مراد احمد نے نخوت سے ناک چڑھائی اور میسم اب گردن گرائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پھنسائے خاموش بیٹھا تھا۔دوسری طرف خاموشی کو محسوس کرکے سر اٹھایا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ہے بہت سوچا میں نے پھر لگا کہ ادینہ ٹھیک ہے کر دیں اسی سے شادی اور ابھی تھوڑی دیر تک تو آپ سب بھی منہ لٹکائے ہوئے تھے "

میسم نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔جس پر مراد احمد تھپڑ لگانے جیسے انداز میں اس کی طرف بڑھے جنہیں بمشکل رابعہ نے آگے بڑھ کر روکا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم کرواباجی سے بات اپنے لاڈلے کے لیے میں تو نہیں کرتا "

مراد احمد نے سینے پر ہاتھ باندھے اور چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔ مشہور کرکٹر میسم مراد تھوڑی دیر پہلے اپنے باپ کے ہاتھوں پڑنے والے زوردار چماٹ سے بال بال بچے تھے۔اور اب نیچے گردن گرائے بیٹھا تھا۔

" یہ خود ہی کرے جاکر "

رابعہ نے بھی خفگی بھرے لہجے میں کہا اور آنکھوں سے میسم کو احمد میاں کے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا۔

میسم دونوں پر ایک نظر ڈالتا ہوا اٹھا اور کمرے سے نکل کر احمد میاں کے کمرے کا رخ کیا۔

فہد اور اریبہ کے لیے یہ سب کرنا ہی تھا نہیں تو بہت کچھ غلط ہو جاتا۔اور ادینہ کو تو دیکھ لوں گا میں۔اپنی سوچوں میں الجھا اب احمد میاں کے کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔

****

گہری خاموشی سب نفوس ہمہ تن گوش تھے۔احمد میاں کے فیصلے کا انتظار کرتے ہوئے جو تقریباً دس منٹ سے چپ بیٹھے بس میسم کو گھورے ہی جا رہے تھے۔

" نہیں نکاح نہیں ہو گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد میاں نے غصے سے کانپتی آواز میں رعب سے کہا۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔سب لوگوں نے نظر اٹھا کر دیکھا اوپر اور پھر سر جھکا یا۔میسم بھی سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا۔

" شادی ہی کرو اس خبیث کی پھر ادینہ سے "

احمد میاں کی آواز پر سب نے چونک کر پھر سے سر اٹھایا۔رابعہ اور عزرا کے چہرے کھل اٹھے جبکہ مراد احمد اور احمد میاں ابھی بھی سپاٹ چہرہ لیے ہوئے تھے۔میسم شادی کی بات پر سٹپٹا گیا اور ہاتھ آگے بڑھا کر ابھی لب کھولے ہی تھے۔

" بس چپ "

احمد میاں نے گھور کر رعب دار آواز میں کہا وہ فوراً لب بند کر کے سر جھکا گیا۔احمد میاں کچھ دیر اس کے جھکے سر کو گھورتے رہے پھر گردن موڑی۔

" عزرا "

احمد میاں نے کانپتا سا ہاتھ عزرا کی طرف اٹھایا۔عزرا جو کل سے ادینہ کے دکھ میں گھل رہی تھیں اب آسمان کی طرف دیکھ کر شکر ادا کر رہی تھیں۔

" جی جی ابا جی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا جلدی سے آگے ہوئی۔

" عید کے روز شام کو رخصتی کی تیاری کرو "

احمد میاں نے رعب سے کہا۔ میسم نے چونک کر سب کی طرف دیکھا۔ کہ کوئی تو بچاؤ شادی کا تو سوچا بھی نہیں تھا یہ کیا ہو گیا پر یہاں اب سارے اس کے خلاف ہی تھے۔

" اور نکاح آج اسی وقت میرے کمرے کرو دونوں کا "

احمد میاں نے اپنے دونوں ہاتھ گود میں دھرے اور گردن اکڑائی۔ اب سب کے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ حیرت سے آنکھیں کھل گئی تھیں۔

" ہاں یہ میرے کمرے میں بیٹھا ہے مراد لے کر آؤ نکاح خواں "

احمد میاں نے مراد احمد کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا۔ میسم گڑبڑا گیا۔

" ابا جی "

مراد احمد نے بات شروع کرنے کے لیے پکارا۔ احمد میاں نے رعب سے ہاتھ کھڑا کیا۔

" ارے بھئی اس کا کیا اعتبار ابھی کمرے سے نکلے پھر بھاگ جائے "

احمد میاں نے غصے سے کہا۔ گھور کر میسم کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" جو کہہ رہا ہوں وہ کرو سب اور یہ بیٹھا ہے ادھر "

احمد میاں نے دوٹوک لہجے میں کہا اور سب لوگ باری باری کمرے سے نکل گئے اور وہ الجھا سا بیٹھا تھا۔

چھت پر پنکھا پوری رفتار سے چل رہا تھا پھر بھی چہرہ تکیے میں دبے ہونے کی وجہ سے ********* پسینے میں شرابور تھا۔ بالوں کی کتنی ہی لٹیں گردن سے چپکی ہوئی تھیں۔ تیسرا پورشن ویسے بھی جون جولائی میں تندور بن جاتا تھا یہ سارے مہینے وہ زیادہ وقت نیچے ہی گزارا کرتی تھیں۔ اب بھی دو دن سے وہ اکیلی ہی اوپر تھی باقی سب نیچے ہی سوتے تھے۔ نیچے چار کمروں میں ائیر کنڈیشن تھا۔ جن میں سے ایک کمرے میں وہ تینوں سوتی تھیں۔

تو میسم مرادیہ تھی وہ محبت جو مجھے اس روز تمھاری آنکھوں میں نظر آئی تھی۔ میرا دل اتنا بڑا دھوکا کیسے کھا سکتا ہے۔ وہ نم محبت بھری آنکھیں کیسے جھوٹی ہو سکتی ہیں۔ تم محبت کرتے ہو میں جانتی ہوں پر یہ جو عجیب سا شک کرنے لگے ہو ہمارے درمیان سب ختم کر گیا سب۔

دھیرے سے کوئی سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا لمس محسوس ہوتے ہی ادینہ نے سر اوپر اٹھایا۔ عزرا نے نرم سی مسکراہٹ لبوں پر مزین کی۔

" اٹھو میسم کے ساتھ نکاح ہے ابھی تمھارا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرانے نرمی سے سر پر ہاتھ پھیر کر محبت سے ادینہ کی طرف دیکھا۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی۔بے یقینی سے عزرا کی طرف دیکھا۔

" کیا کہا آپ نے ابھی امی "

ادینہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر اپنے سامنے بیٹھی عزرا کی طرف دیکھا۔عزرا پھر سے مسکرادیں۔

" ہاں میسم مان گیا ہے چلو منہ ہاتھ دھو لو نکاح ہے نکاح خواں پہنچتا ہی ہو گا "

عزرانے اسکے چہرے پر آئے بال ہاتھ سے سمیٹے۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر شفقت بھرا بوسہ دیا جب کے وہ تو مجسم بنی بیٹھی تھی یہ اچھا تماشہ تھا اس شخص کا۔ادینہ نے بے زاری سے عزرا کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ چھڑوائے۔

" امی میں کوئی کھلونا ہوں کہ جب چاہے آپکا بھتیجا ٹھکرادے جب چاہے اپنا لے "

چہرہ تزلیل کے احساس سے زرد پڑ رہا تھا۔پیشانی پر شکن نمودار ہوئے۔لیکن آواز صدیوں کی تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

" مجھے نہیں کرنی اب اس سے شادی جا کر کہہ دیں اسے "

ناک پھلا کر غصے سے کہا۔اور ٹانگیں سمیٹ کر چہرہ اس پر ٹکایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ دیکھ"

عزرا نے دونوں ہاتھوں کو معافی کی شکل میں جوڑ کر ادینہ کے آگے کیا۔ان کی آواز اتنی اونچی تھی کہ ادینہ گھبرا گئی۔

"یہ دیکھ میری ماں تم اور میسم بخش دو میرے بوڑھے باپ کو پہلے اس نے سب کیا اب تم"

عزرا نے غصے سے ہاتھوں کو جوڑ کر ادینہ کے چہرے کی طرف کیا۔ادینہ نے سٹپٹا کر نظر ان کی طرف اٹھائی۔

وہ تو جیسے پھٹ ہی پڑی تھیں۔چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"اٹھو آرام سے کل سے ٹسوے بہا رہی ہو اس کے انکار کو لے کر اور اب تمہیں عزت نفس یاد آ گئی ہے"

عزرا نے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ادینہ نے روہانسی صورت بنا کر دیکھا پر عزرا کے چہرے پر سختی کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔الماری سے اس کا سادہ سا جوڑا نکال کر رکھا۔اور مڑ کر غصیلی آنکھوں سے ادینہ کو گھورا جواب چپ سی بیٹھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھیں تین دن سے گھر میں تماشہ ہی تو لگا ہوا تھا اور بڑے سب پریشان حال تھے۔نہ کسی نے کھانا سہی سے کھایا تھا اور نہ کوئی ہنسا تھا۔

" وہ ایک بہت ہے ہمیں ذلیل کرنے کے لیے "

وہ بڑبڑاتی ہوں باہر نکل گ ئی اور ادینہ ٹرانس کی صورت میں اٹھ کر کپڑے اٹھاتی واش روم کی طرف بڑھی۔واقعی اب میسم سب کو اتنا تنگ کر چکا تھا کہ اگر مزید وہ کرتی تو بس پھر۔پر اب وہ کیوں راضی ہوا ذہن الجھ رہا تھا۔

****

اے سی کی ٹھنڈک میں احمد میاں آنکھیں موندے لیٹے تھے اور وہ بلکل سامنے کرسی پر بیٹھا تھا ان دونوں کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔موبائ ل پر شائ د فہد کے پیغامات آ رہے تھے وہ جیب میں وابریٹ کر رہا تھا۔پر ڈر کے مارے وہ موبائ ل نہیں نکال رہا تھا۔احمد میاں کا کوئی اعتبار نہیں تھا وہ اس سے اسکا موبائ ل بھی لے سکتے تھے۔

لگتا ہے سو گ ئے میسم نے ایک آبرؤ چڑھا کر احمد میاں کی طرف دیکھا۔شکر ہے سو گ ئے اب باہر جاتا ہوں جواد چاچو کہاں چلے گ ئے ہیں آج۔میسم نے کرسی کے بازو تھامے اور اپنے جسم کو تھوڑا سا اوپر اٹھایا۔

" ہاں کدھر جا رہے ہو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد میاں نے میسم کو کرسی سے اٹھتے دیکھ کر رعب سے کہا۔ میسم سٹپٹا کر پھر سے بیٹھا اور بے زار سی شکل بنائی آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔ اسے یوں کرسی پر بیٹھے۔

" دادا ابو واش روم بھی نہیں جا سکتا کیا "

بے چارگی سے احمد میاں کی طرف دیکھا جن کے چہرے پر اس کے لیے محبت کی کوئی رمق نہیں تھی۔ بہانہ کام آ گیا تھا شائد ان کے چہرے پر تھوڑی نرمی کے آثار دکھائی دیے۔

میسم جلدی سے اٹھ کر کمرے کے داخلی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ان کی آواز پر مڑنا پڑا۔

" میرے کمرے میں موجود ہے واش روم جاؤ "

نقاہت بھری آواز میں کانپتے ہاتھ سے واش روم کی طرف اشارہ کیا۔ میسم دل مسوس کر رہ گیا۔

" جی "

میسم سر جھکائے واش روم کی طرف بڑھا اندر جاتے ہی جلدی سے فہد کے نمبر پر واٹس ایپ پیغام بھیجا۔

" ہیلو "

میسم نے پیغام ابھی بھیجا ہی تھا کہ فوراً دوسری طرف سے جوابی پیغام آیا۔

" ہاں کیا بنا یار میری جان پر بنی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا پیغام پڑھتے ہی میسم کے ماتھے پر بل پڑے۔ شہزادہ جان پر بنی ہے میسم نے دانت پیسے

" اوئے چل تیری جان پر بنی جان پر تو میری بنی ہے یہاں نکاح ابھی اسی وقت ہو رہا میرا "

میسم نے دانت پیستے ہوئے ٹائپ کیا۔

" کیا نہ کر یار "

ادھر سے فہد نے خوف بھری شکل کے کے ساتھ جوابی پیغام بھیجا۔ وہ سمجھا تھا کہ اریبہ سے ہی ہو رہا نکاح

اب وہ رونے والے ایموجی بھیج رہا تھا۔

" ڈھکن پہلے پوری بات تو سن لے ادینہ سے ہو رہا نکاح "

میسم نے سر کو ہوا میں گھمایا جیسے اس کی عقل پر افسوس کر رہا ہو۔ گرمی اور حبس سے اسے پسینہ آنے لگا تھا۔

" ہیں تو پھر کیا تکلیف تمہیں "

اگلا جواب۔ ساتھ دانت نکالے ایموجی بھیجی۔

" واہ واہ صدقے تمھارے وہ جو عید کی شام رخصتی رکھ دی وہ "

میسم کا دل کر رہا تھا فون سے ہی گھونسا رسید کرے اس کے منہ پر۔ اب دونوں طرف سے پیغامات کا تبادلہ ہو رہا تھا میسم ساتھ ساتھ شرٹ کو گلے سے پکڑ کر ہوا دے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" فہد " ارے کیا بات کر رہا ہے شادی رکھ دی

" میسم " جی

" فہد " تو کر لے کیا ہے اس میں

" میسم " چل بکواس نہ کر میرا سارا کیریر داؤ پر لگ جائے گا

" فہد " کیوں تم کیا انڈیا کی فلموں کی ہیروئین ہو

میسم " شٹ اپ تمہیں کیا پتا یار کرکٹ میں بھی کھلاڑی کی ویلیو کم ہونے لگتی شادی کے بعد سب کو یہ لگتا

" کہ پرفارمنس پر فرق پڑتا

" فہد " فضول بات ایسا کچھ نہیں ہو گا اور ویسے بھی میں اس میں کیا مدد کر سکتا ہوں تمھاری

" میسم " ہاں مدد کیا کر سکے گا میری قید کیا ہوا دادا ابو نے اپنے کمرے میں مجھے

" فہد "اوہ

باہر سے آوازیں آنے لگیں تھیں۔ایک دم سے جیسے بہت سے لوگ کمرے میں آگ ئے ہوں۔

" میسم " چل چل رکھتا ہوں فون لگتا ہے قصاب آ گیا میرا مطلب ہے نکاح خواں آ گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے جلدی سے پیغام ٹائپ کیا اور فون کو جیب میں رکھا۔ اور باہر آیا۔ نکاح خواں آچکا تھا۔ جواد احمد مراد احمد میسم کے ماموں جو اسی شہر میں رہتے تھے ان کی بیوی اور ادینہ جو پہلے سے ہی کمرے میں موجود تھی۔ ہلکے سے فیروزی رنگ کے جوڑے میں سر پر دوپٹہ لیے دھلا سفید چہرہ جو سپاٹ تھا آنکھیں سوجی پڑی تھیں۔ کرسی پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔

میسم نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی۔ محترمہ تو خوش ہو گئی جو چاہتی تھی وہی ہو رہا۔ میسم نے ناک پھلا کر سوچا

احمد میاں نے گھور کر میسم کی طرف دیکھا جو بنا بازو والی ٹی شرٹ زیب تن کیے ہوئے اب ادینہ کو تاڑنے میں مصروف تھا۔

" ڈھنگ کی شرٹ لا کر دو اسے رابعہ پورے بازو والی نکاح ہے اس کا کیا فرنگی بن کر گھوم رہا "

احمد میاں نے حقارت سے میسم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میسم گھبرا کر باہر جانے کے لیے آگے ہوا تو احمد میاں نے اسے اشارے سے باہر جانے سے منع کیا اور رابعہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہ جائے اور شرٹ لا کر دے اسے۔

" جی ابا جی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رابعہ فرمابرادری سے سر کو اثبات میں ہلاتی باہر کی طرف بڑھی۔اور پھر وہاں موجود لوگوں میں ادینہ شیراز بنت شیراز منیر میسم مراد کے نکاح میں آگ ئی۔

ادنیہ کو رابعہ اور عزرا کمرے سے لے کر جا چکی تھیں اب سب منہ میٹھا کر رہے تھے اور میسم کے گلے لگ رہے تھے اتنے دن بعد تو کہیں جا کر مسوائے میسم کے سب کے چہرے پر مسکراہٹ نظر آ رہی تھی۔وہ تو بے حال سا بیٹھا تھا۔

میسم نے چور سی نظر سب پر ڈالی اور باہر کی طرف قدم بڑھائے۔

مراد اور جواد سب بات سن لو میری غور سے دو دن یہ گھر سے باہر نہیں جائے گا اور رات کو ادھر ”
“میرے کمرے میں سوئے گا۔

احمد میاں نے اتنی اونچی آواز میں کہا کہ میسم کے قدم تھم گ ئے۔بچاری صورت بنائی۔اتنی بے اعتباری۔

****

گھر کی دوسری منزل میں وہ اکیڈمی کی کرسی پر ایک ٹانگ رکھے طلحہ سے بات کر رہا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹیم میں سب سے زیادہ دوستی اس کی طلحہ اور اسد سے ہی ہوئی تھی اسد ویسے تو سنیئر تھا اور عمر میں بھی اس سے بڑا تھا لیکن اُس کی عادات بہت اچھی ہونے کی وجہ وہ بہت جلد اس سے گھل مل گیا تھا

لیکن طلحہ کیونکہ اس کے ساتھ اپارٹمنٹ بھی شئیر کر رہا تھا اس لیے طلحہ کے ساتھ وہ اپنی ہر بات کر لیتا تھا اب بھی وہ اسے اپنی اچانک ہونے والی شادی کا بتا رہا تھا۔ جو اس کے لیے بہت بڑی پریشانی بن چکی تھی

۔

وہ طلحہ سے بات کرنے میں ہی مگن تھا جب پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ پر گردن موڑ کر دیکھا۔ ادینہ نیچے سے شائی داوپر جا رہی تھی۔

سب لوگوں کا نیچے اتنا شور تھا کہ اُس کا ذہن پھٹنے لگا تھا جو پہلے ہی ان گنت سوالوں سے گھرا ہوا تھا۔ سب سے جان چھڑا کر وہ اوپر جانے کے لیے ابھی دوسری منزل پر پہنچی تھی جہاں جناب پہلے سے ہی موجود تھے۔ دل مچل سا گیا کہ کرسی پر پڑا الکڑی کا وائٹ بورڈ ڈسٹر اٹھائے اور جا کر میسم کے سر میں دے مارے جب نکاح کرنا ہی تھا تو اتنا کیوں ڈرامہ کیا۔

اپنے دل کی اس خطرناک خواہش پر قابو پاتی وہ خاموشی سے آگے بڑھی ہی تھی جب جناب کی آواز نے قدم جما دیے۔ دل کمبخت سدا کا دغا باز دھیرے دھیرے تھرکنے لگا۔

"بات سنو نا میری ذرا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب وہ چل کر بلکل سامنے آچکا تھا۔وہ بازی جیت چکی تھی اور وہ بچارا جس کو اتنے خواب دکھائے تھے اس نے میسم کے دماغ میں بار بار جیب سے سرخ مخمل کی ڈبیا نکالتا ہوا روشان آرہا تھا۔چہرہ دماغ کے خیالات کی عکاسی کر رہا تھا

ادینہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اور دھک ہی تو رہ گ ئی۔وہی انداز وہی حقارت وہی نفرت۔وہ جو محبت بھری نظروں کی منتظر تھی اس کی نظروں میں وہی شک دیکھ کر تپ گ ئی۔

آہ۔۔وہ محبت بھری نظریں کہاں گ ئی یں جو دل کی دنیا بدل گ ئی تھیں ایک رات میں۔

ادینہ نے فوراً قدم آگ بڑھائے انداز ایسا تھا کہ جیسے کہہ رہی ہو مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سننی۔میسم نے اس کی کلائی کو گرفت میں لے کر پہلو سے نکلنے سے روکا۔

"زیادہ اِترانے کی ضرورت نہیں ہے میں نے کوئی خوشی سے نہیں کیا ہے نکاح "

میسم نے سپاٹ سے لہجے میں مدھم سی آواز رکھتے ہوئے کہا۔ادینہ جو تب سے پلکیں گرائے ناک پھلائے کھڑی تھی جھٹکے سے پلکیں اٹھائی یں اور افسوس سے میسم کی طرف دیکھا۔جو بڑی بے زار سی نظر ڈالے کھڑا تھا۔

"میں کوئی اِترا نہیں رہی میں نے امی کو صاف انکار کر دیا تھا کہ مجھے نہیں کرنی تم سے شادی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے نخوت سے ناک چڑھائی اور اس سے بھی زیادہ بے زاری چہرے پر سجا کر کہا۔اگر ایسی اکڑ ہے جناب کی تو ایسا ہی سہی چاہتا کیا ہے کہ میں ساری عمر ایسے ہی اس کی منتیں کرتی پھروں۔احسان کر دیا ہے مجھے اپنا کر ۔ادینہ نے کسمسا کر بازو چھڑوانے کی کوشش کی پر میسم کی گرفت اور مضبوط ہو چکی تھی۔

"میں بھی صرف نانا ابو کی وجہ سے ہی راضی ہوئی ہوں بازو چھوڑو میرا اب "

ادینہ نے تکلیف کے زیر اثر چہرے کے زاویے کو تبدیل کیا اتنی زور سے کلائی تھامے ہوئے تھا اب تکلیف ہونے لگی تھی۔۔میسم نے ہاتھ کی گرفت ختم کی ادینہ کی کلائی پر اس کی مضبوط انگلیاں اپنے سرخ رنگ کی چھاپ چھوڑے ہوئے تھیں۔سفید نرم نازک کلائی سرخ ہو رہی تھی میسم گھبرا گیا۔چہرے کی سختی ایک لمحے میں ہوا ہوئی دل میں موجود محبت نے دماغ کو ایک جھانپڑ رسید کیا۔

پریشان سی صورت بنائے ادینہ کی کلائی کو تھاما اور نشانوں پر ایسے انگلیاں پھیریں جیسے ایسا کرنے سے شائد نشان ختم ہو جائیں۔

"یہ نشان ایسے نہیں جائیں گے "

ادینہ نے نم آنکھوں کو میسم کی آنکھوں میں گاڑا اور دھیرے سے کلائی کو چھڑایا۔اور تقریباً بھاگتی ہوئی اوپری زینہ عبور کیا۔دل اتنی قوت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب تک وہ اوپری منزل پر پہنچی لبوں پر نرم سی مسکراہٹ در آئی تھی۔ کمبخت محبت سہی سے غصہ بھی نہیں کرنے دے رہی تھی جب اتنی محبت ہے جناب کو تو شک کے خول سے باہر کیوں نہیں نکلتے۔اپنے کلائی پر موجود میسم کی انگلیوں کے نشان پر ہاتھ پھیرا۔

تف ہے مجھ پر میرے دل پر اس کی ساری حقیقت ساری ڈرامے بازی جانتے ہوئے بھی ابل ابل کر باہر کیوں آنے کی کوشش کرتا ہے۔

مس ادینہ شیراز آپکو سب ملے گا میرا نام میری شہرت پر میری محبت نہیں تب تمہیں احساس ہو گا دلوں سے کھیلنا اور پل بھر میں محبتیں تبدیل کرنا کیا ہوتا ہے۔چہرہ پھر سے سپاٹ ہو چکا تھا۔

****

دوپہر کے دو بجے شور کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھلی اور وہ باہر آیا تو باہر کا منظر ہی عجیب تھا بہت سے قریبی رشتہ دار اپنے چنگڑ پوٹوں (بال بچوں) سمیت گھر میں گھوم رہے تھے۔

برآمدے میں لگے تخت نما پلنگ پر محترمہ مسز ادینہ میسم ابٹن لگوا رہی تھیں لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔ دونوں بازو شہزادیوں کی طرح ساتھ بیٹھی لڑکیوں کے دے رکھے تھے جو رگڑ رگڑ کر ابٹن مل رہی تھیں اس کو ابھی اور گورا ہونا ہے کیا میسم نے آبرو چڑھائے حیرت سے ادینہ کی طرف دیکھا جو پیلے رنگ کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جوڑے میں دمک رہی تھی کل اس کا مایوں تھا اور آج رات مہندی تھی حزیفہ بھی پاس بیٹھا برابر ابٹن کو اپنے پھولے ہوئے گالوں پر مسل رہا تھا۔ کل صبح مسوائے اس کے سب کی سپیشل عید تھی۔

" میسم بھائی آپ بھی لگائی یں ابٹن "

حزیفہ نے دانت نکال کر میسم کی طرف ابٹن میں لت پت ہاتھ بڑھائے۔ میسم نے بھنویں چڑھا کر کراہیت سے اس کے ہاتھوں کو دیکھا۔

" تو رہنے دے میرے بھائی اور اگر لگانا ہی ہے تو یہ اپنی کالی گردن پر لگا نہ جہاں سالوں پرانی میل جمع ہے "

میسم نے آگے بڑھ کر اس گردن پر زور کا تھپڑ رسید کیا ادینہ کے ارد گرد بیٹھی ساری دوشیزائی یں کھلکھلا اٹھیں جبکہ مسز ادینہ میسم بس مسکراہٹ دبا کر ہی رہ گ ئی یں۔

" ایو۔و۔و۔ وامی دیکھیں مار رہا ہے یہ "

حزیفہ نے تکلیف سے چیخ کر رابعہ کو کہا جو عزرا کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھوک سے بے حال ہوتا ہوا وہ کچن میں آیا تو اریبہ بڑے سے دیگچے میں چائے چڑھا کر کھڑی تھی میسم کو دیکھتے ہی نظریں چرائی یں۔ فہد اور اس کا راز کھلنے کے بعد وہ اب اس کے سامنے آئی تھی۔ میسم کی شرارت کی رگ پھڑکی۔

" بات سن ذرا "

میسم نے گلا صاف کرتے ہوئے معنی خیز انداز میں کہا۔ اریبہ کا چہرہ ایک دم سے پھیکا پڑا۔ اففف یہ کہاں سے آ گیا۔ اریبہ نے زبان دانتوں تلے دبائی فہدا سے پوری داستان سنا چکا تھا کہ میسم نے سارے پیغام پڑھ لیے ہیں۔

" وہ چائے پیو گے سب پی رہے ہیں "

اریبہ نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر خجل سی ہو کر گردن کھجائی۔ جبکہ وہ تو سارے بدلے چکانے کے موڈ میں تھا۔

" پی لوں گا پی لوں گا "

میسم نے مسکراہٹ دبائی۔ معنی خیز انداز میں الفاظ کو لمبا کھینچا۔

" سنجیدہ ہو نہ فہد کے لیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کی بات پر اریبہ جو چولہے کی آگ بند کرنے کے لیے جھکی ہوئی تھی چونک کر اوپر دیکھا اور پھر خوف سے ارد گرد۔

" ہممم ہوں "

شرمندہ سی مدھم سی آواز میں جواب دیا۔ میسم سخت چہرہ بنا کر کھڑا تھا۔

" گڈ "

میسم نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور کچن کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائی۔

" ویسے دوست ہے میرا پر دماغ کا تھوڑا کسھکا سا ہے "

میسم نے کان کھجاتے ہوئے سنجیدہ لہجہ اپنایا۔ پر اب کی بار وہ اپنی مسکراہٹ نہیں چھپا سکا تھا۔ اریبہ نے مسکراہٹ دبا کر دیکھا۔

"تم سے بھی زیادہ؟ "

اریبہ کے دل میں جو ڈر تھا میسم کو لے کر کہ کیسا ردعمل ہو گا وہ میسم کی مسکراہٹ دیکھ کر جھٹ سے ختم ہوا۔ اب وہ اپنے مخصوص انداز میں واپس آ چکی تھی۔

" بدتمیز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے مصنوعی غصہ دکھایا۔

"ہٹو میرے راستے سے چائے دینی سب کو"

اریبہ نے رعب سے کہا۔ میسم کا ناک پھول گیا۔

"انتہائی کوئی بے شرم لڑکی ہو بتاتا ہوں پھپھو کو میں"

منہ پر ہاتھ پھیرتا وہ سیدھا ہوا۔ اریبہ فوراً سے ڈر کر سامنے آئی اور پیار سے ٹرے آگے کی۔

"میسم بھائی"

شریں لہجہ اپنایا جس پر میسم نے قہقہ لگایا۔

"ہاں ایسے ہی شاباش"

میسم نے گردن اکڑائی جب کے اریبہ دانت پیس کر رہ گئی۔

"چائے کے ساتھ وہ لڈو وجو امی صرف مہمانوں کو ہی دے رہی ہیں وہ بھی چوری کر کے لاؤ میرے لیے

"

میسم نے حکمانہ انداز میں کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی جی بھائی ضرور "

اریبہ دانت پیستی ہوئی آگے بڑھی۔ میسم مسکراہٹ دبا کر کمرے کی طرف بڑھا۔ گھور کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ جو جھینپ گ ئی۔ اس کے دیکھنے پر اور چہرہ گلابی ہوا۔

" اوئے بس کرو بھ ئی کیا گندی سمل ہے اس کی "

حزیفہ کی گردن پر پھر سے چپت لگائی جواب ناک پھلا کر تیز تیز سانس لے رہا تھا جلدی سے اٹھا اور میسم کے منہ پر اپنے دونوں ابٹن والے ہاتھ رکھ دیے۔ پھر کیا تھا زبردستی سب نے مل کر میسم کو ابٹن سے زرد کر دیا اور وہ رونے جیسا ہو گیا۔

****

میڈیا والے پاگل ہو رہے تھے۔ میسم پریشان حال سٹیج پر بیٹھا تھا۔ ھال کھچا کھچ لوگوں سے بھرا ہوا تھا جس کے ایک طرف فہد لبوں پر مسکراہٹ سجائے موبائ ل پر جھکا تھا۔

" بہت بہت بہت پیاری لگ رہی ہو "

فہد نے مسکرا کر پیغام ٹائ پ کیا اور پھر سے ایک بھرپور نظر اریبہ پر ڈالی جو گلابی رنگ کے جوڑے میں نک سک سے تیار ہوئی غضب ڈھا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" پر تم ذرا نہیں اچھے لگ رہے ریڈ ٹائی لگانے کو کس نے کہا تھا "

اریبہ نے شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے پیغام لکھا۔

میسم سامنے صوفے پر سیاہ کوٹ پینٹ پہنے بجلیاں گرا رہا تھا دینہ ابھی برائیڈل روم میں ہی تھی۔ جسے کچھ دیر تک لا کر میسم کے ساتھ بیٹھانا تھا۔

فہد کو بلایا عورتوں والے حصے میں میسم نے تھا لیکن وہ آکر اپنے اہم کام میں لگ چکا تھا۔ جس کو دیکھ دیکھ کر میسم اب غصے سے پہلو بدل رہا تھا۔

" وہ وہ اچھی نہیں لگ رہی کیا "

اریبہ کی ٹائی پر ناپسندیدگی پر فہد گڑ بڑا گیا۔ اور جوابی پیغام بھیجا۔

" اریبہ " اوں ہوں بلکل نہیں

" فہد " چینج کر کے آؤں

" اریبہ " ارے ارے نہیں مزاق کر رہی تھی بہت اچھے لگ رہے ہو

" فہد " تھنکیو

" اریبہ " امی دیکھ رہی ہیں تمہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے سٹپٹا کر گردن ارد گرد گھمائی۔ اریبہ نے بے ساختہ لبوں پر ہاتھ رکھ کر قہقہ روکا اور مسیج ٹائپ کیا۔

" اریبہ : " ہاہاہا مزاق تھا

میسم کی ہمت جواب دے گ ئی تھی خبیث بھرپور طریقے سے انجوائی یمنٹ میں لگا ہوا ہے۔ میسم نے دانت پیس کر سوچا۔

" فہد۔۔۔ فہد۔۔۔ کم ہیر پلیز "

میسم نے دور سے آواز لگائی انداز ایسا تھا جیسے کچا چبا جائے گا فہد کو۔ پر مجبوراً میڈیا کی وجہ سے دانت نکالے۔

" ہمم برو "

فہد نے آکر بڑے انداز میں ٹائی درست کرتے ہوئے کہا۔ میسم نے گھور کر دیکھا۔ اب وہ اس کے پاس صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

" برو کے بچے میری یہاں جان پر بنی ہے اور تو اپنے انجوائی منٹ میں لگا ہے "

میسم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ فہد نے شرمانے کے انداز میں کان کھجایا۔

" میرے دادا کو نہیں جانتا تو تمہیں بھی پکڑ کر ادھر ہی زبح کر ڈالیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گھٹی سی آواز میں اس کے کان کے قریب سرگوشی کی۔ جس پر اس کے گال لڑکیوں کی طرح گلابی ہوئے میسم نے افسوس بھری نظر اس پر ڈالی۔ خبیث زیر لب دھرایا۔

" ہائے کرڈالیں یار "

فہد نے دل پر ہاتھ رکھ کر اریبہ کو دیکھا جو اب کسی لڑکی سے باتیں کر رہی تھی۔

منحوس صرف اور صرف تیری خاطر آج ادھر پھنسا ہوں اور اوپر سے یہ میڈیا والے ان کو کیسے خبر ہو "

" گ ئی مصیبت

میسم نے پریشانی سے ارد گرد دیکھا۔ اور مصنوعی دانت نکالے پھر ٹائی کی ناٹ کو گھمایا جو گلے کا پھندا لگ رہی تھی لگتا تھا مراد احمد نے باندھتے ہوئے کوئی بدلہ ہی لیا تھا۔ وہ کوٹ پینٹ پہننے پر راضی نہیں تھا مراد احمد نے زبردستی نگرانی میں تیار کیا تھا اسے۔

" محلے والے میری جان انھوں نے بات پھیلائی ہے "

فہد نے دانت نکالے۔ اور ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھا۔

" اچھا چل منہ سیدھا کر بیں خراب ہو رہی تمھاری "

فہد نے شرارت سے مسکراہٹ دبا کر چھیڑا۔ میسم نے گھور کر دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بکواس نہ کر کوئی بیس نہیں لگائی میں نے "

میسم نے ناک پھلایا۔ جس پر فہد نے قہقہ لگایا۔

"اواں میرا بچہ اتنا گورا "

فہد کی چھیڑ خانی عروج پر تھی۔ میسم کا منہ پھولا ہوا تھا۔

"جھوٹ کسی اور سے بولیو "

فہد نے آنکھوں کو سکیڑ کر میسم کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

"تم پلیز جاؤ یہاں سے "

میسم نے دونوں ہاتھ باندھ کر سر کے قریب کیے۔ اور وہ تو جیسے تیار بیٹھا تھا فوراً مسیج ٹائی پ کرتا ایک طرف چل دیا۔ مسیم نے افسوس سے دیکھا۔

بیغیرت خود غرض انسان" میسم دل مسوس کر رہ گیا۔ سامنے نظر اٹھی اور پھر جھپکی نہیں وہ آج سے " پہلے اتنی حسین کبھی نہ لگی تھی۔ ادینہ کو عزرا اور اریبہ دونوں اطراف سے پکڑ کر سٹیج کی طرف لا رہی تھیں ۔ گولڈن اور آف وائیٹ ملاپ کا خوبصورت لہنگا پہنے خوبصورت روبی پرل لگے زیور سے مزین ہوئے سر جھکائے وہ مغلیہ دور کی شہزادی لگ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عام حالات میں وہ زیور بہت کم پہنتی تھی اس لیے آج کچھ الگ ہی رنگ وروپ تھا کہ سامنے بیٹھا میسم اس کے اس ماورائی حسن کو آنکھ جھپکے بنا دیکھ رہا تھا۔اس کا اٹھتا ہر قدم دل پر جمی شک کی دیوار پر ضرب لگا رہا تھا۔

دل کی دنیا کی ملکہ آج حقیقت میں بھی ملکہ ہی بن کر سامنے سے آرہی تھی تو یوں مجسم ہو جانا اچھنبے کی بات نہ تھی۔

پاس کھڑے جواد احمد نے اسے بازو سے پکڑ کر ہلایا تو جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔آس پاس کھڑے رشتہ دار اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے کھی کھی کرا ٹھے۔میسم تھوڑا شرمندہ سا ہوتا ہوا اٹھا۔

میسم نے اٹھ کر ہاتھ آگے بڑھایا جس پر اریبہ نے اٹھا کر ادینہ کے ہاتھ کو اس کی ہتھیلی پر رکھا۔

حالت اس لمحے ویسے ہی غیر ہو رہی تھی جیسے ہی برائیڈل روم سے ہال میں داخل ہوئی تو سامنے جناب سیاہ سوٹ میں ملبوس بے زار سی صورت بنائے جلوہ گر تھے۔دل نے تو وہیں سے لرزنا شروع کر دیا تھا رہی سہی کثر اب جناب کے ہاتھ کے لمس نے پوری کی تھی اب تو سارا بدن لرزنے لگا تھا۔

ادینہ گہری لرزتی پلکوں سمیت آہستہ سے اوپر آئی اور پھر اسے میسم کے پہلو میں بیٹھا دیا گیا۔

عجیب ہی لمحہ تھا اور عجیب ہی طاقت تھی نکاح کے اس دو بول میں کہ ساتھ بیٹھا میسم آج اسے اپنا سب کچھ لگ رہا تھا۔وہ دنیا کا خوبصورت ترین مرد نا ہوتے ہوئے بھی آج اسے پوری کائنات سے زیادہ عزیز تر تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مختلف رسومات کی ادائیگی کے بعد وہ رخصت ہو کر اسی گھر میں آئی تھی جہاں ہمیشہ سے رہی تھی فرق صرف اتنا تھا کمرہ بدل گیا تھا آج وہ پورے حق سے میسم کے کمرے میں موجود بیڈ پر براجمان تھی۔

****

دروازہ کھلنے کی آواز پر پلکوں پر پھر سے کسی نے پتھر دھر دیے تھے اس لیے گالوں پر لرزنے لگی تھیں۔

مردانہ کلون کی خوشبو ایک پل میں ہی پورے کمرے کو مہکانے لگی تھی۔

آدھ گھنٹہ سب سے چھپ کر چھت پر بیٹھا وہ دل کو ہر طرح سے قابو میں کیے اب کمرے میں آیا تھا۔

واہ کیا زبردست اداکارہ ہیں محترمہ سامنے پلکیں گرائے بیٹھی ادینہ کی طرف دیکھ کر میسم نے ایک آبرو اوپر اٹھا کر سوچا۔اس دن کہہ رہی تھی میں نے صرف نانا ابو کی وجہ سے شادی کی ہے اور اب پوری طرح مشرقی دلہن بنی بیٹھی میرا انتظار کر رہی ہے۔

ٹائی کی ناٹ ڈھیلی تھی جس کی وجہ سے وہ گلے میں جھول رہی تھی بازو میں فولڈ کر کے ڈالے ہوئے کوٹ کو آہستہ سے ایک طرف صوفے پر رکھ کر وہ اب الماری کی طرف بڑھ گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے چور سی نظر میسم پر ڈالی سپاٹ چہرہ بنائے الماری میں سے کپڑے نکال رہا تھا۔ جیسے ہی وہ مڑا ادینہ نے فوراً پلکیں پھر سے گرائی یں۔

ٹھک سے باتھ روم کا دروازہ بجنے کی آواز پر ادینہ نے پھر سے پلکیں اٹھائی یں اٹکی سانس کو بحال کیا۔ خوشبو کتنی پیاری تھی باہر کا کوئی کلون لگ رہا تھا شائی دادینہ نے گہری سانس لی خوشبوناک سے گھستی دل میں جزب ہوئی۔ ادینہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں موندی۔

باتھ روم کے دروازے کی چٹخنی کے نیچے ہونے کی آواز پر تیزی سے پلکیں پھر سے گرائی یں۔

بیٹھی رہو ایسے ہی یعنی کے فل پیکج چاہیے میڈم کو۔ میسم نے ڈھیلی سی شرٹ کے نیچے ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔

افف دل پوری رفتار سے دھڑکا وہ بیڈ کی طرف آرہا تھا۔ ادینہ کے سارے جسم میں میٹھی سی سوئی یاں چبھ گ ئی یں۔ پر یہ کیا وہ جھکا تکیہ اٹھایا اور اب صوفے کی طرف جارہا تھا۔ ادینہ نے چونک کر نظریں اٹھائی یں اور حیرت سے دیکھا۔

جناب ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اب صوفے پر آنکھیں موندے لیٹے تھے۔

یعنی کہ کوئی بات نہیں کریں گے۔ ادینہ نے روہانسی صورت بنا کر دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افف تم کتنی حسین لگ رہی ہو۔ادینہ مار ڈالو گی میسم کو آج۔مارنے کا ارادہ ہے کیا دولہا بھائی کو۔ میسم تو گیا آج کام سے یہ وہ سارے فقرے تھے جو شام سے اس کے کانوں میں پڑ رہے تھے اور رزلٹ صفر سرتاج جی بنا کوئی تعریفی کلمات کہے بنا کوئی منہ دکھائی دیے صوفے پر ڈھیر تھے۔

تزلیل کے احساس سے چہرہ سرخ ہوا۔ سمجھتا کیا ہے خود کو غصے سے اٹھی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی صوفے کے پاس آئی۔

ایک کشن کو گود میں رکھے اور پر سکون انداز میں آنکھیں موندے ایسے لیٹا ہوا تھا جیسے اس کے علاوہ اور کوئی نفس کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔

وہ سر پر کھڑی ہے اسے محسوس ہو رہا تھا۔اب پھر سے وہی جھوٹ کا پلندہ کھول لے گی میسم میں بہت محبت کرتی ہوں آپ سے میسم یہ میسم وہ ہنن۔ہ۔ہ۔ہ۔

میسم ذہنی طور پر خود کو تیار کر چکا تھا۔چہرے پر اور سنجیدگی طاری کی۔

ادینہ نے اس کے گود میں پڑے کشن کو جھٹکے سے کھینچا اور پوری قوت سے کھینچ کر میسم کے چہرے پر دے مارا

"اوچھ۔۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچھل کر سیدھا ہوا۔ جبکہ وہ تو دونوں ہاتھوں سے لہنگا سنبھالتی اب واش روم کی طرف جا رہی تھی۔ ایک لمحے کے لیے تو سمجھ نہیں آیا کہ آخر ہوا کیا ہے پھر باتھ روم کا دروازہ دھماکے سے بند ہوا۔

اکڑ کس چیز کی دکھا رہی ہے۔ میسم نے کشن کو پھر سے گود میں رکھا اور گھور کر واش روم کے بند دروازے کی طرف دیکھا۔

اف بہت زور سے لگا تھا کشن میسم نے چہرے پر ہاتھ پھیرا جہاں جلن کا اثر ابھی بھی تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سادہ سے جوڑے میں دھلے چہرے کے ساتھ باہر آئی۔ میسم کی کھلی گھورتی آنکھوں سے لاپرواہی برتتی آرام سے بیڈ پر جا کر لیٹی۔ اور گردن تک چادر کو تان لیا۔

خود کو سمجھتا کیا ہے۔ آخر دماغ میں چل کیا رہا ہے۔

اوہ کہیں بچپن کی نفرت ابھی تک گئی ہی نہ ہو جناب کے دل سے اور اب ساری زندگی نہیں نہیں سر کو جھٹکا اف یہ روشان کا شک کہاں سے گھسا ہے اس کے دماغ میں جھنجلا کر بازو کو سر پر رکھا۔

اتنا لمبا تھا وہ ٹانگیں ساری صوفے سے نیچے لٹک رہی تھیں۔ کیسے سوؤں گا ساری رات ایسے۔ صوفے پر اے سی کی ہوا بھی کم لگ رہی تھی۔ اس کو تو تیز اے سی کی ہوا کے بلکل نیچے لیٹنے کی عادت تھی جو یہاں ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف لگے صوفے پر تو بلکل نہیں آ رہی تھی۔ایک آنکھ کھول کر چور سے نظر سے ادینہ کی طرف دیکھا پھر گھڑی کی طرف رات کا ایک بج رہا تھا۔

افف بہت وقت پڑا ا بھی زور سے سر تکیے پر دے مارا۔

توبہ اے سی اتنی سپیڈ میں چلا رکھا ہے ادینہ نے آنکھوں پر سے بازو کو اٹھایا۔اس کو تو اتنے تیز اے سی میں سونے کی عادت ہی نہیں تھی اوپر سے اے سی کی ہوا کا رخ سیدھا بیڈ پر تھا۔چادر کو تھوڑا سا اور لپیٹا پر بے سدہ تھا سب ہوا جسم کے اندر گھس رہی تھی۔وہ جھنجلا کر اٹھی۔

ایک نظر میسم پر ڈالی جناب بڑے مزے سے اپنی والی چادر کو ٹانگ کے نیچے دیے لیٹے ہوئے تھے۔ارد گرد نظر دوڑاری بیڈ کے سائیڈ میز پر پڑے اے سی کے ریموٹ کو اٹھایا۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟ "

میسم نے اے سی کی بیپ کی آواز پر آنکھیں کھولیں جنہیں زبردستی موندے لیٹا ہوا تھا۔ادینہ بیڈ پر کھڑی اے سی کا ریموٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھی۔اور بٹن پریس کرتے ہوئے اس کی رفتار کو کم کر رہی تھی۔

" اے سی کم کر رہی ہوں سردی لگ رہی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سپاٹ لہجے میں مختصر جواب دیا۔تب سے چپ کی گولی کھا رکھی تھی تواب کیوں مرچیں لگی ہیں ادینہ نے دانت پیس کر سوچا۔

" کیوں بھئی مجھے گرمی لگ رہی ہے "

میسم نے ماتھے پر شکن ڈالے۔ادینہ نے آنکھیں سکیڑ کر گردن گھمائی۔

" تواپنے والی چادر بھی مجھے دے دیں "

میسم کی چادر کی طرف دیکھتے ہوئے طنزیہ لہجہ اپنایا۔

" کیوں؟ "

میسم اٹھ کر پاس آیااور ریموٹ ادینہ کے ہاتھ سے جھٹکے کے انداز میں چھینا۔پھرایک نظراس پرڈالی اب وہ بچوں کی طرح مسکین شکل بنائے کھڑی تھی۔گھنے بال دونوں شانوں پر بکھرے ہوئے تھے کاجل اچھے سے آنکھوں سے نکلا نہیں تھا۔ میسم نے فوراًمچلتے دل کو سرزنش کیا۔اور نظریں چرائی یں۔

" اچھاایک کام کرو تم صوفے پر چلی جاؤ وہاں ٹھنڈک کم ہے میں بیڈ پر لیٹ جاتاہوں "

نظریں چراتے ہوئے نرم سے لہجے میں کہا۔مقصد پیچھے اپناالو بھی سیدھا کرناتھا۔ادینہ نے ایک نظر صوفے پر ڈالی اور پھر غصے سے میسم کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں کیوں جاؤں وہاں "

کمر پر ہاتھ رکھ کر سر ہلاتے ہوئے کہا وہ ہنوز اسی انداز میں ابھی تک بیڈ پر کھڑی تھی۔

"مس ئی لہ کیا ہے تمھارا کچھ بھی نہیں مان رہی "

میسم نے ماتھے پر بل ڈال کر رعب سے کہا۔اور وہاں تو اس کے رعب کا کوئی اثر ہی نہیں تھا۔

"اے سی تھوڑا سا کم کر دیتے ہیں دونوں بیڈ پر لیٹ جاتے ہیں "

ادینہ تھوڑا سا پیچھے ہوئی اور اپنی جگہ پر بیٹھی۔ میسم گڑ بڑا سا گیا۔

"نہ نہیں "

ادینہ کی بات پر سوواٹ کا جھٹکا لگا تھا۔ادینہ نے روہانسی صورت بنا کر دیکھا۔ میسم نے پر سوچ انداز میں

کمرے کا جائزہ لیا۔

"اچھا تو پھر تم دوسری طرف سر کرو میں اس طرف "

میسم نے سینے پر ہاتھ باندھ کر اشارے سے سونے کا رخ بتایا۔ادینہ نے منہ کھول کر حیرت سے دیکھا

مس ئی لہ کیا ہے اس کو آنکھوں کو سکوڑا یہ دوری بنا کر ثابت کیا کرنا چاہتا غصہ ہی تو آرہا تھا میسم کی حرکتوں پر

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں تمھارے پاؤں کی طرف چہرہ کروں"

ادینہ نے نگواری سے ناک چڑھائی۔

"تو میرا ابھی مہرانی جی کے پاؤں کی طرف ہی ہو گا ایسے سونا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں جارہا ہوں صوفے پر اور اے سی بھی کم نہیں ہو گا"

میسم نے رعب سے کہہ کر صوفے کی طرف قدم بڑھائے۔

"ٹھیک ہے"

ادینہ نے خفگی سے منہ پھلایا اور تکیہ زور سے بیڈ کی دوسری طرف پھینکا۔ میسم نے اے سی کی رفتار کو کم کیا خود پر اس کی سمت سیٹ کی کمرے کی مین لائٹ بند کی جبکہ ایک طرف چھت پر لگا چھوٹا سا بلب کمرے میں مدھم سی روشنی کیے ہوئے تھا۔ادینہ کے پاؤں کی طرف تکیہ درست کیا اور لیٹ گیا۔

کیوں ایسا کر رہے ہو میسم ادینہ نے مخالف سمت میں رخ بدلہ۔ دل میں گھٹن سی ہوئی۔ کیا ہے میسم آپکو کس بات کا بدلہ ہے یہ کہ زندگی کی اتنی حسین رات اور ہم ایسے ایک دوسرے سے بے رخی برت رہے ہیں۔

اتنی تھکاوٹ کے باوجود نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔اچانک ذہن میں آنے والے خیال کے زیر اثر لبوں پر شریر سی مسکراہٹ ابھری آہستگی سے سیدھی ہو کر کن اکھیوں سے میسم کی طرف دیکھا وہ بھی بلکل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اُسی انداز میں اس کی طرف پشت کیے ہوئے تھا۔ادینہ نے دھیرے سے پاؤں اٹھا کر مسکراہٹ دباتے ہوئے زور سے میسم کے سر پر دے مارا۔

" آہ ادینہ "

پاؤں شائی دناک پر لگا تھا۔وہ اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

" کیا ہوا "

ادینہ نے مصعومیت سے آنکھیں جھپکائی یں۔وہ ناک پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔

" ناک پھوڑ ڈالا پوچھ رہی ہو کیا ہوا "

میسم نے چیخنے کے انداز میں کہا۔وہ اب ہاتھ سے ناک کو سہلا رہا تھا۔

" اوہ سوری پتہ نہیں چلا رات کو ایسے اکثر ٹانگیں مارتی ہوں میں "

بلا کی مصومیت چہرے پر طاری کرتے ہوئے مسکراہٹ کو چہرے پر امڈ آنے سے روکا۔

" چلو سیدھی لیٹو پھر "

میسم نے دانت پیستے ہوئے انگلی سے اپنی طرف کا اشارہ کیا۔گدھی نکلی یہ تو دل میں دانت پیستے ہوئے سوچا اور غصے سے ادینہ کو دیکھا ادینہ نے دانت نکالے اور جلدی سے تکیہ اٹھا کر میسم کے تکیے کے ساتھ رکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ہاں تو یہی کہہ رہی تھی میں تب بھی "

اس کے بلکل برابر لیٹ کر پر جوش انداز میں کہا۔ میسم کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو نے دھڑکنوں کی رفتار بڑھادی تھی اور گال تپنے لگے تھے۔

پھر سے وہی کرنٹ پورے جسم میں دوڑ گیا تھا۔ ساتھ لیٹنے کو کہا تھا وہ تو اتنا پاس لیٹ گ ئی۔

" سنو دور ہو کر تھوڑا سا "

میسم نے اس کے تکیے کو ہاتھ سے دوسری طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ چہرہ جزبات کے ضبط کی عکاسی کر رہا تھا۔

" نیچے گر جاؤں کیا؟ "

ادینہ نے میسم کی حالت سے محزوز ہوتے ہوئے مصنوعی خفگی دکھائی۔ پتا نہیں کیوں تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا تھا۔

" اتنی جگہ ہے دیکھو تو "

میسم نے ہاتھ کے اشارے سے ادینہ کے پہلو میں موجود جگہ کی طرف اس کی توجہ دلائی۔

" درمیان میں ہو کر سونے کی عادت ہے مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے گردن پر بکھرے بالوں کو جھٹکا دیا بال ہوا میں اچھل کر تکیے پر بکھرے۔ مدھم سی روشنی میں بھی اس کی رنگت دمک رہی تھی۔

افففف دل کی دغا بازی شروع ہونے والی تھی میسم نے جلدی سے رخ موڑا اور چادر منہ تک تان لی۔ کیا مصیبت ہے میسم کو خود پر ہی غصہ آرہا تھا۔ ہر بات مان رہا ہوں اس کی۔ دل اور دماغ ایک دوسرے کے ساتھ کشتی لڑنا شروع ہو چکے تھے نیند کس کمبخت کو آنی تھی اس حالت میں۔

چادر دھیرے سے اس پر سے سرک رہی تھی۔ ادینہ اب اس کی چادر کو کھینچ رہی تھی۔

" چادر کیوں کھینچ رہی ہو اب "

میسم نے دانت پیستے ہوئے غصے سے رخ اس کی طرف موڑا دونوں کا سر ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

" سردی لگ رہی ہے "

ادینہ نے بچارگی سے کہا۔ اسے واقعی میں سردی لگ رہی تھی۔

" افففف کیا مصیبت ہے "

میسم نے زور سے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ تیزی سے اٹھا ننگے پاؤں چلتا ہوا الماری کے پاس پہنچا۔ اور پھر اپنی ایک عدد شرٹ ہاتھ میں پکڑے ہوئے واپس آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ کیا ہے "

ادینہ نے حیرت سے دیکھا۔

" پہنو اس کو "

شرٹ ادینہ کے طرف بڑھائی۔ادینہ نے سوالیہ سے انداز میں میسم کی طرف دیکھا۔

" پہنو اسے "

میسم نے رعب سے کہا۔ادینہ نے جھٹکے سے شرٹ پکڑ کر پہنی۔

" گڈ پیچھے ہو تھوڑا سا اب "

ہاتھ کے اشارے سے ناک چڑھاتے ہوئے اسے پیچھے ہونے کا کہا۔ادینہ نے گھور کر دیکھا۔بد تمیز سمجھتا کیا ہے خود کو۔

" اب مجھے سونا ہے سمجھی "

انگلی اس کے چہرے کے بلکل سامنے کھڑی کرتے ہوئے غصے سے کہا۔ادینہ کا چہرہ سرخ ہوا۔

" مجھے بھی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصے سے سر کو تکیے پر مار کر رخ موڑا اور زور سے آنکھیں بند کیں شرٹ سے اٹھتی بھینی بھینی سی خوشبو اور گرماہٹ میں واقعی کب نیند آئی پتہ بھی نہ چلا۔

کندھے پر پھر سے کچھ نرم سا وزن محسوس ہوا تو میسم نے دانت پیستے ہوئے رخ بدلہ اور پھر جیسے لمحہ تھم گیا وہ سو رہی تھی

اپنے ہوش ربا حسن کے جلوے بکھیرتے ہوئے وہ ہر چیز سے بے خبر تھی۔ میسم نے دھیرے سے اس کے بازو کو خود پر سے ہٹایا۔

اپنے بازو کو اپنے سر کے نیچے دے کر غور سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔دل میں کتنی ہی خواہشیں سر اٹھانے لگی تھیں

اسے کے چہرے کے ہر نقش کو چھو لینے کی خواہش۔ فوراً سیدھا ہو کر سر کو تکیے پر زور سے مارا۔ تکیہ اٹھایا اور پھر سے صوفے پر جا کر ڈھیر ہو گیا۔چار بج رہے تھے۔اور پھر جس صوفے پر دو گھنٹے پہلے نیند آنے کا تصور محال تھا وہ وہیں سو گیا تھا۔

****

"آؤ آؤ ادھر بیٹھو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد میاں نے دروازے پر کھڑے میسم کو ہاتھ کے اشارے سے پاس بلایا۔وہ اپنے بیڈ پر بیٹھے تھے اور پہلو میں وہ نارنجی پیچ رنگ کے کام سے بھرے جوڑے میں سجی سنوری بیٹھی تھی ولیمے کی تقریب کے بعد وہ لوگ ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچے تھے۔

"جی"

میسم معدب انداز میں سر کو جھکائے ان کے قریب آیا۔احمد میاں نے ہاتھ کا اشارہ اپنے پہلو کی طرف کیا۔وہ اب ان کے دوسرے بازو کی طرف بیٹھ چکا تھا۔ادینہ پر ایک نظر ڈالی جو لاڈلی بنی بیٹھی فتح کا جھنڈا لہرا رہی تھی۔سب کچھ جیت لو گی پر میری محبت نہیں۔میسم نے گھور کر دیکھا۔جس پر اس نے ناک چڑھائی۔

"خوش ہوں بہت اپنی زندگی میں اپنی اولاد کی خوشی دیکھ لی میں نے"

احمد میاں نے مسکرا کر کپکپاتی آواز میں کہا۔اور پھر میسم کی طرف دیکھا۔

"تجھے کرکٹ کھیلنے کی اجازت دی اس کے صدقے"

انہوں نے میسم کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔میسم نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔اس کی صدقے ہی سب ملا ہے۔میسم نے دانت پیسے۔

"جی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

معدب انداز میں جی کہتے ہوئے گردن اور جھکا دی۔احمد میاں نے ادینہ کو بازو سے پکڑ کر ساتھ لگایا۔

یہ جب چھوٹی سی تھی تو عزرا ایک دن میرے پاس بیٹھی رودی کہتی ابا جی اللہ نے کوئی بیٹا بھی نہ دیا چلو ”

“ ایک بیٹا ہوتا اور ایک بیٹی

احمد میاں نقاہت سی کانپتی آواز میں بول رہے تھے اور وہ دونوں ہمہ تن گوش تھے۔میسم نے آج گرے چیک میں تھری پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا جس میں وہ آج کل سے بھی زیادہ خوبرو لگ رہا تھا۔ادینہ نے چور سی نظر ڈالی

“ تو پاس کھڑا تھا اور یہ میری گود میں تھی ”

احمد میاں نے گردن گھما کر میسم کی طرف دیکھا۔میسم نے جلدی سے مسکراہٹ کا لبل سجایا۔

“ میں نے تیرا ہاتھ پکڑا ایسے ”

انہوں نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے میسم کے ہاتھ کو تھاما۔

“ اور ایسے اس کے ہاتھ میں دے دیا ”

ادینہ کے ہاتھ کو اٹھا کر میسم کے ہاتھ پر رکھا۔دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔دل کی دھڑکن کے تار دونوں طرف برابر بج اٹھے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پھر میں نے عزرا سے کہا یہ ہے تیرا بیٹا آج سے "

احمد میاں نے میسم کے ہاتھ کو بند کیا اور دباؤ ڈالا۔ادینہ جھینپ گئی۔ہاتھ کے لمس سے میٹھا سا کرنٹ پورے وجود میں سرائیت کر رہا تھا۔

جی "

میسم نے معدب انداز میں سر ہلایا۔احمد میاں کا ہاتھ اب دونوں کے ہاتھوں پر تھا۔میسم کے ہاتھ کی گرمی جیسے ہتھیلی میں جزب ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔شادی کے بعد یہ پہلا لمس تھا جس سے اس نے نوازا تھا۔ اور اس میں بھی جناب کی خواہش کہاں شامل تھی یہ تو بس نانا ابو نے ہی۔۔۔۔ادینہ نے دل میں اٹھتی ٹیس کو دبایا۔

"تو کیا تو میرے کہے قول کا پاس رکھے گا "

احمد میاں نے میسم کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔میسم نے سر کو آہستگی سے ہلایا۔نازک سے ہاتھ کی نرماہٹ جیسے دل کو گدگدانے لگی تھی۔بے ساختہ ایک نظر سامنے بیٹھی ادینہ پر ڈالی وہ اب نظریں جھکائے احمد میاں کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔پلکیں گالوں پر لرز رہی تھیں۔

جوڑے کا رنگ چہرے پر عکس چھوڑے ہوئے تھا۔پیچ رنگ میں اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔آج کل کی نسبت زیور ہلکا تھا سلور گولڈ کی چھوٹی سی بندیا ماتھے پر دمک رہی تھی۔وہ بلا کی حسین تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی دادا ابو "

میسم نے مچلتے دل کو سرزنش کیا جو اس کے حسن کے بچھائے ہوئے جادوئی جال میں الجھتا جا رہا تھا۔ذہن کو بری طرح جھٹکا۔بہت بڑی ڈرامہ ہے۔دماغ نے دل کے کان میں سرگوشی کی جو بغاوت پر اتر رہا تھا۔

"خوش رہو دونوں شاد آباد رہو "

اب احمد میاں دونوں کو ساتھ لگائے ہوئے تھے۔ایک دفعہ ادینہ کے سر پر بوسہ دیا اور پھر میسم کے سر پر۔

میسم نے دھیرے سے ہاتھ کو کھینچا۔اور کان کھجاتا ہوا سیدھا ہوا۔ یوں لگ رہا تھا مزید اگر کچھ دیر اور ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہا تو دل پوری طرح باغی ہو کر دماغ کے خلاف جنگ کا کھلا اعلان کر دے گا۔اور دل کی جیت مطلب ادینہ کی جیت

"نانا ابو جاؤں میں تھک گئی ہوں "

ادینہ نے دھیرے سے احمد میاں کے سینے پر سے سر اٹھاتے ہوئے اجازت طلب انداز اپنایا۔

"ہاں ہاں میسم لے جاؤ بیٹا اسکو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد میاں نے مسکراتے ہوئے میسم کی طرف اشارہ کیا۔میسم نے بھنویں اچکا کر ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو خود جائے میں کیا گود میں لے جاؤں گا۔ادینہ احمد میاں کی بات کو سنی ان سنی کرتی میسم کو نظرانداز کرتی ویسے ہی اسے بیٹھا چھوڑ کر باہر نکل گئی۔ ”

آج ولیمے کی پوری تقریب میں صرف فوٹوشوٹ کے وقت وہ ساتھ آیا تھا اس کے بعد ایک دفعہ بھی سٹیج پر آ کر اس کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا۔

وہ آج چپ چپ سی تھی یہ بات عزرا کے ساتھ ساتھ پتا نہیں اور کس کس نے نوٹ کی تھی اور اب بھی اس کے ہاتھ کھینچنے پر دل بری طرح بھر آیا تھا۔آنسوؤں کو چھپاتی تیزی سے کمرے میں آئی تو سامنے بیٹھی رابعہ کو دیکھ کر گڑبڑا سی گئی۔وہ شائی داسی کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

“ ادینہ ادھر میرے پاس آؤ ”

رابعہ نے اپنے ساتھ صوفے پر ہاتھ کا اشارہ کیا۔ادینہ دھیرے سے چلتے ہوئے اب ان کے برابر میں بیٹھ چکی تھی جبکہ وہ مسلسل اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں گو کے نظر بہت نرم سی تھی پر بہت کھوجتی سی تھی۔

“ ادینہ یہ جو مرد ذات ہے نہ اپنے جزبات پر قابو پانے میں بہت ماہر ہوتا ہے ”

رابعہ نے دھیرے سے اس کے نرم سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہماری طرح نہیں ہوتے "

دوسرے ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو تھپکتے ہوئے وہ سر جھکائے بیٹھی ادینہ کو سمجھا رہی تھیں۔ادینہ نے سر کو اور جھکایا۔جانتی تھی وہ بھی ان سب میں سے ایک ہیں جو آج اس کے چہرے پر سے اس کی رات کی کہانی پڑھنے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔

"لیکن میری جان بیوی کی محبت چاہت اپنائیت میں بہت طاقت ہوتی ہے "

میٹھے سے لہجے میں بولتی ہوئی وہ اس کے سر کو اپنے کندھے کے ساتھ لگا چکی تھیں کتنی اپنائیت تھی ان کے انداز میں وہ بچپن سے ہی اس سے ایسی ہی محبت کرتی تھیں وہ اکثر ان کے اس والہانہ پن پر پریشان بھی ہو جایا کرتی تھی۔

میں نہیں جانتی وہ کیوں ایسا کر رہا ہے لیکن اتنا جانتی ہوں کسی اور لڑکی کا کوئی چکر نہیں بس اس رشتے کو "

"قبول نہیں کر پا رہا ہے ابھی ساتھ رہے ہو نہ تم لوگ ہمیشہ تو شائد بہنوں کی طرح سمجھتا رہا ہو

رابعہ اب اس کے سر کو ہلکے ہلکے سے تھپک رہی تھیں۔ادینہ کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔ممانی آپکو کیا بتاؤں کہ کیا ہے آپکے لاڈلے کے دل میں ادینہ نے دھیرے سے پلکوں کو بند کیا۔وہ بول رہی تھیں۔

تمھیں اس کے دل میں جگہ بنانی ہے ہمت سے کام لینا ہے تمھارا شوہر ہے تمھارا حق ہے اس پر تم چاہو "

"تو اس کے دل کی ملکہ بن سکتی ہو اور تم چاہو تو اس کے پاؤں کی جوتی بھی نہ رہو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اتنی محبت سے سمجھا رہی تھیں کہ ہر بات ادینہ کے دل میں موجود ناراضگی کو دھو رہی تھی۔

لیکن شوہر کے دل میں اپنا مقام اپنی جگہ بنانے کے لیے محبت اور توجہ میں اُسی کی پہل کا انتظار کرنے "

" والی لڑکیاں اپنی انا میں بہت کچھ کھو دیتی ہیں

رابعہ نے دھیرے سے اسے سیدھا کیا اور اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر کہا۔

" مجھے امید ہے تم میری بات سمجھ رہی ہو گی۔ "

تھوڑا سا نیچے ہو کر اس کی جھکی پلکوں سے سوال کیا۔ادینہ نے پلکیں اٹھائی یں اور لب بھینچے سر کو دھیرے سے ہلایا۔

" اور یہ کمبل "

رابعہ نے مسکرا کر گردن گھمائی لبوں پر شریر سی مسکراہٹ در آئی۔

کچھ دیر پہلے آیا تھا میرے پاس کہہ رہا تھا ادینہ کو سردی لگتی رہتی رہی کل رات تو مما بلنکیٹ دے دیں "

"

رابعہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے آنکھوں سے بیڈ پر پڑے سنگل کمبل کی طرف اشارہ کیا۔ادینہ نے نظروں کا تعاقب کیا بیڈ پر براؤن رنگ کا سنگل کمبل پڑا تھا۔دل عجیب طرح سے دھڑکنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطلب پرواہ ہے بس محبت بھی پیدا کر لو اور آج جیسے اداس سا چہرہ تھا تمھارا ایسا پھر نہ دیکھوں میں عزرا "

" بھی پریشان سی تھی

رابعہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ادینہ نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔ان کی باتوں سے دل کو حوصلہ ہوا تھا۔

" جی "

مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے سر کو مزید جھکایا۔

" اور اس کے کان بھی کھینچنے کو کہا ہے میں نے تمھارے ماموں سے "

رابعہ نے شرارت سے ادینہ کے چہرے کو اوپر کیا۔

" اور کبھی بھی تنگ کرے اپنی امی کے بجائے مجھے بتاؤ گی تم "

وہ مسکرا رہی تھیں آنکھوں میں بے پناہ محبت تھی ادینہ جھٹکے سے رابعہ کے گلے لگی۔

" اچھا ابھی ریسٹ کرو اور میری باتوں پر غور کرنا "

کچھ دیر اس کی پیٹھ تھپکنے کے بعد وہ آہستگی سے کہتی ہوئی اٹھیں اور باہر چلی گئیں پر ادینہ کے لبوں پر مسکراہٹ چھوڑ گئیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کپڑے بدل کر بیڈ پر لیٹے وہ میسم کا انتظار ہی کرتی رہ گئی۔ پر کل رات دیر سے سونے اور آج سارے دن کی تھکاوٹ کے باعث کب نیند آئی پتا ہی نہ چلا اور وہ کب کمرے میں آیا ساتھ آ کر لیٹا اسکی بھی خبر نہیں ہوئی۔

****

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اب جوس کا مگ ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔ آج عید کے تیسرے روز دور سے آئے ہوئے بھی سب رشتہ دار واپس جا چکے تھے۔ سب گھر والے ایک ساتھ ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے جہاں زور و شور سے ہر نیوز چینل پر میسم کی شادی کی خبر چل رہی تھی۔ اریبہ اور حزیفہ کا تو جوش سے برا حال تھا۔ البتہ مراد احمد سپاٹ چہرہ لیے ہی بیٹھے تھے۔

پھر سے وہی محسوسات دل ہلکے سے ردھم پر تھرکنے لگا دماغ نے گھور کر دل کو دیکھا اور مسیم نے جھنجلا کر سامنے صوفے پر بیٹھی ادینہ کی طرف جو مسلسل اسے محبت پاش نظروں دیکھے ہی جا رہی تھی۔ ناشتہ کرتے ہوئے تو ایک دو بار اسے لگا ویسے ہی دیکھ رہی ہے لیکن اب تو مسلسل اس کی نظروں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔ جو اندر توڑ پھوڑ کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جب سو کر اٹھا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔اور جب باہر آیا تو محترمہ ہلکے سے پرپیٹ گرین رنگ کے جوڑے کو زیب تن کیے ہلکے سے میک اپ سے چہرے کو چار چاند لگائے مراد احمد اور رابعہ کی لاڈلی بنی ان کے درمیان میں براجمان تھی۔اور پھر اکٹھے ناشتہ کرتے ہوئے اور اب جوس پیتے ہوئے وہ مسلسل بے شرمی سے اسے تاڑنے میں مصروف تھی۔

ادینہ کے آج مسلسل یوں دیکھنے پر احساس ہوا کہ جب لڑکے مسلسل کسی لڑکی کو تاڑتے ہوں گے تو اس کی کیا حالت ہوتی ہو گی۔ باز ہی نہیں آرہی تھی وہ۔ کیا کروں۔ میسم نے ارد گرد دیکھ کر لاپرواہی برتتی پر بے سود اس کی نظر ابھی بھی خود پر محسوس ہو رہی تھی۔

میسم نے ماتھے پر بل ڈالے گھور کر دیکھا تو ادینہ نے شرارت سے ایک آنکھ کا کونہ دبا دیا۔

ایسا جھٹکا لگا کہ جوس چھلک گیا۔اور وہ اب ارد گرد چور نظروں سے دیکھتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔

اسے کیا ہو گیا ہے آج جو ایسے خطرناک وار کر رہی ہے۔ میسم نے بمشکل دھڑکتے دل کو پٹڑی پر سیٹ کیا۔ جوس کا مگ ایک طرف رکھا۔اور موبائل پر پیغام لکھا۔

"مس ئی لہ کیا ہے تمھارے ساتھ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانت پیس کر سنڈ کے بٹن پر انگوٹھا رکھا۔ادینہ کا موبائل صوفے کے ساتھ پڑے چھوٹے سے میز پر پڑا تھا ۔میسم کی طرف دیکھتے ہوئے موبائل اٹھایا۔اور سکرین پر نظریں جمائیں اور پھر لبوں پر بھرپور مسکراہٹ در آئی۔آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

" کون سا مس ئی لہ مطلب کیا ہے اس بات کا "

ادینہ نے شرارت سے دیکھا اور سنڈ کا بٹن دبایا۔دوسری طرف جناب نے بھنویں اچکائیں اور گھور کر دیکھتے ہوئے سکرین پر نظر ڈالی۔اور پھر انگلیاں جوابی پیغام ٹائپ کر رہی تھیں۔سفید اور بلیک رنگ کی لائینگ ڈریس شرٹ اور جینز پہنے ادینہ کی شرارتوں سے پریشان ہوتا اسے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا ویسے بھی رابعہ کی رات کی باتوں نے حوصلے بلند کر رکھے تھے۔اور دل کو یقین تھا وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے بس بدگمانی ہے دل میں جس کے بادل اس کی محبت کی وجہ سے جلد چھٹ جائیں گے۔

" تم کیوں ایسے دیکھے جا رہی ہو؟طبیعت ٹھیک ہے تمھاری "

ادینہ نے پیغام پڑھ کر ہنسی روکی۔اور جواب لکھا۔ہلکے سے بڑھے ناخن پر پیازی رنگ کی ناخن پالش لگا رکھی تھی جو سفید دودھ جیسے ہاتھوں کو اور دلکش بنا رہی تھی مسیج لکھتے ہوئے کلائی میں پہنے سونے کنگن ایک دوسرے میں بج کر مدھر سا ساز بجا رہے تھے۔

" تو میری آنکھیں ہیں میری مرضی ہے میں جدھر بھی دیکھوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے جواب پڑھا ایک آبرؤ چڑھا کر دیکھا ادینہ نے گردن کو جنبش دی میسم نے ماتھے پر شکن ڈالے اور جواب لکھا۔

" سب بیٹھے ہوئے پاگل اور تم نے آنکھ ماری ابھی مجھے "

ادینہ نے شرارت سے ارد گرد سب کو دیکھا جو ٹی وی پر چلتی خبروں کو پر جوش انداز میں دیکھنے میں مصروف تھے۔

حق ہے میرا بھ ئی میرا شوہر ہے میں نہیں دیکھوں گی تو کون دیکھے گا آنکھ ہی ماری ہے کوئی اور نازیبا "

" حرکت تو نہیں کی

مسکرا کر پیغام بھیجا اور پھر سے ویسے ہی دیکھنا شروع کیا۔میسم نے جواب دیکھ کر ارد گرد دیکھا اور پھر انگلیاں سکرین پر دوڑنے لگیں۔

" اچھا جی بڑی بات نہیں کہہ دی آپ نے اور ہمممم حق "

جواب لکھا۔ادینہ نے نچلے لب کو دانتوں میں دبا کر شرارت سے جواب ٹائپ کیا۔

" جی بلکل حق "

گردن اکڑا کر میسم کی طرف دیکھا جواب آنکھیں سکیڑ کر کچھ سوچ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھا ایسا کیا دیکھو پھر میرے بھی بہت سے حق تم پر "

میسم نے شرارت سے مسکرا کر دیکھا ادینہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ایسے کندھے اچکائے جیسے کہہ رہی ہو کچھ بھی۔ میسم نے جوس کا خالی مگ سائیڈ میز پر رکھا اور اٹھ کر باہر نکلا۔ ادینہ نے ناسمجھی سے اسے باہر جاتے دیکھا۔

اوہ خدایا!!!! تھوڑی دیر بعد جناب اپنا کلف لگا سفید قمیض شلوار پکڑے مسکراتے ہوئے لاونج میں داخل ہوئے اور لا کر کپڑے ادینہ کے سامنے کیے۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ ادینہ کو کپڑے استری کرنے بلکل پسند نہیں تھے اور کلف لگے کپڑے تو اگر کبھی غلطی سے بھی اسے کوئی کرنے کو کہہ دیتا تھا اس کی جان پر بن جایا کرتی تھی۔

" یہ کپڑے پریس کر کے دو "

آواز میں رعب تھا۔ آنکھوں میں شرارت اور لب مسکراہٹ چھپا رہے تھے۔ ادینہ نے تھوک نگل کر ارد گرد بیٹھے لوگوں کو دیکھا۔ رابعہ نے ادینہ کے چہرے کی پریشانی دیکھی تو فوراً اپنی جگہ سے اٹھیں۔

لاؤ میں کر دیتی ہوں" جلدی سے آگے بڑھ کر کپڑے میسم کے ہاتھ سے لیے۔ "

" وہ کر دے گی امی آپ کیوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے رابعہ کے ہاتھ سے دھیرے سے کپڑے پکڑ کر پھر سے ادینہ کی طرف بڑھائے۔

" دماغ ٹھیک ہے تمھارا دو دن کی دلہن ہے "

رابعہ نے خفگی بھرے انداز میں گھورا۔اور پھر سے کپڑے پکڑنے کی کوشش کی۔

" امی دو دن کی ہو یا مہینے کی اس کی ذمہ داری ہے اور میرا حق ہے کیوں بیگم "

میسم نے بڑے پریم سے ادینہ کی طرف دیکھا۔جو بے زار سی شکل بنائے بیٹھی تھی۔اور بیگم کہنا تو اور بھی کھل گیا یہ بھی میسم کو پتا تھا کہ بچپن میں ایک ٹی وی سریل چلا کرتا تھا جس میں شوہر اپنی بیوی کو بیگم کہہ کر پکارتا تھا تو ادینہ اس سے بہت چڑتی تھی۔کہ بیگم کتنا عجیب لفظ ہے۔

" ہاں ہاں ادینہ ہی کرے گی شوہر کے سارے کام بیوی کو ہی کرنے چاہیے اٹھو ادینہ "

عزرا نے جلدی سے میسم کے خوشگوار رویے کو دیکھ کر شکر ادا کیا اور اُس کی وکالت میں بولی۔ادینہ نے گھور کر میسم کی طرف دیکھا جو اب زبان کو اوپر کیے اسے چڑانے کے انداز میں ہنس رہا تھا۔

" جی بلکل "

ادینہ نے دانت پیستے ہوئے جھٹکے سے میسم کے ہاتھ سے کپڑے لیے۔اور گود میں دھرے۔پر ویسے ہی بیٹھی رہی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بیگم چلو اٹھو نہ پھر جمعہ کی نماز سے پہلے پہلے شاباش "

میسم نے اسے یوں ہی بیٹھے دیکھ کر پھر سے محبت سے کہا۔اور کندھا ہلایا ادینہ نے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا اور پھر منہ پھلا کر اٹھی۔مریل قدم اٹھاتی استری کے میز پر آئی میسم اس کے پیچھے ہی باہر آگیا۔وہ اب بچارگی سے گدھے کی اوپری جلد کی طرح اکڑے قمیض کی طرف غصے سے دیکھ رہی تھی جب کان میں سرگوشی ہوئی وہ بلکل پیچھے کھڑا تھا۔

" سنو بیگم اچھی طرح پانی لگا کر ہاں "

وہ اتنا قریب تھا کہ اس کی آواز کے ساتھ ساتھ سانس کی گرماہٹ نے بھی کان کی لو کو چھوا تھا۔اور ایک پل کے لیے سب کچھ رک گیا۔بیگم لفظ کی تلخی اس کی اتنی سی قربت۔یں دب سی گ ئی۔کلون کی مہک میں تڑپتا چھوڑ کر

وہ تو ظلم ڈھا کر جا چکا تھا پر وہ بے ترتیب ہوتی سانسوں کو سنبھالتی کپڑوں سے الجھ رہی تھی۔

****

" میرا کچھ کر کے جا بتا رہا ہوں تجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے روہانسی صورت بنا کر سامنے بیٹھے میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے سر سے پاؤں تک اسے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ وہ آج پھر جان بوجھ کر رات دیر تک فہد کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اور فہد اسے گھر میں اسکی اور اریبہ کی بات چلانے کا کہہ رہا تھا۔

"ہم نکھٹو کے پلے نہیں باندھتے اپنی لڑکیاں"

میسم نے نخوت سے ناک چڑھائی۔ فہد نے بچوں کی طرح منہ پھلا کر خفگی سے دیکھا۔

"آرام سے کوئی نکھٹو نہیں ہوں اتنا بڑا ہوٹل ہے"

غصے سے ماتھے پر شکن ڈالے اور ہوا میں ہاتھ اٹھا کر شان بے نیازی سے مسیم نے سارے ہونٹ باہر نکال کر اس کی طرف دیکھا۔

"اوہ بھول گیا تھا میں تو وہ کیا تیرا ہے؟"

میسم نے اداکاری کی۔ جس پر فہد نے بچارگی سے دیکھا۔

"اچھا اب طنز اور بدلے لینے چھوڑ"

فہد نے میسم کے آگے ہاتھ جوڑے جس پر وہ قہقہ لگا گیا۔

"ہمم ٹھیک ہے ویسے کل دعوت پر عقل استعمال کرتا نہ پھپھو کو بھی انوائیٹ کرتا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے اس کے سر پر چپت لگائی۔وہ جھٹکا کھا گیا پھر گردن کھجائی۔

"ڈر بہت لگتا یار"

"نہیں کرانوائی ٹ ان کو بھی اپنی امی کو بھیج صبح گھر اور وہ خاص طور پر پھپھو کا کہہ کر آئی یں کہ وہ بھی شریک ہوں دعوت پر"

میسم نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی موبائل پر وقت دیکھا ایک بج رہا تھا۔فہد اب سوچ میں پڑ گیا تھا پھر پر جوش انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں اور اریبہ کو بھی"

فہد نے پوری بتیسی باہر نکالی میسم نے غصے سے گھور کر دیکھا۔

"پہلے ساس کے دل کی کدورتیں دور کر لے.بیغیرت"

میسم نے دانت پیسے۔اور پھر سے اس کی گردن پر چپت لگائی۔

"اچھا"

فہد نے خجل سا ہو کر گردن پر ہاتھ پھیرا جہاں میسم کے تھپڑ کی جلن ہو رہی تھی۔

"چل پھر میں چلتا ہوں گھر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گہری سانس لی اور اٹھا۔امید تھی کہ ادینہ سو گئی ہو گی۔اور ایسا ہی تھا وہ کمبل میں منہ دیے سوئی ہوئی تھی۔

****

ایک طرف لگے صوفے پر ایک عدد کیری اور بیگ پڑا تھا۔بیڈ پر دوپٹہ پڑا تھا اور ادینہ دوپٹے سے بے نیاز فون کان کو لگائے نیل پالش رگڑتی بات کر رہی تھی۔

" تم تو بات نہ کرو مجھ سے "

ادینہ نے خفگی بھری لہجے میں فون کے دوسری طرف موجود ماہ رخ سے کہا۔وہ شادی میں شریک نہیں ہو سکی تھی جس پر ادینہ اس سے خفا تھی۔وہ لوگ ہر سال اسلام آباد اپنے ننھال میں عید کرنے جاتے تھے اور جس دن ادینہ کی اسے کال گئی شادی کی دعوت کے لیے وہ لوگ اسلام آباد کے لیے نکل چکے تھے۔

" اچھا نہ سوری مجبوری سمجھا کرو میری "

ماہ رخ نے بچوں کی طرح لاڈ اٹھانے والے انداز میں کہا۔پر ادھر تو جیسے اور بھی بہت سے غم تھے۔رونے جیسی صورت بنائے وہ بے دردی سے ناخن رگڑ رہی تھی انگلیاں گلابی ہو گئی تھیں۔

" کیا مجبوری اسلام آباد تھی نہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے اپنے مخصوص انداز میں لبوں کو باہر نکالتے ہوئے اعتراض کیا۔

تمہیں پتا ہے ہر سال جاتے ہم عید پر اور جناب کی جس دن شادی طے پائی ہم لوگ ٹرین میں تھے جا "
" رہے تھے

ماہ رخ اپنی صفائیاں دے رہی تھی اور وہ اداسی سے سامنے اپنے بیگ کی طرف دیکھ رہی تھی۔

" اچھا سنو ہاسٹل میں ہی آ رہی ہوں ابھی تم منع مت کرنا "

اداس سے لہجے میں کہا۔اور نیل پالش ایک طرف لگے میز پر رکھی۔

"کیوں کیا ہوا؟

ماہ رخ نے حیرت سے پوچھا کیونکہ ایک دن پہلے اس نے پیغام بھیجا تھا کہ وہ میسم کے ساتھ رہے گی اب لاہور میں۔

" ابھی جا رہے ہیں جناب باہر کہیں سیریز کھیلنے تو "

ادینہ نے گہری سانس لی۔کیونکہ آج صبح ہی میسم نے سب کے سامنے انکار کیا کہ ابھی وہ ادینہ کو ساتھ نہیں لے جا سکتا ہے۔واپسی پر آ کر وہ الگ رہائش کریں گے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تو پاگل تم کیوں نہیں جا رہی ساتھ کھلاڑی کی بیوی کے یہی تو مزے ہوتے ہیں ملکوں ملکوں گھومتی ہیں "

"

ماہ رخ نے حیران ہوتے ہوئے مشورہ دیا جس پر ادینہ کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

" جی جی جناب اپنے کمرے میں پتا نہیں کیسے برداشت کر رہے مجھے "

ادینہ نے ماتھے پر شکن ڈالے کل رات بھی جب آنکھ لگی تب ہی آیا تھا وہ اور آج تو دونوں کی واپسی تھی لاہور کے لیے ادینہ کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں اور میسم کو انگلینڈ جانا تھا۔ چار راتیں کمرے میں اجنبی بن کر گزار چکے تھے دونوں۔

" حد ہے ویسے تم کہتی تھی بہت پیار ہے مجھ سے "

ماہ رخ نے خفا سے لہجے میں کہا۔ ادینہ کے آنکھوں کے کونے نم ہوئے۔

" پتا نہیں کیوں کہتی تھی "

ہلکی سی آواز میں کہا کمرے کا ہینڈل گھوما۔ اور میسم نے دروازہ کھولا۔

" اچھا آگئے ہیں پھر بات کرتی ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے دروازہ کھلنے پر جلدی سے کہہ کر فون بند کیا۔اور ایک طرف بیڈ پر اچھالا وہ جو کمرے میں داخل ہوا تو اُسے عجلت میں فون رکھتے دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔ادینہ نے نظریں جھکا کر کانوں کے پیچھے بال اڑائے۔ میسم کچھ دیر کھڑا بغور اسے دیکھتا رہا۔

دلجوئی کر رہی ہوں گی محترمہ ڈاکٹر صاحب کی۔سینے میں عجیب سی جلن ہوئی اب بیوی بن گ ئی تھی تو جلن میں اضافہ ہو گیا تھا۔

"تم نے پیکنگ نہیں کی دس بجے فلائیٹ ہے "

میسم نے الماری کی طرف جاتے ہوئے بے زار سے لہجے میں کہا ذہن میں بار بار اس کا موبائل ایک طرف رکھنے کا انداز آرہا تھا۔

"کر لی ہے میں نے "

ادینہ نے خفا سے لہجے میں کہا۔اور پاس پڑے میگزین کو اٹھایا۔انداز اس سے پوری طرح لاپرواہی برتتا ہوا تھا ۔صبح سے نکلے محترم اب تشریف لائے تھے اور حکم ایسے چلا رہا تھا جیسے ادینہ نے سانس اندر کھینچتے ہوئے ضبط کیا۔

"اور میری؟ "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمر پر ہاتھ دھر کر غصے سے مڑا۔ گھورتی غصے سے بھری آنکھیں ادینہ پر گڑی تھیں۔

" تمھاری کیوں کروں "

ادینہ نے دیکھے بنا بے زار سے لہجے میں کہا غصہ تو دوراتوں کا تھا سارا دن ویسے بات نہیں کرتا تھا۔اور رات کو جناب دو بجے آتے جب تک اس کی بس ہو چکی ہوتی اور وہ سو جاتی۔

" اچھا کل والے حق حقوق سب بھول گ ئی محترمہ بیگم صاحبہ "

ادینہ کے قریب آ کر طنز بھرے لہجے میں تیر برسائے۔

" مجھے ملتے ہیں کیا حق میرے سارے "

ادینہ نے ناک پھلا کر روہانسی آواز میں کہا۔ جس پر میسم کے جبڑے باہر کو نکلے بمشکل جیسے غصہ ضبط کر رہا ہو

۔

" کتنے پیسے چاہیے بولو "

میسم نے نخوت سے کہہ کر ادینہ کے ہاتھ کو پکڑا۔انداز ایسا تھا وہ جھٹکا ہی کھا گ ئی۔ عجیب سی نظروں سے میسم کی طرف دیکھا اسے ہوا کیا ہے۔

" وہی میسم چاہیے جس نے پوری چھت پھولوں سے سجا دی تھی میرے لیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے میسم کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑانے کی کوشش ترک کرتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

"آں ہاں وہی میسم جس کو تم چھت پر بے عزت کر کے بھاگ گ ئی تھی"

میسم نے طنز بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔اور ہاتھ کو پھر سے جھٹکا دے کر اسے قریب کیا۔

"میسم تب نہیں کرتی تھی محبت"

روہانسی صورت بنا کر مصومیت سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو غصے سے بھری پڑی تھیں۔ کتنی عجیب قربت تھی۔جس میں لمس میں کوئی نرمی نہیں تھی۔

"تو اب کیوں کرتی ہوں؟"

ناک پھول رہا تھا ادینہ کے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کیا ادینہ نے دھیرے سے آنکھیں بند کیں اور کھولیں۔

"معلوم نہیں"

میسم کے چھونے سے آواز جیسے اندر ہی کہیں دم توڑ رہی تھی۔ادینہ نے جھینپ کر نظریں جھکا دی تھیں۔

میسم نے آگے ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے کان کے بلکل پاس کیا۔اگر میسم نے ہاتھ نہ تھام رکھا ہوتا تو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شائی دوہ اتنی قربت کے زیر اثر زمین پر گر چکی ہوتی۔گال تپنے لگے تھے اور دل کے دھڑکنے کی آواز اب زور سے سنائی دے رہی تھی۔

کتنا عجیب لمحہ تھا وہ اس کی ہو کر اس کے بلکل سامنے اس کی دسترس میں تھی پر وہ اس کی نہیں تھی۔دل میں وہ نہیں تھا۔سوچوں میں نہیں تھا۔میسم کو گھبراہٹ ہونے لگی۔

" مجھے معلوم ہے "

کمر پر ہاتھ دھرے اور کڑوے سے لہجے میں ادینہ کے کان کی لو کے قریب سر گوشی کی۔وہ سمٹ سی گئی تڑپ کر لہجے کی سختی کو محسوس کرتے ہوئے میسم کی آنکھوں میں جھانکا۔اور مجسم ہوئی۔

" اس لیے تمہیں وہ میسم کبھی نہیں ملے گا "

زہر میں ڈوبا ہوا فقرہ آگ برساتا ہوا لہجہ ادینہ کے کان کے ساتھ ساتھ دل بھی جل اٹھا اور وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

اور اس کے بعد نہ سفر میں کوئی بات کی ادینہ سارا رستہ ان گنت سوچوں میں الجھتی ہی رہی آخر کو ہوا کیا ہے میسم کو یوں اچانک اتنی سختی برتنے لگا۔ائیر پورٹ سے اتر کر میسم نے اسے علیحدہ ٹیکسی کروا کر دی اس کا سامان اس میں رکھا اور اسے بیٹھنے کا کہہ کر خود دوسری طرف چل دیا ٹیکسی ہاسٹل کی طرف رواں دواں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" ادینہ موبائل بہت دیر سے بج رہا ہے "

ڈاکٹر سعدیہ نے ادینہ کے بیگ میں بجتے موبائل کی طرف اشارہ کیا. وہ ابھی راؤنڈ سے واپس آئی تھی اور جیسے ہی سٹاف روم میں داخل ہوئی تو سعدیہ نے موبائل کے کافی دیر سے بجنے کی اطلاع دی۔

ادینہ نے بیگ سے فون نکالا تو میسم کا نام سکرین پر جگمگا رہا تھا۔ان کو لاہور آئے آج تیسرا دن تھا۔اور اس دوران یہ میسم کی پہلی فون کال تھی جو اس کے فون پر آئی تھی۔

" ہیلو "

آہستہ سی آواز میں سنجیدگی سے کہا۔دوسری طرف شائد فون نہ اٹھانے کا غصہ تھا۔

" اتنی دیر سے فون کر رہا ہوں کوئی ضروری بات ہو سکتی ہے کہاں تھیں تم "

بڑے رعب سے تنک کر پوچھا گیا ادینہ کا ماتھا تک تپ گیا۔میرے کیا فرشتوں کو علم ہو جاتا محترم فون کر رہے ہیں ادینہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے پورے دو دن بعد اگر فون کیا بھی تو ڈانٹ رہے ہیں۔

" میسم آرام سے کیا ہو گیا ہے میں ڈیوٹی پر تھی کیا ضروری بات تھی "

ادینہ نے بھی اسی سختی سے جواب دیا دوسری طرف خاموشی ہوئی۔پھر کچھ دیر بعد آواز آئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کے فون نااٹھانے پر دل عجیب طرح سے پریشان ہوا تھا۔اور اس کے فون اٹھاتے ہی وہ پریشانی میں اسے جھاڑ گیا تھا پر اس کے جوابی حملے نے چپ کروادیا۔

"شام کو تیار رہنا میں آرہا ہوں لینے تمہیں "

اب کی بار لہجہ تھوڑا نرم تھا۔ادینہ نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی یں۔دل میں میٹھی سی چبھن ہوئی غصہ اپنی جگہ پر میسم کی یاد ہر پل ساتھ رہی تھی ان دو دن میں۔رشتہ بدلنے کے ساتھ ساتھ سب دوگنا ہوا گیا تھا محبت جزبات سب

"کیوں؟ "

دل پر اور لہجے کی خوشی پر قابو پاتے ہوئے پوچھا۔اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔سامنے سے ماہ رخ مسکراتی ہوئی سٹاف روم میں داخل ہوئی۔جس کے شوخ سے سوالیہ انداز پر ادینہ نے صرف ہاتھ ہلایا کا اشارہ کیا وہ اب پر جوش انداز میں ادینہ کے ساتھ بیٹھ چکی تھی۔

"وہ میرے سن ئی یر کی وائی ف نے دعوت رکھی ہے گھر پر تو "

میسم نے سنجیدہ سے لہجے میں اپنے فون کرنے کی وجہ بیان کی اسد نے اپنے گھر میں اس کی شادی کی خوشی میں دعوت رکھی تھی۔میسم کے بہت منع کرنے کے باوجود اسد نے بہت اسرار کیا اور پھر اسد کی بیوی نے خاص طور پر فون کے ذریعے میسم سے بات کی اور آنے کے لیے آمادہ کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے گہری سانس لی تو اچھا اس لیے جناب کو میری یاد آئی اور کوئی وجہ نہیں تھی دل پھر سے اداس ہوا۔

" ہمم "

ادینہ نے ہلکی سی آواز نکالی۔ دوسری طرف خاموشی تھی۔ ادینہ نے خود کو نارمل کیا رابعہ ممانی کے باتوں نے ذہن میں بازگشت کی۔

" کتنے بجے آئیں گے "

نارمل لہجے میں سوال کیا۔ دوسری طرف شائی داسی کے سوال کا انتظار ہو رہا تھا۔

" رات سات بجے میں کیب لے کر آجاؤں گا ہاسٹل کے سامنے کال کروں گا باہر آجانا "

فوراً سپاٹ لہجے میں جواب آیا۔ اور فون بند ہوا۔ اچانک سے پتا نہیں کیوں اسی ڈاکٹر روشان کا چہرہ نظروں کے سامنے لہرا گیا تھا وہ بھی تو ساتھ ہو گا اس ہاسپٹل میں اور ضبط کے آخری مرحلے پر وہ فون کو بند کر چکا تھا۔

ادینہ نے بند فون کو افسردگی سے دیکھا۔ پاس بیٹھی ماہ رخ نے شرارت سے سوالیہ انداز میں بھنویں اوپر نیچے نچائیں۔

" دوست کی طرف دعوت ہے "

ادینہ نے کندھے اچکائے اور موبائل واپس بیگ میں رکھا۔ چہرے پر کوئی خوشی کی رمق موجود نہیں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" واہ "

ماہ رخ نے شوخ سے انداز میں ہاتھ کو ہوا میں اٹھا کر سر کو لہرایا۔ادینہ نے خفگی بھری نظر ڈالی۔

" اس میں واہ والی کیا بات ہے کہیں ڈیٹ پر نہیں لے کر جا رہے "

ادینہ نے چیزیں سمیٹی اور بیگ کو کندھے پر رکھا۔ماہ رخ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر تسلی کے انداز میں تھپکی دی۔دوراتیں وہ نہ خود سوئی تھی نہ ماہ رخ کو سونے دیا تھا۔ساری رات بس میسم کے رویے کو لے کر دونوں بحث میں لگی رہیں ماہ رخ کا خیال رابعہ ممانی کے بلکل بر عکس تھا اس نے ادینہ کو میسم کو برابر اکڑ دکھانے کے مشورے دیے۔

" اچھا چلو میں نکلتی ہوں پھر تیاری کروں "

ادینہ نے کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھ مصاحفے کی غرض سے آگے بڑھایا جسے لب بھینچتے ہوئے ماہ رخ نے زور سے ہلایا۔

" اچھے سے تیار ہونا کہ بجلی ہی گر جائے شوہر نامدار پر "

ماہ رخ نے آنکھ دبا کر اس کی افسردگی ختم کرنے کے لیے اسے چھیڑا وہ دھیرے سے مسکرا دی۔اور پھر پژمردگی سے آگے بڑھ گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" میسم یہ کیا بات ہوئی "

ثنا نے حیرت سے میسم کی طرف دیکھا۔وہ لوگ اسد کے گھر کھانا کھانے کے بعد اب لاونج میں چائے پی رہے تھے جب اسد کی بیوی ثنا اور ادینہ کچھ فاصلے ہر بیٹھی آپس میں گفتگو کر رہی تھیں۔اور میسم اسد کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھا۔

" جی "

میسم مسکراتا ہوا متوجہ ہوا۔ایک نظر پھر سے ادینہ پر ڈالی جو تب سے بار بار بے ساختہ اس پر اٹھ رہی تھی۔وہ سبز رنگ کے جوڑے میں غضب ڈھاتی اس کی نظر کو بار بار اٹھنے پر مجبور کر رہی تھی۔بال بلکل سیدھے کھلے چھوڑ کر کندھے پر ڈال رکھے تھے اور کانوں میں باریک سے لمبے ائی یر رنگ پہن رکھے تھے۔

" ادینہ کیوں نہیں جا رہی انگلینڈ "

ثنا نے گھور کر میسم کی طرف دیکھا وہ شائی داب انگلینڈ میں کھیلے جانے والی سریز کی بات کر رہی تھیں جس کے لیے انھیں تین دن بعد نکلنا تھا۔میسم نے چونک کر ادینہ کی طرف دیکھا جواب ڈر کر سر جھکا گ ئی تھی ۔اور پھر نظر اٹھا کر معزرت طلب نظروں سے میسم کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ"

میسم نے نظروں ہی نظروں میں ادینہ سے شکوہ کیا کہ کیوں اس نے اس بات کا ذکر کیا۔ادینہ خود بھی مسز اسد کے اس انداز پر سٹپٹا گ ئی تھی۔کیونکہ وہ باتوں ہی باتوں میں اس سے بہت کچھ پوچھ چکی تھیں اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں میسم کی کلاس لے لیں گی۔

"وہ تو کہہ رہی ہے میسم ہی نہیں لے کر جا رہے ہیں"

ثنا نے خفگی سے میسم کی طرف دیکھا اور اب اسد بھی میسم کے چہرے کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھ رہا تھا کیونکہ تقریباً کھلاڑی اپنی فیملیز کو ساتھ لے کر جا رہے تھے۔اور میسم کی تو ن ئی ن ئی شادی ہوئی تھی۔

"وہ ابھی مجھے خود اتنا اندازہ نہیں ہے تو اس کو کیسے وہاں ہینڈل کروں گا"

میسم نے شرمندہ سے لہجے میں کہتے ہوئے کان کھجایا۔اور پھر خفاسی نظر ادینہ پر ڈالی۔

"یہ کیا بات ہوئی بھ ئی خود اتنا اندازہ نہیں ہے۔"

اسد نے بھی ڈپٹنے کے انداز میں میسم کو گھورا۔اور ثنا بھی اب افسوس سے سر ہلا رہی تھی

"ہم سب بھی تو ساتھ ہوں گے میں بھی ہوں گی ادینہ ضرور جائے گی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ثنانے خفا سی نظر میسم پر ڈالی اور پھر مسکرا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔وہ تو پریشان حال نچلا لب کچلتی میسم کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ رہی تھی۔

"ادینہ نے کوئی تیاری بھ ئی نہیں کی تو ایسے کیسے"

میسم نے اپنی طرف سے جواز پیش کرتے ہوئے ادینہ کی طرف دیکھا کہ وہ تائی ید کرے۔

"ہاں رہنے دیں مسز اسد پھر نیکسٹ ٹائی م سہی ایکچولی ابھی تو گھر والوں کو بھی نہیں بتایا ہم نے"

ادینہ نے میسم کی بات پر زور زور سے تائی ید میں سر ہلایا۔اور گڑ بڑا کر ایک عدد اپنے سے جواز گڑھا۔

"کیوں بھ ئی ن ئی ن ئی شادی ہے ساتھ ہنی مون ٹوور جیسا ہو جائے گا تم دونوں کا"

ثنا نے نفی میں زور سے سر ہلایا اور دنوں کی بات کو رد کیا۔

"اور تیاری کی فکر نہیں کرو ادینہ میرے ساتھ چلنا کل"

ثنا نے ادینہ کے گرد بازو حائی ل کرتے ہوئے محبت سے کہا ادینہ نے چور سی نظر ضبط کرتے ہوئے چہرے کے ساتھ بیٹھے میسم پر ڈالی۔جو اب پہلو بدل رہا تھا۔

"بھابھی سب ٹھیک ہے پر اس کی ہاؤ س جاب چل رہی ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے اگلا جواز پیش کیا۔ جس کا ثنا کے ارادے پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔ وہ ہنوز اسی انداز میں نفی میں سر ہلا گ ئی۔

" وہ کہہ رہی چھٹی مل جائے گی اسے دو ہفتوں کی تو بات ہی ہے "

ثنا نے تائید کے لیے ادینہ کی طرف دیکھا ادینہ جوان کو پہلے ان کی باتوں میں الجھ کر بتا چکی تھی کہ ہاؤس جاب میں مل جاتی ہے چھٹیاں اب اس کی تائید پر گڑبڑا کر سر ہلا گ ئی۔

" جی "

میسم نے ضبط سے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی جبکہ جبڑوں کا باہر کو واضح ہونا اس کے ضبط کا پتا دے رہا تھا۔ ادینہ نے لاحولہ ولا کا ورد شروع کر دیا۔

****

اور وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ کیب میں ادینہ کے ساتھ پیچھے بیٹھتے ہی وہ شروع ہو چکا تھا۔ ادینہ جو اس کے اتنا قریب ہونے پر اس کے کلون کی مہک سے متاثر ہو رہی تھی اس کے حملے پر گہری سانس لی۔

" تم نے منع کیوں نہیں کیا انہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے غصے سے گھورتے ہوئے بمشکل آواز کو آہستہ رکھتے ہوئے ادینہ سے جواب طلب کیا۔ادینہ نے تھوک نگل کر ڈر کو ختم کیا اور پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے گھور کر میسم کی طرف دیکھا۔

"کیوں کرتی؟"

آنکھوں کو سکوڑے اب وہ تن کر جواب دے رہی تھی جس کی وجہ سے میسم کے ماتھے پر شکن تعداد بڑھ گئی تھی۔اب تو وہ بھی پوری طرح ساتھ جانے کے لیے تیار تھی۔ضد تھی یا پیار تھا اسے معلوم نہیں تھا۔

"کیونکہ میں نہیں چاہتا تمہیں لے کر جانا"

دوٹوک انداز میں کہا جس پر تزلیل کے احساس سے ادینہ کے گال تپ گئے۔

"تو کہہ دیں ان کو یہ سب میرا سر کیوں کھا رہے ہیں مجھے بھی کوئی خاص شوق نہیں جانے کا"

ادینہ نے دانت پیس کر سینے پر ہاتھ باندھے اور چہرے کا رخ خفگی سے کار کے شیشے کی طرف موڑا۔اور اب دوسرے ہی لمحے وہ جانے کا اردہ ترک کر چکی تھی۔

"تم کوئی بہانہ کر دیتی ہاسپٹل کا کچھ بھی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گھورتے ہوئے کہا۔پر ادینہ چہرہ دوسری طرف کیے خاموش بیٹھی تھی۔ میسم نے ہاتھ سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا۔

" میسم میں کیوں کرتی کیوں جھوٹ بولتی "

ادینہ نے ماتھے پر شکن ڈال کر روہانسی آواز میں صفائی دی۔اب اس کو کیسے سمجھاتی کہ ثنا ایک پکی عمر کی عورت تھی اسے سمجھ بھی نہیں آئی وہ کیسے کیسے باتوں میں الجھا کر اس سے سب کچھ اگلوا چکی تھی بعد میں وہ کیسگ منکر ہوتی اپنی کہی ہوئی باتوں سے۔

" گریٹ پہلے تو جیسے کبھی بولا نہیں تم نے "

میسم نے طنز بھرے انداز میں ناک پھلایا۔ادینہ نے بھنویں اچکا کر حیرت سے اس کے اس انداز کو دیکھا دل جو آج اس کے بار بار دیکھنے پر تھوڑا سا خوش ہوا تھا پر اب پھر اس کے اس روکھے رویے پر افسردگی کا شکار ہو گیا تھا۔

" مجھے عادت نہیں جھوٹ بولنا آپکا کام ہے "

ادینہ نے آنسوؤں کے اٹکے گولے کو نگلا اور ضبط سے میسم کی آنکھوں میں دیکھا۔گہری دل میں اترتی آنکھیں مڑی ہوئی گھنی پلکیں ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو بھرے سے خوبصورت ہونٹ وہ اتنا خوبرو تھا یہ اس کے دل کی دنیا کا بادشاہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کی داسی بن چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

''میں نے کیا جھوٹ بولا؟ ''

بھنویں اوپر چڑھا کر سوال کیا۔ادینہ کے لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری غور سے میسم کی چہرے کی طرف دیکھا۔

'' کہ اب مجھ سے محبت نہیں رہی آپکو ''

مدھم سے لہجے میں کہا۔ جس پر وہ پل بھر کے لیے بس ادینہ کی طرف دیکھتا ہی رہ گیا۔

سچ ہی تو کہہ رہی تھی کیسے کہہ جاتا ہوں میں سامنے بیٹھی اس لڑکی سے جو میرے وجود میں میرا دل بن کر دھڑکتی ہے کہ مجھے اس سے اب محبت نہیں رہی۔ یا کیا جانے میں کہاں کہاں جزبات پر قابو نہیں پا رہا۔ بس میں ہارنا نہیں چاہتا اس دوغلی حسینہ کے آگے۔

'' ہاں تو نہیں رہی ''

گھٹی سی آواز میں کہا اور چہرے کا رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

'' جھوٹ ہے یہ ''

ادینہ نے گہری سانس لی کار اب ہاسٹل کے گیٹ کے آگے رکی تھی۔ جب بھی وہ قریب آیا اس کے دل کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کا احساس ادینہ کو ہوا تو وہ کیسے مان لے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ خاموشی سے اتری اور بنا میسم کی طرف دیکھے گیٹ کے اندر گم ہو گئی جبکہ اب وہ نظر موڑے اس کے اندر جانے کا انتظار کر رہا تھا جیسے ہی ادینہ اندر گئی میسم نے ٹیکسی والے کو اشارہ کیا جانے کا۔۔

****

" مبارک ہو شادی کی برو "

وہ جم کٹ کی زپ بند کر رہا تھا جب کسی نے پیٹھ تھپکی میسم نے رخ موڑا تو فواد بلکل پیچھے کھڑا تھا ہنٹوں پر طنز بھری مسکراہٹ سجائے۔

" شکریہ فواد بھائی "

میسم نے ضبط سے نرم سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی سن گلاسز آنکھوں پر ٹکائے اور جم کٹ کو کندھے پر لٹکایا۔ چند قدم آگے بڑھائے جب پیچھے سے پھر آواز آئی۔

" مجھے اوپنگ شپ سے ہٹانے کا مشورہ تم نے دیا ہے کیا کپتان کو "

طنز سے بھرا اکڑ واسا لہجہ تھا میسم کے قدم وہیں تھم گئے۔دوسری طرف خاموشی تھی میسم جبڑے ایک دوسرے میں پیوست کیے ضبط کے عالم میں پیچھے مڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان توقیر عامر نے میسم کے ساتھ اوپنر کھلاڑی ابراہیم کو کر دیا تھا۔توقیر میسم کو آسٹریلیا کی سیریز جیتنے کے بعد سے بہت اہمیت دینے لگا تھااور وکٹ کیپر اسد سے شازل اور فواد کی پہلے سے ہی اتنی نہیں بنتی تھی اور وہ آجکل میسم کے بہت قریب تھا اس لیے فواد کو اس سب میں میسم کا ہاتھ لگتا تھا ۔اور کچھ شازل اس کا دماغ خراب کر چکا تھا۔

"نہیں کیوں میں ایسا کیوں کروں گا "

دائیں ہاتھ سے سن گلاسز اتارے ایک آبرو نفرت آمیز انداز میں اوپر چڑھائے فواد کی طرف دیکھا جواب ٹاول سے گردن صاف کرتا چند قدم چل کر میسم کے بلکل سامنے آگیا تھا۔آج رات انہیں انگلینڈ کے لیے نکلنا تھا۔اس لیے وہ آج جم میں تھوڑا وقت لگا کر واپس جا رہا تھا۔

"ہمم اسد سے کافی دوستی ہے نہ تو "

فواد نے کندھے اچکا کر طنز بھرے انداز میں لبوں کو باہر کی طرف ابھارا۔میسم کی رگیں تن گئیں سپر لیگ کا سیمی فائنل پھر سے دماغ میں گھوم گیا۔

"میں نے سب کی طرف ہی دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا کسی نے بڑھ کر تھام لیا تو کسی نے اپنی سازشوں کی نظر کیا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے مسکرا کر طنز بھرے لہجے میں جواب دیا۔ فواد نے چونک کر دیکھا میسم کی آنکھیں لہجے کی طرح ہی سرد تھیں اور لبوں پر کڑوی سی مسکراہٹ۔

فواد کچھ بھی نہیں بول سکا۔ میسم نے سن گلاسز پھر سے آنکھوں پر سجائے۔

"مجھے جانا ہے ایکسکیوز می"

سنجیدہ سے لہجے میں کہا اور شان سے رخ موڑے جم سے باہر نکل گیا جبکہ فواد وہیں ہونق بنا کھڑا تھا۔

****

جنوب مشرقی انگلینڈ میں موجود دی اوؤل کرکٹ اسٹڈیم کے وسیع عریض میدان میں میسم مراد سبز رنگ کی کرکٹ وردی میں ملبوس وکٹوں کے آگے کھڑا دھواں دار بلے بازی میں مصروف تھا۔ اور سامنے لگی ناظرین کی نشستوں میں وہ ثنا کی بغل میں بیٹھی آج اپنا سب سے ناپسندیدہ کھیل بہت زیادہ پسندیدگی اور دلچسپی سے دیکھنے میں مصروف تھی۔ اور وجہ وکٹوں کے سامنے کھڑا وہ شخص جس کے آگے وہ اپنا سب کچھ ہاری تھی دل انا غرور سب ختم تھا۔

وہ لوگ کل انگلینڈ پہنچے تھے جہاں تمام کھلاڑیوں کو ان کی فیملیز کے ساتھ ایک شاندار ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم اور ادینہ کے لیے توقیر عامر نے ایک بہت خوبصورت ہنی مون سویٹ بک کروایا تھا۔

" واہ کیا شاندار کھیل رہا ہے "

ثنا نے مسکرا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ ادینہ نے جواب میں میٹھی سی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا۔ آج انگلینڈ کے ساتھ پاکستان کا پہلا ون ڈے میچ تھا۔ اور میسم ہمیشہ کی طرح سینچری کے بعد اب آخری اؤورز تک وکٹ کے آگے جما ہوا تھا پر انگلینڈ نے کافی مشکل وقت دیا تھا بلے بازی میں اس لیے پاکستان کی جیت اتنی یقینی نہیں تھی۔ انہیں بہت بڑے حدف کا سامنا تھا

" فرسٹ ٹائم ان کو دیکھ رہی ہوں ایسے کھیلتے ہوئے "

ادینہ نے ہوا سے اڑتے بالوں کو انگلی کی پوروں سے سمیٹتے ہوئے کہا۔ گال گلابی ہو رہے تھے اس سارے سکون کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میسم کھلاڑیوں کے سامنے ادینہ کے ساتھ بہت اچھا رویہ اپنائے ہوئے تھا ہر چیز میں پرواہ کر رہا تھا کل سے اور ادینہ اس کی اتنی سی اہمیت دینے پر ہی ہواؤں میں پنکھ پھیلانے لگی تھی ۔

" اوہ واؤ پھر تو تمہیں اور بھی مزہ آرہا ہو گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ثنا نے شریر سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ادینہ ہلکا سا قہقہ لگا گ ئی۔ میسم نے ایک سکور لیا تھا اور اب وکٹ کے سامنے دوسرا کھلاڑی آ گیا تھا۔عزیر ایک گیند باز تھا اس لیے سب کی جان پر بن آئی تھی اس سے گیند کھیلنا مشکل ہو رہا تھا۔اور وہ گیند پر گیند ضائع کر رہا تھا

" pakistan need 7 score on three balls to win "

" پاکستان کو جیت کے لیے تین گیند پر سات سکور چاہیے "

کمینٹیٹر کی بازگشت گونجی اور ادینہ نے جلدی سے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دعا کی صورت میں گول کیا۔یہی حالت اب ساتھ بیٹھی ثنا کی تھی کیونکہ میسم اگر بلے بازی کی طرف ہوتا تو کوئی فکر نہیں تھی۔ مسیم اب عزیر کو کچھ سمجھا رہا تھا۔شرٹ ساری پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔

" اور فرسٹ ٹائ م ہی پاکستان کے جیتنے کے دعا کر رہی ہوں "

ادینہ نے ایک نظر میسم کے پریشان سے چہرے پر ڈالی جو پتا نہیں بازو کو لمبا کیے عزیر کو کیا سمجھا رہا تھا اور پھر مدھم سی آواز میں ثنا کی طرف دیکھ کر روہانسی شکل بنائی

" جیت جائے گا ہے نہ میسم "

ثنا نے محبت بھرے لہجے میں تسلی دی اور ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ان شاﷲ"

ادینہ نے بچوں کی طرح آنکھیں بند کیے دعا کی۔عزیر نے ایک سکور لیا۔اب آخری گیند پر ایک چھکا چاہیے تھا سب لوگوں کی جان پر بنی تھی اور امیدیں جڑی تھیں میسم مراد سے۔

" And this mess with Masum Murad hitting a six and winning Pakistan"

"اور یہ میسم مراد کے ایک چھکے کی مار اور پاکستان میچ جیت جائے گا"

کمنٹیٹر ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔کیونکہ میسم کے ساتھ کے کھلاڑی نے بمشکل ایک سکور کیا تھا اور اب دوسری طرف وکٹ کے سامنے پھر سے میسم کھڑا تھا۔گراؤنڈ میں لگی سکرین پر اب ادینہ دعا مانگتی ہوئی نظر آرہی تھی ادینہ نے دعا کرتے ہوئے اپنا آدھا چہرہ اپنی ہتھیلوں میں چھپا رکھا تھا۔

"The camera is repeatedly focusing on Masum's wife and she is praying and covering her face with hands "

"کیمرہ بار بار میسم کی بیوی کو فوکس کر رہا ہے جو چہرہ ہاتھوں میں چھپائے دعا مانگ رہی ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمینٹیٹر نے قہقہ لگایا اب دونوں کمینٹیٹر قہقہ لگا رہے تھے اور تمام کیمرے بار بار ادینہ کی طرف مڑ رہے تھے۔سب لوگ ادینہ کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ میسم نے نظر اٹھا کر سکرین کی طرف دیکھا۔ دل کو عجیب سی خوشی ہوئی یہ وہ لمحہ ہوتا ہے جس کی خواہش ہر کھلاڑی کرتا ہے کہ وہ جس لڑکی کو دل سے چاہتا ہو وہ یوں اس کو کھیلتا دیکھے اور اس کی جیت کے لیے دعا گو ہو۔

اور آج اس کے دل کی ملکہ اس کی زندگی کا سب سے اہم رکن بنے اس کے لیے دعا گو تھی۔

" newly married couple aaaan "

ایک کمینٹیٹر نے قہقہ لگا کر دوسرے سے سوال کیا۔ جس پر دوسرے کا بھی جاندار قہقہ گونجا۔اب اس بات پر نشستوں پر بیٹھے تمام لوگ ہنس رہے تھے۔کیمرہ اب میسم کا چہرہ دکھا رہا تھا سکرین پر جو مسکراہٹ کو شرمانے کے سے انداز میں دبا رہا تھا۔

" yup beautiful couple congratulations masum murad "

دوسرے نے تائید کی اور ساتھ ساتھ مبارک باد پیش کی شادی کی۔ میسم نے بھرپور انداز میں مبارک باد پر سر ہلایا سب لوگ لطف اندوز ہو رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ میسم نے بلا ادینہ کی طرف کیا اور لبوں کو بھینچتے ہوئے تھوڑا اسا اونچا کیا سب لوگوں کا شور گونج گیا ادینہ بلش ہو رہی تھی بار بار سکرین پر اس کا چہرہ آ رہا تھا کمینٹیٹر اس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم اب وکٹ کے آگے کھڑا تھا اور گیند باز بلکل سامنے تیار تھا۔سب لوگ ادینہ سمیت دھڑکتے دل کے ساتھ بیٹھے تھے۔

گیند باز نے گیند میسم کی طرف اچھالی اور میسم نے وکٹ سے کچھ قدم آگے بڑھ کر گیند کو بازو کھینچتے بلے سے ہٹ کرتے ہوئے بلند کیا۔

" Andddddddd Masum Murad Hit a big six on last ball in his style and Pakistan have won the first match of the ODI series from England."

" اورررررریہ میسم مراد نے اپنے انداز میں ایک شاندار چھکا لگایا اور پاکستان انگلینڈ کے ساتھ کھیلے جانی والی سیریز کا پہلا میچ جیت چکا ہے "

کمینٹری کی گونج کے ساتھ نشستوں پر براجمان پاکستانی شائی قین اپنی اپنی جگھوں سے اچھلے تھے۔ادینہ نے پرجوش انداز میں ساتھ بیٹھی ثنا کو ساتھ لگایا اب وہ اور ثنا کھڑے ہو کر تالیاں پیٹ رہی تھیں۔

****

ونڈسر کیسل کی خوبصورت عمارت کے سحر میں جکڑی وہ میسم کے ساتھ قدم سے قدم ملائے چل رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ انگلینڈ میں دیکھے جانے والی ان کی آخری جگہ تھی وہ لوگ صرف قریبی جگہوں پر ہی گھوم پھر رہے تھے دو ون ڈے میچ جیتنے کے بعد وہ میسم کے رویے میں بہت سی مثبت تبدیلیاں دیکھ رہی تھی۔ لیکن ابھی بھی کوئی پھانس تھی جو اٹک جاتی تھی وہ جب بھی ادینہ کے قریب آتا تو کسی گہری سوچ میں پڑ جاتا۔ دو دن تو وہ میچ کے بعد اتنا تھک چکا تھا کہ پین کلر لیتے ہی ڈھیر ہو جاتا تھا۔ اور کل صبح اٹھتے ہی وہ لوگ باقی کھلاڑیوں کی فیملیز کے ساتھ کیسل دیکھنے آئے تھے۔ یہ تین روزہ ون ڈے سریز تھا جس میں دو دن کا گیپ رکھا گیا تھا اسی لیے وہ کل سے گھوم پھر رہے تھے اور آج انھیں واپس جانا تھا اور تیسرا اور آخری ون ڈے میچ کھیلنا تھا۔

میسم کیمرہ ہاتھ میں پکڑے تصویریں لینے میں مصروف تھا جب عقب سے نسوانی پرجوش آواز ابھری۔ میسم کے ساتھ ادینہ نے بھی رخ موڑا۔

" میسم مراد "

ایک یہودی لڑکی جوش سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ ہاف ٹی شرٹ اور جینز میں ملبوس وہ لڑکی خوشگوار حیرت چہرے پر سجائے آگے آئی۔

" O my God i am so excited to see u i am ur huge fan "

" اففف میرے خدا میں بہت پرجوش ہوں آپکو یوں اپنے سامنے دیکھ کر میں آپکی بہت بڑی پرستار ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکی نے پاگلوں کی طرح گالوں پر ہاتھ رکھے میسم کے بلکل سامنے ہوتے ہوئے والہانہ انداز میں اپنی بے قراری بیان کی۔ میسم حیرت سے مسکرا دیا۔ جبکہ ادینہ کا چہرہ ایک پل میں ہی سنجیدہ ہوا۔ لڑکی کا لباس اور اس کا انداز ادینہ کو بری طرح کھل گیا تھا۔

پاکستان کی بہت سی لڑکیوں میں یہ والا جوش وہ خود کے لیے بہت دفعہ دیکھ چکا تھا اس تھوڑے سے عرصے میں پر یوں ایک غیر ملکی لڑکی کو خود کے لیے پر جوش ہوتے ہوئے وہ پہلی دفعہ دیکھ رہا تھا۔ اور اس بات پر میسم کے لب بے اختیار مسکرا دیے کہ غیر ملکی بھی اسے اتنا پسند کرتے ہیں۔

"i want to take a selfi with you pleass"

"مجھے ایک سیلفی لینی ہے آپ کے ساتھ پلیز"

وہ لڑکی بوکھلاہٹ میں اپنے بیگ سے اپنا فون نکال رہی تھی۔ میسم نے سارے بتیسی باہر نکالی ادینہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر خفگی بھری نظر میسم پر ڈالی جس کا جناب پر کوئی اثر نہیں تھا۔ وہ لڑکی اس وقت اس کی پرستار تھی اور وہ صرف اُسی نظر سے اس سے پیش آ رہا تھا۔

"شی ئی ور"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے بڑے انداز میں سن گلاسز اتارے اور تھوڑا سا آگے ہوا لڑکی اب لپک کر میسم کے بلکل ساتھ آ کھڑی ہوئی اور ہاتھ بڑھا کر کیمرہ اونچا کیا ایک عدد سیلفی لی۔ ادینہ نے زبان کو منہ کے اندر گھماتے ہوئے ارد گرد بے زاری سے دیکھا۔ دل چاہا میسم کا بازو تھامے اور کھینچتی ہوئی ایک طرف لے جائے۔

" ون موررررر پلیز "

اپنے ہاتھ کی دو انگلیوں کی پوروں کو جوڑے لڑکی نے التجائی انداز میں میسم کی طرف دیکھا جو مسکراتا ہوا سر کو اثبات میں ہلاتا پھر سے سیدھا ہو چکا تھا۔ لڑکی نے لبوں کو باہر نکال کر بوسے کی شکل میں گول کیا۔ کچھ دور کھڑی ادینہ کا منہ حیرت سے کھلا کمینی کہیں کی دانت پیس کر خود سے سر گوشی کی اور آنکھیں سکوڑ کر میسم کو گھورا۔ لڑکی کے اس انداز پر میسم نے ایک چور سی نظر ادینہ پر ڈالی جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور ناک پھول گیا تھا۔

" آہ تھنکیو "

لڑکی جوش میں میسم کے گلے لگ گئی۔ ادینہ کا ضبط جواب دے چکا تھا میسم کو لڑکی کی اس بے باکی کا اندازہ نہیں تھا وہ سٹپٹا گیا لڑکی اب شکریہ ادا کرتی تصویر کو جوش سے دیکھتی ایک طرف جا چکی تھی۔ میسم بھی مسکراتا ہوا واپس کچھ ہی فاصلے پر کھڑی ادینہ کے پاس آیا۔ جس کے چہرے کے رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے تھے۔ منہ پھول کر کپا ہوا تھا تو آنکھیں اپنے حجم سے چھوٹی ہو رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیاہوا تمہیں "

میسم نے کان کھجاتے ہوئے پوچھا۔جبکہ اس کا یہ انداز دل کو بھا گیا تھا۔ادینہ غصے سے دیکھ کر ایک طرف چل دی۔میسم جلدی سے اسے پکارتا ہوا اس کے پیچھے ہوا۔وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہی تھی۔

"ادینہ مسز اسد دیکھ رہی ہیں "

میسم نے آگے بڑھ کر بازو سے پکڑ کر ادینہ کا رخ اپنی طرف کیا۔پر وہ تو بچوں کی طرح ضد پر اتری ہوئی تھی۔

"دیکھتی رہیں "

ادینہ نے خفگی سے کہا اور زور سے میسم کی گرفت سے بازو چھڑوایا۔میسم کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری۔اتنی جلن

"یہ سب تو برداشت کرنا پڑے گا "

میسم نے ایک آنکھ کا آبرو ذومعنی انداز میں اوپر چڑھایا اور ادینہ کے ساتھ قدم ملا دئے۔جو خفا سی بس سبز گھاس کے درمیان موجود راہداریوں میں چل رہی تھی۔پھر ایک دم سے رکی اور رخ میسم کی طرف کیا۔

"مطلب کوئی بھی آئے گی ایسے چپک جائے گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے روہانسی آواز میں کہا میسم نے بے ساختہ بلند و بانگ قہقہ لگایا۔

" وہ چپکی تھی میں تو نہیں "

تھوڑا سا نیچے جھک کر ادینہ کی خفا سی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ اس وقت اسطرح حق جتاتی اس کی دل میں موجود دماغ کی حکومت کے خلاف محاز کھول چکی تھی۔ دل نے اپنی فوج کو ہتھیار اٹھانے کا حکم دے کر دماغ کے خلاف کھلی جنگ کا اعلان کیا۔ وہ جو غصے میں بھری کھڑی تھی میسم کے یوں دیکھنے پر حیران سی ہوئی وہ کتنا بدلہ بدلہ لگ رہا تھا۔

" اور اب اگر اجازت ہو تو چلیں میسم از وائی ف شام کو میچ بھی ہے "

محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے ادینہ سے کہا جو پہلے ہی بے یقینی کے عالم میں کھڑی تھی۔ اُسی طرح مجسم سی حیرت میں ڈوبی اس کی نظروں کے وار سے تڑپتے دل کو لے کر میسم کے ساتھ چل دی۔

****

" کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہو زیادہ سے زیادہ انکار ہی ہو جائے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے چائے کا سپ لیا اور چھت پر رکھے جھولے کا رخ کیا۔ عصر کے بعد کا وقت تھا اور وہ فہد کے مسیج کرنے پر چھت پر آئی تھی۔ اور اب اس سے فون پر بات کر رہی تھی جو اسے رشتہ بھیجنے کی اطلاع دے رہا تھا کہ وہ گھر رشتہ بھیجنے والا ہے۔

" شکل اتنی پیاری ہے تو بات کیوں نہیں پیاری کرتی تم "

فہد نے دانت پیستے ہوئے خفگی سے کہا۔ جس پر وہ بھرپور طریقے سے مسکرا کر رہ گئی۔

" کیونکہ پوسیبل ہے یہ بھی امی تمہیں بلکل بھی پسند نہیں کرتی ہیں معلوم ہے یہ تمہیں "

ادینہ نے چائے کا سپ لیا اور شرارت سے کہا۔ دوسری طرف تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

" تم بات کرو آنٹی سے "

فہد نے مدھم سے لہجے میں ڈرتے ہوئے کہا کیونکہ اریبہ اسے صاف صاف بتا چکی تھی کہ وہ گھر میں کوئی بات نہیں کرے گا وہ رشتہ بھیجے گا اور گھر والے قبول کریں گے اس میں وہ میسم کی مدد لے سکتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن اس کے علاوہ وہ کسی سے بھی بات نہیں کرے گی۔

" بلکل نہیں آپ رشتہ بھیجیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے دوٹوک انداز میں پھر سے منع کیا۔دوسری طرف فہد نے گہری سانس لی۔بس ایک عزرا کا خوف تھا جو اسے بلکل پسند نہیں کرتی تھیں۔ابھی ایک دفعہ رشتہ بھیجنے کا مشورہ اسے میسم نے ہی دیا تھا۔

مغرب کی آذان کی آواز پر فہد نے خاموشی کو توڑا۔

" اچھا چلو نماز کا وقت ہو گیا ہے پھر بات کرتا ہوں "

فہد نے بے چارگی سے کہا اریبہ بے ساختہ مسکرا دی۔فون بند کیا اور دل ہی دل میں دعا کرتی نیچے کی طرف چل دی۔

****

" ادینہ "

ایک طرف سے جانی پہچانی آتی آواز پر وہ رکی اور گردن گھمائی اور ساکن رہ گئی۔روشان چہرے پر بھرپور مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔ایک لمحے کے لیے تو جیسے سر چکرا سا گیا۔یہ کہاں سے آگیا تھا۔پر پھر ذہن نے ہی ابھرتے سوال کا جواب دیا کہ وہ یہیں تو سپیشلائزیشن کے لیے آیا ہوا ہے اور کرکٹ کا تو وہ ویسے بھی شیدائی تھا تو آج ضرور وہ فائنل دیکھنے آیا ہو گا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے گھبرا کر ساتھ کھڑے میسم کی طرف دیکھا۔اور اس کے اندازے کے عین مطابق میسم کا چہرہ سنجیدگی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

وہ لوگ آج تین روزون ڈے میچ کا فائنل جیتنے کے بعد سٹڈیم سے باہر نکل رہے تھے۔جہاں ان کو کار میں بیٹھ کر ہوٹل کے لیے روانہ ہونا تھا۔

روشان کا انداز بہت پر جوش تھا وہ مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔وہ بہت مشکل سے میسم تک پہنچنے میں کامیاب ہوا تھا ۔اس کے والد کے اثر ورسوخ کی وجہ سے وہ یوں آج میسم کے سامنے کھڑا تھا۔

"اے سر میسم مراد "

روشان نے پر جوش انداز میں میسم کی طرف مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔میسم نے ضبط کرتے چہرے کے ساتھ پر سوچ انداز میں سن گلاسز اتارے۔چہرہ تنا ہوا تھا۔ذہن زور زور سے دل پر لعنت ملامت کر رہا تھا جس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ آج ڈائی منڈ رنگ خرید لایا تھا جو اسے آج رات ادینہ کو پہنانی تھی اور اپنی کی گئی ساری زیاتیوں کی معافی مانگنی تھی۔

"ائی لو کرکٹ اینڈ بیگیسٹ فین آف یو سر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان تو بچوں کی طرح پر جوش ہو رہا تھا۔ میسم نے لب بھینچتے ہوئے روشان کے بڑھے ہاتھ کو تھاما۔ گال تپ رہے تھے اور دل کر رہا تھا تحس نحس کر دے سب کچھ تو کیا اس سے اتنی سی دوری بھی برداشت نہیں ہوئی کہ پیچھے انگلینڈ تک چلا آیا۔

" ادینہ تعارف کرواؤ "

روشان نے دانت نکالتے ہوئے ادینہ کی طرف دیکھا جو سفید لٹھے جیسا چہرہ لیے حیران سی کھڑی تھی۔ ایک دم سے روشان کی بات پر بوکھلا کر میسم کی طرف دیکھا۔

"یہ یہ۔۔۔ "

گلے میں جیسے کچھ اٹک سا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتی میسم کی کرخت سی آواز ابھری۔

" روشان ڈاکٹر روشان کیسے بھول سکتا ہوں آپکو "

میسم کا چہرہ سپاٹ تھا۔ جبڑے اور دماغ کی رگیں صاف تنی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ دل تو چاہ رہا تھا کہ روشان کا یہیں بازو گھما کر اسے زمین پر پٹخ ڈالے۔

" جانتے ہیں مجھے واؤ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان نے خوش ہو کر ایک نظر ادینہ کی طرف دیکھا اور پھر میسم کی طرف۔ روشان کو ماہ رخ کے ذریعے ادینہ کی شادی کا پتہ چل چکا تھا ادینہ نے کبھی بھی اسے اپنی طرف سے کوئی ایسی امید نہیں دلائی تھی کہ وہ اس کے عشق کا روگ لگا بیٹھتا۔ ہاں وہ ایک سال کے اندر ادینہ سے بے پناہ محبت کرنے لگا تھا لیکن یہ محبت یک طرفہ تھی یہ وہ اچھی طرح جان چکا تھا ماہ رخ سے۔

"جی بہت اچھی طرح "

میسم نے دانت پیسے اور آنکھوں کو خاص انداز میں سکیڑا۔ ادینہ سے ایسے بے رخی برتی جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو۔

"گڈ ادینہ نے بتایا ہو گا "

روشان نے مسکرا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ جو ہونق بنی بس میسم کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ رہی تھی۔ وہ میسم جو پانچ دن سے نظر آرہا تھا ایک پل میں ہی کھو گیا تھا۔ کتنی محنت اور محبت سے وہ میسم کی آنکھوں میں پھر سے وہ پیار لانے میں کامیاب ہوئی تھی اور آج لگتا تھا سب ڈھیر ہو چکا تھا۔

"ہاں تھوڑا بہت "

میسم نے طنزیہ انداز میں ہونٹ باہر نکال کر گردن کو دائیں بائیں جنبش دی۔ دھوکا دھوکا صرف دھوکا اس کو بھی بلوالیا یہاں اور مجھ سے سچی محبت کے دعوی بھی دن رات کرتی ہے۔ میسم کا دماغ چٹخنے لگا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"واہ کیا کھیلتے ہیں آپ سر"

روشان نے جوش میں تعریفی کلمات کہے جس پر میسم کے لبوں پر کڑوی سی مسکراہٹ در آئی کن اکھیوں سے ادینہ کی طرف دیکھا۔

"اور بھی بہت سے لوگ بہت اچھا کھیلتے ہیں"

گہری سانس لی اور کوٹ کو درست کیا۔ادینہ کو لفظوں کی چبھن صاف محسوس ہوئی دل میں گھٹن بڑھنے لگی ۔

"اف یو ڈونٹ مائی نڈ ائی ٹیک ون پک"

روشان نے جیب میں ہاتھ ڈالے التجائی انداز میں کہا۔میسم نے زہریلی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور خونخوار نظر پریشان حال سی کھڑی ادینہ پر ڈالی۔

"اوہ ادینہ کے ساتھ ش ئی یور"

میسم نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ طنزیہ انداز اپنایا۔اور ایک طرف ہوا۔

"نہ نہیں آپ کے ساتھ سر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان اب موبائل کو ہاتھ میں پکڑے میسم کے قریب آ چکا تھا۔ میسم نے گہری سانس لی ضبط سے رگیں ابھر رہی تھیں۔

" ہمم "

سپاٹ سے چہرے کے ساتھ روشان کے ساتھ تصویر بنوائی اور سن گلاسز پھر سے چڑھائے۔

" تھنکیو سو مچ "

روشان مشکور سا ہوتا ہوا ایک طرف ہوا اور مسکرا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔

" ادینہ تم ہو یہاں میں کار میں ویٹ کرتا ہوں "

میسم نے بے رخی سے کھردری آواز میں کہا اور قدم آگے بڑھائے ادینہ سٹپٹا گئی۔

" نہ نہیں میں ساتھ چلتی ہوں "

گھٹی سی کانپتی آواز میں کہتی وہ اب تیز تیز قدم میسم کے قدموں کے ساتھ ملا رہی تھی۔

****

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پھولی بے ترتیب سانسوں کے ساتھ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اب میسم کے پیچھے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔

میسم نے کارڈ سوائپ کیا کمرہ کھولا اور سیدھا کمرے کے درمیان میں جا کر کھڑا ہوا دونوں ہاتھوں کمر پر دھرے وہ خاموش کھڑا تھا بس ادینہ دروازہ بند کرتی اب بلکل پیچھے آ کھڑی ہوئی۔

" میسم وہ یہاں انگلینڈ میں سپیشلائیزایشن کے لیے آیا ہے "

ادینہ نے تھوک نگل کر آواز کو قدرے نارمل رکھتے ہوئے کہا وہ آخر کو اتنا کیوں گھبرا رہی ہے وہ کوئی چور تو نہیں کار میں ہوٹل تک کے سفر کے دوران وہ خود کو بہت کچھ سمجھا چکی تھی۔اور اب کچھ دیر میسم کے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد وہ بول پڑی تھی۔

میسم نے کوٹ اتارا اور زور سے بیڈ پر پٹخ ڈالا ادینہ نے خوف سے آنکھیں بند کیں اور پھر تیزی سے میسم کے بلکل سامنے آئی۔

" میسم لسن ٹو می "

میسم کے بازو کو پکڑا اور نرمی سے کہا۔میسم نے بکھرے سے انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا۔

" میں نے کچھ پوچھا تم سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آواز تھی آنکھیں نم تھیں وہ شائی درو رہا تھا۔افففف ادینہ کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لیا۔تڑپ کر اور قریب ہوئی۔

" تمھاری یہی تو پرابلم ہے تم کچھ بھی نہیں پوچھتے مجھ سے بس خود سے سوچ لیتے ہو سب اور بس "

ادینہ نے پھر سے میسم کے بازو پکڑے اور جھنجوڑ کر کہا۔میسم نے دانت پیستے ہوئے پلکیں اوپر اٹھائی یں۔ نرمی سے اس کے ہاتھ خود سے دور کیے

" اچھا میں جو بھی سوچتا ہوں وہ میری آنکھیں دیکھ چکی ہوتی ہیں "

میسم نے ناک پھلاتے ہوئے تنی ہوئی رگوں کے ساتھ ادینہ کی آنکھوں میں دیکھا۔

" تمھاری آنکھیں کیا دیکھتی ہیں ایسا کیا میسم "

ادینہ نے جھنجلا کر اس کے بازو چھوڑے وہ تھکی سی لگ رہی تھی۔اب برداشت ختم ہو رہی تھی۔

اس دن مجھے نہیں معلوم تھا وہ مجھے پرپوز کر رہا ہے اور ماہ رخ بھی تھی ساتھ وہ واش روم میں تھی اس وقت "

ہاتھ کو ہوا میں چلاتے ہوئے روہانسی شکل بنا کر وضاحت دی۔

" اچھا اس دن تمہیں نہیں پتا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجا کر سر کو ہوا میں مارا۔

"نہیں مجھے کچھ بھی نہیں پتا تھا انفیکٹ مجھے تو ڈنر کا کہا تھا سب نے"

ادینہ نے جھنجلا کر چیخنے کے سے انداز میں کہا۔دل چاہ رہا تھا یا تو خود کچھ سر میں دے مارے یا میسم کا سر پھوڑ دے۔

"ہمم اچھا بیو قوف بنا رہی ہو مجھے بہت اچھا بس اب اور نہیں بننا مجھے"

میسم نے کمر پر ہاتھ دھرے اور رخ دوسری طرف موڑا۔

"میسم تم سب سب غلط سمجھ رہے ہو اور میں اب تھک چکی ہوں تمہیں صفائی دیتے دیتے"

ادینہ تنگ کر پھر سے اس کے آگے ہوئی میسم اب گلے میں لگی ٹائی کو بے دردی سے دائیں بائیں گھما رہا تھا۔

"تو مت دو"

میسم نے کندھے اچکائے۔ٹائی ایک طرف اچھالی۔

کیوں نہ دوں پیار کرتی ہوں تم سے شوہر ہو تم میرے اور روشان کچھ بھی نہیں میرا میں نے کبھی سوچا "

"تک نہیں اس کے بارے میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کا گلا پھٹ رہا تھا۔کیوں سمجھ نہیں آتی اس شخص کو کوئی بھی بات۔

بس کرو یار سوچا تک نہیں سوچا تک نہیں نکاح سے ایک دن پہلے یونیورسٹی میں وہ رو رہا تھا تمھارے "

" لیے اور تم آنسو صاف کر رہی تھی اس کے

میسم نے دانت ایک دوسرے میں پیوست کیے اس کی طرف دیکھا جس پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

" میسم "

ادینہ کی آواز کہیں دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ کس دن کی بات کر رہا تھا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا وہ الزام ہی تو لگا رہا تھا۔اس نے کس دن کب اور کہاں روشان کے آنسو صاف کیے تھے۔

" ہاں میں نے دیکھ لیا تھا اس دن تمہیں اور اُسے "

میسم کا چہرہ تنا ہوا تھا۔لب اس قدر زور سے بھینچے ہوئے تھے کہ وہ اس کے ضبط کا پتہ دے رہے تھے۔ادینہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ساکن مجسم بنی کھڑی تھی۔

کیا ہوا تھا نکاح سے ایک دن پہلے ذہن پر زور دیا۔وہ یونیورسٹی گئی تھی اور روشان اوہ روشان سیڑھیوں میں تھا۔سارا منظر نظروں کے آگے گھوم گیا تو کیا اس دن میسم یہ سمجھا کہ روشان میرے نکاح کی وجہ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روِرہاہے اور میں جو اسے تسلی دے رہی تھی اوہ میرے خدا ادینہ کا ہاتھ بے ساختہ اس کے ماتھے پر گیا۔گلے میں کانٹے سے چبھ گ ئے۔ماتھے پر ہاتھ دھرے ہی وہ پھر سے آگے ہوئی۔

" میسم تم نے جو دیکھا وہ سب غلط تھا "

ادینہ نے میسم کے بازو پر ہاتھ رکھا۔اور افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔وہ تو دیکھ بھی نہیں رہا تھا آنکھوں کو سامنے دیوار پر گاڑے تنے ہوئے چہرے کے ساتھ ایسے لا تعلق کھڑا تھا جیسے سامنے کھڑی اس لڑکی سے اسکا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

" بس کرو ادینہ بس کرو "

میسم نے ایک جھٹکے سے اپنے بازو پر سے اس کے ہاتھ کو دور کیا۔ادینہ نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا۔ اتفاق ایسا ہوا تھا ہر دفعہ کہ اس کے دل میں موجود شک یقین میں بدل گیا تھا۔

" میسم میں کیسے یقین دلاؤں تم میری بات سنو پوری "

ادینہ نے پیار سے اس کے سامنے آ کر کہا دل کے سارے خدشات دھل گ ئے تھے۔وہ اسے نکاح کے روز صرف اسی وجہ سے چھوڑ گیا تھا کہ وہ شائی درو شان سے محبت کرتی ہے اور پھر اس کے اظہار کو اسی لیے سمجھ نہیں سکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر میسم اس وقت کسی بھی بات کو سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

"اوہ میڈیم بس کرو سب پتا مجھے تم پہلے اس کے ساتھ تھی کیونکہ تمہیں نظر آ رہا تھا کہ وہ ایک ڈاکٹر بنے گا اور میں تب تمھارے لیے کچھ بھی نہیں تھا"

میسم نے دور ہوتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں زہر اگلا ادینہ نے نا سمجھی کے سے انداز میں پیشانی پر شکن ڈالے کیا کیا کہہ رہا تھا یہ وہ۔

"تم خود کہا کرتی تھی نہ شکل نہ عقل اور نہ تعلیم جبکہ وہ روشان ان سب چیزوں میں مجھ سے بہتر ہے پر جب میں راتوں رات مشہور ہوا تو تم نے اسے اس کے پرپوزل پر ڈمپ کیا"

میسم نے کمر پر ہاتھ دھر کر طنز بھری مسکراہٹ لبوں پر سجائی ادینہ کے ارد گرد کی ساری چیزیں گھومنے لگی تھیں صرف وہ خود ہی وہیں کھڑی تھی۔وہ تو زہر اگل کر آرام سے کھڑا تھا اپنی گھٹیا سوچ لے کر اس کی محبت کو اس نے اپنے ذہن میں اس قدر گھٹیا مقام دے رکھا تھا۔ادینہ کو ایسا لگا جیسے کسی نے زمین میں گاڑ دیا ہوا سے۔

کچھ پل کے لیے دونوں طرف قبرستان جیسی خاموشی تھی۔ادینہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا دماغ پھٹ رہا تھا آخر کو اس نے سمجھ کیا لیا تھا مجھے جتنا بھی کیچڑ اچھالتا رہے گا میں چپ رہوں گی خاموش رہوں گی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب بس بات اب صرف محبت پر ک ےئ گ ےئ شک کی نہیں تھی بات عزت نفس کی تھی۔ادینہ نے خاموشی کو توڑا۔

" مسٹر میسم مراد اب اس کے بعد میں تمہیں کبھی کوئی وضاحت نہیں دوں گی نہ اپنی محبت کی نہ اپنی سچائی کی یہ میری اور تمھاری آخری بات چیت تھی "

سرد لہجے اور سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔میسم نے چہرے کا رخ ناگواری سے موڑا۔دل میں اس کی بے رخی کی اس دفعہ کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ادینہ ناک چڑھا کر تن کر آگے ہوئے۔

" تمہیں اپنے ذہن میں بھرے اس خناس کے ساتھ جینا ہے جیتے رہو میں اب اس کو صاف نہیں کروں گی "

ادینہ نے آنسوؤں کو رگڑ رگڑ کر گال سے صاف کیا اور گلے میں اٹکے گولے کو نیچے کیا۔اب بس محبت کی بھیک مانگنا گڑگڑانا ختم میسم اس بری طرح اس کی نظروں سے گرا تھا کہ۔خود اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی تھی کہ اس شخص سے ٹوٹ کر پیار کیا اس نے۔

" مجھے چاہیے بھی نہیں میں بھی تھک چکا ہوں اور میرے ذہن میں جو بھرا ہے وہ سچ ہے خناس نہیں ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے سرد لہجے میں کہااور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔اور وہ یونہی کھڑی تھی۔ میسم صرف شک کی بات ہوتی تو میں انگاروں پر چل کر بھی تمھاری محبت کی خاطر اس کو ختم کرنے کی کوشش کرتی پر تم نے میرے بارے میں اتنا گھٹیا امیج بنا رکھا تھا کہ میں اب صرف تم سے تمھاری کامیابی تمھاری دولت اور شہرت کی وجہ سے جڑی ہوں۔ میسم مراد تم نے تو مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا آج۔

ساری رات میسم کمرے میں نہیں آیا تھا۔اور وہ ساری رات یوں ہی سرد کمرے میں سلگتی رہی مگر اب کی دفعہ کا سلگنا را کھ نہ کر سکا تھا اسے۔

****

آسمان کی اس اونچائی میں بیٹھ کر بھی یوں لگ رہا تھا وہ بہت نیچے ہے زمین میں دھنسی ہوئی ذلت اور پستی میں

میسم بلکل ساتھ بیٹھا تھا آنکھیں موندے سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے پر وہ اس سے کوسوں دور تھا۔اس کا سب کچھ ہو کر بھی اس کا کچھ بھی نہیں تھا وہ۔

رات کے بعد دونوں میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی اور صبح آکر میسم نے اسے پاکستان واپسی کا حکم صادر کر دیا تھا۔باقی ساری ٹیم کا ابھی دو دن اور رکنے کا منصوبہ تھا جبکہ میسم کسی کا کام کا بہانہ بنا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے خاموشی سے بیگ پیک کیا تھا۔ میسم نے نیچے سے ناشتہ آرڈر کیا تھا جسے کھانے سے اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔ کچھ دیر وہ کھڑا اسے کھانے کا کہتا رہا لیکن ادینہ نے ایک نظر اٹھا کر بھی دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔ اور اب اس لمحے جہاز میں بیٹھے دل عجیب طریقے سے متلی کا شکار ہو رہا تھا اور سر چکرا رہا تھا۔

ائیر ہوسٹس کو بل سائن دے کر ادینہ نے ضبط سے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔ طبیعت بوجھل ہو رہی تھی رات سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔

" جی میم "

ائیر ہوسٹس نے قریب آ کر جھکتے ہوئے مہذب انداز میں کہا۔ ادینہ نے تھکی سی نظر ائیر ہوسٹس پر ڈالی جو لبوں پر میزبان مسکراہٹ سجائے کھڑی تھی۔

" مجھے گھٹن محسوس ہو رہی ہے ایسے لگ رہا ہے جیسے وُو مٹ ہو جائے گی "

ادینہ نے گھبرائی سی آواز میں کہا میسم نے چونک کر گردن موڑ کر ادینہ کی طرف دیکھا چہرے پر ایک دم سے پریشانی در آئی۔

" ادینہ از ایوری تھنگ اوکے؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے تھوڑا سا سیدھے ہوتے ہوئے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔ادینہ نے لاتعلقی برتی ایسے جیسے اس نے سنا ہی نہیں کہ میسم نے کچھ پوچھا ہے اس سے۔

"سسٹر مجھے کوئی میڈیسن ملے گی؟ "

ادینہ نے گھبرائی سی صورت بنا کر سامنے کھڑی ائیر ہوسٹس سے کہا جواب مسکراتے ہوئے سر ہلا رہا تھی میسم نے لب بھینچ کر غصے سے ادینہ کی طرف دیکھا بیوقوف نے کچھ بھی نہیں کھایا کل رات سے اچانک یاد آنے پر میسم نے افسوس سے سر کو ہوا میں مارا۔

"ادینہ کیا ہوا تمہیں؟ "

پھر سے سپاٹ لہجے میں ادینہ سے سوال پوچھا اب وہ مکمل طور پر اس کی طرف رخ موڑ چکا تھا۔لیکن ادینہ نے کوئی بھی جواب نہیں دیا۔ائیر ہوسٹس سیدھی ہوئی اور جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

" سسٹر ویٹ انہوں نے کچھ بھی نہیں کھایا ہے صبح سے کچھ کھانے کے لیے لا دیں پہلے "

میسم نے ہاتھ کے اشارے سے ائیر ہوسٹس کو روکا اس نے ایک نظر ادینہ کے زرد چہرے پر ڈالی اور پھر میسم کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔

" سسٹر مجھے کچھ بھی نہیں کھانا پلیز میڈیسن لا دیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ماتھے پر شکن ڈال کر سختی سے کہا۔ میسم کے ماتھے پر بھی بل نمودار ہو چکے تھے۔

" ادینہ دماغ ٹھیک ہے کیا تمھارا خالی پیٹ میڈیسن لو گی "

ادینہ کی طرف رخ کیے ڈپٹنے کے سے انداز میں کہا۔

" مجھے بھوک نہیں ہے "

ادینہ نے سرد لہجے اور سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔

" میم سر ٹھیک کہہ رہے ہیں میں آپ کے لیے جوس لاتی ہوں آپ وہ پی لیں اس کے بعد میڈیسن لیجیے گا "

ائیر ہوسٹس نے ادینہ کے کندھے پر ہاتھ دھر کر نرمی سے کہا۔اس سے پہلے کہ ادینہ کچھ بولتی میسم نے فورا بول کر اس کی بات کاٹی۔

" جی بلکل آپ جوس لادیں بلکہ ساتھ ایک عدد سینڈوچ بھی "

میسم نے التجائی مسکراہٹ کے ساتھ کہا ائیر ہوسٹس نے سر کو اثبات میں ہلایا اور چل دی۔

" مجھے آپکی کسی توجہ اور فکر کی ضرورت نہیں ہے آپ میرے معاملات میں پلیز دخل مت دیں "

ادینہ نے سامنے سیٹ کی پشت کو گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میری ذمہ داری پر میرے ساتھ آئی تھی تمہیں باحفاظت پاکستان لے کر جانا فرض ہے میرا اس سے زیادہ اور کچھ بھی نہیں "

میسم نے دانت پیستے ہوئے اس سے بھی زیادہ سخت لہجہ اپنایا۔ائی یر ہوسٹس جوس اور سینڈوچ لا چکی تھی۔

" میم پلیز کچھ کھالیں "

ائی یر ہوسٹس نے نرم سے لہجے میں کہا۔ادینہ اسی طرح ساکن بیٹھی تھی۔

" سسٹر آپ جائی یں "

میسم نے ٹرے ادینہ کے سامنے کرتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔ائی یر ہوسٹس مسکراتی ہوئی وہاں سے چل دی

" شرافت سے کھاؤ کچھ مجھے کوئی نخرے نہیں دیکھنے تمھارے سمجھی تم "

میسم نے دانت پیستے ہوئے آواز کو مدھم رکھتے ہوئے کہا۔

" میں نخرے کر بھی نہیں رہی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے جھپٹ کر ٹرے اپنی طرف کی اور سینڈوچ کے اوپر چڑھے ریپر کو اتارا۔ میسم نے سر کو طنزیہ انداز میں جنبش دی اور پھر سے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ سینڈوچ کے ٹکڑے زہر لگ رہے تھے۔ جوس کے سپ کے ساتھ گلے میں پھنسے آنسوؤں میں اٹکتے ہوئے نیچے جا رہے تھے۔

! مجھے شاخ شاخ سے توڑنا

! پھر پیچ پیچ سے جوڑنا

!! یہ ادا ادا بھی کمال ہے

!! یہ سزا سزا بھی کمال ہے

یہ شام شام کے دُھندلکے،،،

اور قطرہ قطرہ سی بارِشیں،،

مجھے پیاس پیاس میں ڈال کے۔

!! پھر دشت دشت میں چھوڑنا

! یہ اُداس اُداس اُداسیاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور دُور دُور کی دُوریاں،،،

مجھے اشک اشک بکھیر کے

!! پھر ہنس ہنس کر سمیٹنا

یہ آگ آگ کا کھیل ہے

! اسے روز روز نہیں کھیلنا

مجھے ورق ورق کھولنا،،

پھر حرف حرف پہ سوچنا،،

یہ جفا جفا کے راستے،،،

اور وفا وفا کی منزلیں

!! مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کے ڈھونڈنا

! پھر۔ چھوڑ چھوڑ کے چھوڑنا

!! وہ چہرہ چہرہ حجاب ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

!! میرے درد درد کا علاج ہے

مجھے دُور دُور سے دیکھنا

!!!!! مجھے مرض مرض کا بھولنا

!! یہ ادا ادا بھی کمال ہے

!! یہ سزا سزا بھی کمال ہے

****

اریبہ نے دھیرے سے قریب ہوتے ہوئے دروازے کے ساتھ کان چپکائے۔وہ دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی جیسے ہی کان قریب کیا اندر ہونے والی گفتگو صاف سنائی دینے لگی۔

"عزرا لڑکا اتنا بھی برا نہیں دیکھا بھالا ہے بچپن سے سامنے پلا بڑھا ہے "

مراد احمد نے دھیرے سے سر اوپر اٹھایا اور سامنے بیٹھی عزرا کی طرف دیکھا جو بے زار سی صورت بنائے بیٹھی تھی۔احمد میاں کے کمرے میں لگی کرسیوں پر سب گھر کے بڑے براجمان تھے۔

"بھائی پڑھا ہے تو لاپرواہ نا اور کوئی نوکری نہیں تعلیم بھی مکمل نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرانے ناگواری سے ناک چڑھائی فہد کے والدین اریبہ کا رشتہ لے کر آئے تھے جن کے جانے کے بعد اب سب بڑے بیٹھے اس پر غور و فکر کر رہے تھے۔اور عزرا سرے سے ہی انکار کر چکی تھی کہ اسے فہد کے ساتھ اریبہ کا رشتہ منظور نہیں ہے۔لیکن مراد احمد اس کے فیصلے کی تردید کرتے ہوئے اسے قائل کر رہے تھے۔

" عزرا یہ سب باتیں تو اب بلا جواز ہیں تمھاری اکلوتا لڑکا ہے اپنے ماں باپ کا اور اتنا بڑا کاروبار ہے "

مراد نے افسوس سے سامنے بیٹھی عزرا کی طرف دیکھا۔عزرا نے خفگی بھری نظروں سے دیکھا پر بولی کچھ نہیں۔

" میں تو کہتا ہوں کوئی برائی نہیں رشتے میں اور پاس ہو گی ہمارے نظروں کے سامنے بلکل ادینہ کی طرح "

مراد احمد نے پھر سے سب کی طرف نظر دوڑائی احمد میاں جو تکیے کے سہارے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے دھیرے سے سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے مراد احمد کی بات کی تائید کرنے لگے۔

" اباجی آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں "

مراد احمد نے تھوڑا سا رخ موڑا اور پوری توجہ احمد میاں کی طرف مرکوز کی۔احمد میاں نے گہری سانس لی بوڑھے ہاتھوں سے پیشانی کو پر سوچ انداز میں رگڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رشتہ اچھا ہے آجکل کہیں بھی باہر رشتہ کریں گے تو چھان بین کے باوجود لڑکے کا پتا نہیں ہو گا وہ کیسا ہے"

احمد نے کپکپاتے سے لہجے میں کہتے ہوئے عینک کی اوٹ سے بغور عزرا کا جائزہ لیا جو پہلو بدل کر رہ گئی۔ چہرے پر ابھی بھی وہی بے زاری تھی فہد انھیں بچپن سے ہی ناپسند تھا اس کی وجہ شائد میسم کا بہت زیادہ ڈانٹ کھانا تھا میسم ان کا لاڈلا تھا اور فہد میسم کا واحد دوست تھا اور جب بھی میسم کو گھر میں ڈانٹ پڑتی تھی عزرا سارا الزام فہد پر دھر دیتی تھیں کہ میرا بھتیجا تو معصوم ہے موئے فہد کا قصور ہو گا سب۔ اور اب اسی موئے فہد کو وہ کیسے اپنے داماد کے روپ میں دیکھ سکتی تھیں۔

"عزرا اللہ کا نام لو اور ہاں کر دو"

احمد میاں نے عزرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اب گہری سوچ میں ڈوب چکی تھی۔ سب لوگ اب عزرا کی طرف ہی متوجہ تھے۔ کچھ دیر خاموشی رہی پھر عزرا نے مراد احمد کی طرف دیکھا۔

بھائی صاحب آپ نے مجھ سے زیادہ دنیا دیکھ رکھی ہے آپ کی ذمہ داری ہیں میری دونوں بیٹایاں اگر آپکو مناسب لگتا ہے تو میں راضی ہوں"

مراد احمد نے مسکراتے ہوئے سر کو ہلایا اور پھر سب لوگ مسکرا دیے۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے فائل پر سے سر کو اٹھایا اور سامنے بیٹھے شخص کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"گڈ تھنکیو سر آپ کو ابھی ایک سال کا کنٹریکٹ سائن کرنا ہے"

سامنے بیٹھے شخص نے مسکرا کر پر جوش انداز میں اپنی گود میں دھری فائل کو اٹھایا اور کھول کر میسم کے سامنے کیا۔ میسم نے فائل کو سامنے میز پر رکھا۔ اس شخص نے جلدی سے قلم میسم کی طرف بڑھایا۔ وہ انٹرنیشنل پرفیوم ایڈونچر کے لیے میسم کو برینڈ ایمبیسڈرز بنانے کی پیشکش لے کر آیا تھا۔ انگلینڈ کی سیریز جیت کر آئے ہوئے ابھی اسے ایک ہفتہ ہوا تھا جب اسے مختلف اشتہارات کے پیشکش آنے لگی تھیں وہ پورے پاکستان کا دل بن کر دھڑکنے لگا تھا۔

باہر نکلتا تو لوگوں کی بھیڑ اکٹھی ہو جاتی۔ اس سب سے بچنے کے لیے پاکستان آتے ہی اس نے سب سے پہلا کام کار لینے کا کیا تھا۔ کرکٹ کی جان تھا تو پاکستانی لڑکیوں کے تکیوں کے نیچے اس کی تصاویر تھیں۔ جوان کرکٹ کا جنون رکھنے والے لڑکوں کی متاثر کن شخصیت تھا تو کرکٹ کے شیدائیوں کی محبت بن گیا تھا۔ خبروں سے لے کر گلی میں کرکٹ کھیلتے لڑکوں تک سب کی زبانوں پر میسم مراد کی تعریف تھی۔ وہ نہ صرف دھواں دار بلے باز تھا بلکہ اس کی شخصیت اس کی پرسنالٹی کی وجہ سے بڑے بڑے برینڈز کی طرف سے اسے اشتہارات کی پیشکش ہونے لگی تھی جو اُسے منہ مانگی قیمت دینے کے لیے تیار تھے۔

"ہمم پر مجھے زیادہ ایکٹنگ نہیں کرنی آتی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے کانٹریکٹ پر دستخط کیے اور ہنستے ہوئے سر اوپر اٹھایا۔سامنے بیٹھا شخص قہقہ لگا گیا۔

" آپ فکر نہ کریں بس تھوڑی سی کرنی پڑے گی باقی آپکی کو سٹار سنبھال لے گی "

سامنے بیٹھے شخص نے مسکراتے ہوئے کہا اور میسم کے ہاتھ سے فائی ل کو لیا۔

" ہمم پھر ٹھیک ہے "

میسم نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔وہ ابھی طلحہ کے ساتھ ہی رہائیش پزیر تھا۔اور اس وقت وہ اسی اپارٹمنٹ کے لاونج میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

" تھنکیو سو مچھ سر "

آدمی نے مشکور نظروں سے میسم کی طرف دیکھا اور بیگ میں سے چیک بک نکالی۔چیک کو چیک بک سے علیحدہ کیا۔

" یہ ایڈوانس چیک آپکا "

میسم کی طرف چیک بڑھایا۔میسم نے لب بھینچے سر کو اثبات میں ہلایا۔اور چیک کو پکڑا۔

" چلیں پھر کل شام کو ملاقات ہوتی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آدمی فائی لز کو بیگ میں رکھ کر اٹھا. میسم سے مصافحہ کیا۔اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ میسم دولا کھ کے چیک کی طرف دیکھ رہا تھا۔لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

جھکادوں گا

گرادوں گا

میں ہوں بخت

میں ہوں نوشتہ تقدیر

میں ہوں مقسومممممم

****

"ایک ہفتہ ہو گیا چھپ چھپ کر رو رہی ہو اور مجھے اب بتا رہی ہو اتنی بڑی بات "

ماہ رخ نے حیرت اور افسوس سے آنکھیں پھیلا کر ادینہ کی طرف دیکھا۔جواب ساکن بیٹھی تھی اور سپاٹ چہرہ لیے سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔

"کیا بتاتی کہ جس کے لیے تمھارے سامنے ہر پل سسکی ہوں وہ اپنے ذہن میں میرا یہ مقام رکھتا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے سرد لہجے میں کہا آواز بھاری ہو رہی تھی۔آنکھیں سرخ تھیں۔اس کی اور ماہ رخ کی ڈیوٹیز کا وقت ایک ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے دونوں کی بات چیت کم تھی اور آج ایک ہفتے بعد ادینہ اسے سب بتا رہی تھی ۔

" میسم کا تو دماغ میں درست کرتی ہوں ایڈریس دو اس کا "

ماہ رخ نے ماتھے پر بل ڈالے غصے سے کہا۔ادینہ نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائی۔

" نہیں ہے میرے پاس اور مجھے اُسے کوئی صفائی نہیں دینی اب تم کچھ بھی نہیں کہو گی "

بکواس بند کرو نمبر دو اس کا میں کوئی صفائی نہیں دوں گی اس کا دماغ ٹھکانے لگاؤں گی سمجھتا کیا ہے خود کو بہت ذہین ہے یا غیب کا علم رکھتا ہے "

ماہ رخ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ادینہ کے پاس پڑا موبائل اٹھایا۔میسم کا نمبر نکالا اور سکرین ادینہ کے سامنے کی۔ادینہ نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا اور اثبات میں دھیرے سے سر ہلایا۔سکرین پر میسم کا نمبر تھا۔جو شادی کے بعد اس نے ہیز بینڈ کے نام سے موبائل میں محفوظ کیا تھا۔

ماہ رخ نے اپنے موبائل سے نمبر ڈائل کرتے ہی موبائل کو کان سے لگایا۔ادینہ نے سر جھکایا پر دوسری طرف خاموشی ہی تھی ماہ رخ ابھی تک فون کان کو ہی لگائے کھڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے ادینہ کی طرف دیکھا۔اور آنکھوں کو سکوڑ کر نفی میں سر ہلایا۔

" یہ تو بند ہے اور کوئی نمبر ہے کیا اس کا "

ماہ رخ نے پھر سے ادینہ کے موبائی ل کو اٹھا کر اس کی طرف سوالیہ نظر ڈالی۔

" نہیں تو نمبر تو یہی ہے میرے پاس اس کا "

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں جواب دیا اور نمبر بند ہونے کا سن کر پریشان سا چہرہ بنایا۔ماہ رخ نے گہری سانس لی اور بیڈ پر ادینہ کے ساتھ ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھی۔ جیسے سارا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ہو۔

"ماہ رخ تم رہنے دو چھوڑو "

ادینہ نے بکھرے بالوں کو جوڑا بنایا اور خود کو نارمل ظاہر کیا۔ماہ رخ نے ماتھے پر شکن ڈالے اور غصے سے اسے گھور کر دیکھا بکھرے سے بال روکھا سا چہرہ وہ ایک ہفتے میں ہی ایسی پژمردگی کی شکار ہوئی تھی کہ لگ ہی نہیں رہا تھا وہ ن ئی نویلی شادی شدہ ہے۔

" چپ سے بیٹھو تم میں کرتی رہوں گی ٹرائی "

ماہ رخ نے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ادینہ نے بے یقینی سے دیکھا کچھ بھی نہیں ہونے والا شک میسم کے دماغ میں جڑیں پکڑ چکا تھا۔ادینہ نے پھیکی سی مسکراہٹ کو لبوں پر سجا کر سوچا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" چلو اٹھو اب کچھ کھالو حالت دیکھو اپنی "

ماہ رخ نے آگے بڑھ کر بازو سے پکڑ کر اسے اٹھایا۔ جو بے زار سے صورت بنائے اٹھی تھی۔

****

ایڈوینچر کلون کے شاندار سیٹ پر وہ ان کے دیے گئے کوسٹیم کو زیب تن کیے کھڑا تھا ڈائریکٹر اسے اشتہار کا منظر سمجھانے میں مصروف تھا جب ایک طرف سے ابھرتی پرجوش آواز نے دونوں کو نظر اٹھانے پر مجبور کیا۔

" ہائے۔ے۔ے۔ے۔ میسم مراد "

برہنہ کندھوں والی ٹی شرٹ کے نیچے تنگ جینز پہنے میک اپ سے لیس چہرہ لیے ناز عالم پورے دانت باہر نکالے پرجوش انداز میں کھڑی تھی۔ میسم نے گردن کو تھوڑا سا خم دیا وہ لمبے قد اور سانولی رنگت کی پرکشش لڑکی پاکستان کی مشہور ماڈل تھی جو بڑی بے باکی سے اب بلکل میسم کے قریب آکر پرجوش انداز میں اس کے گلے لگ کر اس کے گال سے اپنا گال جوڑ چکی تھی۔ میسم اس بے باکی پر گڑبڑا سا گیا۔ وہ اب مسکراتے ہوئے پیچھے ہوئی۔ آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

" میسم یہ ہے ناز پاکستانی ٹاپ ماڈل "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈائی ریکٹر نے مسکرا کر میسم سے ناز کا تعارف کروایا۔وہ کچھ دیر پہلے ہی دبئی میں شوٹ کے لیے پہنچا تھا۔

ناز عالم ایڈوینچر کلون کی لیڈی برینڈ امبیسڈر تھی۔

“ جی جانتا ہوں ”

میسم نے مسکرا کر سر کو اثبات میں ہلایا۔ناز کو کون نہیں جانتا تھا وہ نہ صرف ٹاپ ماڈل تھی بلکہ بہت سے سیریلز میں اداکاری کے جوہر بھی دکھا چکی تھی۔

“ اور آپ کو بھی جانتی ہوں میں بہت اچھے سے ”

ناز نے پرجوش انداز اپنایا اس کی آنکھوں سے ہی میسم کے لیے بے پناہ پسندیدگی نظر آرہی تھی۔

“ you know you are the reason of my heartbeaing thease days ”

“ آپ جانتے ہیں آجکل آپ میرے دل کے دھڑکنے کی وجہ ہیں ”

ناز بے ساختہ چہکتے ہوئے کہہ گئی میسم خجل سا ہوتے ہوئے مسکرا کر رہ گیا جبکہ پاس کھڑے ڈائی ریکٹر کا فلک شگاف قہقہ گونجا۔جس پر اب ناز بھی انداز دلربائی سے ہنس رہی تھی۔

“ چلیں اب پھر ٹیک لیتے ہیں کچھ ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈائی ریکٹر نے ہاتھ کا اشارہ سیٹ کی طرف کرتے ہوئے دونوں سے درخواست کی۔

" رکیں ایک شرط پر میسم اس کے بعد میرے ساتھ کافی پر چلیں گے کیوں میسم "

ناز نے چہکتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے ڈائی ریکٹر کو روکا اور میسم کی طرف دیکھا۔اب میسم کے سامنے کھڑے دونوں نفوس میسم کی طرف متوجہ تھے۔میسم نے مسکراتے ہوئے سر کو اثبات میں جنبش دی

" ہمم اور آپ دب ئی گھمائی یں گی "

خوشگوار انداز میں ناز کی طرف دیکھا۔ناز نے کھلکھلا کر اثبات میں زور زور سے سر ہلایا۔

" بلکل بلکل مجھے خوشی ہو گی "

وہ خوشی سے کہتے ہوئی میسم کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی سیٹ کی طرف چل دی۔

****

اسٹیتھ سکوپ کو گلے کے گرد سے اتارتی وہ تھکی سے سٹاف روم میں ابھی داخل ہی ہوئی تھی جب سامنے بیٹھی ڈاکٹر روشبہ کی آواز پر ٹھٹھکی۔

"ادینہ نیو ایڈ دیکھا ایڈونچر والوں کا "

وہ اپنے موبائی ل پر نظریں جمائے ذو معنی انداز میں بولی ادینہ نے نا سمجھی کے انداز میں دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں کیا ہوا "

تھکے سے لہجے میں کہتی وہ اب روشبہ کے قریب آچکی تھی۔ جو بڑی دلچسپی سے موبائل پر کچھ دیکھ رہی تھی اس کو پاس کھڑے دیکھا تو مسکرا کر ہاتھ آگے بڑھایا

" see your husband "

" دیکھو تمھارا شوہر "

روشبہ نے موبائل سکرین کا رخ ادینہ کی طرف کیا ادینہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتی چلی گئی۔ میسم سے کوئی بھی رابطہ ہوئے آج دو ہفتے ہو چلے تھے۔ وہ شائد پاکستان میں نہیں تھا اس لیے کوئی رابطہ نہیں تھا۔

روشبہ کے موبائل پر ایڈوینچر کلون کا اشتہار چل رہا تھا جس میں ناز عالم میسم کے بلکل قریب کھڑی میسم کی گردن پر انگلی پھیر رہی تھی۔ تن بدن میں جیسے آگ لگی۔ دل میں دھواں سا بھرنے لگا میسم اس کی آنکھوں میں محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا ناز عالم گہرے گلے والی میکسی زیب تن کئے ہوئے تھی اس کا انداز دلکشی کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا۔

میسم کے لبوں پر انوکھی سی مسکراہٹ تھی جو ادینہ کو اس وقت زہر لگ رہی تھی۔ دل میں بھرتے دھویں کی چبھن اب آنکھوں تک آنے لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"لکی ہو تم ادینہ سچ میں ماڈل کی آنکھوں کی حسرت دیکھو ذرا "

روشبہ نے قہقہ لگاتے ہوئے توجہ دلائی جس میں اشتہار کے آخر میں ناز عالم میسم کے بلکل سامنے کھڑے ہو کر اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اور وہ اداکاری سے زیادہ حقیقت لگ رہی تھی۔

ادینہ نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر روشبہ کا فون اس کے ہاتھ میں دیا۔اپنا فون ہوتا تو شائد وہ اب تک دیوار میں مار چکی ہوتی۔آنکھوں کے کونے نم ہونے لگے تھے۔

"ادینہ ایک ملاقات ہم سب سے بنتی ہے بھئی "

روشبہ کے ساتھ بیٹھی سحر نے بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے ادینہ سے التجا کی۔ادینہ نے اپنے لاوے کی طرح ابلتے جزبات پر قابو پایا۔

ہاں ادینہ آٹو گراف پکس بھئی ہم بھی تو دکھائیں سب کو ہماری کولیگ کا ہیز بینڈ ہے ہم کلوزلی "

جانتے ہیں اس کو "

روشبہ نے بھی چہکتے ہوئے سحر کا ساتھ دیا۔ادینہ نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے دونوں کی طرف دیکھا۔ماہ رخ جو کچھ دور چائے کے ٹی بیگ کو کپ میں بار بار ڈبکیاں دلا رہی تھی غور سے سنتے ہوئے اب ساری بات سمجھ چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم بات کرو نہ میسم بھائی سے"

روشبہ اب زیادہ ہی پرجوش ہو چکی تھی۔ادینہ نے نظر اٹھا کر ماہ رخ کی طرف دیکھا۔ماہ رخ اپنی جگہ سے اٹھی اور قریب آئی۔

"کیوں نہیں رکھیں گے ضرور رکھیں گے"

ماہ رخ نے ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے مسکرا کر پہلے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر پیار سے ادینہ کی طرف۔

"ہائے کتنا مزہ آئے گا میں اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لاؤں گی مرتا ہے وہ میسم پر"

روشبہ پرجوش انداز میں چہکی ادینہ نے خفگی بھری نظر ساتھ بیٹھی ماہ رخ پر ڈالی جس نے لبوں کو بھینچے سر کو آہستگی سے ہلایا۔

****

"امی یہ والی کڑھائی بہت زیادہ ہے لڑکوں کو اتنی اچھی نہیں لگتی کڑھائی"

اریبہ نے ڈبے میں بند نسواری رنگ کے کُرتے کو ناگواری سے اٹھا کر ایک طرف کیا۔وہ مردانہ کپڑوں کی دوکان میں لگی کرسیوں پر بیٹھی کڑھائی والے کُرتے دیکھنے میں مصروف تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آئے ہائے کچھ بھی لے لو اس لنگور سے کو کونسا کچھ بچنا ہے "

عزرا نے بے زار سی شکل بنائی اریبہ کے ڈبوں کو اٹھا کر جانچتے ہاتھ رکے افسوس سے اپنے ساتھ بیٹھی عزرا کی طرف دیکھا۔ دو دن بعد اس کی اور فہد کی نکاح کی تقریب تھی اور عزرا کی نفرت ہنوز قائم تھی۔ فہد کے والدین نے تو منگنی کی رسم ادا کرنے کے کہا تھا جس پر احمد میاں بلکل رضامند نہیں ہوئے تھے ان کے مطابق منگنی کوئی جائی زرشتہ نہیں تھا اور فہد کو وہ بچپن سے جانتے تھے اس لیے انھوں نے نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"امی۔ی۔ی۔ی۔بس کریں اب تو میرا نکاح ہونے والا آپ کو اب بھی لنگور لگتا "

اریبہ نے خفگی سے کہتے ہوئے روہانسی صورت بنا کر عزرا کی طرف دیکھا عزرا نے بے چینی سے پہلو بدلہ۔

اچھا چل جو تجھے پسند ہے وہ کر لے میں تو ان لوگوں کی وجہ سے کہہ رہی تھی پینڈو سے ہیں زیادہ "

" کڑھائی پسند کریں گے

عزرا نے پھر ناگواری سے ناک چڑھائی۔اریبہ نے ماتھے پر زور سے ہاتھ رکھا اور سر کو نفی میں ہلاتی اب وہ عزرا کی طرف دیکھ رہی تھی۔

امی کوئی پینڈو وینڈو نہیں ہیں وہ لوگ اچھے خاصے ہم سے زیادہ پیسے والے ہیں اور آپکو اتنے ہی ناپسند "

" تھے تو رشتہ کیوں کیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے زاری سے ہاتھوں کو گود میں دھرا جس دن سے بات طے ہوئی تھی وہ عزرا کی اس طرح کی باتیں سن رہی تھی۔عزرا اریبہ کی اتنی ناراضگی پر سٹپٹا سی گئی یں۔

"اچھا چل سوری کر پسند "

اریبہ کے چہرے پر غصہ دیکھ کر عزرا نے منہ کا زاویہ بگاڑتے ہوئے کہا۔اریبہ نے پھر سے توجہ ڈبوں میں بند کاٹن کے کرُتوں کی طرف مبزول کی۔

" ہلکا رنگ کرنا میسم تھوڑی ہے جو پہنے گا وہ بچ جائے گا "

اریبہ کے ہاتھ میں گہرے گرے رنگ کے کرُتے کو دیکھ کر عزرا بیگم پھر سے خود کو کچھ کہنے سے نہیں روک سکی تھیں۔اریبہ نے دانت پیستے ہوئے گردن موڑ کر عزرا کی طرف دیکھا۔

" اچھا اچھا کر پسند "

عزرا نے اریبہ کے کندھے کو زور سے ہلایا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہوں اب میں کچھ نہیں بولوں گی۔

" بھائی جس کے گلے پر کم کڑھائی وہ دکھائیں پلیز "

اریبہ نے ایک غصیلی نظر عزرا پر ڈالی اور پھر سامنے کھڑے آدمی سے کہا جواب ڈبے نکال نکال کر اریبہ کے سامنے رکھ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

گلابی گداز لبوں کو کچلتی ادینہ بجتے موبائل پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی۔ سکرین پر ''ہیز بینڈ '' کے الفاظ جگمگا رہے تھے اور موبائل کا تھرکنا دل میں ہتھوڑے کی طرح ضرب لگا رہا تھا آج پورے تین ہفتے بعد جناب کو اس کی یاد آئی تھی پر کس لیے ادینہ کا دل پھٹنے کو تھا اور اب فون بند ہو کر تیسری دفعہ بجنے لگا تھا۔ فون بج رہا تھا اور وہ اسے فقط گھور رہی تھی۔ میسم کے زہر جیسے لفظوں کی بازگشت ذہن کی دیواروں سے سر پٹخ رہی تھی ۔

جیسے جیسے فون کی بل جا رہی تھی میسم کا غصہ بڑھ رہا تھا۔ الٹا غصہ دکھانے لگی تھیں محترمہ غصے سے سوچا اور فون بند کیا۔ اور اب لب بھینچے انگلیاں پیغام لکھ رہی تھیں جانتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر فون نہیں اٹھا رہی ہے۔

فون کی تیسری دفعہ کی بل بھی بند ہو چکی تھی۔ ادینہ اب بھی ماتھے پر بل ڈالے موبائل کو گھور رہی تھی۔ میسج ٹون کے ساتھ ہی ہیز بینڈ کے نام کے ساتھ پیغام کا اشارہ واضح ہوا۔ ادینہ نے چہرے پر ناگواری سجائے موبائل اٹھایا اور پیغام کو کھولا۔

'' فون کیوں نہیں اٹھا رہی میرا ''

پیغام ادینہ کی سوچ کے بلکل مطابق تھا۔ ادینہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ فون اب پھر سے بج رہا تھا اور ادینہ ویسے ہی بیٹھی تھی مجسم بن کر۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے زور سے موبائل ایک طرف پٹخا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے موبائل اٹھایا اور پیغام لکھا۔

پیغام کی رنگ پھر سے بجنے پر ادینہ نے پیغام کھولا۔

" ادینہ فون اٹھاؤ میرا مجھے معلوم ہے تم جان بوجھ کر نہیں اٹھا رہی "

وہ پیغام پڑھ رہی تھی جب فون پھر سے بج اٹھا ادینہ نے فون ایک طرف رکھ دیا۔ اور گھٹنے میں چہرہ دیا مسیج ٹون پر سر اٹھایا اور ساتھ ہی موبائل بھی اٹھایا۔

" ادینہ کیا بدتمیزی ہے یہ فون اٹھاؤ "

پھر سے پیغام آیا ادینہ ابھی اس کو پڑھ ہی رہی تھی جب ایک اور پیغام آیا۔

" اوکے فائن کل صبح تیار رہنا پانچ بجے نکلیں گے خیرپور کے لیے "

پیغام پڑھتے ہی ادینہ کی پیشانی شکن آلودہ ہوئی۔ اریبہ کے نکاح کے لیے اسے اور ماہ رخ کو کل کوچ سے جانا تھا اور جناب آج اپنے ساتھ جانے کا حکم صادر کر رہے تھے۔ فون پھر سے بج رہا تھا ادینہ نے فون اٹھا کر کان کو لگایا اور سپاٹ لہجے میں گویا ہوئی۔

" میں خود جا سکتی ہوں مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چہرہ سختی لیے ہوئے تھا دانت ایک دوسرے میں پیوست تھے۔اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتا ادینہ نے اپنی بابت کی۔

ادینہ کے اس انداز پر میسم کی رگیں ایک ہی پل میں تنی۔

" دماغ ٹھیک رکھو اپنا دادا ابو نے کہا ہے اپنے شوق سے نہیں لے جا رہا میں "

غصے سے بھاری آواز میں کہا اور فوراً فون بند کیا۔

میسم کی رعب دار آواز اس سے بھی زیادہ سختی لیے ہوئے تھے۔ادینہ کے چہرے پر تزلیل کا عکس واضح ہوا وہ فون بند کر چکا تھا۔ادینہ نے غصے سے ایک طرف موبائل پٹخا۔ماہ رخ جو ابھی ابھی واش روم سے باہر آئی تھی اس کا انداز پر کھتے ہوئے آگے ہوئی۔

" ادینہ فون چل پڑا کیا اس کا "

ماہ رخ نے کھوجتی سی نظر موبائل پر ڈالتے ہوئے سوالیہ نظر ادینہ پر ڈالی جو ضبط سے گزرتے ہوئے سرخ ہو رہی تھی۔ادینہ کچھ دیر چپ رہی پھر ماہ رخ کی طرف دیکھا۔

" کہہ رہا ہے کل صبح میرے ساتھ جانا خیر پور حکم صادر کر رہا تھا "

ادینہ نے ناک پھلاتے ہوئے گھور کر موبائل کی طرف دیکھا۔جیسے موبائل کو ہی کچا چبا جائے گی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں تو ٹھیک ہے نہ اُسی کے ساتھ جائیں گے"

ماہ رخ نے جلدی سے کہا اور پر سوچ انداز میں آنکھیں سکیڑے اس کے ساتھ بیڈ پر براجمان ہوئی۔

****

"اسلام علیکم"

سیاہ رنگ کی کرولا کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر ماہ رخ نے سر اندر کیا اور سپاٹ لہجے میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے میسم کو سلام کیا۔ وہ پانچ بجے کا کہہ کر پورے چھ بجے ان کے ہاسٹل کے سامنے کھڑا تھا ادینہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔ ماہ رخ نے ساری رات لگا کر اسے سمجھایا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں کرے گی بس خاموشی سے تماشہ دیکھے گی۔ میسم کا دماغ وہ خود اپنے طریقے سے درست کرے گی۔

"وعلیکم سلام"

میسم نے مہذب انداز میں ماہ رخ کے سلام کا جواب دیا اور ایک اچٹتی سی نظر ادینہ پر ڈالی جو سپاٹ چہرہ لیے ساتھ بیٹھی تھی۔ سیاہ رنگ کے جوڑے میں شفاف سے چہرے کے ساتھ وہ اس صبح کے ملگجے اندھیرے میں بھی دمک رہی تھی۔

"میسم بھائی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چور نظر سے ادینہ کا جائزہ لیتے ہوئے سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا جب عقب سے ماہ رخ کی آواز کانوں میں پڑی۔

" جی "

گردن کو تھوڑا خم دیے معدب انداز اپنایا۔ماہ رخ نے سیٹ کی پشت کو پکڑے تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے کہا ۔

" ہم دونوں نے ناشتہ نہیں کیا ہوا تو کہیں ناشتہ کرنا ہے ہمیں پہلے "

ماہ رخ کا انداز بڑا حق جتاتا ہوا پر سپاٹ سا تھا۔وہ پوری طرح سالی ہونے کا کردار نبھا رہی تھی۔میسم نے پھر سے ایک نظر ادینہ پر ڈالی جو بے رخی سے گردن موڑے بیٹھی تھی۔

" اوکے کسی بعام قیام پر رک جاتے ہیں "

میسم نے کار کو ریورس کرتے ہوئے بیک ویو سکرین پر نظر جمائی۔

" اوکے "

ماہ رخ نے رعب سے کہا اور پیچھے ہوتے ہوئے سیٹ کے ساتھ سر ٹکایا۔ادینہ نے چہرے کا رخ موڑ کر ماہ رخ کی طرف دیکھا اور پھر ماتھے پر شکن ڈالے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے تو نہیں کرنا ناشتہ"

بے رخی سے کہا۔ میسم نے چونک کر دیکھا۔ کار اب موٹروے کے رستے کی طرف رواں دواں تھی۔

"کیوں تم ناشتہ رات کو ایڈوانس میں کر کے سوتی ہو"

میسم نے لب بھینچے بھنویں اچکا کر کہا اور سوالیہ نظر ادینہ پر ڈالی۔ جواب منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

کار میں تین نفوس کے ہوتے ہوئے بھی قیام و بعام تک کا سفر انتہائی خاموشی سے طے پایا تھا۔

گاڑی قیام بعام کے وسیع پارکنگ میں رکی۔ اور میسم نے سیٹ بیلٹ اتاری وہ اب سن گلاسز لگائے ہوئے تھا۔ ہڈ کی ٹوپی کو کھینچ کر منہ کو ڈھکا

"چلیں پھر

گاڑی سے اترتے ہوئے گہری سانس لے کر پیچھے بیٹھی ماہ رخ سے کہا اور پھر ایک نظر غصے میں بھری ادینہ کی طرف دیکھا۔ ماہ رخ نکلنے کے بعد اب زبردستی ادینہ کو اتار چکی تھی۔

ہوٹل میں ناشتہ کے آرڈر کے بعد میسم اور ماہ رخ جیسے ہی نشستوں پر براجمان ہوئے ادینہ اٹھ کر ریسٹ روم کی طرف بڑھ گئی۔

"اس دن میں بھی آس کو اور روشان کو یوں ہی اکیلا چھوڑ کر واش روم گئی تھی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ ادینہ کو جاتا دیکھنے میں مصروف تھا جب ماہ رخ کی سرد سی آواز پر چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔" جی

میسم نے نا سمجھی کے انداز میں ماہ رخ کی طرف دیکھا۔ماہ رخ کا چہرہ سپاٹ تھا اور انداز طنز سے بھرا تھا۔

جی اُس دن ہوٹل میں جب آپ نے دونوں کو دیکھا تھا تو میں وہاں ان کے ساتھ تھی اور میں جان بوجھ "
"کر واش روم میں گ ئی تھی

ماہ رخ نے سخت لہجے اور سپاٹ چہرے کے ساتھ میسم کی طرف دیکھا۔ میسم کے چہرے پر فوراً سنجیدگی طاری ہوئی۔لبوں کو بھینچے ماتھے پر شکن ڈال کر ارد گرد دیکھا۔

"تو اس ساری بات کو دھرانے کا مقصد پوچھ سکتا ہوں آپ سے "

میسم نے ناک کے نتھنے پھلاتے ہوئے کھردرے سے لہجے میں کہا۔اور بے زاری سے سامنے بیٹھی ماہ رخ کی طرف دیکھا جس کے لبوں پر اب افسوس کرنے جیسی مسکراہٹ تھی۔

جی بلکل مقصد ہے کیونکہ آپ جو کچھ بھی آج تک سمجھتے آئے ہیں روشان اور ادینہ کے بارے میں وہ "
"سب غلط سمجھتے آئے ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے طنز بھرے انداز میں سخت چہرے کے ساتھ بات کی وضاحت دی جس پر مسیم نے ضبط کرنے کے انداز میں ایک نظر سامنے ماہ رخ کی طرف دیکھا اور پھر ارد گرد نظر دوڑائی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا وہ بمشکل وہاں بیٹھا ہے۔

" آپ کو کیا لگتا ہے میں ادینہ کی بات پر یقین نہیں کرتا تو کیا آپ کی بات پر کروں گا "

سپاٹ چہرے کے ساتھ بے زار لہجہ اپنایا۔ماہ رخ نے طنزیہ ہنسی کے ساتھ افسوس سے سر کو ہوا میں مارا۔

" مت کریں لیکن میں سچ بات بتا کر رہی ہوں اور آپ کو سننا ہو گی "

ماہ رخ نے ماتھے پر شکن ڈالے میسم سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔میسم نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے جسے ماہ رخ نے ہاتھ کے اشارے سے روکا۔

اس دن جب آپ یونیورسٹی آئے تھے اور میں نے آپکو ادینہ کا بتایا تھا تو میں ان دونوں کے پاس سے اٹھ " کر گئی تھی روشان کے لیے پانی لینے کے لیے "

ماہ رخ نے دانت پیستے ہوئے میسم سے کہا جواب چہرے کا رخ موڑے ضبط کرنے کے سے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔چہرہ صاف بتا رہا تھا وہ ماہ رخ کی بھی کسی بات پر یقین نہیں کر رہا ہے۔

" کیونکہ روشان رو رہا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے طنز بھری مسکراہٹ سجا کر سر کو ہوا میں مارا۔

" جی ہاں وہ رو رہا تھا لیکن اس کی وجہ ادینہ نہیں اس کی مدر تھیں جن کی ریسنٹلی ڈیتھ ہوئی تھی "

ماہ رخ نے تیزی سے اپنی بات مکمل کی وہ اتنے جوش میں تھی کے بات مکمل ہونے پر اس نے میز پر زور سے اپنی ہتھیلی کو مارا۔ میسم اب چونک کر ماہ رخ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اور ادینہ اور میں صرف اسے تسلی دے رہے تھے اور ادینہ اس دن میرے کہنے پر یونیورسٹی آئی تھی نہ کہ روشان کے کہنے پر "

ماہ رخ اب اونچی آواز میں بول رہی تھی اور میسم اب بلکل خاموشی سے سن رہا تھا۔ چہرے کی سختی قدرے کم ہوئی۔

" ادینہ نے اسی دن مجھے بتایا کہ وہ میسم کو چاہنے لگی ہے "

ماہ رخ نے بے چارگی سے کہا آواز سے سختی تھوڑی سی کم ہوئی۔ وہ میسم کو سمجھاتے سمجھاتے روہانسی ہو چلی تھی ادینہ کی حالت دماغ میں گھوم رہی تھی۔ میسم نے غور سے ماہ رخ کی طرف دیکھا اور گہری سانس لی۔

" واہ اچھی کہانی بنائی ہے دونوں دوستوں نے مل کر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ جس پر سامنے بیٹھی ماہ رخ کے دماغ کی رگیں تن سی گ ئی یں۔ عجیب بد دماغ انسان ہے۔ ویٹر اب میز پر ناشتہ سجا رہا تھا ماہ رخ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی جیسے ہی ویٹر مڑا ماہ رخ پھر سے آگے ہوئی۔

یہ کہانی نہیں ہے میسم بھائی آپ اچانک محبت ہو جانے پہ یقین رکھتے ہوں یا نہیں لیکن میں رکھتی ہوں "

" اور ادینہ کو آپ سے محبت ایسے ہی نکاح سے دو دن پہلے ہو چکی تھی

ماہ رخ نے سختی سے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا وہ ضبط سے تیز تیز سانس لے رہی تھی۔ میسم نے آبرو چڑھا کر دیکھا۔ ماہ رخ اب اپنے بیگ سے موبائل نکال رہی تھی۔

" اور اب بھی آپکو میری کسی بات کا یقین نہیں ہے تو یہ دیکھیں میری اور روشان کی چیٹ "

اپنے موبائل کو غصے سے میسم کے آگے کیا۔ میسم نے فون ہاتھ میں پکڑا اور اب میسم کا انگوٹھا اس کے فون کی سکرین کو اوپر کی طرف اچھال رہا تھا۔ آنکھیں پھیل رہی تھیں۔

اس میں میں نے اسے بتایا ہے سب کہ ادینہ نے اُس کا پرپوزل کیوں ایکسیپٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اپنے کزن میسم سے محبت کرتی ہے آپ ساری چیٹ پڑھ سکتے ہیں وقت اور دن بھی نوٹ کریں ادینہ کو پرپوزل کا "

" بھی نہیں پتہ تھا سب اس چیٹ سے واضح ہو جائے گا آپکو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے جیسے میسم چیٹ پڑھ رہا تھا ویسے سر نیچے کی طرح جھکتا جا رہا تھا گردن کی اکڑاہٹ ختم ہو رہی تھی پلکیں شرمندگی کے زیر اثر جھکتی جا رہی تھیں۔ دل میں دھواں سا بھرا تھا اور ذہن سائیں سائیں کرنے لگے تھا۔

ادینہ کی التجائیں منتیں صفائیاں سب یاد آنے لگی تھیں اس کی ہر ہر بات سچ تھی۔ روشان اور ماہ رخ کی ساری چیٹ سے صاف ظاہر تھا کہ ادینہ کو روشان کی محبت کا علم تک نہیں تھا۔

" میسم بھائی جو بھی آپ سمجھتے رہے سب کچھ غلط تھا سب سب "

ماہ رخ کے لہجے میں اب میسم کے چہرے کے زاویے دیکھ کر سختی ختم ہو چکی تھی۔ میسم کے چہرے پر اب شرمندگی اور دکھ کے آثار تھے۔ نظریں اوپر نہیں اٹھ رہی تھیں۔

ادینہ ہر بات مجھ سے کرتی ہے اور اگر اس دن وہ روشان سے ملنے کے لیے آتی تو کیا میں آپکو وہاں بھیج دیتی بتائیں مجھے "

ماہ رخ نے سر کو تھوڑا نیچے کرتے ہوئے میسم کے جھکے چہرے کی طرف دیکھا۔ پر وہاں تو چہرہ سفید پڑا ہوا تھا۔

" آپ نے ادینہ سے پوچھا بھی نہیں ایک بار بھی اور خود سے ازیوم کیا اور چل دیے "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے افسوس سے میسم کی طرف دیکھا۔ میسم اب موبائل ایک طرف رکھے سر کے بالوں کو ہاتھوں سے جکڑے بیٹھا تھا۔ اف کیا کر بیٹھا تھا وہ خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ اور ادینہ پر بے تحاشہ پیار

"آپ کے جانے کے بعد مجھے پتہ ہے میں نے کیسے سنبھالا تھا ادینہ کو"

ماہ رخ کا آواز مدھم ہو گئی تھی۔ میسم نے چہرے کو اپنے ہاتھوں سے ڈھک لیا گالوں سے تپش نکلنے جیسا احساس ہو رہا تھا۔ اور عصاب کھچ رہے تھے۔ وقت اب واپس نہیں آ سکتا تھا۔

"آپ نے اسے بہت اذیت دی ہے بہت بہت زیادہ"

ماہ رخ نے گہری سانس لی آواز میں افسوس تھا دکھ تھا۔ وہ کرسی کو پیچھے دھکیلتی ہوئی اٹھی۔

"میں اسے لے کر آتی ہوں ناشتہ کرے"

ماہ رخ نے آہستگی سے کہا اور باہر نکل گئی۔ میسم شرمندہ سا چہرہ لیے ساکن بیٹھا تھا۔ جس سے اتنی محبت کی اسے ہی اتنی تکلیف دی انجانے میں۔ دل کوئی دبوچ رہا تھا۔ اور دل دماغ کی بیوقوفیوں پر ماتم کناں تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہوٹل کے دروازے سے باہر نکل کر ماہ رخ نے ارد گرد نظر دوڑائی تو سامنے لان میں لگی کرسیوں پر ادینہ بیٹھی نظر آئی۔ سرسبز لان میں ایک طرح بچوں کے لیے جھولے لگے تھے جہاں تین بچے جھولے لینے میں مصروف تھے۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے اور ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

ماہ رخ مسکراتی ہوئی لان میں اترتے زینے اتر کر اس تک آئی وہ سامنے بچوں کو جھولا لیتے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ آنکھیں مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔

ماہ رخ نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا اور گہری سانس لیتے ہوئے کمر پر ہاتھ دھرے۔

" اٹھو اندر چلو "

ماہ رخ کی آواز پر سکون تھی ادینہ نے ہوا سے اڑتے بالوں کو سمیٹتے ہوئے گردن گھما کر ماہ رخ کی طرف دیکھا جو بھرپور انداز میں مسکرا رہی تھی۔ اور کب اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی پتہ ہی نا چلا۔

" تم کرو ناشتہ مجھے بھوک نہیں ہے "

سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے ادینہ نے نظریں پھر سے بچوں پر جمائی یں۔ اندر وہ بیٹھا تھا جز باتوں کا قاتل۔ دل میں ٹیس اٹھی۔

" اٹھو ایسا دماغ ٹھکانے لگایا ہے تمھارے میاں صاحب کا جا کر حالت چیک کرو ہیرو کی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے آگے بڑھ کر ادینہ کا ہاتھ تھاما اور اٹھانے کے لیے بازو کو کھینچا۔انداز اور لہجہ ہر جوش تھا وہ اپنی جیت پر چہک رہی تھی۔

" تو میں کیا کروں میرے آنسو میرے دن رات ہر اذیت ہر تکلیف کا ازالہ تو نہیں ہو سکتا نہ اور سب سے بڑی بات مجھ پر تو نہیں یقین کیا نہ دوسروں کے ثبوت دینے پر کیا "

ادینہ نے بے رخی سے بازؤ کھینچا اور چہرہ موڑا۔معصوم سے چہرے پر نا گواری کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔

" تم جا کر دیکھو تو شرمندگی سے نظریں تک نہیں اٹھا رہے "

ماہ رخ اب گھوم کر اس کے سامنے آئی اور پھر سے پر جوش انداز میں گویا ہوئی۔

" رہے شرمندگی میرے دل سے تو مقام اتر چکا ہے نہ اس گھٹیا بات کے بعد سے مجھے اب کوئی پرواہ نہیں اکڑ دکھائیں یا شرمندہ ہوں "

ادینہ نے آنکھوں کو سکوڑے ماہ رخ کی طرف دیکھا ادینہ کے چہرے پر خوشی کی کوئی رمق موجود نہیں تھی۔دماغ میں بار بار انگلینڈ کی اذیت بھری رات آ رہی تھی۔

" اچھا کرتی رہو غصہ جتنا کرنا ہے بلکہ میں تو خود یہ چاہتی ہوں اچھی سزا دو جناب کو "

ماہ رخ پیار سے کہتی ہوئی ادینہ کے گھٹنے پکڑ کر گھاس پر بیٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میرا دل نہیں "

ادینہ نے روہانسی صورت بنائی آنسو پھر سے امڈ آنے کو تیار تھے۔ جنہیں بمشکل روکے ہوئے تھی۔

" اٹھو نا بہت بھوک لگی ہے ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے "

ماہ رخ نے اس کا بازو پکڑ کر کھینچتے ہوئے اٹھایا اور زبردستی ہوٹل میں داخل ہوئی میسم جو ہنوز اسی انداز میں سوچ میں ڈوبا شرمندہ سا وہاں بیٹھا تھا چونک کر ادینہ کی طرف دیکھا۔ سپاٹ چہرہ اور جھکیں نظریں لیے وہ اس کے دل و دماغ کو اور شرمندگی میں گاڑ گئی۔

خود پر میسم کی نظریں محسوس کرتے ہوئے ادینہ نے بے رخی سے نظریں گھمائیں۔ ماہ رخ اب ادینہ کے لیے کرسی پیچھے کر رہی تھی۔

اس کی بے رخی ناراضگی سب بجا تھی نظریں تو وہ اس سے ملانے کے قابل نہیں رہا تھا۔ وہ اب بیٹھ چکی تھی ۔ میسم ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

" میسم بھائی کہاں جا رہے ہیں ناشتہ کریں "

ماہ رخ نے میسم کی شرمندگی دور کرنے کے لیے نارمل سے انداز میں کہا۔

" میں آتا ہوں آپ لوگ کرو ناشتہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آواز میں کہا۔اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔ خیر پور تک کا سارا سفر گہری خاموشی میں کٹا۔ دل دماغ کو لتاڑ رہا تھا اور وہ جس پر بے وجہ ظلم ڈھاتا رہا بے رخی سے چہرہ موڑے کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔

اتنا ازیت بھرا سفر کبھی زندگی میں نہ کیا تھا۔دل شرمندہ تھا نالاں تھا اور جو اپنی محبت پر غرور کرتا تھا آج خود پر تف بھیجنے کو دل کیا۔

****

احمد میاں کے کمرے سے اٹھ کر آئے ہوئے اسے گھنٹہ بھر ہو چلا تھا۔وہ لوگ مغرب کے بعد گھر پہنچے تھے۔ اور اب رات کے گیارہ بج رہے تھے ادینہ کھانے کے بعد رابعہ کے کمرے میں چلی گ ئی تھی اور وہ احمد میاں کے کمرے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا تھا۔

دل نے دماغ کو عمر قید کی سزا سنا کر حکومت خود سنبھال لی تھی اور اب وہ ایک گھنٹے میں خود پر لعنت ملامت کرتا یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اپنی ساری زیاتیوں ساری باتوں کا ازالہ کرنا ہے۔پر ادینہ کمرے میں آ ہی نہیں رہی تھی۔

کبھی جلے پیر کی بلی کی طرح کمرے میں چکر لگا رہا تھا تو کبھی بیٹھ کر ٹانگ ہلا رہا تھا۔آ کیوں نہیں رہی۔اسی طرح ایک گھنٹہ اور بیت گیا تھک کر وہ کمرے سے باہر نکلا ابھی بھی سفر والے ہی کپڑے ٹی شرٹ اور جینز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب تن کیے ہوئے تھا حتی کہ جو گرز بھی نہیں اتارے تھے کچھ بھی کرنے کا دل ہی نہیں تھا دل و دماغ پر اگر سوار تھی تو ادینہ اور اس کی ناراضگی

سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں گھس چکے تھے اور لاونج کی لائٹ بھی بند ہو چکی تھی۔ کمرے سے باہر نکل کر کمر پر ہاتھ رکھے ارد گرد دیکھا۔

رابعہ کے کمرے کا دروازہ بھی بند تھا۔ جب وہ اپنے کمرے میں جا رہا تھا تب اس کی نظر سامنے پڑی تھی اس وقت ادینہ رابعہ کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی تھی۔ اسی سوچ کے زیر اثر وہ رابعہ کے کمرے کی طرف بڑھ چکا تھا۔

رابعہ کے کمرے کے دروازے کو دھیرے سے دھکیلتا وہ اندر داخل ہوا۔

"امی ادینہ یہاں ہے؟"

مدھم سی آواز میں پوچھا کمرے میں زیرو بلب کی ملگجی سی روشنی تھی اور اے سی کی ٹھنڈک نے کمرے کا ماحول پر سکون بنایا ہوا تھا۔

ادینہ رابعہ کے بیڈ پر سر تک چادر اوڑھے سمٹی سی لیٹی تھی اور رابعہ ساتھ لیٹی تھیں میسم کی آواز پر وہ ہاتھ کے سہارے سے فوراً اوپر ہوئی یں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ششششش سو گئی ہے "

رابعہ نے ہونٹوں پر انگلی دھر کر میسم کو بولنے سے روکا اور ادینہ کی طرف اشارہ کیا۔ میسم اب کمرے کے درمیان میں پہنچ کر بیڈ کے بلکل پاس ادینہ کے سر پر کھڑا تھا۔ نازک سا سراپا چادر میں لپیٹا اس کے سارے منصوبوں کو منہ چڑا رہا تھا۔

" تھکی ہوئی تھی شائد بہت یہیں پر سو گئی تو بھی سو جا جا کر میرے ساتھ سو جائے گی آج "

رابعہ نے خمار آلودہ آواز میں کہا وہ بھی شادی نیند میں جانے ہی والی تھیں جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔ میسم نے بے چارگی سے ادینہ کی طرف دیکھا۔ جو بے خبر سو رہی تھی۔

دل نے اچانک تخیل میں ادینہ کی کمر کے نیچے ہاتھ دھرے اور بازوؤں میں اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا

۔

" کوئی بات نہیں آپ اٹھا دیں چلیں میں خود اٹھا دیتا ہوں "

میسم الجھے سے انداز میں کہتا تھوڑا سا نیچے جھکا۔

" کیا ہو گیا ہے آنکھ لگی ہوئی ہے پھر سے نیند آئے نہ آئے میڈیسن لے کر سوئی ہے کہہ رہی تھی سر میں درد ہے بہت "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رابعہ نے میسم کو ڈپٹنے کے انداز میں کہا اور گھور کر دیکھا۔

" ہممم "

کمر پر ہاتھ دھر کر سیدھا ہوا۔ اور پر سوچ انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا۔

" جاؤ اب "

رابعہ نے آواز کو آہستہ رکھتے ہوئے غصے سے میسم کو گھورا۔ جو کان کھجا کر رہ گیا۔

" وہ میرے کپڑے نکال دیتی یہ "

بے ساختہ کوئی ڈھنگ کا بہانہ بھی نہ گڑھ سکا۔ رابعہ نے افسوس سے گھور کر دیکھا۔

" وہ لاہور میں ساتھ تھی تمھارے کیا وہاں بھی تو خود ہی کرتے تھے نہ سارے کام "

رابعہ نے دانت پیسے میسم اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔ مایوسی سے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

" جاؤ اور دروازہ اچھے سے لگا جانا "

عقب سے رابعہ کی آواز آئی۔ مریل سے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں آیا۔ شدت سے ان لمحوں کا احساس ہوا جب ادینہ اس کا انتظار کرتی تھی اور وہ جان بوجھ کر دو تین بجے کمرے میں آتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیڈ پر آ کر ڈھنے کے سے انداز میں لیٹا اور چھت کو گھورا۔ دل بے چین تھا۔ شرمندہ تھا۔

میسم تب نہیں تھی محبت۔۔۔ادینہ کی گھٹی سی آواز کمرے میں گونجی

بس مسٹر میسم مراد اب میں اپنی اور اپنی محبت کی سچائی کی کوئی صفائی نہیں دوں گی دماغ میں ادینہ کے مختلف فقروں کی بازگشت تھی اور آنکھوں کے آگے اس کا چہرہ۔

ادینہ کو سوچتے سوچتے کب آنکھ لگی پتہ ہی نہ چلا۔

****

فون کی بل مسلسل بجنے پر آنکھ کھلی تھی۔ وہ رات جو گرز اتارے جینز کی پینٹ میں ہی ترچھے رخ بیڈ پر لیٹا تھا اور اب بھی ہنوز اسی انداز میں تھا۔

بوجھل سی آنکھوں کو بمشکل کھولا اور پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا۔ فہد کا نام جگمگا رہا تھا۔ فون کو آن کیے کان سے لگایا۔

"ہیلو "

بھاری سی نیند کی خمار میں بھری آواز سے کہا اور بمشکل ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھا۔ جسم درد کر رہا تھا۔

"عجیب یار ہے تو بھئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسری طرف سے فہد کی ناراض سی آواز ابھری۔

"کیوں کیا ہوا رو کیوں رہا ہے "

میسم نے اٹھ کر ٹانگوں کو سمیٹا۔

" کل سے آیا ہوا ہے شام کو میرا نکاح ہے ابھی تک ملنے نہیں آیا مجھ سے "

فہد نے خفگی بھرے لہجے میں شکوہ کیا۔

" کیوں تو نے رخصت ہو کر آوٹ آف کنٹری جانا ہے "

میسم نے گردن کو دائیں بائیں جھٹکے دیے جس سے رگوں کے چٹخنے کی آواز ابھری۔

"وقت دیکھ.بیغیرت انسان بازار جانا تیرے ساتھ کچھ بھی نہیں لیا سوچا تھا تمھارے ساتھ جاؤں گا "

فہد نے اس کے طنز پر غصے سے کہا۔ میسم نے ایک ہاتھ سے انگڑائی لیتے ہوئے سامنے لگے کلاک پر وقت دیکھا گیارہ تیس بج رہے تھے۔

" اوئے ناکر یار تجھے پتا نہ پینٹ آلٹر کروا کر چھوٹی کروانی ہوتی تجھے بیوقوف "

میسم نے مزاق اڑانے کے انداز میں کہا اور قہقہ لگایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بکواس نہ کرو وہ میں لے چکا ہوں اس کے ساتھ ٹائی اور شوز لینے ہیں"

فہد نے غصے سے کہا۔ میسم اب قہقہ لگا رہا تھا۔

"اچھا آتا ہوں ناشتہ کر لوں"

فہد کو ناشتے کا کہہ کر فون بند کیا اور واش روم کا رخ کیا۔ فریش ہو کر باہر آیا تو ٹی وی چل رہا تھا اور ادینہ عزرا اور اریبہ سے باتیں کرتی ہوئی ہنس رہی تھی جیسے ہی میسم پر نظر پڑی ہنسی ایک دم سے غائب ہوئی۔ شاکنگ پنک رنگ کے جوڑے میں ہلکا سا میک اپ کیے وہ خوبصورتی کی انتہا کو چھو رہی تھی۔ میسم گہری نظروں سے دیکھتا اب بلکل سامنے آ گیا تھا۔

"ادینہ ناشتہ بنا دو"

میٹھے سے لہجے میں ادینہ کے سر پر کھڑے ہو کر کہا۔ ادینہ نے سپاٹ چہرہ بنایا جبکہ عزرا نے ادینہ کے بازو کو ہلا کر اٹھنے کا کہا۔ ادینہ ہنوز اسی انداز میں کھڑی ہوئی۔ میسم اب عزرا کے برابر بیٹھ چکا تھا۔

"پراٹھا کھانا ہے یا ٹوسٹ"

ادینہ نے سرد سے لہجے میں ایسے پوچھا جیسے کہہ رہی ہو زہر کھانا ہے یا گولی میسم نے مسکرا کر دیکھا۔

"پراٹھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت سے کہا جبکہ دوسری طرف ادینہ کے چہرے پر ناگواری در آئی تھی۔

" ممانی پھر پراٹھا آپ بنادیں مجھ سے سہی نہیں بنے گا "

ادینہ نے التجائی انداز میں رابعہ کی طرف دیکھا۔رابعہ نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھی ہی تھی جب میسم نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

" رکیں رکیں امی میں ٹوسٹ کھالوں "

ادینہ نے گھور کر دیکھا۔اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔کچن میں ابھی وہ آملیٹ ہی پھینٹ رہی تھی جب میسم کچن میں داخل ہوا۔ادینہ نے لاپرواہی سے آگے ہو کر چولہے کے نیچے آگ جلائی۔جبکہ وہ اب پریشان سی صورت بنائے اب بلکل سامنے شیلف سے کمر ٹکائے کھڑا تھا۔

ادینہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔میسم کی نظروں سے الجھن ہوئی رہی تھی۔فرائی پین میں آئل ڈال کر وہ پھر سے انڈا پھینٹ رہی تھی۔بالوں کی لٹ اب چہرے پر آرہی تھی۔

میسم نے ہاتھ بڑھا کر لٹ کو ادینہ کے کان کے پیچھے آڑیا ادینہ نے ایک جھٹکے سے اپنے چہرے کے قریب آئے ہوئے میسم کے ہاتھ کو پیچھے کیا اور آنکھوں کو سکوڑے سپاٹ چہرے کے ساتھ دیکھا۔میسم نے دنیا جہان کی معصومیت چہرے پر طاری کی۔جو اس وقت ادینہ کے دل پر ذرہ برابر بھی اثر نہ کر سکی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"فیس پر آرہے تھے بال "

آہستہ سی آواز میں کہا۔ادینہ نے بے رخی سے چہرہ موڑا اور باؤل میں پھینٹے گ ۓ املیٹ کو فرائی پین میں انڈیلا۔ملکیت ہوں نہ نواب کی جب چاہ دھتکار دیا جب چاہا چاہتیں لٹانے آگ ۓ۔ادینہ نے دانتوں کو بے دردی سے ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کیا۔

"میرے ہاتھ ہیں ٹوٹے ہوئے نہیں ہیں خود کر سکتی ہوں میں "

ادینہ نے کھردرے سے تلخ لہجے میں کہا۔پر میسم پر نظر ڈالنا گوارا نہیں کیا۔میسم نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔میسم مراد غلطی اتنی چھوٹی نہیں ہے بہت رولایا ہے اپنی محبت کو انجانے میں دل نے دماغ کو سنائی ۔جس پر دماغ خود کو خطاکار مان کر سر جھکا گیا اب وہ کبھی اس کے ہاتھوں کی طرف اور کبھی اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔امیلٹ بنا کر پلیٹ میں رکھنے کے بعد اس نے ٹوسٹر کی بل کی آواز پر ٹوسٹ باہر نکالے۔ اور پلیٹ میں رکھے۔ہلکے سے بھورے رنگ کے ٹوسٹ کو ترتیب سے پلیٹ میں رکھ کر اب وہ املیٹ پلیٹ میں نکال رہی تھی۔سفید نازک سے ہاتھ جن کی انگلیوں کی پوریں گلابی تھیں ہلکے سے بڑھے شفاف ناخن خوبصورت تراش لیے ہوئے تھے۔بے ساختہ دل نے ان نازک اندام گداز ہاتھوں کو چھونے کی خواہش کر ڈالی۔

"اپنے لیے نہیں گرم کیے ٹوسٹ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ایک نظر ٹوسٹوں کی تعداد پر ڈال کر گہری نظروں سے ادینہ کی طرف دیکھا اس نے صرف چار ٹوسٹ گرم کیے تھے۔

"میں کر چکی ہوں ناشتہ"

لہجہ بے انتہا سختی اور بے مروتی لیے ہوئے تھا۔اور اس دوران اس نے ایک دفعہ بھی میسم کی طرف نہیں دیکھا۔ادینہ کی اتنی بے رخی برداشت سے باہر تھی اب احساس ہو رہا تھا کہ اس کی بے رخی ادینہ کے نازک سے دل پر کتنا اثر کرتی ہو گی۔دل آج اس کی ہر تکلیف محسوس کر رہا تھا بے اختیار سا ہو کر آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھاما جس پر گھنی پلکوں کی جھالر اٹھائے اب وہ پر شکوہ نگاہوں سے میسم کو کھا جانے کا انداز لیے گھور رہی تھی۔

"میرے بنا کر لیا آج ناشتہ"

میسم نے بلکل سیدھا ہو کر ادینہ کے سر کے ساتھ اپنا سر جوڑا۔ادینہ نے فوراً گر شلف کے ساتھ ٹکا کر خود کو گرنے سے روکا چہرے کے رخ کو ناگواری سے موڑا۔

"میسم ہاتھ چھوڑیں میرا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لہجے میں بیتے دنوں کی اذیتوں کی تلخی صاف واضح تھی۔پر ہاتھ کی گرفت اور قربت دونوں اس کے بس سے باہر تھیں۔آج جب میسم کے دل میں موجود سب شک وشبہات ختم ہوئے تھے تو جزبات پر باندھے بندھ بھی ختم ہو رہے تھے۔

" سوری ادینہ "

کان کی لو کو جلاتی سرگوشی تھی جس پر دل میں درد کی ایک ٹیس اٹھی سوری کتنا آسان تھا یہ کہہ دینا اس شخص کے لیے۔ادینہ کے آنکھوں میں جلن ہوئی۔

" ہاتھ چھوڑدیں میرا پلیز "

ادینہ نے ایک ہاتھ سے دھکا دیا اور کلائی کو پوری قوت سے میسم کے ہاتھ سے چھڑوانے کے لیے مڑوڑا۔پر وہ تو معصوم روہانسی خطا کار سی صورت بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔بھاری سا وجود اس کے ہاتھ کے نازک دھکے سے تھوڑا سا دور ہوا۔

" پہلے معاف کرو "

دھکے کا اثر کچھ پل کے لیے ہوا تھا قربت پھر سے فاصلے ختم کیے ہوئے تھی۔آج میسم کی قربت دل میں بھرے غصے کی دیوار کو پار نہیں کر پا رہی تھی۔تزلیل اور ذلت کے احساس نے تین ہفتوں میں مل کر محبت کے سمندر کے آگے سیسہ پلائی دیوار بنا ڈالی تھی جو اس قربت سے دل کے تاروں کو بجنے نہیں دے رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

۔ماربل کے کنارے لیے ہوئی کچن شیلف کمر میں چبھنے لگی تھی۔ادینہ نے بمشکل نظر گھمائی تو فرائی پین میں پڑا چمچ نظر آیا۔

"پیچھے ہٹیں اور ہاتھ چھوڑیں ورنہ یہ گرم چمچ لگا دوں گی "

ادینہ نے پاس پڑے چمچ کو دوسرے ہاتھ سے اٹھایا اور دانت پیستے ہوئے میسم کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو کلائی کو ابھی تک تھامے ہوئے تھا۔

"اتنا پیار کرتی ہو تو کیا اتنا ظلم کر و پاؤ گی؟ "

ادینہ کی غصے سے بھری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے مسکراہٹ دبائی پر یہ مسکراہٹ ابھی غصے کے غبار کو ختم کرنے کے لیے ناکافی تھی میسم کی نظروں میں التجا تھی وہی پھولوں میں بھری چھت پر کھڑے میسم جیسی آنکھیں تھیں پر آج دل تزلیل کے دھویں سے بھرا تھا صرف۔

"یہ ظلم ابھی کم ہے "

آہستہ سی آواز میں کہا اور گرم چمچ میسم کے ہاتھ پر دھر دیا جس پر فوراً ہاتھ کی گرفت ختم ہوئی۔میسم کے ماتھے پر جلن کی وجہ سے شکن نمودار ہوئے۔بھاری وجود کا وزن ختم ہوتے ہی شیلف کی چبھن کم ہوئی

"اففففف "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ناگواری سے میسم کے سینے پر ہاتھ رکھتی اسے دور کرتی کچن سے باہر جا چکی تھی اور وہ ہاتھ کی جلن کی پرواہ کیے بنا بس مجسم بنا کھڑا تھا۔ کیسے ازالہ کروں ساری ذلتوں کو نازک وجود کا لمس میٹھے سے ارتھ کی طرح دل میں رقص کرنے لگا۔

****

" کیا ہے یار میرا نکاح ہے رات کو "

فہد نے برا سا منہ بنا کر میسم کی طرف دیکھا جو ہونٹوں پر انگلی دھرے کب سے نیچے رکھی دو انگوٹھیوں پر نظر جمائے بیٹھا تھا دونوں ڈائی منڈ رنگ تھیں ایک میں صرف ایک ہیرا لگا تھا جو تھوڑا اوپر کو ابھرا ہوا تھا اور دوسرے میں پھول کی شکل میں پانچ ہیرے جڑے تھے۔

اب محترم سے فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ان کی زوجہ محترمہ کے نازک اندام گداز مخملی ہاتھوں میں کونسی انگوٹھی زیادہ جچے گی۔ فہد اس کے ساتھ بے زار سی صورت بنائے بیٹھا تھا یہ غالباً چوتھی جولیر شاپ تھی جہاں وہ لوگ بیٹھے تھے۔ میسم ایک بجے اس کی طرف آیا تھا اور اب تب سے وہ فہد کو ساتھ لیے پہلے ادینہ کی منہ دکھائی کے لیے ڈائی منڈ رنگ ڈھونڈ رہا تھا جو جناب کے ناک کے نیچے نہیں آ رہی تھی۔

" اور میری بھی سپیشل رات ہے چپ کر جا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے فہد کی طرف بنا دیکھے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ جس پر فہد نے بے زار صورت بنا کر اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

" یار کیسی رنگ چاہیے تجھے اُس کے لیے "

کچھ دیر اور انتظار کرنے کے بعد بھی جب میسم کو اسی حالت میں بیٹھے دیکھا تو تھک کر پھر سے گھڑی کی طرف دیکھا جو اب چار بجا رہی تھی۔ میسم نے کہنی کے بل ہاتھ کو فولڈ کر کے اپنے سر کے نیچے رکھا اور غیر مرئی نقطے کو گھورتے ہوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔

" نازک سی اُس کے ہاتھوں جیسی "

صبح میں محسوس کیا ہوا اس کے ہاتھوں کا لمس یاد آیا جو روئی کے گالے جیسا محسوس ہوا تھا۔ فہد نے رونے جیسی شکل بنائی۔

" وہاں سے جو لی تھی بہت خوبصورت تھی یار "

میسم نے افسوس سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ اس رنگ کو وہ اسی رات واپس بیچ آیا تھا اور فہد ناک چڑھائے بیٹھا تھا۔

" تو عقل کے ناخن لیتا نہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے ناگواری اور بے زاری سے کہا۔ میرے سپیشل دن پر بھی۔بیغیرت کو اپنی بی لیٹیڈ سہاگ رات کی پڑی ہے فہد نے خفگی سے منہ پھلایا۔

"کیا کرتا تو خود بتا جو نظر آ رہا تھا وہی سمجھنا تھا نہ سچ "

میسم نے ٹھنڈی آہ بھری اور ایک نظر ہاتھ کے اوپر سرخ نشان پر گ ئی۔ کم ہے یہ ظلم بھی ادینہ کی آواز گونجی تو لبوں پر مسکراہٹ بکھر گ ئی۔

" بھائی صاحب بات کر کے کلیر کرنے کا بھی ایک آپشن ہوتا ہے جو بھول گ ئے تھے شائی د آپ "

فہد نے دانت پیسے اور یہ بات بھول گیا کہ وہ خود بھی اس آپشن کا مشورہ اسے دیر سے ہی دے رہا ہے۔

" ہاں یہ ضرور غلط کیا اگر پہلی دفعہ میں ہی پوچھ لیتا تو ایسا کچھ ہوتا ہی نہیں "

میسم نے کان کھجایا اور بچارگی سے کہا۔ فہد نے منہ چڑایا۔

" اچھا اب جلدی پسند کر لے ان میں سے "

فہد نے رونے جیسی شکل بنائی بے چینی سے گھڑی کی طرف دیکھا۔اور پھر کچھ دور پڑی ایک ڈائی منڈ رنگ اٹھا کر میسم کے سامنے کی جس پر ایک دل کے نشان میں ہیرا جڑا تھا۔

" یہ کیسی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انداز چھکنے والا تھا اپنی طرف سے اس نے ایک ایسی رنگ اٹھائی تھی جو شائی دمیسم کی نظروں سے اوجھل رہی تھی۔

" اوں ہوں "

میسم نے براسامنہ بنا کر رنگ کو ایک طرف کیا۔

" ڈھکن اپنی چوائس چیک کر سہی عزرا پھپھو تجھے پینڈو کہتی ہیں "

میسم نے ناک چڑھا کر انگوٹھی ایک طرف کی۔ فہد براسامنہ بنا کر رہ گیا۔ میسم پھر سے فیصلہ کرنے میں جتا تھا
۔

" او بھائی میرے انگلینڈ والی نہیں ملنی یہاں پر کیا ایک گھنٹے سے آنکھیں پھاڑے بیٹھا ہے "

فہد نے ماتھے پر شکن ڈالے اس کا صبر کا پیمانہ اب لبریز ہوا جا رہا تھا۔

اگر رات کو نکاح پر وقت پر نہ پہنچا تو تیرے گھر والوں نے سمجھنا ہے یہ بھی نکلا دوست جیسا ہی بھاگ گیا "
" نکاح چھوڑ کر

فہد نے خفگی بھرے لہجے میں کہا اور سر کا ہوا میں مارا۔ میسم نے گھور کر اس کی طرف دیکھا۔

" میرے نکاح والے دن کی اپنی بیغیرتیاں یاد ہیں گن گن کر چن چن کر بدلے لوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے منہ پر ہاتھ پھر کر آبرؤ چڑھائے۔اور فہد کی آنکھیں اور پھیل گ ئی یں۔

" یہ کردیں "

میسم نے پانچ نازک سے ہیروں والی انگوٹھی اٹھا کر جولیر کی طرف بڑھائی۔ فہد نے ہاتھ دعا کے انداز میں اوپر اٹھائے۔

" شکر ہے "

اور ہاتھوں کو منہ پر پھیرا۔ میسم نے قہقہ لگایا اور ایک چپت اس کی گردن پر دھری۔

****

میسم نے شرٹ کا آخری بٹن لگا کر ٹائی کو میز پر سے اٹھایا اچانک ہاتھ پر سوچ انداز میں رکے۔وہ جب گھر واپس آیا تھا تو ادینہ شائی داریہ کے ساتھ پارلر گ ئی ہوئی تھی ابھی اس کے قہقے کی آواز پر اس کے آنے کی خبر ملی وہ باہر لاونج میں کسی کی بات پر ہنس رہی تھی۔دل بے ساختہ اسے دیکھنے کو مچلنے لگا۔دل کی اس جائی ز خواہش پر اس نے مسکراتے ہوئے ٹائی کو پینٹ کی جیب میں رکھا اور باہر نکلا تو لڑ کھڑا سا گیا وہ دل سخن سامنے گہرے جامنی رنگ کے اٹلس کے کلیوں والے فراک کو زیب تن کیے کانوں میں بڑے سے جھمکے پہنے قتل کر دینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ بالوں کو جوڑے کی شکل دے رکھی تھی سلیقے سے کیا ہوا میک اپ چہرے کو بے حد حسین بنا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم پر نظر پڑتے ہی قہقہ کہیں غائب ہوا اور چہرہ پھر سے سپاٹ ہوا۔ پر شکوہ نگاہ ڈال کر گردن کو خم دیا۔

میسم نے ارد گرد نظر دوڑائی اور عزرا کو سامنے دیکھتے ہی مسکراہٹ دبائی۔

"ادینہ میری گرے ٹائی نہیں مل رہی دیکھ کے دینا ذرا"

تھوڑی سی اونچی آواز میں کہا اور ادینہ کے خفا سے چہرے کی طرف دیکھا۔ جس پر اب غصے کے آثار نظر آ رہے تھے۔

"مجھے کیا پتہ کہاں ہو گی"

ادینہ نے دانت پیسے میسم کی آنکھوں میں بھری شرارت صاف نظر آ رہی تھی۔ شروع ہیں جناب اب محبتیں لٹانے کے مشن پر کیا سمجھتا ہے خود کو جب چاہے گا میں اسیر ہو جاؤں گی اس کی۔ ادینہ نے دل کو سرزنش کیا جو اسے نیلی شرٹ اور ڈریس پینٹ میں دیکھ کر ڈھیر ہو رہا تھا۔

"کیا مطلب کیا پتہ جا کر دیکھ دو اس کو"

عزرا نے ڈپٹنے کے انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا ادینہ نے بے چارہ سامنہ بنا کر عزرا کی طرف دیکھا جس پر عزرا نے آنکھیں نکالیں۔

"جی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصنوعی احترام چہرے پر سجا کر وہ کمرے کی طرف چل دی کمرے میں جا کر وہ الماری کی طرف بڑھی ہی تھی جب پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر مڑی جناب جیب سے ٹائی نکال کر ایک طرف رکھ رہے تھے لبوں پر شریر مسکراہٹ تھی۔

ادینہ نے ناک پھلا کر پیشانی پر بل ڈالے اور کمرے کے دروازے کی طرف قدم بڑھائے جب میسم کے بازو نے یک لخت آگے آتے ہوئے راستہ روکا اور ہاتھ پھر صبح کی طرح مضبوط ہاتھ کی گرفت میں تھا۔

" جانے دیں "

ادینہ نے پوری قوت سے بازو کو جھٹکا دیا۔ دانت پیسے اور نظریں دوسری طرف پھیریں۔ کلون کی مہک پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور اب اس کے وجود میں اتر رہی تھی۔

" اچھا سنو سنو تو "

بازو کو بس ایک جھٹکا ہی تو لگا تھا اور سارا فاصلہ ختم تھا مضبوط بازو کمر کے گرد حائل تھے دل کے دھڑکنے کی رفتار دونوں طرف ہی بڑھ چکی تھی۔ شادی کی بعد یہ پہلی بے باک قربت تھی۔

" نہیں سننا مجھے کچھ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے کسمسا کر آزادی چاہی۔پلکیں چہرے پر لرز رہی تھیں پر لہجے میں سختی تھی۔ میسم نے مسکراہٹ دبائی اور چہرے کو بغور دیکھا ہر نقش دل میں اتر رہا تھا۔

"اچھا پلیز ایک منٹ "

سرگوشی میں التجا تھی لمس میں پیار۔ادینہ نے ناگواری سے چہرے کا رخ موڑا۔ گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش مسلسل جاری تھی جسے مسلسل ناکام بنایا جارہا تھا۔

" بات سنو ادینہ پلیز "

محبت بھرے لہجے میں التجا کی ادینہ نے کوشش روکی اور آنکھوں میں جھانکا۔اس کا میسم لوٹ چکا تھا وہی بے پناہ محبت لیے۔پر دل میں کتنے ہی شکوے تھے دکھ تھا ذلت تھی اس کی سوچ پر افسوس تھا۔

" ناسننا آپ سے ہی سیکھا ہے میں نے "

لہجہ سخت تھا تو چہرہ سپاٹ۔ میسم کی مسکراہٹ پھیکی پڑی سہی ہی تو کہہ رہی تھی جتنی تکلیف دی تھی اسے اس کا یہ رویہ بجا تھا۔ٹھنڈی آہ بھری۔ نظر اس کے کان میں لٹکتے جھمکے پر رکی۔

" ہمممم جانتا ہوں جانتا ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھمکے کو دھیرے سے ایک بازو اٹھا کر انگلی کی پور سے ہلایا اففف ریڑھ کی ہڈی میں کرنٹ دوڑا ادینہ نے بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالہ دل کو لتاڑا اور نخوت سے ناک چڑھائی اور آزادی کے لیے پھر سے قوت لگانی شروع کی۔

" پھر چھوڑیں مجھے "

ادینہ نے زور سے میسم کے ہاتھ کو پکڑ کر الگ کرنا چاہا ہاتھ شائد وہی تھا بے ساختہ میسم کے منہ سے آہ نکلی۔

ادینہ نے تڑپ کر ہاتھ اٹھایا جلے کے نشان اب تھوڑا کالا ہو رہا تھا۔

" اس پر لگائیں کچھ "

خفگی اور بے رخی سے کہا دل میں اس کے زخم کو دیکھ کر تکلیف ہوئی اور خود پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی اتنا درد دینے کی۔

" نہیں ایسے ہی رہنے دو سزا ہے یہ سزا پر مرہم کیسا "

میسم نے پھر سے فاصلہ ختم کیا۔ادینہ جو لمحے بھر کے لیے نرم پڑی تھی سزا کے لفظ پر پھر سے ماتھے پر شکن ابھرے۔

" اوکے فائن "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زور سے ہاتھ پر پھر سے ہاتھ رکھ کر دبایا اب کی بار تو میسم تڑپ گیا فوراً گرفت ڈھیلی ہوئی ادینہ بازو کے دائرے سے نکلتی بھاگ کر دروازے کی طرف لپکی۔اسے ایسے ہی تڑپتا چھوڑ کر وہ باہر نکل گئی۔

ہاتھ پر ایک نظر پڑی تو ادینہ کا ناخن شائد جلے کی جگہ پر ہی پیوست ہوا تھا جس کی وجہ سے نرم سی ہوئی جلد ایک جگہ سے ہٹ کر اب نیچے سے خون واضح ہو رہا تھا اب تو جلے کی تکلیف اور بڑھ گئی تھی۔

ڈریسنگ میز سے ٹائی اٹھا کر لگائی اور باہر آ گیا۔لاونج میں صوفے لگا کر سامنے میز رکھی گئی تھی فہد آ چکا تھا اور اب نکھرا نکھرا سا سامنے صوفے پر بیٹھا متلاشی نظروں سے میسم کو ہی کھوج رہا تھا۔میسم جا کر اس کے بغل میں بیٹھا۔ٹائی کو درست کیا اور ایک نظر فہد پر ڈالی۔فہد نے بھنویں اچکائیں۔میسم نے سوالیہ انداز سے ایسے دیکھا۔جیسے پوچھا ہو کیا تکلیف ہے

"کیسا لگ رہا ہوں؟ "

فہد نے اس کے نا سمجھنے پر تھوڑا سا قریب ہو کر پوچھا۔میسم نے ایک نظر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا اور گہری سانس لی۔

"ایک دم بکواس "

سنجیدہ سے لہجے میں کہا جس پر فہد کی آنکھیں اپنے حجم سے چھوٹی ہوئیں وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کمینے بس کر دے اب بدلے لینے"

فہد نے کان کے قریب سرگوشی جس پر میسم نے بھنویں چڑھا کر شیطانی انداز میں ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو دیکھتا جا بچو۔ فہد کے موبائل پر پیغام کی رنگ بجی وہ اب موبائل دیکھ رہا تھا۔

"تمھاری رخصتی کیوں فوراً کر دی تھی تمھارے دادا ابو نے"

فہد نے کان میں پھر سے سرگوشی کی شائی داریبہ نے فون پر اپنی تصویر بھیج دی تھی جس کی وجہ سے جناب رخصتی کے لیے بے تاب ہو چلے تھے۔

"بے اعتباری ہو گئی تھی نکاح چھوڑ کر بھاگ گیا تھا پہلی دفعہ تو بھی بھاگ جا آج"

میسم نے اسی کے انداز میں قریب ہو کر سرگوشی کی فہد ایک دم سے سٹپٹا کر سیدھا ہوا۔

"اوہ"

سر کو زور زور سے نفی میں ہلایا جس پر میسم نے مصنوعی مسکراہٹ سجا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ارد گرد نظر دوڑا کر ادینہ کو تلاش کیا کہاں ہیں اب اچٹتی سی نظر پورے لاونج میں ڈالی اور اچانک ایک جگہ تھمی جہاں وہ عزرا سے بات کر رہی تھی ایک ہاتھ میں موبائل پکڑا تھا میسم نے ٹھنڈی آہ بھری اور پھر فہد کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سکون کر لے شادی کے بعد منتیں ہی ہیں "

میسم نے اس کے قریب ہو کر کہا اور موبائل نکال کر ادینہ کو مسیج ٹائپ کیا۔

"بیگم ایسے نہیں ماننا پھر "

مسیج سینڈ کرتے ہی ادینہ کی طرف دیکھا ادینہ نے فون کی سکرین پر دیکھا اور پھر بے ساختہ میسم پر نظر پڑی کوئی جواب دینا مناسب نا سمجھتے ہوئے موبائل والے ہاتھ کو پھر سے نیچے کیا۔ میسم نے گہری نظر ڈالی دلکش سراپا پوری طرح بے اعتنائی برت رہا تھا جواب جزبات کو گراں گزر رہا تھا اگلا پیغام لکھا۔

"ناراض ہی رہنا ہے میری سفید چوہیا نے "

میسج بھیج کر پھر سے ادینہ کی طرف دیکھا وہاں ہنوز وہی انداز تھا سپاٹ بے ضرر چہرہ کوئی جواب نہیں میسم نے پھر سے پیغام لکھا۔

"ٹھیک ہے مت بات کرو "

ساتھ غصے والی شکل بھیجی۔ کوئی جواب نہیں آیا اور نہ ہی ادینہ کے چہرے پر کوئی رد عمل تھا۔ میسم نے معصوم سی صورت بنا کر دیکھا اور پھر سے پیغام لکھا۔

"نہ کرو بیگم میں ہی کرتا رہوں گا بات کوئی بات نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیغام کے ساتھ اداس سی شکل بنا کر بھیجی اور موبائل پھر سے جیب میں رکھ لیا۔ فہد نکاح پڑھ چکا تھا۔ میسم نے مبارک باد دیتے ہوئے گلے لگایا۔ ادینہ نے گہری نظر چوڑی پشت پر ڈالی۔ اتنا آسان ہے کیا میسم مراد اتنی راتوں کا حساب چکتا کرنا۔ گہری سانس لی۔

تھوڑی ہی دیر میں ادینہ ملکے سے مسٹرڈ گولڈن رنگ کے جوڑے میں دلہن بنی اریبہ کو لے کر آئی جسے فہد کے ساتھ صوفے پر بیٹھا دیا۔ سب لوگ اب تصاویر بنانے میں مصروف تھے۔ ادینہ کو مسلسل خود پر نظریں محسوس ہو رہی تھیں۔ کیا ہے ایسے دیکھتے رہیں گے تو۔ ادینہ نے خود کو عزرا کے پیچھے چھپایا۔ موبائل پر پھر سے ہیز بینڈ کے نام کا مسیج جگمگایا۔ پیغام کھولا۔ اور دل تھم گیا

میری نگاہ شوق بھی کچھ کم نہیں مگر

پھر بھی ترا شباب ترا ہی شباب ہے

ادینہ نے جلدی سے سکرین آف کی اور دھڑکن کو کھینچ کر زنجیروں میں جکڑا۔ کمبخت دل دماغ سے دغا کرنے پر تل بھی گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

وہ عزرا کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔اریبہ پاس سنگھار میز کے سامنے بیٹھی زیور اتار رہی تھی۔اور ساتھ ساتھ عزرا کی اور اریبہ کی فہد کے گھر والوں کو لے کر نوک جھونک جاری تھی۔رابعہ بس عزرا کو سمجھانے میں لگی تھیں وہ کمرے میں لگے صوفے پر بیٹھی تھیں وہ سب کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی جب اس کے موبائل پر پھر سے پیغام کی رنگ ٹون بجی فون اٹھایا ہیز بینڈ کا نام جگمگا رہا تھا۔ مسیج کھولا۔

" کیا ہے ؟ادینہ کل میری امی آج تمھاری امی کیا ہے یار یہ سب "

ادینہ نے گہری سانس لی اور موبائل بند کیا۔ابھی موبائل رکھے کچھ دیر ہی ہوئی تھی جناب اب کمرے میں آکر رابعہ کے برابر صوفے پر بیٹھ چکے تھے ادینہ نے چہرے پر سنجیدگی طاری کی۔اگلا پیغام آیا۔ادینہ نے خفگی سے موبائل کی سکرین کو آنکھوں کے سامنے کیا۔

" اٹھو نیند آرہی تمھیں کمرے میں چلتے ہیں "

ادینہ نے سر کو عزرا کی گود میں گھسایا اور آنکھیں بند کیں۔ میسم نے کرسی پر پہلو بدلا باقی تینوں خواتین زور و شور سے آج کی تقریب پر باتیں کر رہی تھیں۔ میسم نے اگلا مسیج لکھا۔

" ادینہ کل صرف سوچا تھا آج سچ میں اٹھا کر لے جاؤں گا کمرے میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے میسج پڑھا دل نے زنجیروں سمیت ہی نیچے غوطہ لگایا اور پھر سے اپنی جگہ پر آیا۔ جلدی سے پیغام لکھا

۔

"ہاتھ بھی لگا کر دکھائیں ذرا مجھے کاٹ لوں گی ہاتھ پر"

پیغام بھیج کر پھر سے لاپرواہی سے نظریں پھیریں۔ میسم کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ ابھری شکر ہے جواب دینے پر تو آئی۔ پھر سے میسج لکھا۔

"جو دل چاہے میری بیگم کا صبح جلانے پر اف نکلا تھا اب تو اف بھی نہ کریں گے"

ادینہ نے بمشکل بلش ہوتے گالوں کو چھپانے کے لیے رخ موڑا۔ کیا ہے کیا ہے کیا ہے مجھے؟ وہی اکڑ وہے جو پورے ایک سال سے تڑپا رہا دل کو سرزنش کیا۔ پیغام کی بل ٹون پر پھر سے پیغام کھولا۔

"ٹھیک ہے شرافت سے کام نہیں چلے گا تو پھر یوں ہی سہی"

ابھی ادینہ نے میسج پڑھا ہی تھا جب عقب سے میسم کی آواز ابھری۔

"بیگم میرا اٹرایوزر شرٹ نکال دو بھئی نیند آرہی ہے"

ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کیں۔ عزراب اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"ادینہ اٹھو ادینہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عزرا نے میسم کی بات پر کندھا ہلایا۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

"سوگئی ہے شائی دپھپھو چلیں میں خود ہی"

میسم نے معصومیت سے کہا اور گھٹنوں پر ہاتھ دھرے اٹھا۔

"ارے بھئی کیوں خود ہی اسے بھی تو تبدیل کرنے کپڑے ادینہ اٹھو اب جاؤ اپنے کمرے میں میسم انتظار کر رہا ہے"

وہ کمرے سے نکل رہا تھا جب عقب سے عزرا کی آواز سنائی دی۔ کمرے میں آکر پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کمرے کے کتنے چکر لگا ڈالے کپڑے تبدیل کیے پر وہ نہیں آئی باہر نکل کر پھر سے عزرا کے کمرے میں جھانکا وہاں تو اب رابعہ بھی نہیں تھی۔ تیز تیز قدم اٹھاتا رابعہ کے کمرے میں گیا وہاں حزیفہ اور رابعہ سو رہے تھے پھر احمد میاں کے کمرے میں گیا جہاں وہ سو رہے تھے۔ اور ایک طرف جواد اور مراد لیٹے تھے ۔کہاں جا سکتی ہے بھئی۔ اچانک خیال آتے ہی آنکھیں اوپر اٹھیں اور پھر سیڑھیاں پھلانگتا وہ اوپر تھا۔ انداز درست تھا محترمہ اپنے کمرے میں تھیں۔ ڈھیلے سے قمیض شلوار میں ملبوس بیڈ پر لیٹی تھیں۔ میسم دبے پاؤں اب بیڈ کے پاس کھڑا تھا۔

"اچھا تو یہاں ہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے سینے پر ہاتھ باندھے اگست کے دن تھے گرمی اور حبس ابھی برقرار تھا۔اور اوپر زیادہ گھٹن تھی۔

"ادینہ اکیلی یہاں گرمی ہے چلو نیچے"

بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ کر کہا جواب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔

"نہیں اتنی بھی نہیں اب مجھے یہیں سونا ہے آپ جائیں نیچیں"

سخت لہجے میں کہا۔میسم نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا جو تکیہ درست کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے میں بھی یہیں سو جاتا ہوں"

میسم نے تیزی سے کہا اور تکیہ دوسری طرف پھینکا۔ادینہ سٹپٹا گئی اچھل کر بیڈ سے نیچے اتری۔

"نہیں آپ نیچے جا کر سوئیں اپنے کمرے میں"

ادینہ نے چہرے کا رخ موڑا۔اور سینے پر ہاتھ باندھے۔دل کی آواز کان پھاڑنے لگی تھی۔

"یہیں سونا ہے مجھے"

میسم نے تکیے پر زور سے سر مارا۔مسکراہٹ دبائی۔ایک چور سی نگاہ اس پر ڈالی شرارت کی رگ بڑھکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ویسے یہاں ٹھیک ہے پاس آؤں گا زبردستی مناؤں گا تم مارو گی چیخو گی کوئی سنے گا بھی نہیں گڈ ہے "

" بھ ئی

میسم نے پرسکون لہجے میں کہا ادینہ نے چونک کر دیکھا اور تیزی سے داخلی دروازے کی طرف قدم بڑھائے

۔

" مم میں نیچے ہی جا رہی ہوں کمرے میں "

ادینہ تقریباً بھاگتی ہوئی نیچے اترنے والے زینے کی طرف بڑھی جب پیچھے سے میسم گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھا۔اب اور کوئی چارہ نہیں تھا کمرے میں آتے ہی بیڈ پر پڑے کمبل کو سر تک تان کر لیٹ گ ئی ۔دل پوری رفتار سے دھڑک رہا تھا۔کمرے میں اے سی پہلے سے چل رہا تھا مین لائ ٹ آف ہونے کے بعد اب ایک چھوٹی لائ ٹ کی ملگجی سی روشنی پورے کمرے کو گھیرے ہوئے تھی۔میسم کی آنکھیں میسم کی باتیں دماغ کو مفلوج کر رہی تھیں اور دل پورے وجود میں دھڑک رہا تھا جیسے

میسم کمرے میں آیا تو وہ لائ ٹ بند کیے گٹھڑی سی بنی بیڈ پر لیٹی تھی۔مسکراتا ہوا بیڈ کے قریب آیا کچھ دیر یونہی گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ کمبل میں خود کو چھپائے ادینہ کو دیکھنے کے بعد اچھل کر بیڈ پر لیٹا پر ادھر کوئی ردعمل نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اففف ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کیں۔ کمبل سے کچھ نظر بھی نہیں آرہا تھا۔ کیا چھلانگیں لگا رہے ہیں بیڈ پر آنکھوں کو کمبل کے اندھیرے میں گھماتے ہوئے سوچا۔

میسم نے مسکراہٹ دبا کر کمبل کے ایک کونے کو پکڑ کر آہستہ سے اپنی طرف کھینچا۔ کمبل سرک رہا تھا ادینہ نے غصے سے سر باہر نکالا آنکھوں میں خفگی تھی۔ گھور کر دیکھا میسم شرارت سے بھری آنکھوں کے ساتھ لبوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملائے کہنی کے ایک بل بیڈ پر لیٹا تھا۔ ادینہ کے سر باہر نکالتے ہی دھیرے سے آنکھ کا کونا دبایا۔ اور یہی وہ لمحہ تھا جب ادینہ کو اپنی پہلی رات میں کی گئی تمام شرارتیں یاد آئی یں اور میسم کی بے اعتنائی یاں دل جو دھڑک رہا تھا آہستہ آہستہ پھر سے رفتار میں کمی آئی۔ مجھے کیسے دھتکارتے رہے تھے اتنے سنگدل بنے تھے اور اب خود یہ سارے وار کر کے مجھے یقین دلا رہے ہیں کہ نواب کہیں پر غلط نہیں تھے بس انجانے میں ہوا سب۔

"کیا ہے"

ادینہ نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے کمبل کو زور سے اپنی طرف کھینچا۔ پر میسم کی مضبوط گرفت سے کمبل کھینچنا اتنا آسان نہیں تھا۔ وہ اسی طرح گہری نظروں سے ادینہ کے چہرے کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

گھنے بال کندھوں پر بکھیرے ہوئے تھے دھلا سا شفاف چہرہ کمرے کے ملگجے سے اندھیرے میں بھی دمک رہا تھا اس کا روپ ہوش و خرد سے مفلوج کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سردی لگ رہی ہے "

میسم نے معصوم سی صورت بنا کر خمار سے بھاری ہوتی ہوئی آواز میں سرگوشی کی گہری نظریں اس کے چہرے پر گاڑے وہ کتنی آسانی سے اس سے معافی اور سب کچھ بھول جانے کا طلب گار بنا بیٹھا تھا۔

" چادر ہے آپکی کمبل چھوڑیں میرا "

ناگواری سے کمبل کو زور سے کھینچا۔ میسم نے مسکراہٹ دبائی۔اور کمبل پر گرفت مضبوط کی اس کے چہرے کی سختی اس کی ناگواری سب کچھ گوارا تھا آج ساری اذیتوں کا ہر تکلیف کا ازالہ کرنا تھا۔

نہیں ہے" میسم نے سرگوشی کے انداز میں کہا جس پر ادینہ نے ارد گرد نظریں گھمائی یں چادر واقعی " نہیں تھی۔ میسم کی آنکھوں میں دیکھنا محال ہو رہا تھا۔

" تو میں کیا کروں پھر؟ "

ادینہ نے پھر سے کمبل کا کونا اپنی طرف کھینچا۔ جس پر اب وہ تقریباً کمبل کے اوپر ہی آچکا تھا۔

تو کچھ نہ کرو کس نے کہا تم کچھ کرو" میسم نے گہری نظروں سے دیکھا۔ ہاتھ اس کے بال سنوارنے " کے غرض سے آگے بڑھایا جسے ادینہ نے ایک جھٹکے سے دور کیا۔ ایک پل میں ہی آنکھیں دماغ کی ڈگر پر چل کر جلنے لگیں تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پیچھے ہٹیں یہاں سے"

ادینہ نے آنسوؤں میں ڈوبی بھاری سی آواز میں کہا۔انگلینڈ کی رات کی ساری تلخ باتیں میسم کا رویہ سب یاد آنے لگا تھا۔ میسم وہیں تھم گیا۔چہرہ ایک دم سے پریشان ہوا وہ اب رو رہی تھی۔آج اس کا ہر آنسو دل پر گر رہا تھا۔ادینہ کا ایسے رودینا تڑپا گیا تھا خود پر غصہ آنے لگا تھا کہ کیوں اتنا غلط سوچتا رہا۔

"اچھا اچھا رونا نہیں بلکل بھی میں جا رہا ہوں صوفے پر"

میسم نے مدھم سی آواز میں کہا اور تکیہ اٹھا کر صوفے کی طرف بڑھ گیا ادینہ نے زور سے تکیے پر سر مارا اور رخ موڑا۔آنسو اب تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے جناب نے اتنا رولا یا تو کیا ایک لمحے کی دلجوئی سے سب دھو دوں میں۔نہ کچھ پوچھا نہ بتایا بس مجھے معاف کر دو مجھے معاف کر دو

میسم مراد اتنا آسان ہے کیا۔بے دردی سے گال رگڑ ڈالے۔

****

شازل نے سگریٹ کا کش لگا کر دھواں ہوا میں چھوڑا۔اور پھر دھویں کے بنتے چھلوں پر نظریں مرکوز کیں کیفے کی مدھم سی روشنی میں ہلکی سی موسیقی بج رہی تھی۔سامنے بیٹھا فواد موبائل پر نظریں جمائے سگریٹ پی رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جبکہ شازل طنز بھری مسکراہٹ لبوں پر سجا کر میز پر ہاتھ دھرتا تھوڑا سا آگے ہوا۔

" تم نے توقیر کی باتیں سنی تھیں میسم سے شروع میسم پر ختم "

شازل نے طنزیہ انداز میں سر کو ہوا میں ناگواری سے مارا۔ فواد نے موبائل پر سے نظر اٹھا کر شازل کی طرف دیکھا۔ ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ شروع ہونے والے تھا جس کے لیے آج وہ لوگ ایک ٹاک شو میں اکٹھے ہوئے تھے جہاں توقیر نے میسم کی بے تحاشہ تعریف کی تھی۔ جو شازل کو ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

" توقیر کا ہی نہیں چیرمین کا پورے پاکستان کا چہیتا ہے جدھر بھی جاؤ میسم میسم ہو رہا کس کس کا منہ بند کرے گا "

فواد نے شازل کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے کہا اور پھر سے موبائل پر نظر جمائی۔

" سب کا سب کا منہ بند کروں گا "

شازل نے گہری سوچ میں ڈوب کر کہا اس کی آنکھیں سکڑی ہوئی کسی غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں۔

" کل میرا بیٹا مجھے کہتا بابا آپ اچھا نہیں کھیلتے ہیں میسم مراد جیسا کھیلا کریں۔ یقین جانو روح تک جل گئی میری "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے مصروف انداز میں موبائل سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور قہقہ لگایا۔ جبکہ شازل ہنوز اسی حالت میں بیٹھا تھا۔

" اس کے آنے سے تیرا کچھ نہیں گیا یار میرا کیریر ٹھپ ہے "

شازل نے گہری نظروں سے فواد کی طرف دیکھا اور پھر کرسی کی پشت کے ساتھ سر ٹکا کر چھت کو گھورا۔

" مجھے کوئی شدید نفرت ہوتی ہے اس سے "

گھٹی سی آواز میں کہا۔ فواد اس کی بات پر اب اس کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

" ریلکیس کر ورلڈ کپ آرہا ہے نائٹ ٹوینٹی اس میں کارکردگی دیکھائیں گے جم کے "

فواد نے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔ میسم سے پچھلی سیریز سے اسے بھی بہت چڑ ہو گئی تھی۔ لیکن وہ شازل کی طرح جزباتی نہیں تھا۔

" مجھے اپنی کارکردگی دکھانے سے زیادہ اس کی کارکردگی ختم کرنے میں انٹرسٹ ہے "

شازل نے ایک دم سیدھے ہو کر میز پر ہاتھ رکھا۔ فواد نے سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑا۔ اور نا سمجھی کے انداز میں شازل کی طرف دیکھا۔

" کیا مطلب وہ کیسے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر کو ہاتھ کی مٹھی پر رکھ کر کہنی کو میز پر ٹکایا۔ شازل اب اپنی جیب سے کچھ نکال رہا تھا۔

" وہ ایسے " سفید رنگ کی گولیوں کا پتہ میز پر دھرا فواد نے حیرت میں ڈوبے انداز میں میڈیسن کو اٹھا کر آنکھوں کے سامنے کیا۔

" یہ یہ "

نام پڑھتے ہی فواد کی آواز گھٹ سی گئی تھی حیرت سے شازل کی طرف دیکھا۔ جواب کمینی سی ہنسی ہنستا ہوا مسکرا رہا تھا۔

" سب کے ہیرو کو سب کی نظروں میں زیرو کرنا ہے "

شازل نے آنکھ کا ایک کونا دبایا۔ فواد ابھی بھی ساکن بیٹھا تھا۔

" ڈوپ ٹیسٹ مائی بوائے "

شازل کی سرگوشی نما آواز پر فواد نے حیرت سے پھر ہاتھ میں پکڑی میڈیسن کی طرف دیکھا۔ جبکہ وہ اب پاگلوں کی طرح قہقہے لگا رہا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میسم بھائی اس سے ملاقات کروادیں بس ایک دفعہ "

حزیفہ نے ٹی وی پر سے نظر ہٹا کر میسم کی طرف دیکھا انداز التجائی تھا۔ٹی وی پر میسم اور ناز عالم ایڈوینچر کلون کے اشتہار میں نظر آرہے تھے۔اور سامنے بیٹھے حزیفہ کے دل میں موجود حسرت اس کے زبان پر آئی تھی۔ ساتھ بیٹھے جواد احمد اور اریبہ نے حزیفہ کی بات پر قہقہ لگایا۔

" پوچھنا پڑے گا اس سے دراصل صرف انسانوں سے ملتی ہے وہ "

میسم نے حزیفہ کی طرف دیکھ کر سنجیدہ سے انداز میں کہا جس پر سب کا قہقہ پھر سے گونجا تھا پر حزیفہ اپنی بے عزتی کے پرواہ نا کرتے ہوئے اب اور پرجوش ہو چکا تھا۔

کیا بھئی آپ کے ساتھ کام کیا اور آپ خود ہی تو بتا رہے تھے کہ آپکی فین نکلی یہ بھی مجھے ایک تصویر " بنوانی اس کے ساتھ "

حزیفہ نے خفا سے انداز میں ریموٹ پکڑے ہاتھ کو ہوا میں مارتے ہوئے میسم سے ضد کی میسم نے مسکراتے ہوئے نظر سامنے اٹھائی تو تھم گئی ادینہ بالوں کا جوڑا بناتی لاونج میں داخل ہو رہی تھی بازو اوپر اٹھا رکھے تھے رات کے ظلم کے بعد اب نظر آرہی تھیں محترمہ جب آنکھ کھلی تو کمرے میں موجود نہیں تھیں ادینہ کی ٹی وی سکرین پر نظر پڑتے ہی پیشانی پر بل پڑے اشتہار کا اختتام چل رہا تھا اور ناز عالم اب میسم کے سامنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھڑی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہی تھی۔ میسم نے ایک نظر ادینہ کے چہرے پر در آنے والی ناگواری کی طرف دیکھا اور پھر تھوڑی سی آواز کو اونچا کرتے ہوئے حزیفہ کے سوال کا جواب دیا۔

" کوئی ایسی ویسی فین ہے میری پورا دبئی گھمایا اس نے مجھے "

میسم نے چور سی نظر ادینہ پر ڈالی جو اب سپاٹ چہرے کے ساتھ ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئی تھی۔ میسم کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔ میسم کی بات پر پورے بدن میں آگ لگی تھی دل پر کوئی ہتھوڑے چلانے لگا تھا۔ کتنی قریب ہوگی اور اوپر سے یہ لگ بھی اتنے پیارے رہے ہیں۔ادینہ کا دل گھبراہٹ کا شکار ہوا۔

" ادینہ آپی ناز عالم کا بتا رہے ہے بھائی "

حزیفہ نے پرجوش ہو کر ادینہ کی طرف دیکھا ادینہ نے ناگوار سی شکل بنائی۔ناز عالم حزیفہ کی پسندیدہ اداکارہ تھی اسی لیے وہ کچھ زیادہ ہی پرجوش تھا۔

" کون وہ کالی سی بندریا قصور ڈرامہ والی "

ادینہ ناک چڑھا کر کہا اور اپنے موبائل پر نظر جمائی۔ میسم نے شریر سی نظر اس کے سراپے پر ڈالی۔جواب جلن کے مارے ناک پھلا کر موبائل کی سکرین پر غصہ اتار رہی تھی۔

" ادینہ اتنی تو خوبصورت ہے بھئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے نمکو منہ میں رکھ کر حیرت سے ادینہ کی طرف دیکھا۔ادینہ نے موبائل پر نظریں جمائے بھرپور لا پرواہی کا مظاہرہ کیا۔ایسے جیسے سنا ہی نہ ہو۔

" ایڈ آ گیا پھر سے ایڈ آ گیا چپ چپ سب "

حزیفہ نے اچھل کر سب کو چپ کروایا اور پھر سے مسوائے ادینہ کے سارے پر شوق نظریں اب اشتہار پر جمائے بیٹھے تھے۔

" کیا لگ رہی ہے ناز عالم اور میسم تم واہ ہیرو لگ رہے ہو "

جواد احمد نے ہاتھ کو ہوا میں اٹھاتے ہوئے داد دینے کے انداز میں کہا۔ادینہ نے جل کر پہلو بدلہ میسم نے ہنسی دبائی اور آنکھیں اب مخصوص انداز میں چمکنے لگی تھیں۔جو بار بار ادینہ پر جا رہی تھیں کیسے سمجھاتا اس وائی ٹ مائی س کو جس تخت پر وہ براجمان ہے دل پر وہاں تاحیات اب کوئی جگہ نہیں لے سکتی۔

" اچھا مزے کی بات سنو سب "

میسم نے تالی بجا کر سب کو متوجہ کیا اور چور سی نظر ادینہ پر ڈالی جو منہ پھلائے ایسے بیٹھی تھی جیسے اس نے سنا ہی نہ ہوا سے مزید تنگ کرنے پر دل بار بار اکساتا تھا اور ناز عالم کے لیے جلن میں اس کا پیار ہی تو جھلک رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب یہ اُدھر دب ئی میں سٹوڈیو آئی اور آ کر ویسے ہی گلے لگ گ ئی میرے جیسے یہ شوبز کے لوگ "

" ملتے آپس میں

میسم نے سب کو بتایا جس پر سب اب ہنس رہے تھے جب کہ ادینہ کا چہرہ غصے سے لال ہوتا میسم کے دل کو سکون بخش رہا تھا۔ موبائی ل کو پینٹ کی جیب میں سے نکال کر پیغام لکھا۔

" جب میرے پاس آئی ناز اور گال سے گال جوڑے مجھے تو ہوش نہ رہا قسم سے "

مسکراہٹ دباتے ہوئے پیغام بھیج کر اب ادینہ کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر ضبط کی لکیریں صاف واضح تھیں۔

" مجھے ایک بات نہیں سمجھ آتی لوگ آخر اس کے دیوانے ہیں کیوں بس قد ہی تو ہے نہ رنگ نہ شکل "

ادینہ نے نخوت سے ناک چڑھا کر کہا۔ سب اب ادینہ کی طرف دیکھ رہے تھے میسم نے پھر سے پیغام لکھا۔

" اس کی جان لیوا ادا بھول رہی ہو بیگم "

ادینہ نے پیغام پڑھ کر ناک پھلا کر سامنے دیکھا۔ دل کو جیسے کسی نہ گھونسہ مارا ہو پتہ نہیں کیا کیا ادائی یں دکھاتی رہی ہو گی کمینی ان کو۔ ذہن میں ناز عالم کا بے باک لباس گھوم گیا۔

" ادینہ اب یہ بات تو تم غلط کہہ گ ئی ہو خوبصورت ہے بہت "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ نے اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔ادینہ نے جھٹکے سے اریبہ کی طرف گردن گھمائی۔

"کیا خوبصورت ہے مجھے تو نہیں لگتی "

ناک چڑھا کر منہ کا زاویہ بدلہ۔ میسم نے بمشکل قہقہ روکا۔غصے سے لال ہوتی اس کے دل کو بے تاب کر رہی تھی وہ۔

"ارے نہیں بھ ئی رئی یل میں دیکھی ہے میں نے بہت کمال لگتی ہے اور اتنی فرینڈلی ہے کہ پوچھو مت "

میسم نے مسکراہٹ چھپا کر سنجیدگی سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مسوائے ادینہ کے سب لوگ اب اشتیاق سے میسم کی طرف دیکھ رہے تھے۔ میسم نے گود میں دھرے موبائی ل پر پھر سے مسیج ٹائی پ کیا۔

"بہت پاس سے دیکھا ہے میں نے اسے دھکا بھی نہیں مارتی "

مسیج پڑھ کر ادینہ کا چہرہ ضبط سے زرد پڑا جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بنا پیچھے دیکھے باہر نکل گ ئی۔ میسم نے بے اختیار امڈ آنے والے قہقے پر بمشکل قابو پایا اور سب پر نظر ڈالتا کان کھجاتا باہر آیا۔ وہ کہیں بھی نہیں تھی کمرے میں آیا تو وہ روٹھے سے انداز میں بیڈ پر لیٹی موبائی ل کی سکرین پر ناز عالم کی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا تھا اس ناز عالم ایسا ناز کی تصویر کو زوم کیے وہ خود سے موازنہ کر رہی تھی۔

" کیا ہوا کمرے میں چلی آئی "

میسم نے سکرین پر ایک نظر ڈال کر مسکراہٹ دبائی۔ادینہ جو کھوئی سی بیٹھی تھی میسم کی آمد کا پتا ہی نہ چلا جلدی سے موبائل سکرین آف کی۔

" کچھ نہیں سونا ہے مجھے "

ادینہ نے سر اوپر اٹھایا اور رخ موڑ کر تکیے پر سر کو زور سے مارا۔ میسم کہنی کے بل قریب ہوا سفید گردن پر گہرے بھورے بال بکھرے تھے۔ جن سے گداز سے سفید جلد جھلک رہی تھی گردن سے نظر پھسل کر اب کان پر پڑی تھی جس میں چھوٹے سے سنہری بندے جگمگا رہے تھے میسم نے اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کی۔

" آج جا رہا ہوں بیگم "

لب کان کے اتنے قریب تھے کے بمشکل کان کی لو کو چھونے سے بچے تھے۔ گرم سرگوشی نے دل کی رفتار بڑھائی تھی ایک لمحے کو ادینہ نے سمٹ کر ٹانگوں کو موڑا۔دل کو قابو میں کیا اور دماغ کو حاضر کیا۔

" تو جائیں روکا کس نے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بے رخی سے سرد سے لہجے میں کہا۔ میسم نے بے اختیار گردن پر بکھرے بال ہٹائے۔

"تو اگر معافی مل جاتی اس خطاکار کو"

میسم نے التجائی انداز میں کہا ادینہ تنک کر اٹھ کر بیٹھی۔

"کیا معافی معافی رٹ لگا رکھی ہے آپ نے اتنے زخم دیے ہیں دل پر کیا وہ دو دن میں بھر جائیں بولیں"

ادینہ نے روہانسی شکل بنا کر دیکھا وہ جو ہوش کی دنیا سے باہر تھا ایک پل میں واپس آیا اور اب سنجیدہ سے انداز میں سیدھا ہوا۔

"ادینہ مانتا ہوں بہت بہت غلط کرتا رہا پر سب انجانے میں ہوا تم شروع سے انکار کرتی رہی"

میسم نے شرمندگی میں ڈوبی آواز میں کہتے ہوئے بچارگی سے دیکھا۔

"وہ ساری باتیں ایک طرف میسم اگر صرف وہی سب ہوتا تو وہ تو میں کب کا معاف کر چکی تھی کیونکہ اس میں میری غلطی شامل تھی"

ادینہ نے کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی تھیں اور یہی میسم کی کمزوری تھیں اب۔ وہ کیسے بھول جاتی اتنی جلدی وہ تزلیل بھرے الفاظ جو انگلینڈ میں میسم نے کہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن آپ نے میرے بارے میں اتنا گھٹیا سوچا کیا آپ مجھے نہیں جانتے تھے ہم نے ایک ساتھ بچپن "

" گزارا آپ کو کیا میں اتنی گھٹیا لگتی تھی کہ پیسے کی خاطر کسی کے بھی پیچھے لگ جاتی

ادینہ کی آواز پھٹ رہی تھی۔ہاں آج اس کا وقت تھا اور سامنے بیٹھا شخص آج نالاں تھا اپنے کیے پر

" ادینہ میں بہت شرمندہ ہوں "

گھٹی سی آواز میں کہا۔اور سر کو جھکایا یہ بات واقعی میں کیا وہ اتنی جلدی بھول جاتی یہ اس کی کردار کشی تھی

۔

" آپ کی شرمندگی میرے دل میں پھر سے وہ مقام نہیں لا سکتی آپکا "

ادینہ نے تلخ لہجے میں کہا اور ناگواری سے چہرے کا رخ موڑا۔

" پھر میں کیا کروں بولو جو کہو گی وہ کروں گا بس اب رونا نہیں "

میسم نے جلدی سے آگے ہو کر التجائی انداز اپنایا۔اور اس کے گود میں دھرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھا۔

" فلحال مجھے اکیلا چھوڑ دیں "

ادینہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر سے رخ موڑے لیٹ گ ئی۔

میسم نے کچھ دیر یوں ہی اسے دیکھتے رہنے کے بعد داخلی دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔#

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم کے جانے کے بعد وہ دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور پھر گھٹنوں کو سمیٹ کر ان پر سر دھرا۔ گردن پر ابھی انگلیوں کا لمس ٹھہر گیا تھا اور کان کی لو بھی گرم سانسوں کی تپش کو بار بار محسوس کر رہی تھی۔ ٹھیک کر رہی ہوں یا غلط دل میں ایک پھانس تھی۔

پر دماغ تھا کہ کسی بھی صورت معاف کرنے پر راضی نہیں ہو رہا تھا۔ ہر بار وہی تزلیل بھری بازگشت ذہن میں گونجنے لگتی تھی۔ اور پھر میسم کوئی بھی بات کیے بنا صبح چار بجے لاہور کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اسے ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ کے لیے کسی میٹنگ میں شرکت کرنی تھی اور ادینہ کو ماہ رخ کے ساتھ جانا تھا دو دن بعد۔

****

"چلو بھ ئی چلتے ہیں"

ماہ رخ نے پاس آ کر کوٹ کو بازو پر ڈالا۔ ادینہ نے حیرت سے مسکراتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا۔ وہ ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد ہاسٹل کے لیے نکل رہی تھی جب ماہ رخ پاس آئی اور اکٹھے چلنے کے لیے کہا۔ اس کی تو شائد آج نائٹ شفٹ تھی لیکن وہ اب اس کے پاس آ کر اسے چلنے کا کہہ رہی تھی۔

"ارے واہ تم آج میرے ساتھ ہی فری ہو گ ئی کیا؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے حیرت سے دیکھتے ہوئے پاس پڑے بیگ کو کندھے پر لٹکایا ماہ رخ دھیرے سے مسکرائی اور جواب دینے کے بجائے سر کو اثبات میں ہلایا۔وہ بھی اپنا بیگ اٹھا رہی تھی۔انہیں لاہور واپس آئے ہوئے آج تیسرا دن تھا۔

"جی بلکل"

ماہ رخ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور بیگ کو کندھے پر ڈال کر سیدھی ہوئی۔ادینہ نے ناسمجھی کے انداز میں کندھے اچکائے اور مسکرادی۔

"حیرانگی کی بات ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو آئی تھی تم"

ادینہ نے ساتھ چلتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔جس پر وہ بس مسکرا کر رہ گئی وہ لوگ ابھی ہاسپٹل کے گیٹ پر ہی پہنچی تھیں جہاں موجود بہت سی گاڑیوں میں سے اچانک بلکل پاس آکر سیاہ کرولا رکی اور اس میں سے میسم دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ماہ رخ کے ساتھ ساتھ ادینہ کے قدم بھی تھم گئے تھے جناب آج پورے پانچ دن بعد نظر آئے تھے لاہور آتے ہی پھر سے وہی حال تھا نہ کوئی مسیج نہ کوئی کال ادینہ بار بار فون اٹھا کر مسیج کا انتظار کرتی رہتی تھی۔ناراضگی اور بے اعتنائی اپنی جگہ پر دل میں موجود بے پناہ محبت پر بند باندھنا اتنا آسان نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ااپنے مخصوص انداز میں ہڈاور سن گلاسز لگائے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے نکھرا نکھرا ساوہ اب ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے ادینہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا

" اسلام علیکم "

مسکرا کر سلام کیاادینہ نے فوراً ماہ رخ کی طرف دیکھا جواب میسم کو دیکھ کر بھرپور طریقے سے مسکرا رہی تھی ۔ادینہ نے بے رخی سے چہرہ دوسری طرف موڑا۔

"وعلیکم سلام میسم بھائی کیسے ہیں آپ؟ "

ماہ رخ نے خوشدلی سے سلام کا جواب دیا میسم اب لبوں پر گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔جو موتیا رنگ کے جوڑے میں کھل رہی تھی۔اور خفگی اس قدر تھی کہ سلام کا جواب بھی نہ دیا۔

"بلکل ٹھیک تم کیسی ہو؟ "

میسم نے نظر ادینہ پر سے ہٹائی اور ماہ رخ کی طرف دیکھ کر خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔ادینہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے اس کے لیے یہاں کھڑے ہونا اب بہت دشوار تھا۔

" میں بھی ٹھیک "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے جھینپنے جیسے انداز میں نچلے لب کو دانتوں میں لیا۔اور چور سی نظر خفا سی کھڑی ادینہ پر ڈالی جو پوری طرح بے اعتنائی برت رہی تھی۔

" ادینہ چلو کہیں جانا ہے "

میسم نے ہڈ کو کھینچ کر درست کرتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑائی مبادہ کوئی اسے پہچان کر لپک پڑے۔ادینہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر میسم کی طرف دیکھا

" نہیں میں بہت تھکی ہوئی ہوں تو آرام کرنا مجھے ہاسٹل جا کر میں کہیں نہیں جاسکتی "

ادینہ نے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور پھر ماہ رخ کی طرف گھور کر دیکھا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو چلو اب یہاں کھڑی کیوں ہو۔

" اوکے تو چلو ہاسٹل چھوڑ دیتا ہوں تم دونوں کو "

میسم نے بھنویں اچکا کر تائیدی نظر ماہ رخ پر ڈالی جبکہ ادینہ بھرپور طریقے سے اب سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔

" ہاں ہاں ٹھیک ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے چہکتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ کر کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔ادینہ نے منہ کھول کر ماہ رخ کو گھورا۔پر اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔

"کیا ٹھیک ہے؟ہم چلے جائیں گے آپ جائیں"

ادینہ نے ماہ رخ کے بازو کو پکڑ کر زور کا جھٹکا دیا اور آنکھوں کو سکوڑ کر ایسے گھورا جیسے کہہ رہی ہو تمہیں تو میں پوچھتی ہوں

"پاگل مت بنو چلیں آپ میسم بھائی"

ماہ رخ نے واپس اُسی طرح گھورا اپنا بازو چھڑوایا اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتی ہوئی بیٹھ گئی۔میسم اب ادینہ کے لیے دروازہ کھولے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ادینہ نے ایک خفا سی نظر میسم پر ڈالی اور بے زاری سے سیٹ پر بیٹھی میسم اب گھوم کر آتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا جیسے ہی میسم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ماہ رخ نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی وہ اب باہر نکل کر کھڑی مسکرا رہی تھی اور میسم شرارت سے ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا ادینہ نے حیرت اور نا سمجھی میں منہ کھول کر دونوں کو دیکھا اور جلدی سے کار کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی پر میسم دروازے لاک کر چکا تھا۔

"لاک کھولیں یہ کیا بات ہوئی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے جھنجلا کر میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے اس کی بات سنی ان سنی کی اور گاڑی کا تھوڑا سا شیشہ نیچے کرتے ہوئے ماہ رخ کی طرف دیکھا۔

" تھنکیو ماہ رخ "

بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا ماہ رخ مسکرا کر سر ہلا رہی تھی ادینہ نے کھا جانے والی نظروں سے ماہ رخ کو گھورا جس پر اب وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر معافی مانگ رہی تھی میسم نے قہقہ لگاتے ہوئے کار سٹارٹ کی

"میسم مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ کہیں بھی روکیں اسی وقت کار "

ادینہ نے اب سختی سے کہتے ہوئے میسم کی طرف چہرے کا رخ موڑا۔ میسم نے جواب دینے کے بجائے مسکراتے ہوئے کار کی رفتار کو بڑھایا۔

" میسم آہستہ چلائیں "

ادینہ نے سامنے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھے اور شکن آلودہ پیشانی کے ساتھ میسم پر پر شکوہ نگاہ ڈالی

" جتنا بولو گی اتنی رفتار بڑھے گی "

میسم نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا۔ ادینہ کے ماتھے پر بل مزید گہرے ہوئے۔ پر جناب تو آج کسی اور ہی جون میں تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپ دھونس جما رہے ہیں "

ادینہ نے غصے سے آواز کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔ میسم نے مسکراتے ہوئے رفتار اور بڑھائی مضبوط ہاتھ سٹیرینگ پر جمے تھے لب مسکرا رہے تھے گالوں پر ڈمپل گہرے ہو رہے تھے آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

" اففف میسم "

ادینہ نے بمشکل خود کو سنبھالنے کے لیے سامنے بورڈ کو تھاما پر جناب تو درختوں کے درمیان موجود سڑک پر گاڑی کو بھاگا رہے تھے۔

" کہا نہ جتنا بولو گی رفتار بڑھاتا جاؤں گا "

میسم نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا ادینہ اس کے بعد کچھ بھی نہیں بول پائی۔ کار اب کسی رہائیشی سوسائی ٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی۔ اور شفاف تارکول میں لپٹی سڑکوں پر گھومتی گاڑی ایک جگہ خوبصورت سے دو منزلہ گھر کے سامنے رکی تھی۔ میسم اب کار سے اتر کے اس کی طرف کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔

" اترو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ کھول کر نرم سے لہجے میں حکمانہ انداز میں کہا۔ادینہ نے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا۔ذہن الجھ رہا تھا کر کیا رہے ہیں آخر یہ۔

"اترو نہ"

میسم نے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔اور ایک ہاتھ سے کار کے داروازے کو بند کیا۔ گرے رنگ کا گیٹ تھا اور میسم اب اسے بازو سے تھامے زبردستی گیٹ کے پاس لے آیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں میسم"

ادینہ نے بازو کو گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کی جو بے سود تھی۔وہ اب گھر کا گیٹ کھول رہا تھا۔مسٹرڈ رنگ کی ٹائی لوں والے پورچ سے اندر جانے کے بعد میسم نے پورچ سے اندر کی طرف کھلنے والے دروازے کو ایک ہاتھ سے کھولا وہ مسلسل ادینہ کی خفگی سے لاپرواہی برتتے ہوئے تھا

سفید ٹائی لز کے فرش والا فرنیشڈ گھر تھا جہاں دروازہ کُھلتے ہی سامنے خوبصورت فرنیچر سے مزین لاؤنج تھا اور ایک طرف ڈرائی نگ روم تھا دونوں کے بیچ میں سے خوبصورت زینہ اوپری منزل کی طرف جا رہا تھا ڈرائی نگ روم میں بیش قیمت نفیس سے صوفے پڑے تھے ہلکے نیلے اور سفید رنگ کے ملاپ سے سجا ڈرائی نگ روم آنکھوں کو ایک نظر میں ہی تسکین بخش رہا تھا لاونج کی ایک دیوار کے ساتھ چھوٹا سا چار کرسیوں پر مشتمل شیشے کے گول میز والا ڈائی نگ ٹیبل تھا۔لاونج کے ایک طرف ایک بیڈروم کا دروازہ تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ ہی سفید کیبنز والا اوپن کچن تھا گھر میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ادینہ کی نظریں بے ساختہ گھوم کر سارے گھر کا جائزہ لے چکی تھیں۔

" یہ ہے میرا اور تمھارا گھر "

میسم کی آواز اسے اپنے عقب سے سنائی دی۔ادینہ کچھ دیر خاموشی سے کھڑی رہی اففف کتنا خوبصورت گھر تھا دل نے بے اختیار چاہ کہ پلٹے اور اس کے چوڑے سینے سے جا لگے ایسے چھوٹے سے خوبصورت گھر کی خواہش تو اسے بچپن سے تھی جو اس کا اپنا ہو اپنی ماں کو ساری زندگی بے گھر دیکھا تھا اس لیے آج دل خوشی میں پاگل ہو گیا تھا۔

پر میسم پر اپنی خوشی کا یوں اظہار کر دینا اس کی اس بات کی تصدیق کر دینے جیسا لگا جو اس نے انگلینڈ میں کی تھی اسی سوچ کے زیر اثر سپاٹ چہرے کے ساتھ رخ میسم کی طرف موڑا۔

" آپ کو کیا لگتا ہے یہ سب کریں گے تو میں معاف کر دوں گی آپ کو اُس ساری بات کے لیے "

سرد لہجہ اپنایا۔میسم جو اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا اس کی ناراضگی برقرار دیکھ کر ہوا میں ہاتھ اٹھا کر گہری سانس لیتے ہوئے نیچے کیئے

" میں نے کب کہا ایسا کچھ بھی یہ سب تو میری خوشی ہے "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت بھرے لہجے میں ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اور پھر خفا سی ادینہ کی طرف دیکھا۔

"ہاسٹل چھوڑ کر آئی یں مجھے فوراً "

ادینہ نے غصے سے کہا اور قدم آگ بڑھائے۔ میسم نے بازو آگے کیا اور راستہ روکا۔

"تمھارا سامان سارا لے آیا تھا ہمارے بیڈ روم میں پڑا ہے "

میسم نے پر سکون لہجے میں کہا جس پر اب وہ منہ کھولے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ یہ سب ماہ رخ کا کام تھا اسی لیے اُس نے اسے نائٹ ڈیوٹی کا کہا اور خود میسم کے ساتھ مل کر اس کی پیکنگ کرتی رہی۔

"فریش ہو جاؤ میں کھانا لگا رہا ہوں "

میسم نے ایک ہاتھ سے کمرے کی طرف اشارہ کیا پھر پیار سے ادینہ کے گال تھپتھپا کر وہ آگے بڑھا۔

ادینہ نے گھور کر ایک نظر میسم پر ڈالی اور مطلوبہ کمرے کی طرف بڑھی جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر سکوت طاری کر دینے والا تھا کمرے میں مختلف جگہوں پر سفید سرخ گلاب اور روم ڈیکور کینڈل تھیں سنگھار میز کے پاس پڑے شیشے کے میز پر ایک بڑے سے شیشے کے تھال میں پھول کی پتیاں اور کینڈل تیر رہی تھیں کینڈل کے جلنے سے ان کے اندر موجود خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جو ایک خوشگوار احساس پیدا کر رہی تھی کمرہ اتنے خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا کہ پل بھر کے لیے وہ نظریں ہٹانا بھول چکی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی۔ تو جناب آج پوری تیاری کیے ہوئے ہیں۔ اتنی جلدی نہیں جناب ادینہ نے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے نظروں کو پر اشتیاق انداز میں ارد گرد گھومایا۔

آہستہ سے چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی بیڈ کے ساتھ ملحقہ ٹیبلز پر بھی دیدہ زیب کینڈل جل رہی تھیں بیڈ روم کا کمبینیشن آف وائیٹ اور ہلکے بھورے رنگ کا تھا آف وائیٹ رنگ کے نیٹ کے پردے اور لکڑی کا دیدہ زیب فرنیچر کمرے کے ماحول کو فسوں خیز بنا رہا تھا کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم میں پوری دیوار میں لکڑی کی الماری نسب تھی۔ ارد گرد کمرے کی خوبصورتی کو جانچتی وہ اب الماری کھولے ہوئے تھی جس میں اس کے کپڑے سلیقے سے ہینگ تھے۔

"کھانا لگ گیا ہے بیگم"

میسم کی عقب سے آتی آواز پر وہ الماری کے دروازے کو تھامے مڑی وہ داخلی دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے گہری محبت سے لبریز آنکھیں لیے مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے بھوک نہیں"

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں کہا اور چہرہ پھر سے الماری کی طرف موڑا۔ دل کی حالت میسم سے چھپانا لازم تھا

۔

"اچھا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے سر کو پیچھے سے گردن جھکا کر کھجایا جب کے لب مسکراہٹ دبانے میں لگے تھے۔ محترمہ کو کچھ بھی امپریس نہیں کر پایا تھا کیا کروں شرارت سے سوچتا آگے بڑھا اور ایک جھٹکے میں وہ ادینہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا وہ جو اس روداِد حادثہ کے لیے تیار نہیں تھی بوکھلا سی گ ئی

"!!!!!!! میسم "

گلے سے چیخ نما آواز برآمد ہوئی گرنے کے ڈر سے جلدی سے میسم کی شرٹ کو ہاتھوں سے پکڑا۔ اور آنکھوں کو خوف سے بند کیا ایسا لگ رہا تھا ابھی گر جائے گی دل کمبخت ویسے ہی غوطے لگانے کا شغل فرمانے لگا تھا وہ اب مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آ چکا تھا۔ جہاں ڈائی نگ ٹیبل کی کرسی پر لا کر اس نے ادینہ کو نرمی سے بیٹھایا۔ وہ بلش ہوتے چہرے کے ساتھ سانس بحال کرتی اس کی بے تابی کو ہوا دے رہی تھی۔ میز پر ہاتھ دھر کر تھوڑا جھک کر چہرہ اس کے کان کے قریب کیا۔

" یہاں یہی سب ہو گا بیگم کیونکہ یہاں نہ تمھاری امی ہیں نہ میری امی ہیں "

کان کے قریب سر گوشی کرنے کے بعد وہ شرارت سے مسکراتا ہوا سیدھا ہوا

" اور یہاں تمہیں بچانے والا کوئی نہیں "

لبوں کو بھینچ کر بھنوں کو شرارت سے اوپر نیچے نچایا ادینہ کے ساتھ کی کرسی کو کھینچا اور بیٹھ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھاتو پھر آپ اس طرح زبردستی کریں گے ہر معاملے میں "

ادینہ نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا۔میسم نے نیپکن کو جھاڑتے ہوئے قہقہ لگایا۔

" آف کورس "

ہاتھ کو ہوامیں اٹھاکر شرارت سے آبرؤ چڑھایااور سر کو جھکایا۔اچھاتو یہ بات ہے ادینہ نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔

" میسم "

بلانے کاانداز خفگی لیے ہوئے تھا۔میسم جواس کے سامنے پلیٹ رکھ رہاتھامصروف سے انداز میں نظریں اٹھائیں۔

" جی بیگم "

فوراًپیار سے کہااور ڈش کوادینہ کی طرف بڑھایا۔ادینہ نے غصے سے سامنے رکھی پلیٹ کواپنی طرف کھینچا۔ کچھ بھی کہنے کاارادہ ترک کرتی اب وہ کھاناکھانے پر مجبور ہوچکی تھی کھاناشائی دکہیں سے آرڈر کیاتھاجس کی خوشبوادینہ کی بھوک کو بڑھاچکی تھی اور ناراضگی کے مقابلے میں پلڑابھاری کرچکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھانے کے بعد جب وہ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد باہر آئی میسم پہلے سے کمرے میں موجود تھا۔

مسکراہٹ دباتا پیچھے ہاتھ باندھے ادینہ کی طرف بڑھا وہ وہیں رک گئی۔ راہ فرار کے آگے وہ حائل تھا

" ہاتھ آگے کرو "

آہستہ سی آواز میں کہتا وہ اب بلکل سامنے کھڑا تھا۔ ادینہ کے ہاتھ آگے نا کرنے پر وہ اب جھک کر اس کے ہاتھ کو تھام چکا تھا۔ بازو گھما کر دوسرے ہاتھ سے رنگ کو آگے کیا وہ طلسم پھونک چکا تھا جس کے سحر میں جکڑی وہ اس لمحے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچ سکی تھی ڈائی منڈ رنگ کو ادینہ کے ہاتھ میں پہنا کر محبت سے اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں دیکھا۔

" یہ منہ دکھائی "

آہستہ سی جزبات میں ڈوبی آواز تھی ادینہ نے انگوٹھی کی طرف دیکھا دل نے اس کے انتخاب کی داد دی۔ اور شادی کے پہلی رات ذہن میں گھوم گئی عورت کا یہی المیہ ہے ہر لمحے کا موازنہ بیتے لمحات سے ضرور کرتی ہے اور وہ بھی اس وقت ذہن میں یہی کر رہی تھی۔

ادینہ مانا بہت غلط سوچتا رہا بہت دکھ دیتا رہا پر تم سے پیار بہت کرتا ہوں اور پتا نہیں کب سے کرتا ہوں "

"

مضبوط ہتھیلی نے ادینہ کی گال کو چھوا۔ لمس میں بے پناہ چاہت تھی اور میسم کے چہرے پر التجا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“ اتنا پیار کرتا تھا کہ تمھاری خوشی کی خاطر صرف تمہیں چھوڑ کر گیا ”

تھوڑا سا جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکا شفاف سا چہرہ دل کو ٹھنڈک بخش رہا تھا۔

“ اور شک بھی کیا ”

ادینہ نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے شکوہ کیا۔ آنکھوں میں ذہن کے اندر ہونے والی کشمکش کی لکیریں تھیں۔

“ ادینہ ذہن نے سب کچھ خود سے ہی گڑھ لیا اور حالات ایسے بنتے چلے گ ئے کہ ”

بچارگی سے کہتے ہوئے رکا اب وہ دوسری ہتھیلی کو اس کے دوسرے گال پر رکھ چکا تھا۔ محبت سے چہرہ تھام کر سر جھکایا۔ میسم کے چہرے کو قریب آتا دیکھ کر ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔ بوکھلا کر میسم کے دونوں ہاتھ اپنے گال پر سے ہٹائے

“ اور جو مجھے ایک لالچی لڑکی سمجھا جو آپ کی شہرت سے متاثر ہو کر بس آئی آپ کے پاس وہ ”

لہجے کو ذہن کے مطابق ڈھالا وہ اب بچارگی سے ادینہ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ہمت نہیں ہارنی میسم مراد دل کی دستک پر پھر سے آگے بڑھا

“ وہ کہانی بھی خود سے ہی گڑھ لی ذہن نے پتا نہیں کیوں ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کے سر سے اپنا سر جوڑے روہانسی سی آواز میں کہا۔ادینہ نے دنوں ہاتھوں کو میسم کے سینے پر رکھ کر آہستگی سے اپنے سے دور کیا۔

" ادینہ کیا ہے یار "

التجائی انداز میں کہتے ہوئے اب وہ کندھے گرائے کھڑا تھا۔کیا ہے اور کتنی سزا باقی تھی اب اس کی بے رخی برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔

" مجھے وقت چاہیے "

ادینہ نے رخ دوسری طرف موڑا۔ابھی سہی وقت نہیں ہے معاف کرنے کا ابھی اگر معاف کیا تو میسم کو لگے گا ان سب چیزوں کے لیے کیا آنکھوں کو زور سے بند کیے دل کو سمجھایا۔

" کتنا؟ "

عقب سے تھکی سی آواز ابھری۔ادینہ نے سانس اندر کھینچا۔

" معلوم نہیں "

آہستہ سی مدھر آواز میں سختی نہیں تھی اب۔

" ٹھیک ہے جتنا بھی وقت چاہیے دوں گا پر تمہیں ادھر رہنا میرے پاس ہاسٹل میں نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گزارش کے انداز میں کہا نظریں اس کے پشت پر بکھرے بالوں پر تھیں۔

" ٹھیک ہے "

ادینہ نے آہستہ سے انداز میں جواب دیا۔

" سو یہاں سکتا ہوں "

بہت قریب سے آواز آئی۔

" نہیں "

ادینہ نے دل پر ہاتھ دھرے اُسی لہجے میں جواب دیا۔

" ٹھیک ہے" "

پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی لب بھینچ کر کمرے پر نظر گھمائی اور پھر آہستہ الٹے پاؤں چلتا ہوا باہر نکل گیا۔ادینہ نے آہستہ سے رخ موڑا۔

" سوری میسم "

لبوں کو بچوں کی طرح باہر نکالے خود ساختہ سر گوشی کی دل اس کو یوں بار بار دھتکار کر اب نرم پڑ چکا تھا غصے کا طوفان سیسہ پلائی دیوار کو ہلا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

******

" تو ادینہ یہ تو لانگ ٹرپ تھا نہ اتنا مزہ آتا کیوں نہیں جا رہی تم بھی "

ثنا نے شکوہ کرتے ہوئے ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ لوگ لاہور ائیرپورٹ پر کھڑے تھے جہاں وہ میسم کو الوداع کرنے آئی تھی اس کی طرح اور بھی بہت سی قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کی بیگمات اپنے شوہر حضرات کو الوداع کرنے آئی تھیں اور بہت سی ساتھ جا رہی تھیں۔

" جی پر مجبوری ہے ہاؤس جاب کے لاسٹ منتھ چل رہے ہیں تو چھٹی نہیں مل سکی "

ادینہ نے مسکرا کر ثنا کی بات کا جواب دیا اور پھر سے ایک نظر کچھ فاصلے پر کھڑے میسم پر ڈالی جو اسد اور طلحہ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔

دو دن میسم بری طرح پریکٹیس میں مصروف رہا تھک کر گھر آتا تھا اور اوپر موجود دوسرے بیڈروم میں سو جاتا تھا اب تیسرے دن ان کی آسٹریلیا کے لیے فلائیٹ تھی جہاں سڈنی میں ان کا پہلا ٹی ٹوینٹی میچ آسٹریلیا کے ساتھ تھا۔

" ہمم ائی کین انڈرسٹینڈ "

ثنا کی آواز پر ادینہ نے جھینپ کر میسم پر سے نظر ہٹائی جو بار بار اس پر اٹھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ تو ہمارے جیسی ہاؤسی س وائی ف ہیں ہر دفعہ ساتھ چل پڑتیں"

ثنا اب ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ادینہ نے دھیرے سے سر ہلایا۔ میسم اب اس کی طرف آرہا تھا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اداسی دھواں بن کر پورے وجود میں بھرنے لگی تھی آنکھوں میں جلن سی ہوئی اور سامنے سے آتا میسم دھندلہ ساپڑا پورے پچیس دن تھے جو اسے میسم کے بنا گزارنے تھے۔ ثنا میسم کو آتا دیکھ کر ایک طرف چل دی تھی اب وہ بلکل سامنے آکر کھڑا تھا چہرے پر وہاں بھی اداسی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا"

آہستہ سی آواز میں کہا سانس کو ضبط کرنے کے انداز میں اندر کھینچا اور پھر جیب میں سے کریڈٹ کارڈ نکال کر ادینہ کی طرف بڑھایا۔ادینہ نے اداسی سے کارڈ کو دیکھا

"نہیں چاہیے"

آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے آنسوؤں کو چھپایا۔جو بری طرح چھلکنے کو تیار تھے۔

"پھر بھی رکھو ضرورت پڑ سکتی ہے"

میسم نے رعب سے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔اور کارڈ والے ہاتھ کو زور سے ہلایا۔

"ہمم"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے کارڈ کو تھاما۔وہ سیاہ رنگ کے شفون جوڑے میں اداس سی اس کے دل کو بے قرار کر گ ئی تھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بے ساختہ آگے بڑھ کر اسے ایک طرف سے بغل میں لیااور لبوں کو اس کے سر پر رکھ دیا ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کی تو آنکھوں کے کناروں پر موجود آنسوؤں لڑھک گ ئے جلدی سے اس کے سینے میں منہ چھپا کر آنسو صاف کیے۔میسم کے دل کے دھڑکنے کی آواز کان صاف سن سکتے تھے۔ائیرپورٹ پر ان کی فلائیٹ کی اناونئی سمینٹ گونج رہی تھی۔

"اچھا چلتا ہوں "

میسم نے آہستہ سے اسے خود سے الگ کیا۔اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا سر کی مانگ ابھی بھی اس کے لمس سے آشنائی لیے ہوئے تھی جیسے وہ خود تو چلا گیا پر اپنا سارا اثر سر کی مانگ پر چھوڑ گیا ادینہ خود کو سنبھالتی اس وقت تک وہیں کھڑی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔میسم اب اور ناراض نہیں رہ سکتی میں آپ سے خود سے سرگوشی کرتی بوجھل سے قدم اٹھاتی آگے بڑھ گ ئی۔

****

"ڈوپ ٹیسٹ کی سامپلنگ میں چند کھلاڑی چنے ہیں صرف "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توقیر نے کاغز پر سے نظر اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔وہ لوگ آسٹریلیا سے میچ جیت چکے تھے اور میسم کی شاندار پرفارمنس ہی میچ کی جیت کو یقینی بنا سکی تھی لیکن میچ کے فوراً بعد ائی۔سی۔سی نے ڈوپ ٹیسٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"میسم ہے ابراہیم ہے اور صفدر ہے "

توقیر نے باری باری سب کے نام لیے۔ جس پر سب سر ہلا رہے تھے۔

"اوکے تو آپ لوگ چلیں پھر لیب میں "

توقیر نے کاغز کو بند کرتے ہوئے کہا۔ میسم سر ہلاتا ہوا اب ابراہیم اور صفدر کے ساتھ آگے بڑھا کچھ فاصلے پر " ہی ائی۔سی۔سی کی لیب میں ان کے یورین سامپل لینے کے بعد انھیں واپس بھیج دیا گیا۔

******

"توقیر بھائی بات سنیں "

فراز نے پھولی سانس کے ساتھ توقیر کو مخاطب کیا۔توقیر نے گردن گھما کر فراز کی طرف دیکھا جس کا چہرہ پریشانی لیے ہوئے تھا۔

"میسم کا ڈوب ٹیسٹ پوزٹیو ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جاری ہے۔۔۔۔۔

اگلی قسط کل چار بجے پوسٹ ہوگی ان شااللہ۔رائے دے کر حوصلہ بڑھائیں میسم نے کچھ دیر یوں ہی اسے دیکھتے رہنے کے بعد داخلی دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔

میسم کے جانے کے بعد وہ دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی تھی اور پھر گھٹنوں کو سمیٹ کر ان پر سر دھرا۔گردن پر ابھی انگلیوں کا لمس ٹھہر گیا تھا اور کان کی لو بھی گرم سانسوں کی تپش کو بار بار محسوس کر رہی تھی۔ٹھیک کر رہی ہوں یا غلط دل میں ایک پھانس تھی۔

پر دماغ تھا کہ کسی بھی صورت معاف کرنے پر راضی نہیں ہو رہا تھا۔ہر بار وہی تزلیل بھری بازگشت ذہن میں گونجنے لگتی تھی۔اور پھر میسم کوئی بھی بات کیے بنا صبح چار بجے لاہور کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔اسے ٹی ٹوینٹی ورلڈ کپ کے لیے کسی میٹنگ میں شرکت کرنی تھی اور ادینہ کو ماہ رخ کے ساتھ جانا تھا دو دن بعد۔

****

"چلو بھئی چلتے ہیں"

ماہ رخ نے پاس آکر کوٹ کو بازو پر ڈالا۔ادینہ نے حیرت سے مسکراتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا۔وہ ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد ہاسٹل کے لیے نکل رہی تھی جب ماہ رخ پاس آئی اور اکٹھے چلنے کے لیے کہا۔اس کی تو شائید آج نائٹ شفٹ تھی لیکن وہ اب اس کے پاس آکر اسے چلنے کا کہہ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ارے واہ تم آج میرے ساتھ ہی فری ہو گئی کیا؟"

ادینہ نے حیرت سے دیکھتے ہوئے پاس پڑے بیگ کو کندھے پر لٹکایا ماہ رخ دھیرے سے مسکرائی اور جواب دینے کے بجائے سر کو اثبات میں ہلایا۔وہ بھی اپنا بیگ اٹھا رہی تھی۔انہیں لاہور واپس آئے ہوئے آج تیسرا دن تھا۔

"جی بلکل"

ماہ رخ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور بیگ کو کندھے پر ڈال کر سیدھی ہوئی۔ادینہ نے نا سمجھی کے انداز میں کندھے اچکائے اور مسکرا دی۔

"حیرانگی کی بات ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو آئی تھی تم"

ادینہ نے ساتھ چلتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔جس پر وہ بس مسکرا کر رہ گئی وہ لوگ ابھی ہاسپٹل کے گیٹ پر ہی پہنچی تھیں جہاں موجود بہت سی گاڑیوں میں سے اچانک بلکل پاس آ کر سیاہ کرولا رکی اور اس میں سے میسم دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ماہ رخ کے ساتھ ساتھ ادینہ کے قدم بھی تھم گئے تھے جناب آج پورے پانچ دن بعد نظر آئے تھے لاہور آتے ہی پھر سے وہی حال تھا نہ کوئی مسیج نہ کوئی کال ادینہ بار بار فون اٹھا کر مسیج کا انتظار کرتی رہتی تھی۔ناراضگی اور بے اعتنائی اپنی جگہ پر دل میں موجود بے پناہ محبت پر بند باندھنا اتنا آسان نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ااپنے مخصوص انداز میں ہڈاور سن گلاسز لگائے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے نکھرا نکھرا ساوہ اب ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے ادینہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا

" اسلام علیکم "

مسکرا کر سلام کیا ادینہ نے فوراً ماہ رخ کی طرف دیکھا جواب میسم کو دیکھ کر بھرپور طریقے سے مسکرا رہی تھی۔ادینہ نے بے رخی سے چہرہ دوسری طرف موڑا۔

"وعلیکم سلام میسم بھائی کیسے ہیں آپ؟ "

ماہ رخ نے خوشدلی سے سلام کا جواب دیا میسم اب لبوں پر گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔جو موتیا رنگ کے جوڑے میں کھل رہی تھی۔اور خفگی اس قدر تھی کہ سلام کا جواب بھی نہ دیا۔

"بلکل ٹھیک تم کیسی ہو؟ "

میسم نے نظر ادینہ پر سے ہٹائی اور ماہ رخ کی طرف دیکھ کر خوشگوار لہجے میں جواب دیا۔ادینہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے اس کے لیے یہاں کھڑے ہونا اب بہت دشوار تھا۔

" میں بھی ٹھیک "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے جھجکنے جیسے انداز میں نچلے لب کو دانتوں میں لیا۔اور چور سی نظر خفا سی کھڑی ادینہ پر ڈالی جو پوری طرح بے اعتنائی برت رہی تھی۔

" ادینہ چلو کہیں جانا ہے "

میسم نے ہڈ کو کھینچ کر درست کرتے ہوئے ارد گرد نظر دوڑائی مبادہ کوئی اسے پہچان کر لپک پڑے۔ادینہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر میسم کی طرف دیکھا

" نہیں میں بہت تھکی ہوئی ہوں تو آرام کرنا مجھے ہاسٹل جا کر میں کہیں نہیں جا سکتی "

ادینہ نے سپاٹ سے لہجے میں کہا اور پھر ماہ رخ کی طرف گھور کر دیکھا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہی ہو چلو اب یہاں کھڑی کیوں ہو۔

" اوکے تو چلو ہاسٹل چھوڑ دیتا ہوں تم دونوں کو "

میسم نے بھنویں اچکا کر تائیدی نظر ماہ رخ پر ڈالی جبکہ ادینہ بھرپور طریقے سے اب سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔

" ہاں ہاں ٹھیک ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماہ رخ نے چہکتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ کر کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔ادینہ نے منہ کھول کر ماہ رخ کو گھورا۔پر اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔

"کیا ٹھیک ہے؟ہم چلے جائیں گے آپ جائیں"

ادینہ نے ماہ رخ کے بازو کو پکڑ کر زور کا جھٹکا دیا اور آنکھوں کو سکوڑ کر ایسے گھورا جیسے کہہ رہی ہو تمہیں تو میں پوچھتی ہوں

"پاگل مت بنو چلیں آپ میسم بھائی"

ماہ رخ نے واپسی اُسی طرح گھورا اپنا بازو چھڑوایا اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتی ہوئی بیٹھ گئی۔میسم اب ادینہ کے لیے دروازہ کھولے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ادینہ نے ایک خفا سی نظر میسم پر ڈالی اور بے زاری سے سیٹ پر بیٹھی میسم اب گھوم کر آتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا جیسے ہی میسم ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ماہ رخ نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی وہ اب باہر نکل کر کھڑی مسکرا رہی تھی اور میسم شرارت سے ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا ادینہ نے حیرت اور نا سمجھی میں منہ کھول کر دونوں کو دیکھا اور جلدی سے کار کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی پر میسم دروازے لاک کر چکا تھا۔

"لاک کھولیں یہ کیا بات ہوئی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے جھنجلا کر میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے اس کی بات سنی ان سنی کی اور گاڑی کا تھوڑا سا شیشہ نیچے کرتے ہوئے ماہ رخ کی طرف دیکھا۔

" تھنکیو ماہ رخ "

بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا ماہ رخ مسکرا کر سر ہلا رہی تھی ادینہ نے کھا جانے والی نظروں سے ماہ رخ کو گھورا جس پر اب وہ کانوں کو ہاتھ لگا کر معافی مانگ رہی تھی میسم نے قہقہ لگاتے ہوئے کار سٹارٹ کی

"میسم مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ کہیں بھی روکیں اسی وقت کار "

ادینہ نے اب سختی سے کہتے ہوئے میسم کی طرف چہرے کا رخ موڑا۔ میسم نے جواب دینے کے بجائے مسکراتے ہوئے کار کی رفتار کو بڑھایا۔

" میسم آہستہ چلائیں "

ادینہ نے سامنے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھے اور شکن آلودہ پیشانی کے ساتھ میسم پر پرشکوہ نگاہ ڈالی

" جتنا بولو گی اتنی رفتار بڑھے گی "

میسم نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا۔ ادینہ کے ماتھے پر بل مزید گہرے ہوئے۔ پر جناب تو آج کسی اور ہی جون میں تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپ دھونس جمارہے ہیں "

ادینہ نے غصے سے آواز کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔میسم نے مسکراتے ہوئے رفتار اور بڑھائی مضبوط ہاتھ سٹیرینگ پر جمے تھے لب مسکرا رہے تھے گالوں پر ڈمپل گہرے ہو رہے تھے آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔

" اففف میسم "

ادینہ نے بمشکل خود کو سنبھالنے کے لیے سامنے بورڈ کو تھاما پر جناب تو درختوں کے درمیان موجود سڑک پر گاڑی کو بھاگا رہے تھے۔

" کہا نہ جتنا بولو گی رفتار بڑھاتا جاؤں گا "

میسم نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا ادینہ اس کے بعد کچھ بھی نہیں بول پائی۔کار اب کسی رہائی یشی سوسائی ٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی۔اور شفاف تارکول میں لپٹی سڑکوں پر گھومتی گاڑی ایک جگہ خوبصورت سے دومنزلہ گھر کے سامنے رکی تھی۔میسم اب کار سے اتر کے اس کی طرف کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔

" اترو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ کھول کر نرم سے لہجے میں حکمانہ انداز میں کہا۔ادینہ نے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا۔ذہن الجھ رہا تھا کر کیا رہے ہیں آخر یہ۔

" اترو نہ "

میسم نے بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔اور ایک ہاتھ سے کار کے دارواز ے کو بند کیا۔ گرے رنگ کا گیٹ تھا اور میسم اب اسے بازو سے تھامے زبردستی گیٹ کے پاس لے آیا تھا۔

" یہ کیا کر رہے ہیں میسم "

ادینہ نے بازو کو گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کی جو بے سود تھی۔وہ اب گھر کا گیٹ کھول رہا تھا۔مسٹرڈ رنگ کی ٹائی لوں والے پورچ سے اندر جانے کے بعد میسم نے پورچ سے اندر کی طرف کھلنے والے دروازے کو ایک ہاتھ سے کھولا وہ مسلسل ادینہ کی خفگی سے لاپرواہی برتتے ہوئے تھا

سفید ٹائی لز کے فرش والا فرنیشڈ گھر تھا جہاں دروازہ کُھلتے ہی سامنے خوبصورت فرنیچر سے مزین لاؤنج تھا اور ایک طرف ڈرائی نگ روم تھا دونوں کے بیچ میں سے خوبصورت زینہ اوپری منزل کی طرف جا رہا تھا ڈرائی نگ روم میں بیش قیمت نفیس سے صوفے پڑے تھے ہلکے نیلے اور سفید رنگ کے ملاپ سے سجا ڈرائی نگ روم آنکھوں کو ایک نظر میں ہی تسکین بخش رہا تھا لاونج کی ایک دیوار کے ساتھ چھوٹا سا چار کرسیوں پر مشتمل شیشے کے گول میز والا ڈائی نگ ٹیبل تھا۔لاونج کے ایک طرف ایک بیڈروم کا دروازہ تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور ساتھ ہی سفید کیبنز والا اوپن کچن تھا گھر میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ادینہ کی نظریں بے ساختہ گھوم کر سارے گھر کا جائزہ لے چکی تھیں۔

" یہ ہے میرا اور تمھارا گھر "

میسم کی آواز اسے اپنے عقب سے سنائی دی۔ادینہ کچھ دیر خاموشی سے کھڑی رہی اففف کتنا خوبصورت گھر تھا دل نے بے اختیار چاہ کہ پلٹے اور اس کے چوڑے سینے سے جا لگے ایسے چھوٹے سے خوبصورت گھر کی خواہش تو اسے بچپن سے تھی جو اس کا اپنا ہو اپنی ماں کو ساری زندگی بے گھر دیکھا تھا اس لیے آج دل خوشی میں پاگل ہو گیا تھا۔

پر میسم پر اپنی خوشی کا یوں اظہار کر دینا اس کی اس بات کی تصدیق کر دینے جیسا لگا جو اس نے انگلینڈ میں کی تھی اسی سوچ کے زیر اثر سپاٹ چہرے کے ساتھ رخ میسم کی طرف موڑا۔

" آپ کو کیا لگتا ہے یہ سب کریں گے تو میں معاف کر دوں گی آپ کو اُس ساری بات کے لیے "

سرد لہجہ اپنایا۔میسم جو اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا اس کی ناراضگی برقرار دیکھ کر ہوا میں ہاتھ اٹھا کر گہری سانس لیتے ہوئے نیچے کی ئے

" میں نے کب کہا ایسا کچھ بھی یہ سب تو میری خوشی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

محبت بھرے لہجے میں ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اور پھر خفا سی ادینہ کی طرف دیکھا۔

"ہاسٹل چھوڑ کر آئی ہیں مجھے فوراً"

ادینہ نے غصے سے کہا اور قدم آگ بڑھائے۔ میسم نے بازو آگے کیا اور راستہ روکا۔

"تمھارا سامان سارا لے آیا تھا ہمارے بیڈروم میں پڑا ہے"

میسم نے پرسکون لہجے میں کہا جس پر اب وہ منہ کھولے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ یہ سب ماہ رخ کا کام تھا اسی لیے اُس نے اسے نائٹ ڈیوٹی کا کہا اور خود میسم کے ساتھ مل کر اس کی پیکنگ کرتی رہی۔

"فریش ہو جاؤ میں کھانا لگا رہا ہوں"

میسم نے ایک ہاتھ سے کمرے کی طرف اشارہ کیا پھر پیار سے ادینہ کے گال تھپتھپا کر وہ آگے بڑھا۔

ادینہ نے گھور کر ایک نظر میسم پر ڈالی اور مطلوبہ کمرے کی طرف بڑھی جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا سامنے کا منظر سکوت طاری کر دینے والا تھا کمرے میں مختلف جگھوں پر سفید سرخ گلاب اور روم ڈیکور کینڈل تھیں سنگھار میز کے پاس پڑے شیشے کے میز پر ایک بڑے سے شیشے کے تھال میں پھول کی پتیاں اور کینڈل تیر رہی تھیں کینڈل کے جلنے سے ان کے اندر موجود خوشبو پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی جو ایک خوشگوار احساس پیدا کر رہی تھی کمرہ اتنے خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا کہ پل بھر کے لیے وہ نظریں ہٹانا بھول

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چکی تھی۔تو جناب آج پوری تیاری کیے ہوئے ہیں۔اتنی جلدی نہیں جناب ادینہ نے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے نظروں کو پر اشتیاق انداز میں ارد گرد گھومایا۔

آہستہ سے چلتی ہوئی اندر داخل ہوئی بیڈ کے ساتھ ملحقہ ٹیبلز پر بھی دیدہ زیب کینڈل جل رہی تھیں بیڈ روم کا کمبینشین آف وائٹ اور ہلکے بھورے رنگ کا تھا آف وائٹ رنگ کے نیٹ کے پردے اور لکڑی کا دیدہ زیب فرنیچر کمرے کے ماحول کو فسوں خیز بنا رہا تھا کمرے سے ملحقہ ڈریسنگ روم میں پوری دیوار میں لکڑی کی الماری نسب تھی۔ارد گرد کمرے کی خوبصورتی کو جانچتی وہ اب الماری کھولے ہوئے تھی جس میں اس کے کپڑے سلیقے سے ہینگ تھے۔

" کھانا لگ گیا ہے بیگم "

میسم کی عقب سے آتی آواز پر وہ الماری کے دروازے کو تھامے مڑی وہ داخلی دروازے سے ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے گہری محبت سے لبریز آنکھیں لیے مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔

" مجھے بھوک نہیں "

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں کہا اور چہرہ پھر سے الماری کی طرف موڑا۔دل کی حالت میسم سے چھپانا لازم تھا

۔

" اچھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے سر کو پیچھے سے گردن جھکا کر کھجایا جب کے لب مسکراہٹ دبانے میں لگے تھے۔ محترمہ کو کچھ بھی امپریس نہیں کر پایا تھا کیا کروں شرارت سے سوچتا آگے بڑھا اور ایک جھٹکے میں وہ ادینہ کو اپنے بازوؤں میں اٹھا چکا تھا وہ جو اس روداد حادثہ کے لیے تیار نہیں تھی بوکھلا سی گئی

"!!!!!!! میسم"

گلے سے چیخ نما آواز برآمد ہوئی گرنے کے ڈر سے جلدی سے میسم کی شرٹ کو ہاتھوں سے پکڑا۔ اور آنکھوں کو خوف سے بند کیا ایسا لگ رہا تھا ابھی گر جائے گی دل کمبخت ویسے ہی غوطے لگانے کا شغل فرمانے لگا تھا وہ اب مسکراتا ہوا کمرے سے باہر آچکا تھا۔ جہاں ڈائی نگ ٹیبل کی کرسی پر لا کر اس نے ادینہ کو نرمی سے بیٹھایا۔ وہ بلش ہوتے چہرے کے ساتھ سانس بحال کرتی اس کی بے تابی کو ہوا دے رہی تھی۔ میز پر ہاتھ دھر کر تھوڑا جھک کر چہرہ اس کے کان کے قریب کیا۔

"یہاں یہی سب ہوگا بیگم کیونکہ یہاں نہ تمھاری امی ہیں نہ میری امی ہیں"

کان کے قریب سرگوشی کرنے کے بعد وہ شرارت سے مسکراتا ہوا سیدھا ہوا

"اور یہاں تمہیں بچانے والا کوئی نہیں"

لبوں کو بھینچ کر بھنوں کو شرارت سے اوپر نیچے نچایا ادینہ کے ساتھ کی کرسی کو کھینچا اور بیٹھ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھاتو پھر آپ اس طرح زبردستی کریں گے ہر معاملے میں "

ادینہ نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا۔میسم نے نیپکن کو جھاڑتے ہوئے قہقہ لگایا۔

" آف کورس "

ہاتھ کو ہوامیں اٹھاکر شرارت سے آبرؤ چڑھایااور سر کو جھکایا۔اچھاتو یہ بات ہے ادینہ نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔

" میسم "

بلانے کاانداز خفگی لیے ہوئے تھا۔میسم جواس کے سامنے پلیٹ رکھ رہاتھامصروف سے انداز میں نظریں اٹھائی یں۔

" جی بیگم "

فوراًپیار سے کہااورڈش کوادینہ کی طرف بڑھایا۔ادینہ نے غصے سے سامنے رکھی پلیٹ کواپنی طرف کھینچا۔ کچھ بھی کہنے کاارادہ ترک کرتی اب وہ کھانا کھانے پر مجبور ہوچکی تھی کھاناشائی دکھیں سے آرڈر کیا تھاجس کی خوشبوادینہ کی بھوک کو بڑھاچکی تھی اور ناراضگی کے مقابلے میں پلڑابھاری کرچکی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کھانے کے بعد جب وہ کپڑے تبدیل کرنے کے بعد باہر آئی میسم پہلے سے کمرے میں موجود تھا۔

مسکراہٹ دباتا پیچھے ہاتھ باندھے ادینہ کی طرف بڑھا وہ وہیں رک گئی۔ راہ فرار کے آگے وہ حائل تھا

" ہاتھ آگے کرو "

آہستہ سی آواز میں کہتا وہ اب بلکل سامنے کھڑا تھا۔ ادینہ کے ہاتھ آگے نا کرنے پر وہ اب جھک کر اس کے ہاتھ کو تھام چکا تھا۔ بازو گھما کر دوسرے ہاتھ سے رنگ کو آگے کیا وہ طلسم پھونک چکا تھا جس کے سحر میں جکڑی وہ اس لمحے ہاتھ پیچھے نہیں کھینچ سکی تھی ڈائی منڈ رنگ کو ادینہ کے ہاتھ میں پہنا کر محبت سے اس کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں دیکھا۔

" یہ منہ دکھائی "

آہستہ سی جزبات میں ڈوبی آواز تھی ادینہ نے انگوٹھی کی طرف دیکھا دل نے اس کے انتخاب کی داد دی۔ اور شادی کے پہلی رات ذہن میں گھوم گئی عورت کا یہی المیہ ہے ہر لمحے کا موازنہ بیتے لمحات سے ضرور کرتی ہے اور وہ بھی اس وقت ذہن میں یہی کر رہی تھی۔

ادینہ مانا بہت غلط سوچتا رہا بہت دکھ دیتا رہا پر تم سے پیار بہت کرتا ہوں اور پتا نہیں کب سے کرتا ہوں "

"

مضبوط ہتھیلی نے ادینہ کی گال کو چھوا۔ لمس میں بے پناہ چاہت تھی اور میسم کے چہرے پر التجا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اتنا پیار کرتا تھا کہ تمھاری خوشی کی خاطر صرف تمہیں چھوڑ کر گیا "

تھوڑا سا جھک کر اس کی آنکھوں میں جھانکا شفاف سا چہرہ دل کو ٹھنڈک بخش رہا تھا۔

" اور شک بھی کیا "

ادینہ نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے شکوہ کیا۔آنکھوں میں ذہن کے اندر ہونے والی کشمکش کی لکیریں تھیں۔

" ادینہ ذہن نے سب کچھ خود سے ہی گڑھ لیا اور حالات ایسے بنتے چلے گ ئے کہ "

بچارگی سے کہتے ہوئے رکا اب وہ دوسری ہتھیلی کو اس کے دوسرے گال پر رکھ چکا تھا۔محبت سے چہرہ تھام کر سر جھکایا۔میسم کے چہرے کو قریب آتا دیکھ کر ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔بوکھلا کر میسم کے دونوں ہاتھ اپنے گال پر سے ہٹائے

" اور جو مجھے ایک لالچی لڑکی سمجھا جو آپ کی شہرت سے متاثر ہو کر بس آئی آپ کے پاس وہ "

لہجے کو ذہن کے مطابق ڈھالا وہ اب بچارگی سے ادینہ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ہمت نہیں ہارنی میسم مراد دل کی دستک پر پھر سے آگے بڑھا

" وہ کہانی بھی خود سے ہی گڑھ لی ذہن نے پتا نہیں کیوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ کے سر سے اپنا سر جوڑے روہانسی سی آواز میں کہا۔ادینہ نے دونوں ہاتھوں کو میسم کے سینے پر رکھ کر آہستگی سے اپنے سے دور کیا۔

" ادینہ کیا ہے یار "

التجائی انداز میں کہتے ہوئے اب وہ کندھے گرائے کھڑا تھا۔کیا ہے اور کتنی سزا باقی تھی اب اس کی بے رخی برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔

" مجھے وقت چاہیے "

ادینہ نے رخ دوسری طرف موڑا۔ابھی سہی وقت نہیں ہے معاف کرنے کا ابھی اگر معاف کیا تو میسم کو لگے گا ان سب چیزوں کے لیے کیا آنکھوں کو زور سے بند کیے دل کو سمجھایا۔

" کتنا؟ "

عقب سے تھکی سی آواز ابھری۔ادینہ نے سانس اندر کھینچا۔

" معلوم نہیں "

آہستہ سی مدھر آواز میں سختی نہیں تھی اب۔

" ٹھیک ہے جتنا بھی وقت چاہیے دوں گا پر تمہیں ادھر رہنا میرے پاس ہاسٹل میں نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے گزارش کے انداز میں کہا نظریں اس کے پشت پر بکھرے بالوں پر تھیں۔

"ٹھیک ہے "

ادینہ نے آہستہ سے انداز میں جواب دیا۔

"سو یہاں سکتا ہوں "

بہت قریب سے آواز آئی۔

"نہیں "

ادینہ نے دل پر ہاتھ دھرے اُسی لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" "

پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی لب بھینچ کر کمرے پر نظر گھمائی اور پھر آہستہ الٹے پاؤں چلتا ہوا باہر نکل گیا۔ادینہ نے آہستہ سے رخ موڑا۔

"سوری میسم "

لبوں کو بچوں کی طرح باہر نکالے خود ساختہ سرگوشی کی دل اس کو یوں بار بار دھتکار کر اب نرم پڑ چکا تھا غصے کا طوفان سیسہ پلائی دیوار کو ہلا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

******

"تو ادینہ یہ تو لانگ ٹرپ تھا نہ اتنا مزہ آتا کیوں نہیں جا رہی تم بھی"

ثنا نے شکوہ کرتے ہوئے ادینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ لوگ لاہور ائیر پورٹ پر کھڑے تھے جہاں وہ میسم کو الوداع کرنے آئی تھی اس کی طرح اور بھی بہت سی قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کی بیگمات اپنے شوہر حضرات کو الوداع کرنے آئی تھیں اور بہت سی ساتھ جا رہی تھیں۔

"جی پر مجبوری ہے ہاؤس جاب کے لاسٹ منتھ چل رہے ہیں تو چھٹی نہیں مل سکی"

ادینہ نے مسکرا کر ثنا کی بات کا جواب دیا اور پھر سے ایک نظر کچھ فاصلے پر کھڑے میسم پر ڈالی جو اسد اور طلحہ کے ساتھ باتوں میں مشغول تھا۔

دو دن میسم بری طرح پریکٹیس میں مصروف رہا تھک کر گھر آتا تھا اور اوپر موجود دوسرے بیڈ روم میں سو جاتا تھا اب تیسرے دن ان کی آسٹریلیا کے لیے فلائیٹ تھی جہاں سڈنی میں ان کا پہلا ٹی ٹوینٹی میچ آسٹریلیا کے ساتھ تھا۔

"ہمم ائی کین انڈرسٹینڈ"

ثنا کی آواز پر ادینہ نے جھینپ کر میسم پر سے نظر ہٹائی جو بار بار اس پر اٹھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ تو ہمارے جیسی ہاؤسی س وائی ف ہیں ہر دفعہ ساتھ چل پڑتیں "

ثنا اب ہلکا سا قہقہ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ادینہ نے دھیرے سے سر ہلایا۔ میسم اب اس کی طرف آ رہا تھا دل زور زور سے دھڑکنے لگا اداسی دھواں بن کر پورے وجود میں بھرنے لگی تھی آنکھوں میں جلن سی ہوئی اور سامنے سے آتا میسم دھندلہ سا پڑا پورے پچیس دن تھے جو اسے میسم کے بنا گزارنے تھے۔ ثنا میسم کو آتا دیکھ کر ایک طرف چل دی تھی اب وہ بلکل سامنے آکر کھڑا تھا چہرے پر وہاں بھی اداسی تھی۔

" اپنا خیال رکھنا "

آہستہ سی آواز میں کہا سانس کو ضبط کرنے کے انداز میں اندر کھینچا اور پھر جیب میں سے کریڈٹ کارڈ نکال کر ادینہ کی طرف بڑھایا۔ ادینہ نے اداسی سے کارڈ کو دیکھا

" نہیں چاہیے "

آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے آنسوؤں کو چھپایا۔ جو بری طرح چھلکنے کو تیار تھے۔

" پھر بھی رکھو ضرورت پڑ سکتی ہے "

میسم نے رعب سے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔ اور کارڈ والے ہاتھ کو زور سے ہلایا۔

" ہمم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے کارڈ کو تھاما۔وہ سیاہ رنگ کے شفون جوڑے میں اداس سی اس کے دل کو بے قرار کر گ ئی تھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بے ساختہ آگے بڑھ کر اسے ایک طرف سے بغل میں لیا اور لبوں کو اس کے سر پر رکھ دیا ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کی تو آنکھوں کے کناروں پر موجود آنسوؤں لڑھک گ ئے جلدی سے اس کے سینے میں منہ چھپا کر آنسو صاف کیے۔میسم کے دل کے دھڑکنے کی آواز کان صاف سن سکتے تھے۔ائیرپورٹ پر ان کی فلائی ٹ کی اناون ئی سمینٹ گونج رہی تھی۔

"اچھا چلتا ہوں "

میسم نے آہستہ سے اسے خود سے الگ کیا۔اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا سر کی مانگ ابھی بھی اس کے لمس سے آشنائی لیے ہوئے تھی جیسے وہ خود تو چلا گیا پر اپنا سارا اثر سر کی مانگ پر چھوڑ گیا ادینہ خود کو سنبھالتی اس وقت تک وہیں کھڑی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہوا۔میسم اب اور ناراض نہیں رہ سکتی میں آپ سے خود سے سرگوشی کرتی بوجھل سے قدم اٹھاتی آگے بڑھ گ ئی۔

****

"ڈوپ ٹیسٹ کی سامپلنگ میں چند کھلاڑی چنے ہیں صرف "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توقیر نے کاغز پر سے نظر اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔وہ لوگ آسٹریلیا سے میچ جیت چکے تھے اور میسم کی شاندار پرفارمنس ہی میچ کی جیت کو یقینی بنا سکی تھی لیکن میچ کے فوراً بعد ائی۔سی۔سی نے ڈوپ ٹیسٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

" میسم ہے ابراہیم ہے اور صفدر ہے "

توقیر نے باری باری سب کے نام لیے۔جس پر سب سر ہلا رہے تھے۔

" اوکے تو آپ لوگ چلیں پھر لیب میں "

توقیر نے کاغز کو بند کرتے ہوئے کہا۔میسم سر ہلاتا ہوا ابراہیم اور صفدر کے ساتھ آگے بڑھا کچھ فاصلے پر " ہی ائی۔سی۔سی کی لیب میں ان کے یورین سامپل لینے کے بعد انھیں واپس بھیج دیا گیا۔

******

" توقیر بھائی بات سنیں "

فراز نے پھولی سانس کے ساتھ توقیر کو مخاطب کیا۔توقیر نے گردن گھما کر فراز کی طرف دیکھا جس کا چہرہ پریشانی لیے ہوئے تھا۔

" میسم کا ڈوب ٹیسٹ پوزٹیو ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ایکسکیوز می "

ادینہ نے کندھے کو تھوڑا سا خم دے کر سر جھکایا اور قدم آگے بڑھائے پر صحافی ساتھ ساتھ چلنا شروع ہو چکے تھے۔

" میم آپ یہ سب کیسے اتنی ش ئی ور ہو کر کہہ سکتی ہیں "

صحافی نے تیزی سے کہتے ہوئے ادینہ کے چہرے کے سامنے پھر سے مائی ک کیا۔ادینہ کے چلتے قدم پھر سے تھم گ ئے۔ہاسپٹل کے گارڈ اب ادینہ کی مدد کے لیے وہاں پہنچ چکے تھے۔آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہو چکے تھے اور صحافیو کے گرد اکھٹا ہونے لگے تھے۔

" میں انہیں جانتی ہوں تب سے جب وہ یہ سب نہیں تھے کرکٹ ان کی پہلی محبت ہے اور محبت کے حصول کے لیے وہ کبھی غلط راستہ اختیار نہیں کر سکتے "

ادینہ نے پر سکون لہجے میں کیمرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔اور دل جانتا تھا وہ سچ کہہ رہی ہے گھر کی تیسری منزل تک گیند صرف اسکا میسم ہی پہنچایا کرتا تھا۔اس نے چلنے سے پہلے بلے کو درست پوزیشن میں پکڑنا سیکھ لیا تھا۔پڑھائی کے وقت بھی جو کتابوں میں چھپا کر گیند سے کھیلتا رہتا تھا وہ اس کھیل سے غداری کیسے کر سکتا تھا۔

" میرے شوہر نے سب کچھ اپنی ہمت محنت اور لگن کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے گردن کو تھوڑا اوپر کیا اس کی آواز میں اس کا اعتماد اس کا پیار جھلک رہا تھا۔آنکھوں میں میسم کی تکلیف اس کے دکھ کی وجہ سے نمی تھی۔

"میم پھر ڈوپ ٹیسٹ کیوں پوزیٹو آیا اس کے بارے میں کیا کہیں گی آپ"

دوسرے چینل کے صحافی نے بھی اپنا سوال داغا۔ادینہ نے پیشانی پر ہلکے سے شکن ڈالے۔آنسوؤں کو چھلک جانے سے بمشکل روکا۔

"جیسا کہ میرے شوہر نے کہا ان کے خلاف سازش ہے یہ سب انہوں نے کوئی ڈرگز نہیں لی یہ ڈوپ ٹیسٹ جھوٹا ہے اور میں جانتی ہوں وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے"

ادینہ نے پر اعتماد انداز میں کہا۔اور تیزی سے قدم آگے بڑھا دیے گارڈاب ادینہ کے ارد گرد چل رہے تھے اور صحافیوں کو دور کر رہے تھے۔

"تو یہ تو آپ آئی سی سی کو غلط کہہ رہی ہیں میم؟"

صحافی نے ساتھ ساتھ قدم ملاتے ہوئے تیزی سے کہا۔ادینہ نے چلنا اور تیز کر دیا تھا گال تپنے لگے تھے۔

"میم یہ تو آپ وہاں کی لیب کو غلط کہہ رہی ہیں؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صحافی بار بار اسی سوال کو دہرا رہا تھا۔اور ہاسپٹل کی گیٹ سے لے کر سڑک تک کی راہداری پر وہ تیز تیز قدم ادینہ کے ساتھ اٹھا رہے تھے۔ادینہ کیب کو پہلے سے ہی بلوا چکی تھی جو کب سے انتظار میں تھی۔

" no more question please"

ادینہ نے ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے تیزی سے کہا کیب سامنے ہی کھڑی تھی جلدی سے اس میں بیٹھ کر ڈرائیور کو چلنے کا اشارہ کیا اور سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔آنسو اب بہنے سے اور زیادہ نہیں رک سکتے تھے ۔اگر مجھے اتنا دکھ اتنی تکلیف ہو رہی ہے تو میسم کا کیا حال ہو گا دل کو کوئی مٹھی میں بھر کر دبوچ رہا تھا۔گرم سیال آنکھ سے بہہ کر گال بھگو رہا تھا۔

****

وہ جیسے ہی ائیرپورٹ سے باہر نکلا تو بہت سے انتظار میں کھڑے صحافی لپک پڑے تھے اسی بات کے پیش نظر پی سی بی نے میسم کو ائیرپورٹ پر سکیورٹی فراہم کی تھی تین گارڈ میسم کے آگے پیچھے اسے تحافظ دیے ہوئے تھے اور اب آگے بڑھتے صحافیوں کو بھی میسم سے دور رکھنے کے لیے بازو حائل کر رہے تھے میسم سیاہ گلاسز لگائے سر جھکائے سامنے کھڑی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔جس نے اسے تحافظ سے گھر تک پہنچانا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سر سر کچھ کہنا چاہیں گے آپ "

صحافی تیز تیز قدم ساتھ ملا رہے تھے۔ میسم لب بھینچے خاموشی سے چل رہا تھا۔ سکیورٹی گارڈز بازو آگے کرتے ہوئے میسم کو گھیرے ہوئے چل رہے تھے۔

" سر آپ کہہ رہے ہیں آپ کے خلاف سازش ہے لیکن اسے ثابت کریں "

دوسرا صحافی بول رہا تھا اور اس طرح کے ڈھیروں دل کو چھلنی کر دینے والے سوالات ارد گرد سے اس پر کیچڑ کی طرح اچھالے جا رہے تھے۔ چہرہ تزلیل کے احساس سے سرخ پڑ رہا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے ایسے وقت کا بھی سامنا کرنے پڑے گا۔

" سر کون لوگ ہیں آپکے خیال میں اس سب کے پیچھے اور آپکے ساتھ کوئی کیوں ایسا کرے گا "

میسم کار تک پہنچ چکا تھا۔ جلدی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا۔ اس کے کار میں بیٹھتے ہی اب گارڈ کار کے سامنے لگی بھیڑ کو ہٹا رہے تھے۔

" سر سر بات سنیں "

صحافی اب کار کی کھڑکیوں سے جھانک رہے تھے۔ شیشہ اوپر چڑھ رہ تھا اور صحافی دونوں اطراف سے ہاتھ رکھتے ہوئے شیشوں کو اوپر ہونے سے روک رہے تھے۔ کار آہستہ سے آگے بڑھنے لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سر ایک منٹ"

صحافی اب کار کے پیچھے چل رہے تھے کار کی رفتار جیسے ہی تیز ہوئی سارے مایوس سی شکل بنائے اپنے کیمروں کے آگے کھڑے ہو چکے تھے۔

****

کب کس وقت یہ دوائی مجھے کھلائی گ ئی یا انجیکٹ کی گ ئی۔ وہ ٹی وی سکرین پر نظر جمائے ذہن پر زور دے رہا تھا

لاؤنج میں لگے صوفے پر بیٹھا تھا ادینہ کھانے کے میز پر برتن رکھتے ہوئے بار بار میسم کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا۔ نظریں چراتا سا شرمندہ ساتھکا سا وہ فقط سلام کرنے کے بعد کمرے میں چلا گیا تھا اور اب کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ ایک گھنٹے سے ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا کھویا سا بکھرا سا جس کو دیکھ دیکھ کر ادینہ کے دل میں ٹیس اٹھ رہی تھی۔

ہاں وہ پانی ذہن میں جیسے جھماکہ ہوا سڈنی سٹڈیم میں سینچری کے بعد اسے پانی پلانے آیا تھا کوئی لڑکا ہاتھ میں بوتل تھی اور بازو پر ٹاول بوتل سیل بند تھی ہاں سیل بند تھی اس کا کیپ میں نے ہی کھولا تھا پر پانی کا ٹیسٹ عجیب تھا پر پیاس کی وجہ سے پی گیا تھا میں اوہ خدایا۔

ذہن میں کچھ ٹھک ٹھک کرنے لگا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میسم کھانا کھالیں "

ادینہ کی آہستہ سی آواز پر وہ خیالوں سے باہر آیا ذہن میں جیسے ہتھوڑے چلنے لگے تھے مطلب جو کوئی بھی تھا وہ پاکستانی ٹیم میں سے تھا۔ جھماکے سے فواد کا اور شازل کا چہرہ نظروں کے سامنے گھوم گیا۔

" بھوک نہیں ہے تم کھالو "

کھوئی سی آواز میں ادینہ کی طرف دیکھے بنا اسے جواب دیا۔ ادینہ نے اداس سی صورت بنا کر دیکھا۔ ایک نظر سامنے چلتے ٹی وی پر ڈالی ٹی وی سکرین پر مختلف لوگ میسم کے خلاف بول رہے تھے۔ کیوں دیکھ رہے ہیں یہ سب ادینہ نے بچارگی سے ٹی وی کی طرف دیکھا۔

" میسم یہ مت دیکھیں نہ زیادہ پریشان ہوں گے آپ "

ادینہ نے آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے تھوڑا سا آگے ہو کر میسم کے چہرے کی طرف دیکھا۔ پر وہ تو ویسے ہی بیٹھا تھا۔ چہرے پر بلا کی پریشانی تھی تو پیشانی پر شکن تھے۔

" میسم بند کریں اسے "

ادینہ نے میسم کے ہاتھ سے ریموٹ کھینچا۔ اور ٹی وی بند کر دیا۔ وہ جو سوچوں میں الجھا بیٹھا تھا ایک دم سے جیسے دماغ پھٹنے پر آیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کیامسئلہ ہے تمھارے ساتھ "

غصے سے دھاڑا۔وہ جوتی بند کرنے کے بعد مڑی ہی تھی میسم کی اتنی اونچی آواز پر لرز گئی۔وہ آنکھوں میں خون سا بھرے ماتھے پر بل ڈالے اسے ناگواری سے گھور رہا تھا۔

" جاؤ سو جاؤ جاکر میرا دماغ مت کھاؤ "

غصے سے ادینہ کے ہاتھ سے ٹی وی کا ریموٹ کھینچا اور پھر سے ٹی وی آن کیا۔ادینہ کا دل جیسے کسی نے آری سے کاٹ دیا تھا تکلیف اس کے اس رویے کی نہیں اس کے دکھ کی تھی۔وہ بہت پریشان تھا اور اس کی پریشانی ادینہ کے لیے سوہان روح تھی۔

ادینہ کچھ دیر کھڑی یوں ہی اُسے دیکھتی رہی پھر کھانے کے میز پر لگے برتن سمیٹ کر خاموشی سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

انھوں نے سیل بند بوتل میں میڈیسن کس طرح ڈالی ہو گی۔تھوڑی پر بے چینی سے ہاتھ پھیرا۔بے چینی سے لب کچلتے ٹی وی کے چینل تبدیل کیے اور ایک جگہ ہاتھ تھم گئے۔ادینہ سکرین پر مائک کے آگے بول رہی تھی۔

مجھے میرے شوہر پر پورا یقین ہے میرے شوہر کبھی ایسا نہیں کر سکتے ان کے خلاف سازش ہے یہ "
سراسر سازش "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنا اعتماد تھا اس کے لہجے میں۔ کتنی محبت تھی اس کے انداز میں۔

میں انہیں جانتی ہوں تب سے جب وہ یہ سب نہیں تھے کرکٹ ان کی پہلی محبت ہے اور محبت کے "
" حصول کے لیے وہ کبھی غلط راستہ اختیار نہیں کر سکتے

میسم نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ ادینہ کی آنکھوں میں چمکتے آنسو اور ان میں تیرتی اس کے لیے محبت صاف نظر آ رہی تھی۔ آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

" میرے شوہر نے سب کچھ اپنی ہمت محنت اور لگن کے بل بوتے پر حاصل کیا ہے "

اس کے الفاظ تھے پر وہ جانتا تھا یہ صرف الفاظ نہیں تھے اس کے منہ سے نکلا ہر لفظ اس کے دل پر مرہم رکھ رہا تھا ہر اس زخم پر جو تین دن سے اس کے دل پر لگ رہے تھے۔

جیسا کہ میرے شوہر نے کہا ان کے خلاف سازش ہے یہ سب انہوں نے کوئی ڈرگز نہیں لی یہ ڈوپ "
" ٹیسٹ جھوٹا ہے اور میں جانتی ہوں وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتے

میسم نے آسمان کی طرف دیکھا آنکھوں کو جھپکا اور ٹی وی بند کیا صوفے کی پشت سے سر ٹکایا۔ گود میں پڑے کشن کو ایک ہاتھ سے اٹھا کر ایک طرف مارا اور کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بیڈ پر لیٹی تھی میسم کو دیکھتے ہی اٹھ کر بیٹھ گ ئی۔ حیران سی ہو کر اس کے جھکے شرمندہ سے چہرے کو دیکھا میسم بوجھل قدم اٹھاتا بیڈ پر آیا اور کچھ بھی کہے بنا اس کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔اس کے یوں اچانک لیٹنے پر وہ سٹپٹا سی گ ئی حیرت سے اس کے گود میں دھرے سر کی طرف دیکھا وہ بچوں کی طرح ٹانگوں کو سمیٹ کر ایک ہاتھ سے ادینہ کے گھٹنے کو تھام کر آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا۔

ادینہ نے ہاتھ کو میسم کے سر پر رکھا اور پھر دھیرے سے مخروطی انگلیوں کو بالوں میں پھیرا۔ میسم نے سر کو اوپر کیا اور چہرے کا رخ اس کی طرف موڑ کر چہرے کو ساتھ لگاتے ہوئے چھپا لیا۔ادینہ نے جھینپ کر نیچے دیکھا پر وہ کمر کے گرد بازو حائل کیے چہرے کو چھپائے ہوئے تھا۔

اس کے مخملی گداز انگلیاں میسم کے بالوں میں چل رہی تھیں۔اور آغوش کی گرمی اتنی تسکین بخش تھی کہ تین راتوں سے آنکھوں سے روٹھی نیند پیار سے دستک دے چکی تھی۔

میسم کے گہرے گہرے سانس لینے کی آواز پر احساس ہوا جیسے وہ سو گیا ہے۔ جھک کر نیچے دیکھا وہ چہرہ پیٹ کے رخ چھپائے ہوئے تھا پر سانسوں کے احساس سے صاف ظاہر تھا وہ سو گیا ہے۔ میٹھی سی مسکراہٹ تھی جو ادینہ کے لبوں پر پھیل گ ئی تھی۔

ادینہ نے دھیرے سے دوسرے ہاتھ کی مدد سے کمر کے نیچے تکیہ رکھا۔ کمبل کو کھینچ کر میسم کے اوپر اچھالا۔ اور پھر خبر نہیں ہوئی کس لمحے وہ میسم کے بالوں میں یوں ہی ہاتھ پھیرتے پھیرتے خود بھی سو چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک آنکھ کھلی تو عجیب سا احساس ہوا ادینہ کا ہاتھ بالوں میں پھنسا تھا اور اس کا اپنا سر اس کی گود میں تھا آنکھوں کو اوپر اٹھا کر دیکھا تو وہ سر کو ایک طرف ڈھلکائے سو رہی تھی۔ سر اٹھا کر گھڑی کی طرف دیکھا رات کے دو بج رہے تھے اف وہ تین گھنٹے سے یوں بیٹھی تھی

دھیرے سے اٹھا اور اس کی ٹانگیں سیدھی کی وہ شائد بہت تھک چکی تھی اس لیے گہری نیند میں تھی۔ میسم نے تکیے کو اس کی کمر کے نیچے سے نکال کر اس کے سر کو پیار سے تکیے پر رکھا اور خود ساتھ لیٹ کر کمبل اس پر بھی اوڑھا دیا۔ کمرے کی لائٹ بند کرنے کا دل نہیں تھا۔ اس کے چہرہ تسکین دے رہا تھا دل کو۔ اور نیند پھر سے تھپکی دینے لگی تھی۔

چہرے پر ہوا پڑنے کے احساس پر آنکھ کھلی تو ادینہ کے چہرے کو خود پر جھکا پایا۔ وہ شائد کچھ پڑھ کر اس پر پھونک رہی تھی۔ دوپٹہ نماز پڑھنے کے انداز میں سر پر اوڑھے ہوئے نکھری نکھری سی وہ اس کے دل کی تسکین کا باعث بن رہی تھی۔ تڑپتے دل کو قرار سا آگیا تھا رات سے

میسم کے یوں دیکھنے پر وہ اب چہرے پر پلکیں لرزانے لگی تھی۔ میسم نے اس کے گود میں دھرے ہاتھ کو تھاما

۔

"میں نے تمھاری محبت پر اتنا شک کیا تھا یہ اس کی سزا ہے ادینہ "

مدھم سی آواز نے کمرے کے سکوت کو توڑا۔ ادینہ نے تڑپ کر اوپر دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نہیں "

جلدی سے دوسرے ہاتھ کو میسم کے لبوں پر رکھا۔اور گردن کو نفی میں ہلایا

" ہر پریشانی ہر دکھ سزا نہیں ہوتا میسم آزمائش بھی تو ہو سکتا ہے نہ "

محبت سے کہا میسم اب دوسرے ہاتھ کو بھی تھام چکا تھا۔

" یہ آزمائش ہے شائد یا پھر خدا آپ کو احساس دلانا چاہتا ہے "

ادینہ نظریں جھکائے نرم سے لہجے میں بول رہی تھی اور وہ ہمہ تن گوش تھا۔ہاتھ ایک دوسرے کو محبت کی سچائی کا احساس دلا رہے تھے۔

آپ اپنی شہرت میں گم ہوئے اس ذات کو بھول گئے جس نے آپکی قسمت میں یہ سب اتنی آسانی "
سے ملنا لکھا "

میسم اب اس کی انگلیوں پر دھیرے سے اپنا انگوٹھا پھیر رہا تھا۔اس کا ہر لفظ اس کا سکون بن رہا تھا

" شائد کسی لمحے آپ نے خود کو سب کچھ مانا ہو کبھی غرور کیا ہو "

ادینہ نے آنکھیں اٹھا کر میسم کی آنکھوں میں دیکھا۔میسم نے لب بھینچ کر سر کو اثبات میں ہلایا۔

" ہاں تمھارے معمالے میں کیا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے کھوئے سے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے معاف کردو"

التجائی انداز میں ادینہ کی آنکھوں میں دیکھا۔وہ نرمی سے مسکرادی۔

میسم میں نے کردیا تھا جس دن آپ گ ۓ تھے اسی دن کردیا تھا پر مجھ سے نہیں اس سے معافی مانگیں "

"جس کو دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی غرور پسند نہیں

ادینہ نے مسکرا کر کہا۔میسم نے اس کے چہرے پر محبت بھری نظر ڈالی۔

"تم نماز پڑھ کر آئی ہو"

نرم سے لہجے میں کہتے ہوئے گہری نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔ادینہ مسکرادی۔سر کو اثبات میں ہلایا۔

"جی"

نرم سی آواز۔میسم اب بازو کے سہارا سیدھا ہو رہا تھا۔

"ابھی وقت ہے"

اٹھ کر گھڑی پر نظر ڈالی۔اور سوالیہ انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی ہے"

ادینہ نے مسکرا کر کہا۔

"مجھے نماز پڑھنی ہے"

میسم نے کمبل کو ایک طرف کیا ادینہ نے خوش ہو کر ایک طرف ہو کر میسم کو اترنے کا راستہ دیا۔ وہ وضو کے غرض سے واش روم جا چکا تھا۔ اور وہ وہیں بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

★*********

"بکواس ہے سب میرا پوتا ایسا کر ہی نہیں سکتا"

احمد میاں نے کیمرے میں آنکھیں ڈال کر رعب سے کہا۔ سر ہلکا ہلکا کپکپا رہا تھا پر وہ وہ اس وقت اپنے پورے وقار کے ساتھ صوفے پر براجمان تھے۔ اگیل چینل کی ٹیم اس وقت خیر پور میں احمد ہاؤس میں موجود تھی جہاں وہ میسم کے ڈوپنگ کیس سے متعلق ان کے اہل خانہ کی رائے لے رہے تھے۔ محلے کے تمام لوگ میسم کے تمام ہم جماعت استاد سب جمع تھے سب میسم کے حق میں بیان دے رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مجھے میری تربیت پر بھروسہ ہے میرے پوتا بلکل ٹھیک کہہ رہا ہے اسے پھنسایا جارہا ہے ڈرگز کا بے بنیاد "
" الزام لگایا جارہا ہے

احمد میاں نے اعتماد کے ساتھ گردن اوپر کرتے ہوئے پر یقین لہجے میں کہا۔صحافی اب مراد احمد کی طرف مڑ گ ئے تھے کیمرے وغیرہ بھی ان کی طرف سیٹ کر دیے گ ئے تھے۔

یہ سازش ہے میرے بیٹے کے خلاف میں نے اسے بچپن سے کھیلتا دیکھا ہے کرکٹ اس کا جنون ہی "
" نہیں اس کی چاہت ہے اور کوئی اپنی چاہت سے دو نمبری نہیں کرتا

مراد احمد نے پر سکون لہجے میں کیمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس کے بعد جواد احمد مائیک کو تھامے ہوئے تھے۔

جب سے وہ ٹیم میں سلیکٹ ہوا ہے کچھ لوگوں کو ویسے ہی کھٹک رہا ہے میری ای سی سی سے اپیل ہے "
" وہ تحقیقات کریں میرا بھتیجا اس طرح کا ایلیگل کام نہیں کر سکتا ہے

جواد احمد کا انداز پر یقین تھا۔

اب کیمرہ مین اور صحافی فہد کی طرف بڑھ گ ئے تھے جو پہلے سے ہی سب سے زیادہ دل برداشتہ بیٹھا ہوا تھا
۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دو سینچری اس کے لیے کچھ بھی نہیں ہے وہ تین بھی مار سکتا ہے اس میں دم ہے اور یہ دم برقرار رکھنے کے لیے میسم کو کسی ڈرگز کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں"

فہد نے لب بھینچ کر ماتھے پر بل ڈالے۔اس کے بعد میسم کے مختلف استائی ذہ اور محلے کے تمام لوگوں نے ڈوپنگ ٹیسٹ کو بے بیناد قرار دیا۔ان سب کے یقین نے میسم کے دل کے کتنے ہی گھاؤ بھر دیے تھے۔ لیکن ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے اس کا کیس بے بنیاد تھا

****

کمرے کی لائی ٹ جلتے دیکھ وہ کمرے میں آئی تو مسکرا کر رہ گ ئی میسم اوپر والے بیڈروم میں نماز عشاادا کر رہا تھا۔آہستہ سے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے باہر آئی۔آج شائی داد ھر ہی سونا ہوگا میسم کو۔ذہن میں فوراًخیال آیا

کیسے کہوں ان کو کہ آپکی وہ سزا ختم ہے اب میں ناراض نہیں آپ سے۔بچار گی سے کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھااور پھر مریل سے قدم کے ساتھ زینے اترنے لگی۔

"اے اللہ مجھے معاف کردے تیری بارگاہ رحمت میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ہاتھوں کی لکیروں پر نظریں گاڑے دعا مانگنی شروع کی۔آج بہت عرصے بعد اتنے خوش و خضوع سے وہ دعا مانگ رہا تھا۔نماز تو وہ پڑھ ہی لیتا تھا اکثر پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر کبھی اتنی لگن سے اور خوش و خضوع سے دعا نہیں مانگتا تھا۔

" بے شک تو ہی ہے ہر ذی روح کو پیدا کرنے والا رزق دینے والا عزت دینے والا اور شہرت دینے والا "

دل رنجور تھا غم سے پھٹ رہا تھا۔آنسوؤں کا گولہ گلے میں اٹک رہا تھا۔وہ پہلے جب باہر نکلتا تھا تو لوگ کیسے اس پر محبتیں لٹاتے تھے اس کی تعریفیں کرتے تھے اور آج کیسے لوگ اس پر جملے کس رہے تھے۔

" میرے مالک میرے دل میں اگر کبھی بھی انجانے میں یا جان بوجھ کر میری شہرت کو لے کر تکبر آیا ہو تو مجھے اس پر معاف فرما دے میرے پروردگار "

اسے سب مل جانے پر لگتا تھا کہ وہ بلند بخت ہے قومی ٹیم میں اتنی جلدی منتخب ہوا و پنر بلے باز بنا شہرت ملی محبت ملی دولت ملی عزت ملی۔انجانے میں ہی وہ خود کو مقسوم سمجھنے لگا تھا۔پر یہ بھول گیا تھا یہ قسمت دینے والا اللہ ہے وہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت۔

" اے بخش دینے والے رحم کرنے والے میری آزمائش ختم کر دے "

پر دل ابھی بھی اپنے اس زوال کو اللہ کی آزمائش مان رہا تھا۔وہ فرش سے عرش پر لایا تو احساس ہوا وہ تو خدا کو فراموش کیے ہوئے تھا دینہ کے سمجھانے کے بعد آج پانچ وقت نماز پڑھنے کے بعد دل بہت حد تک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر سکون ہو چکا تھا۔دل پر رکھے من من بھر کے پتھر خدا کے آگے جھکنے سے ہی سرک کر گر چکے تھے۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ گناہ گار نہیں ہے ہاں صرف خطا کار ہے کہ خود کی قسمت پر تکبر بھرے الفاظ استعمال کیے کہ وہ مقسوم ہے بخت ہے

مجھے معاف فرما میرے تکبر کرنے پر خود کو مقسوم کہنے پر بے شک میرا مقسوم ہونا یا نہ ہونا تیرے کن کا محتاج ہے "

جیسے جیسے وہ خدا سے بات کرتا جا رہا تھا دل کے زخم بھرتے جا رہے تھے۔جب وہ جائے نماز سے اٹھا وہ مکمل طور پر پر سکون ہو چکا تھا۔سب خدا پر چھوڑ چکا تھا۔

جائے نماز کو سمیٹ کو ایک طرف رکھا اور سر سے ٹوپی اتارتے ہی ادینہ کا خیال آیا آج سارا دن وہ انٹرنیٹ پر ڈوپنگ کے متعلق مختلف حقائق تلاش کرتا رہا تھا اور دونوں کے درمیان کوئی خاص گفتگو نہیں ہوئی تھی اب رات ہوئی تو کل کی رات یاد آئی اس کی گود اس کا پیار سے بالوں میں ہاتھ پھیرنا ایک میٹھی سی مسکان لبوں پر در آئی تھی تو دل کے دھڑکنے کی رفتار میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ادینہ سے سارا دن لاپرواہی برتتا رہا تھا اور اب ذہن میں خیال آ رہے تھے کہ اس کا دل بھی تو دکھایا تھا نہ اس کو بھی بلا جواز اسکے حق سے محروم رکھا یہ بھی تو گناہ ہی کرتا رہا اس سے بھی تو اللہ کی ناراضگی مول لی اپنی پاک باز بیوی پر شک کرتا رہا۔بس اب اور نہیں انہی سوچوں میں گم وہ کمرے میں آیا تو ادینہ بیڈ پر بیٹھی تھی میسم کو کمرے میں دیکھ کر جلدی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیدھی ہوئی تکیے سے ٹیک ختم کی۔وہ تو یہی سوچ بیٹھی تھی کہ میسم آج اوپر سوئیں گے اسے کمرے میں دیکھ کر جلدی سے ٹانگیں جو وہ لاپرواہی سے پھیلائے ہوئی تھی سے سمیٹیں۔

میسم الماری سے ٹراؤزر شرٹ نکال کر واش روم میں گھس گیا۔اففف کیا یہاں سوئیں گے آج جلدی سے اٹھ کر سنگھار میز کے سامنے آئی اپنا جائزہ لیا دوپٹے اور بالوں کو درست کیا واش روم کے لاک کھلنے کی آواز پر دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا جلدی سے سنگھار میز پر پڑی ٹوکری میں بلاجواز کچھ تلاش کرنے کی غرض سے ہاتھ پھیرنے شروع کر دیے

میسم باہر نکلا تو وہ سنگھار میز کے اوپر جھکی مصروف سے انداز میں کچھ تلاش کر رہی تھی۔کچھ دیر یونہی اس پر نظریں جمائے کھڑا رہا پر وہ تو نجانے کیا تلاش کر رہی تھی جو تلاش ختم ہونے پر ہی نہیں آرہی تھی۔تھک کر بلکل اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا

"چلو بیٹھو "

بلکل عقب سے کان کے قریب میسم کی آواز پر اس کے باسکٹ میں چلتے ہاتھ تھم گئے۔ریڑھ کی ہڈی میں سنسناتی سی ایک لہر نے تیزی سے اوپر سے نیچے کا سفر کیا

"کیا؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آوز میں سوال کیا وہ بکلل پیچھے تھا پلکیں اٹھائے نہیں اٹھ رہی تھیں۔ ہلکے سے تربوزی رنگ کے جوڑے میں وہ موم کی گڑیا لگ رہی تھی جو اس کے یوں پیچھے آکر کھڑے ہونے پر پگھلنے جیسے انداز میں چھوئی موئی ہو کر سمٹتی جا رہی تھی۔ نظر اٹھا کر سامنے آئی ینے میں اس کا لجایا سا سراپا دیکھا وہ گلابی ہوتے گالوں اور لرزتی پلکوں میں دنیا کی حسین ترین مورت لگ رہی تھی۔ایسی مورت جس پر ساری محبتیں لٹانے کو دل چاہے میسم نے دل میں ہوتی گدگدی کے زیر اثر اس کے کان کے قریب جھکا

" چلو بیٹھو کل کی طرح تمھاری گود میں سر رکھ کر سونا ہے مجھے "

میٹھی سی سرگوشی نما آواز کان کے قریب ہوئی۔ دل تو جیسے پسلیوں کی دیواریں توڑ کر باہر آنے لگا ادینہ نے زور سے آنکھیں بند کیں۔

وہ یوں گھبرائی سی شرمائی سی اس کے دل کی بے تابی کو بڑھا رہی تھی آج نہ چہرے پر غصہ تھا اور نہ آنکھوں میں کوئی شکوہ حوصلہ بڑھا تو میسم اب گھوم کر سامنے ہوتے ہوئے سنگھار میز کے ساتھ کمر ٹکا چکا تھا۔

افف پورا وجود دل بن کر دھڑکنے لگا تھا ادینہ نے آنکھوں کو اور زور سے بند کیا ہاتھ سامنے جو سنگھار میز پر ٹکے تھے میز کو ایسے مضبوطی سے تھام چکے تھے جیسے وہ ابھی ڈھے جائے گی اگر اس کو چھوڑا تو۔ادینہ کے یوں بھیگی بلی کی طرح آنکھیں بند کرنے پر میسم کی شرارتی رگ اور پھڑکنے لگی تھی۔

" گود میں سر رکھ کر سونا ہے انفیکٹ روز ایسے ہی سونا ہے اب مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ہاتھوں کو سنگھار میز کے ساتھ ٹکا کر تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اس کے چہرے پر نظروں کو گھمایا نظروں نے ہر ہر نقش کو دل میں سمویا لمبی گھنی لرزتی پلکیں چھوٹا سا ناک بھرے سے گلابی ہونٹ دمکتی چندن رنگت

میسم کی بات پر ادینہ نے بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو دبایا۔ میز پر ہاتھوں کی مضبوطی اور قائم کی جن پر ہلکا ہلکا سا پسینہ آنے لگا تھا۔ گو کہ آنکھیں بند تھیں پر میسم کی نظروں کی تپش وہ باخوبی اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی

" ہنسے جا رہی ہو مزاق نہیں کر رہا میں اتنی میٹھی نیند آج سے پہلے مجھے کبھی نہیں آئی "

ہاتھ سے ادینہ کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے اس کے جھکے چہرے کو اوپر کیا ادینہ کی پلکیں اب بری طرح گالوں پر لرزنے لگی تھیں پر لب اب بھی مسکرا رہے تھے۔

"اتنا سکون آج سے پہلے مجھے کبھی نہیں ملا "

میسم نے تھوڑی کے نیچے رکھے ہاتھ کے انگوٹھے سے اس کے ملائم سے گال کو چھوا۔ جتنی وہ آنکھوں سے دیکھنے پر ٹھنڈک دیتی تھی اتنا ہی چھونے پر دل کو سکون دے رہی تھی۔

" چلو بیٹھو نہ جا کر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی بند آنکھوں اور غیر ہوتی حالت سے محزوز ہوتے ہو ضد کے انداز میں بچوں کی طرح کہا۔ جبکہ انگوٹھا ابھی بھی اس کے گال کا طواف کر رہا تھا۔ پر ادینہ کو تو جیسے چھو کر کسی نے مجسم بنا دیا ہو میسم نے اس کی حالت کو سمجھتے ہوئے ہاتھ کو پیچھے کیا۔

" سنا نہیں بیٹھو جا کر نیند آ رہی مجھے "

گھمبیر سی آواز میں سر گوشی کی۔ ادینہ نے سنگھار میز کے کناروں پر رکھے ہاتھوں کو مضبوط کیا جیسے کہ خود کو ڈھے جانے سے بچایا ہو

" تو تھک جاؤں گی ایسے تو بیٹھے بیٹھے "

گھٹی لجائی سی آواز میں میسم کی طرف دیکھے بنا جواب دیا جو اس بات پر بے ساختہ ہلکا سا قہقہ لگا گیا۔

" اتنی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتی میرے لیے کیسی محبت ہوئی بیگم "

گہری نظروں اور گہری ہوتی مسکراہٹ سے کہا۔ ادینہ نے چونک کر پلکیں اٹھائی یں نظروں کا تصادم ہوا دونوں طرف آنکھوں میں محبت کا سمندر موجزن تھا

" سب برداشت ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نرم سی آواز میں کہا۔ہاں سامنے کھڑے اس شخص سے بے پناہ محبت تھی اسے وہ سفید رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے چیک والا ڈھیلا ساٹراوزر زیب تن کیے ہوئے تھا شیو معمول سے زیادہ بڑھی ہوئی تھی لیکن چہرہ کل کی طرح اترا ہوا نہیں تھا سکون تھا چہرے پر اس کے چہرے کا یہ سکون ادینہ کے اندر تک سکون اتار گیا تھا اس کا پریشان چہرہ دل کو تکلیف دیتا تھا اور آج تو میسم کی آنکھوں میں پیار تھا شرارت تھی خماری تھی پتا نہیں کیا کیا تھا۔

"سوچ لو کیا کہہ رہی ہو؟"

میسم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا ادینہ نے پھر سے پلکیں اٹھائیں شرارت بھری نظروں کا تصادم ہوا ادینہ نے بچوں کی طرح لب باہر نکال کر کندھے اچکائے۔

"کیوں ایسا کیا ہے؟"

سوالیہ سے انداز میں میسم کی طرف دیکھا۔چہرے پر ناسمجھی کے آثار تھے۔

"ایسا ہی کچھ ہے"

میسم نے قہقہ لگایا۔شرارت آنکھوں سے پوری طرح عیاں تھی وہ اس وقت کتنی معصوم لگ رہی تھی

"آپ مجھے تکلیف دے ہی نہیں سکتے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے محبت سے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے لاڈ سے جسم کو جھلایا گردن کو اکڑایا کتنا ناز تھا اسے آج میسم کی بے پناہ محبت پر

" اتنا بھی اعتماد کرنا اچھا نہیں بیگم "

میسم نے شرارت سے اس کی ناک کو چھوا۔ادینہ نے حیرت سے منہ کھولا

"مطلب میں سمجھیں نہیں ؟ "

ہنوزایسے ہی منہ کھولے پوچھا۔ میسم نے شرارتی انداز میں اُس کی طرف دیکھا سنگھار میز سے ٹیک ختم کی اور آگے بڑھا ادینہ کے ہاتھ کو تھاما۔ادینہ نے مسکرا کر اوپر دیکھا

" سمجھاتا ہوں سب آؤ "

میسم نے شرارت سے آنکھ کا کونا دبایا۔

تیری قربت کے ان لمحوں میں

ہم نے صدیاں گزار لیں جیسے

تیری آنکھوں کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گہری جھیلوں میں

ہم نے آنکھیں

اتار دیں جیسے

تیرے لبوں کے نرم گوشوں میں

زندگی کا سراغ ملتا ہے

تیری باتوں میں ہے مسیحائی

نیم جاں ____ سانس لینے لگتا ہے

تیرے پہلو میں نیند جیسا سکوں

اپنے پہلو میں باندھ لے مجھ کو

تیری آغوش لگے مجھے جنتوں جیسی

___ سن اپنے دامن سے

____ گانٹھ دے مجھ کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

ادینہ نے چولہے کی آنچ آہستہ کی اور فون کو پکڑا ہاتھ تبدیل کیا۔اور دوسرے ہاتھ سے فون کو پکڑ کر کان سے لگایا۔

" اسکولے کر آجا یہاں بیٹا گھر آجا "

احمد میاں کی پریشان سی آواز فون میں سے ابھری تھی۔ادینہ نے مسکراتے ہوئے دھیرے سے گردن کو ہلایا وہ چاہے جتنی بھی سختی برتتے رہیں میسم سے وہ بے پناہ محبت کرتے تھے۔ایک نظر سامنے بیٹھے میسم پر ڈالی جو سامنے لاؤنج میں لگے صوفے پر بیٹھے فہد کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔میسم کو آئے ہوئے ہفتہ بھر ہو چلا تھا اور گھر سے روز کسی نہ کسی کا فون آجاتا تھا جوان کو خیر پور آنے کا کہہ رہے تھے

" نہیں ابھی تو نہیں مان رہے نانا ابو میں نے کہا تھا آج بھی ان سے "

ادینہ نے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔ایک ہاتھ سے سامنے پکتے سالن میں چمچ چلایا۔

" آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں ہوں ان کے پاس ہر وقت ساتھ ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے پرسکون لہجے میں کہا۔اور کچن کی شلیف کو پکڑ کر اس کے ساتھ ٹیک لگائی۔ میسم بہت حد تک سنبھل چکا تھا نماز اب وہ گھر کے بجائے مسجد میں پڑھنے جانے لگا تھا۔روز شام کو وہ باہر واک کی غرض سے جاتے تھے ادینہ ہاسپٹل سے آتی تو ایک پل کے لیے بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑتی تھی ادینہ کی شرارتیں اور باتیں ہی تھیں جس سے وہ آدھا دن سٹریس سے باہر رہتا تھا۔

"اس کا بہت خیال رکھنا بیٹا بہت زیادہ اور فہد بھی اسی لیے آیا ہے یہاں اسے اکیلا نہیں چھوڑنا کسی بھی لمحے"

احمد میاں کے لہجے سے ان کی میسم کے لیے بے پناہ محبت اور فکر جھلک رہی تھی۔ فہد اپنے پیپرز سے فارغ ہوتے ہی لاہور آگیا تھا۔

"جی فہد پہنچ گیا ہے صبح آیا ہے"

ادینہ نے چولہا بند کیا۔اور اپرین کو ایک ہاتھ سے کمر کے پیچھے سے کھولا۔

"ابھی اسی کے ساتھ ہیں سامنے بیٹھے ہیں"

اپرن اتار کر ایک طرف رکھا۔کچن کی شلیف پر کپڑا پھیرا۔

"اچھا چلو اللہ کی امان میں تم دونوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

احمد میاں نے دعا دی جس پر ادینہ نے امین کہا اور پھر مسکراتے ہوئے فون بند کیا۔ہاتھ صاف کرتی ہوئی کچن سے باہر آئی

" ہیز بینڈ کھانا لگاؤں؟ "

مسکراتے ہوئے لاؤنج میں آکر میسم کی طرف دیکھ کر پوچھا۔میسم نے شرارت سے فہد کہ طرف اشارہ کیا۔

ہم سے کیا پوچھتی ہو بیگم ہمیں تو بھوکا بھی سلادیں گی تو اف نہ کریں گے اپنے بہنوئی سے پوچھو "

" پروٹوکول دو بھئی پہلی دفعہ آئے ہیں ہمارے گھر وہاں تو پھپھو کوئی عزت نہیں دیتی تو چلو ہم ہی سہی

فہد نے قہقہ لگایا۔جس پر میسم بھی مسکرادیا۔ادینہ نے مصنوعی خفگی سے گھورا دونوں کو جو اپنی مشترکہ ساس کی باتیں کرکے اسے چھڑتے رہے تھے آج سارا دن

" چلیں پھر بہنوئی جی آجائیں کھانے کے میز پر "

ادینہ نے مصروف سے انداز میں کہا اور پھر سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتنگ کی ڈور کی طرف بڑھتا ننھا سا ہاتھ دس سالہ بچے کا تھا جو اس بات سے یکسر انجان تھا کہ اس کا آدھے سے زیادہ وجود بالکونی سے باہر ہے۔ جیسے ہی پتنگ کی ڈور کو ننھے سے ہاتھ نے تھاما توازن ایسا بگڑا کہ وہ تیسری منزل سے گرتا سیدھا نیچے لان میں آ گرا سر بری طرح کیاری سے ٹکرایا۔

چھت سے جھانکتے سارے بچوں کی دل خراش چیخیں سن کر گیٹ پر بیٹھے گارڈ نے گردن کا رخ پہلے چھت کی طرف کا ٹھایا اور پھر بچوں کی نظروں کے تعاقب میں نیچے زمین پر نظر پڑتے ہی آنکھیں باہر کو ابل پڑیں۔ پاگلوں کی طرح بھاگتا وہ لان تک پہنچا ننھے سے وجود کو باہوں میں بھرا اور پورچ سے اندر جانے والے داخلی دروازے کی طرف بڑھا۔

"بیگم صاب۔ بیگم صاب بیگم صاب بابا۔۔۔ "

ہولناک انداز میں چیختا باہوں میں بچے کو اٹھائے اس کے بہتے خون سے لت پت وہ اندر داخل ہوا۔ لاونج میں بیٹھی بہت سی خواتین کی گردنیں ایک ساتھ آواز کے تعاقب میں گھومی تھیں۔ اور پھر ان میں سے ایک عورت پاگلوں کی طرح بھاگتی گارڈ کی طرف لپکی تھی۔

"بسام۔م۔م۔م۔م۔م۔ "

ممتا کی تڑپتی آواز نے محل نما گھر کی در و دیوار ہلا کر رکھ دی تھیں۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کہاں ہے بسام؟ "

وہ پاگلوں کی طرح بوکھلایا سااب سامنے کھڑی عورت کے کندھوں کو پکڑ کر جھنجوڑ رہا تھا۔جو اسے دیکھتے ہی آپریشن تھیٹر کے باہر لگے بنچ پر سے اٹھ کر اس کی طرف بھاگی تھی۔

" میرا بچہ "

عورت تڑپ کر اس کے سینے سے جا لگی۔اور اونچی اونچی رو دی۔

" ہوا کیا تھا بتاؤ مجھے آفرین بتاؤ مجھے ہوا کیا تھا بسام کو "

اس نے اپنے ساتھ لگی عورت کو خود سے علیحدہ کیا اور پھر سے کندھوں سے پکڑ کر پوچھا۔وہ تو جیسے ہوش و حواس میں نہیں تھی

کچھ نہیں پتا چلا چھت پر تھا بسنت منا رہا تھا سب بچوں کے ساتھ پتنگ پکڑنے ٹیرس کی طرف بھاگا ہے "

" اور

آفرین چہرے پر ہاتھ رکھے پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

" ڈاکٹر کیا کہتے ہیں "

اس نے آفرین کے کندھے زور سے پکڑ کر ہلائے۔وہ روتے روتے پھر بمشکل چپ ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کچھ نہیں بتا رہے کچھ بھی نہیں "

آفرین نے پاگلوں کی طرح روتے ہوئے کہا۔ادینہ نے آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھولا اور قدم باہر نکالے ۔ادینہ کو سامنے دیکھ کر لمحہ بھر کو وہ شخص وہیں ٹھٹھک کر رک گیا۔انداز ایسا تھا جیسے وہ ذہن پر زور ڈال رہا ہو پہچان کے لیے اس نے ادینہ کو اس سے پہلے کہاں دیکھا ہے دوسری طرف ادینہ کا بھی کچھ ایسا حال ہی تھا ادینہ کے بھی ان دونوں میاں بیوی کی طرف آتے قدم آہستہ سے آہستہ ہوئے۔ہاؤس جاب پوری ہونے کے بعد ڈاکٹر عابد نے ادینہ کو اسی ہسپتال میں ڈاکٹر کے طور پر اپائی نٹ کر لیا تھا۔اور آج اس کی ڈیوٹی ایمرجنسی میں تھی جہاں کل یہ خون میں لت پت بچہ پہنچا تھا۔آفرین تقریباً بھاگتی ہوئی ادینہ تک پہنچی

" ڈاکٹر پلیز ڈاکٹر کچھ بتائیں کہاں ہے میرا بچہ "

آفرین نے تڑپ کر ادینہ سے پوچھا جو اس وقت سامنے کھڑے شخص کو غور کر دیکھنے میں مصروف تھی۔وہ بھی اب بوجھل سے حیران سے قدم اٹھاتا اپنی بیوی کے ساتھ آ کر کھڑا تھا۔وہ ادینہ کو پہچان چکا تھا انگلینڈ سیریز کھیلتے ہوئے ادینہ سٹڈیم میں سب کی نظروں میں آئی تھی اسے کون نہیں پہچانتا تھا۔کہ وہ مشہور بلے باز میسم مراد کی بیوی ہے۔

فواد سر دیکھیں ابھی سر پر چوٹ ہے بہت کرٹیکل کنڈیشن ہے خون بہت بہہ چکا ہے ہماری کوشش ہے "

" خون سر کے اندر جمع نہ ہو کچھ کہنا مشکل ہے پر آپ پریشان نہ ہوں پلیز اللہ سے دعا کریں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے سپاٹ چہرے کا رخ فواد عظیم کی طرف موڑتے ہوئے پر سکون لہجے میں کہا۔ دو ہفتوں سے وہ میسم کے منہ سے بار بار فواد اور شازل کا ذکر سن چکی تھی میسم اسے سارے قصے سنا چکا تھا کہ کس کس طرح دونوں شروع سے میسم سے خار کھاتے رہے ہیں اور اب بھی اس سب سازش کے پیچھے میسم کو ان دونوں پر شک ہے۔ ادینہ کے منہ سے اپنا نام سن کر فواد چونک گیا۔ انگلی سے ادینہ کی طرف اشارہ کیا

"آپ مسز میسم مراد ہیں نہ ؟"

فواد نے آہستہ سی آواز میں پوچھا وہ ایک آبرؤ چڑھائے کھڑا تھا۔ ادینہ نے بغور اسے دیکھا

" جی میں ادینہ میسم ہوں میسم مراد کی وائی ف"

ادینہ نے طنز بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائے اور گہری سانس لیتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھے۔ فواد نے سٹپٹا کر ادر گرد دیکھا۔ پتہ نہیں ادینہ کی آنکھوں میں کیا تھا کہ لمحہ بھر کو ایسا لگا جیسے وہ سب جانتی ہو کہ اس نے اور شازل نے سازش کے ساتھ میسم کو ڈوپنگ میں پھنسایا ہے۔

" اللہ سے دعا کریں اور ہو سکے تو اپنے گناہوں کی معافی مانگیں "

ادینہ نے طنز بھری مسکراہٹ سجائے بظاہر پر سکون لہجے میں کہا۔ فواد کی گھبراہٹ اور نظریں چرانا سب واضح کر چکا تھا کہ میسم ان پر سہی شک کر رہا ہے۔ فواد نے چونک کر ادینہ کی طرف دیکھا ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"خدا کی لاٹھی بے آواز ہے فواد جی کہیں ایسا نہ ہو آپ کے معصوم بچے کو آپ کے کسی گناہ کی سزا مل رہی ہو"

ادینہ کا سرد لہجہ سامنے کھڑے فواد کو بوکھلاہٹ شکار کر چکا تھا۔ وہ اب ہونق بنا ادینہ کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا اور آفرین نا سمجھی کے انداز میں کبھی ادینہ کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اور کبھی فواد کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"ہم کسی پر ظلم ڈھانے کسی بے گناہ کو پھسانے سے پہلے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ اوپر بھی ایک ذات بیٹھی ہے جو ہماری بھی اس رگ پر ہاتھ رکھ سکتی ہے جس سے ہماری سانس بند ہو جائیں"

ادینہ کے الفاظ تھے یا زہریلے تیر جو سامنے کھڑے فواد کے سیدھا دل میں پیوست ہو رہے تھے اور اس کی گردن جھکتی جا رہی تھی۔ اوہ تو میسم کو ہم پر شک ہو گیا ہے۔ فواد کے ذہن میں سائیں سائیں ہونے لگی تھی ادینہ نے ایک نظر فواد پر ڈالی اور حیرت میں ڈوبی کھڑی اُس کی بیوی کے کندھے پر تھپکی دی اور اپنے سفید کوٹ کو درست کرتی آگے بڑھ گئی۔

"کیا ہوا فواد یہ ایسی باتیں کیوں کر رہی تھی یہ کیا میسم کی وائف ہے وہی کھلاڑی جس پر دو ہفتے پہلے ڈوپنگ کا کیس پڑا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفرین نے فواد کے بلکل سامنے کھڑے ہوتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔فواد کے چہرے کی ہوائی یاں اڑی ہوئی تھیں۔وہ ساکن کھڑا تھا چہرہ زرد تھا دل خدا کے خوف سے کانپ گیا۔بسام اس کا اکلوتا بیٹا تھا۔دل جیسے کوئی آری سے کاٹ رہا تھا قدم بے جان ہو رہے تھے۔

" اپنا اور بسام کا خیال رکھو مجھے جانا ہے ابھی کہیں میں آتا ہوں "

آفرین کے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہ فوراً پلٹا اور تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے اب ہاسپٹل کے بیرونی دروازے کی طرف رواں دواں تھا۔

****

وہ لاونج میں ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا جب باہر ڈور بل کی آواز پر وہ اٹھا گیٹ کھولتے ہی سر پر حیرت کا پہاڑ ٹوٹا سامنے بوکھلایا سا فواد کھڑا تھا۔یہ یہاں کیسے ابھی تو ورلڈ کپ ٹورنامنٹ چل رہا تھا۔میسم نے حیرت سے دیکھتے ہوئے فواد کو اندر آنے کی جگہ دی۔

" مجھے معاف کر دو میسم میں شازل کی باتوں میں آ گیا تھا پلیز مجھے معاف کر دو "

فواد اندر داخل ہوا جیسے ہی میسم گیٹ کا دروازہ لگا کر پلٹا اس نے روتے ہوئے میسم کے آگے ہاتھ جوڑے اور سر جھکا لیا۔میسم حیرت سے فواد کو دیکھ رہا تھا اس کے الفاظ سن کر ساکن ہو گیا۔کیا خدا یوں بھی دعائیں قبول کرتا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میرا بیٹا زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے میسم وہ تمھاری بیوی والے ہاسپٹل میں ایمر جنسی میں ہے "

فواد اب اپنے جڑے ہاتھوں پر ہونٹ رکھے بری طرح روتے ہوئے التجا کر رہا تھا۔اس کے بیٹے کی حالت سنجیدہ ہونے کی وجہ سے وہ کچھ دیر پہلے ہی واپس پاکستان آیا تھا۔

میسم کو ہر چیز ہر بات حیران کر رہی تھی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آر ہا تھا یہ سب ہو کیا رہا ہے پر فواد کے منہ سے اس کے بیٹے کا اور ادینہ کا ذکر سن کر وہ چونک کر خیالات سے باہر آیا اور سر جھٹک کر آگے بڑھتے ہوئے فواد کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھاما۔

" فواد بھائی پلیز اللہ نہ کرے آپ کے بیٹے کو کچھ ہو پریشان نہ ہوں وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گا ان شا اللہ "

میسم نے فواد کے معافی کے انداز میں جڑے دونوں ہاتھوں کو کھول دیا۔فواد نے بچوں کی طرح آنسوؤں کو نگل کر میسم کی آنکھوں میں دیکھا۔

" میں میں پریس کانفرنس بلواؤں گا میں بیان دوں گا سب بتاؤں گا تمھاری بے گناہی ثابت کروں گا "

فواد نے پر عزم انداز میں کہا۔میسم نے زور زور سے نفی میں سر ہلا کر فواد کی بات کی تردید کی۔

" رکیں رکیں جلد بازی نہیں ثبوت کے بنا کچھ بھی نہیں فواد بھائی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے پر سوچ انداز میں ماتھے پر تین انگلیاں چلائی یں۔وہ بڑھی شیو کے ساتھ رات والے ہی ٹراوزر شرٹ میں ملبوس تھا گردن کو سوچ میں ڈوبے ہوئے انداز میں ارد گرد گھمایا۔اور پھر فواد کی طرف دیکھا

" بات سنیں شازل کو پاکستان آلینے دیں پھر میں جو کہوں گا وہ کریں گے آپ "

میسم نے فواد کے کندھے پر ہاتھ رکھے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔فواد نے زور زور سے تائید میں سر کو ہلایا۔

" میسم مجھے معاف کردو پلیز "

فواد نے پھر سے روہانسی آواز میں التجا کی۔جس پر میسم نے لبوں پر دوستانہ مسکراہٹ سجا کر سر کو اثبات میں ہلایا۔

" فلحال تو ہم ہاسپٹل چلتے ہیں چلیں میرے ساتھ "

میسم نے فواد کے کندھے پر تسلی آمیز تھپکی دی۔فواد نے اثبات میں زور سے سر ہلایا۔

****

" میسم آجائیں اب گھر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے کوفت سے ناک چڑھائی وہ بیڈ پر فون کان کو لگائے بیٹھی تھی۔ فواد کے بیٹے کے آپریشن کامیاب ہونے کے اور فواد کے مدد کرنے کے اعتراف کے بعد میسم بہت پر سکون ہوا تھا اور اسی لیے وہ اس ویکینڈ پر خیر پور آئے تھے۔ تاکہ سب گھر والوں سے مل لیں ان کا یہاں تین دن رکنے کا پروگرام تھا۔

میسم صبح سے ناشتے کے بعد باہر نکلا تھا اور اب رات کے گیارہ بج چکے تھے انتظار کرتے کرتے ادینہ کی اب ہمت جواب دے چکی تھی اور اسی لیے وہ اب میسم کو فون کر رہی تھی بار بار اور گھر آنے کا کہہ رہی تھی۔

"بیگم دراصل سارے پرانے دوست بیٹھے ہیں ایک گھنٹہ مزید لگے گا"

میسم نے نرم سے لہجے میں درخواست کی۔ ادینہ کا چہرہ غصے سے لال ہوا۔ لاہور میں کیونکہ دو ہفتے سے میسم کی پوری توجہ کا مرکز وہ تھی اس لیے یہ بے اعتنائی زیادہ ہی کھل رہی تھی۔

" میسم آپ صبح سے باہر ہیں اور یہ وقت میرا ہے"

ادینہ نے خفگی بھرے لہجے میں کہا پیشانی پر بل تھے۔ دل بری طرح کوفت میں مبتلا ہوا اب تو نیند بھی نہیں آتی تھی دوسری طرف سے جناب نے گہری سانس لی جیسے بہت تنگ ہوں۔ یہاں آیا تو دوستوں نے ملنے کا پروگرام رکھ دیا اور اب بھی وہ رات کا کھانا کھا رہے تھے باہر کسی ہوٹل میں جہاں ادینہ بار بار فون کر رہی تھی۔

" اچھا بس کچھ دیر اب مسیج نہ کرنا نہ ہی فون کرنا وکے آتا ہوں بس بلکہ سو جاؤ جان آ کر جگا دوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑے میٹھے سے لہجے میں کہا ادینہ کے تن بدن میں اور آگ لگی آنکھوں کو سکیڑ کر فون کو دور کیے گھورا اور غصے سے بنا کچھ کہے فون بند کر دیا۔ فون کو زور سے بیڈ پر پٹخا۔ گلابی رنگ کے جوڑے میں چہرہ سرخ ہو رہا تھا

۔

اتنی لاپرواہی یہ پیار ہے کیا صبح سے رات ہو گئی جناب کو ابھی تک میری یاد نہیں آئی اور پر سکون دیکھو کیسے ہیں محترم (تم شو جاؤ جان) ادینہ نے منہ بناتے ہوئے میسم کے الفاظ دہرائے اور پاس پڑا کشن اٹھا کر زور سے فرش پر پھینکا۔ کچھ دیر یونہی ماتھے پر بل ڈالے بیٹھی رہی پھر

غصے میں اٹھی زور زور سے ننگے پاؤں فرش پر مارتی کمرے کے داخلی دروازے تک پہنچی اور دروازہ لاک کر دیا اور خود آ کر غصے سے بیڈ پر لیٹ گئی۔ اس غصے میں نیند تو خاک آنی تھی۔ فون اٹھا کر جان بوجھ کر پھر سے میسم کو کال کی دوسری طرف سے کال کٹ ہوئی۔

چہرہ تپنے لگا پھر سے کال کی پھر سے کال کٹ کی منہ پھلا کر پھر سے نمبر ملایا۔ میسم پر غصہ آنے لگا تھا۔ کہاں گئے وہ لاڈ سارے آنکھوں میں آنسو آنے لگے

"آپ کا مطلوبہ نمبر فلحال بند ہے برائے مہربانی کچھ دیر تک کوشش کریں"

فون سے ابھرتی آواز پر خون کھول گیا۔ زور سے فون کو ایک طرف اچھالا۔ میسم نے بار بار فون آنے سے تنگ آ کر فون کو سوئچ آف کر دیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ابھی اسی طرح الجھتے گھنٹہ ہی گزرا تھا جب دروازے پر میسم کی آواز کے ساتھ دستک ہوئی۔ جناب مین گیٹ کی چابی ساتھ لے کر گئے تھے لیکن اب آگے ادینہ نے کمرے کا دروازہ لاک کیا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر دستک دی پر دوسری طرف سے کوئی رد عمل ظاہر ہونے پر ادینہ کے نمبر پر فون کیا وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی۔ کرتے رہیں کال ادینہ نے دانت پیس کر بجتے فون کو دیکھا سکون اتر گیا سینے میں فون کو بجتے دیکھ کر

میسم نے گہری سانس لی فون کو کان سے ہٹایا سب پتا تھا وہ جاگ رہی ہو گی اس لیے فون بند کیا اور مسیج لکھا۔

" ادینہ دروازہ کھولو بھئی روم کا کب سے بجا رہا ہوں "

وٹس ایپ مسیج بھیجتے ہی ٹھک سے سین ہوا تو اس کا مطلب یہ تھا کہ محترمہ موبائل ہاتھ میں تھامے بیٹھی ہیں۔ ادینہ نے غصے سے سکرین کو گھورا نہیں کھولوں گی دل میں عزم کیا

کوئی جواب نہیں آیا مطلب دروازہ نہیں کھولے گی۔ میسم نے بھنویں اچکائی یں۔

" ادینہ میں توڑ کر اندر آ جاؤں گا پھر دینا سب کو صفائی یاں "

میسم نے مسکراتے ہوئے اگلا مسیج بھیجا۔ سین ہوا پر ہنوز وہی رد عمل۔ میسم نے لب بھینچے کچھ دیر سوچا اور پھر ذہن میں آنے والے خیال سے آنکھیں شرارت سے چمک اٹھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چلو ٹھیک ہے باہر لاؤنج میں لیٹ جاتا ہوں ناز عالم کو ویڈیو کال کرتا ہوں بہت مس کر رہی ہے وہ اتنے عرصے سے رات بھی کٹ ہی جائے گی اس سے باتیں کرتے ہوئے "

میسم نے شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے مسیج ٹائپ کیا بھیجتے ہی سین ہوا کیونکہ محترمہ آن لائن ہی تھیں تب سے۔

افف ناز عالم کا نام دیکھ کر تو منہ کھل گیا جلدی سے بیڈ پر سے اٹھی۔

فوراً سے کمرے کا دروازہ کھولا میسم پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ادینہ اسے بنا دیکھے اب تیز تیز قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف جا رہی تھی۔

" کیا ہوا ہے میری بیگم کو "

محبت سے پوچھا جو پیشانی پر ڈھیروں بل ڈالے اب مصروف سے انداز میں بیڈ پر کمبل کو درست کر رہی تھی۔

سر پھاڑ کر بتاؤں کیا ہوا ہے ادینہ نے خود سے سرگوشی کی۔

" افف اتنا غصہ "

میسم نے شرارت سے مسکراہٹ دبا کر کہا اور سامنے صوفے پر بیٹھ کر جاگرز اتارنے شروع کیے۔

" کپڑے نکال دو بیگم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھکے سر کے ساتھ محبت بھرے لہجے میں کہا۔ادینہ نے غصے سے ناک پھلایا اور کمبل منہ تک تان کر لیٹ گ ئی۔ کپڑے نکلاتی ہے میری جوتی دانت پیسے

میسم نے سر اٹھایا وہ کپڑے نکالنے کے بجائے آرام سے لیٹ چکی تھی۔کان کھجایا بہت ناراض ہے۔

" ادینہ گندی بیگم بن رہی ہو دیکھ لو "

گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا ڈریس شرٹ کے کف بٹن کھولتا الماری کی طرف بڑھا ٹراؤزر شرٹ نکال کر واپس پلٹا۔

" ہمم رکو بتاتا ہوں تمہیں کپڑے بدل لوں "

شرارت سے اس پر ایک نظر ڈالی جو گٹھڑی بنی لیٹی تھی اور واش روم میں گھس گیا۔وہ جو غصے کی انتہا پر تھی اس کے اس فقرے پر دل زور سے دھڑکا۔

کچھ دیر بعد باہر نکلا تو محترمہ اسی حالت میں تھیں۔اچھل کر بیڈ پر کہنی کے بل لیٹا اور اس کے چہرے سے کمبل کو کھینچا۔آج شیو بنائے وہ بہت دنوں کے مقابلے میں بہت نکھرا سا اور تازہ دم تھا۔

" اچھا بتاؤ اب کیا مس ئی لہ ہے میری وائ ٹ مائ س کو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ جو دانت پیستے ہوئے کمبل کو کھینچ رہی تھی وائی ٹ مائی س کہنے پر اور تپ گ ئی۔ یہاں آکر تو رنگ ڈھنگ ہی بدل گ ئے تھے جناب کے۔

"اُدھر ہی سو جاتے دوستوں کے ساتھ یہ چند گھنٹوں کے لیے گھر آنے کی کیا ضرورت تھی"

غصے سے بپھر کر طنز بھرے لہجے میں کہا اور کمبل کو پھر سے کھینچا جو میسم اپنی گرفت میں لیے اب شرارت بھری نظروں سے مسکراہٹ دبائے اسے گھور رہا تھا۔

"اتنے دن سے وہاں لاہور میں تمھارے ساتھ ہی تھا نہ دن رات"

گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور کمبل کھینچ کر خود پر لیا۔ اور سیدھا لیٹ گیا۔

"اچھا تو وہ احسان تھا کیا"

ادینہ نے آنکھوں کو سکوڑ کر گھور کر دیکھا اور خفگی سے تکیے پر سر کو مارا۔ وہ سیدھا لیٹا تھا ادینہ کے لیٹتے ہی جھٹ سے کہنی کے بل چہرہ اوپر کیا۔

"نہیں بلکل نہیں پیار تھا جناب اور ابھی بھی اتنا ہے اتنا ہے کہ مت پوچھو"

پیار سے ادینہ کے غصے سے بھرے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا ادینہ نے جھٹکے سے بازو دور کیا۔

"ہاں نہیں پوچھتی مجھے نیند آ رہی ہے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے خفگی بھرے انداز میں کہا اور رخ دوسری طرف موڑا۔ میسم بے ساختہ قہقہ لگا کر اب کان کے قریب ہوا۔

"تمھاری۔ی۔ی۔ نیند کی ایسی۔ی۔ی۔ی۔ی۔ی کی تیسی۔ی۔ی۔ی۔ "

ایک جھٹکے سے ادینہ کے اوپر سے سارا کمبل کھینچا۔

"میسم۔م۔م۔م۔م۔م۔ "

غصے میں بھری یہ آخری چیخ ابھری۔

****

ادینہ بسام کے اوپر جھکی اسکار وٹین چیک اپ کر رہی تھی وہ اب بہت بہتر ہو چکا تھا بازو پر فریکچر تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی ہاسپٹل میں ہی ایڈمٹ تھا۔ وہ روز ہاسپٹل میں آتے ہی پہلے اسے دیکھنے کے لیے آتی تھی۔

" مسز میسم

عقب سے فواد کی آواز پر ادینہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا فواد نرم سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑا تھا۔ جب وہ بسام کا چیک اپ کرنے آئی تھی اس وقت وہ یہاں موجود نہیں تھا صرف آفرین تھی۔

" بہت بہت شکریہ میری آنکھیں کھولنے کے لیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور محبت سے بسام کی طرف دیکھا آفرین نے بھی سر نیچے جھکا لیا فواد اسے بھی سب بتا چکا تھا ادینہ نے پیارے سے مسکرا کر بسام کے گال پر ہاتھ رکھا۔اور پھر گہری سانس لیتی فواد کی طرف مڑی۔

اٹس اوکے فواد بھائی اللہ نے آپ کے بیٹے کو زندگی دی اور اگر آپ میسم سے معافی مانگ کر اس کی مدد " کے لیے تیار نہ بھی ہوتے میں پھر بھی بسام کی ٹریٹ منٹ اسی طرح ہی کرتی "

ادینہ نے بھر پور مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا اور پھر سے بسام کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔وہ ان کچھ دنوں میں ادینہ اور میسم سے بہت زیادہ مانوس ہو چکا تھا میسم ہر شام اس سے ملنے آتا تھا۔

" میسم انکل آج نہیں آئے "

بسام نے آہستہ سی آواز میں پوچھا ادینہ ہنستی ہوئی تھوڑا سا اس کے اوپر جھکی۔آفرین اور فواد بھی مسکرا کر بسام کی طرف دیکھ رہے تھے وہ کتنا خوش تھا کہ وہ جس کھلاڑی کا پرستار تھا وہ اسے روز ملنے آتا تھا۔

" وہ کہہ رہے تھے میں رات کو آؤں گا اپنے بسام سے ملنے "

ادینہ نے بسام کے ناک کو محبت سے چھوا فواد کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ ابھری۔ادینہ ہنستی ہوئی سیدھی ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بابامیں کرکٹ کھیلوں گاان کے ساتھ "

بسام نے فواد کی طرف دیکھ کر جوش سے کہا۔ جس پر فواد بھرپور طریقے سے مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس کے پاس بیٹھا۔

" بلکل جان ضرور کھیلنا ابھی میرا بیٹا کچھ دن تک بلکل ٹھیک ہو جائے گا پھر کھیلیں گے ان کے ساتھ "

فواد نے مسکراتے ہوئے کہا۔ فواد اب اپنے بیٹے پر جھکا اسے پیار کر رہا تھا دینہ کچھ دور بیٹھی آفرین کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

******

ٹی وی سکرین پر چلتی ویڈیو پورا پاکستان دیکھ رہا تھا۔ فواد لائیو پریس کانفرنس کر رہا تھا جس میں وہ اب ثبوت کے طور پر پروجیکٹر کے ذریعے بہت بڑی سکرین پر ویڈیو دیکھا رہا تھا جو اس نے کل شام شازل سے مل کر خفیا طور پر بنائی تھی۔ شازل ہوٹل کی کرسی پر بیٹھا قہقہ لگا رہا تھا جب فواد کی آواز ابھری۔

" اچھا مجھے ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ آئی کہ تو نے ڈر گزا سے دی کیسے تھیں "

فواد نے تجسس کے انداز میں سوال پوچھا۔ یہ سارا طریقہ کار میسم نے فواد کو سمجھایا تھا وہ ثبوت کے بنا کسی طور پر اپنی سچائی دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد کے سوال پر شازل نے کمینی سی مسکراہٹ کو لبوں پر سجایا اور میز پر ہاتھ دھرتا ہوا تھوڑا سا آگے جھکا۔

" بتانا ہنسی جا رہا ہے "

فواد نے پھر سے پر سکون لہجے میں پوچھا جس پر شازل اب قہقہ لگا گیا۔ اور پھر بمشکل قہقہ روک کر سیدھا ہوا۔ اس کے فرشتوں کے بھی علم نہیں تھا کہ فواد اس وقت اس کی ریکارڈنگ کر رہا ہے۔

آسٹریلیا کے میچ میں جب اسے پانی دیا گیا سینچری کے بعد اس سیل بند بوتل کے ڈھکن کے بلکل نیچے "

" سے میں نے انجیکشن کے ذریعے میڈیسن کا محلول داخل کر دیا تھا

شازل نے کمینگی سے آنکھ کے کونے کو دبایا۔ اور پھر پیچھے ہوتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائی۔ ان گنت ٹی وی چینل اس ویڈیو کو براہ راست اس وقت اپنے چینلز کے ذریعے دنیا تک پہنچا رہے تھے۔

" بس پھر گیا وہ بے چارا پوری دنیا کے ہیرو سب کی نظروں میں زیرو بنا دیا میں نے بیوقوف عوام "

شازل اب قہقہ لگا رہا تھا۔ فواد نے تھوڑا سا رخ پروجیکٹر کی طرف موڑ کر ویڈیو کو بند کیا اور سیدھا ہوا۔ تمام صحافی پوری دنیا کی طرح منہ کھولے بیٹھے تھے۔ پورے پنڈال میں سرگوشیاں ابھرنے لگی تھیں۔ فواد نے تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اپنے سامنے لگے ڈھیروں مائیک میں بولنا شروع کیا۔

" یہ ویڈیو میں نے ائی سی سی، تحقیقاتی ٹیم اور پی بی سی سب کو بھجوا دی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فواد نے اعتماد سے کہا۔ صحافیوں کے قلم چلنے لگے تھے تو نیوز چینل والے براہ راست پوری دنیا میں اس کی پریس کانفرنس چلا رہے تھے۔

" میسم مراد انوسینٹ ہے وہ بہترین کھلاڑی ہے جسے کوئی ڈفیٹ نہیں کر سکتا "

فواد نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کو تھوڑا سا جھکایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو دوسری زندگی دی تھی اور اس نے دل سے توبہ کی تھی ہر اس گناہ سے جو وہ کرتا رہا۔

" مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی میں شاذل کی باتوں میں آیا دو دفعہ اور میسم کو دھوکا دیا "

بات مکمل کرنے کے بعد فواد نے سر اوپر اٹھایا۔ اور پورے پنڈال کی طرف نظر دوڑائی۔

" پر اب اور نہیں "

گہری سانس خارج کی۔ نظریں اپنے ہاتھوں پر گاڑیں اسے کتنا سکون ملا تھا یہ سب کر کے دل پر سے بوجھ اتر گیا تھا۔

" میری اپیل ہے میسم کو پھر سے ٹیم میں اور دلوں میں وہی مقام دیا جائے جو اس کا پہلے تھا "

فواد نے پر سکون لہجے میں کہا۔ اور سر کو تھوڑا سا جھکایا۔

" اور مجھے بھی شاذل کے ساتھ ساتھ جو بھی سزا دی جائے گی مجھے قبول ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سانس کو اندر کی طرف کھینچ کر پر اعتماد انداز میں کہا۔ پورے پنڈال میں اس کے لیے تالیاں گونج گئی تھیں
۔سب کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔

*****

ایگل سپورٹس چینل کے سیٹ پر سامنے لگی کرسیوں پر پنجاب کرکٹ بورڈ کے چیرمین توقیر اور میسم بیٹھے
تھے۔

"نہیں نہیں یوں سمجھیں بہت بڑی غلطی ہوئی ہم سے "

پنجاب کرکٹ بورڈ کے چیرمین نے زور زور سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے ٹی وی اینکر کی طرف دیکھا۔ جو
شائی دپنجاب کرکٹ بورڈ کے ناقص انتظام پر چیرمین کو سنا رہا تھا۔

دیکھیں ناسر اس پر بھی آپ لوگوں کا چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہیے اس طرح تو کوئی بھی سن ئی یر کھلاڑی "
"کسی اچھے کھلاڑی کو آگے نہیں بڑھنے دے گا

اینکر نے کوٹ کو درست کرتے ہوئے ماتھے پر بل ڈالے کر کرکٹ بورڈ کے چیرمین کی طرف دیکھا۔ میسم
اور توقیر نے بھی دھیرے سے نظروں کا رخ اب چیرمین کی طرف موڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی دیکھیں بات یہ ہے کہ پہلے کبھی ایسا ہوا نہیں اس دفعہ کی ہے ہم نے ترمیم شازل کو نہ صرف "

" معطل کیا گیا ہے بلکہ بھاری جرمانہ بھی عائد کیا گیا ہے اور آگے مزید اقدامات کریں گے

چیرمین نے اعتماد کے ساتھ کیمرے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ میسم اور توقیر نے بھی سر جھکا کر اثبات میں سر ہلایا

۔اینکر نے اثبات میں سر ہلایا اور رخ میسم کی طرف موڑا۔

" میسم آپ کو مبارک ہو آئی سی سی نے آپ پر سے بین کو کھول دیا "

ٹی وی اینکر نے مسکرا کر میسم کی طرف دیکھا جواب گہری ہوتی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ سیدھا ہوا۔ ہلکے نیلے رنگ کی ڈریس شرٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ وہ پر سکون انداز میں بیٹھا ہوا تھا آزمائش ختم ہو چکی تھی اللہ نے اسے پھر سے اس کی وہی عزت اور شہرت لٹادی تھی لیکن اس دفعہ اس کی آنکھوں میں غرور کی جگہ عاجزی نے لے لی تھی۔

" جی الحمدُ للہ "

پر سکون لہجے میں کہا آنکھیں چمک رہی تھیں چہرے پر سکون تھا لیکن انداز عاجزی بھرا تھا۔

" تو اب کم بیک کیسا ہو گا وہی دھواں دھار میسم مراد چاہیے ہمیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹی وی اینکر نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر میسم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ ہنسی کو قابو پا کر تھوڑا سا سیدھا ہوا۔

" جی ان شاءاللہ کیوں نہیں دراصل میرا خود پر کوئی کنٹرول نہیں میں کھیل ہی ویسے سکتا ہوں "

میسم نے مسکراتے ہوئے تھوڑا سا شرمائے سے لہجے میں کہا گال پر خوبصورت گڑھے ابھرے چیرمین اور توقیر اس بات پر بھرپور انداز میں مسکرا دیے۔

******

" چائے پئیں گے ؟ "

میسم نے تھوڑا سا جھک کر عبدالطیف کے کان میں کہا۔ وہ رکشے پر جھکا شائد کچھ کر رہا تھا۔ میسم کی آواز پر حیرت سے پلٹا۔ اپنے سامنے میسم کو کھڑا دیکھا کر ایک لمحے کے لیے ساکن سا ہوا۔ وہ کیسے میسم کو بھول سکتا تھا ڈیڑھ سال سے وہ اس انتظار میں تھا کہ کب میسم اسے ملنے آئے گا کبھی تو مایوس ہو جاتا تھا کہ شائد وہ اسے بھول گیا ہے لیکن پھر بھی ایک یقین تھا کہ ایک دن وہ ضرور آئے گا۔

" ارے تم "

حیرت اور جوش کے ساتھ ساتھ اس کی باچھیں کھل اٹھی تھیں۔ ایک دم جیسے وہ خوشی سے پاگل ہو گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوئے منظور، اوئے اجمل "

چیختا ہوا میسم کو وہاں چھوڑ کر ساتھ بنے چائے کے ڈھابے کی طرف بھاگا۔ انداز ایسا تھا جیسے پتا نہیں اس نے کیا جیت لیا ہو۔

" اوئے بشیر دیکھ وہ آگیا مجھ سے ملنے کہا تھا نہ میں نے وہ آئے گا دیکھ وہ آیا ہے "

عبداللطیف کی آواز خوشی اور جوش سے کانپ رہی تھی۔ بہت سے لوگ اب ڈھابے میں سے اور ارد گرد سے اکٹھے ہو گئے تھے سب کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ عبداللطیف اب مسکراتا ہوا جوش سے میسم کی طرف بڑھا۔

" کیسا ہے بیٹا سب مجھ پر ہنستے تھے کہتے تھے وہ نہیں آئے گا "

بوکھلائے سے انداز میں پیار سے میسم کی طرف دیکھ کر کہا کتنے ہی لوگ پر شوق نگاہیں لیے اب میسم کے گرد جمع ہو چکے تھے سب کے دانت باہر تھے اور سب خوشی سے پاگل ہو رہے تھے ان کے درمیان میسم مراد موجود تھا۔

" میں نے کہا وہ آئے گا چائے پینے ایک دن "

عبداللطیف نے فخر سے گردن کو اکڑا کر ارد گرد دیکھا۔ سب لوگ حیرت میں ڈوبے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" صرف چائے پینے نہیں آیا ہوں آپکو ایک نوکری کی آفر دینے بھی آیا ہوں "

میسم نے گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ عبدالطیف کے کندھے پر ہاتھ دھرا۔ عبدالطیف نے حیرت سے میسم کی طرف دیکھا۔ وہ جس دن سے نماز پڑھنا شروع ہوا تھا عبدالطیف کا خیال اس دن سے ہی دل میں تھا اور آج صبح مارننگ واک کے بجائے وہ یہاں اچکا تھا۔

" میری بیوی کو میں نے ایک کار لے کر دی ہے وہ ڈرائیونگ سے بہت ڈرتی ہے آپ ڈرائیونگ کریں گے کیا؟ "

میسم نے عبدالطیف کی آنکھوں میں اترتی نمی کو دیکھ کر پیار سے کہا۔ وہ گنگ کھڑا تھا۔ حیران سا

" آپکو بیس ہزار کے ساتھ گھر کے اندر بنے کوارٹر میں رہائش بھی ملے گی بولیں کیا آپ کریں گے "

میسم نے پھر سے کہتے ہوئے اس کی حیرت کو ختم کیا۔ عبدالطیف اب باقاعدہ رو پڑا تھا۔ اور اپنے کندھے پر موجود سرخ ڈبیوں والے صافے کے ساتھ اپنی بوڑھی آنکھیں رگڑ ڈالیں۔

" رو کیوں رہے ہیں "

میسم نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا۔ اب وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا ارد گرد کھڑے لوگ پاگلوں کی طرح اپنے اپنے موبائلوں میں ریکارڈنگ کر رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر کے بعد میسم نے عبداللطیف کو خود سے الگ کیا اور نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

" اچھا چائے تو منگوائی یں اور آج تو پیسے مجھے دینے ہیں نہ "

گہری مسکراہٹ کے ساتھ جھک کر کہا۔ جس پر عبداللطیف زور زور سے سر کو اثبات میں ہلا گیا۔

******* ادینہ چائے کا کپ اٹھا کر کرسی کو پیچھے دھکیلتی ہوئی کھانے کے میز پر سے اٹھی۔ ایک چور سی نظر میسم پر ڈالی وہ اب موبائل پر جھکا مصروف سا کچھ دیکھ رہا تھا سامنے خالی چائے کا کپ پڑا تھا۔ شام کی چائے کے بہانے وہ آج اکٹھے بیٹھے تھے میسم چائے ختم کر چکا تھا اور اس نے جان بوجھ کر آدھا کپ پیا تھا بس۔ ادینہ نے انگلی کی پور ڈال کر چائے کو چیک کیا ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

کرسی سے آگے ہوتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر ساری چائے میسم کے کندھے پر انڈیل دی۔ وہ جو مصروف سا بیٹھا تھا یوں اچانک چائے گرنے پر ایک دم اچھل کر سیدھا ہوا۔

" اوہ یار "

جلدی سے اٹھ کر موبائل کھانے کے میز پر رکھ کر کھڑا ہوا۔ ادینہ نے بمشکل ہنسی چھپا کر چہرے پر سنجیدگی طاری کی۔

" سوری سوری پتہ ہی نہ چلا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے چائے کا کپ ایک طرف رکھا۔ میسم اب شرٹ اتار رہا تھا۔

"رکیں میں شرٹ لے کر آتی ہوں آپکی"

ادینہ نے پریشان سی صورت بنا کر دو انگلیوں کو جوڑے ہوئے میسم کے آگے کیا۔ جس پر میسم سر ہلاتا ہوا شرٹ کو ایک طرف رکھ کر پھر سے کرسی پر براجمان ہوا۔ ادینہ شرارت بھری ایک نظر اس پر ڈالتی کمرے کی طرف بڑھی۔

"ٹی شرٹ چلے گا ہزبینڈ"

ادینہ نے کمرے کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر آواز کو تھوڑا اونچا کیا جبکہ چہرے پر انوکھی سی شرارت تھی۔

"بیگم جو لے آؤ گی وہ دوڑے گا"

میسم نے موبائل پر نظریں جمائے جواب دیا۔ ادینہ نے مسکرا کر میسم کی طرف دیکھا اور قدم الماری کی طرف بڑھائے الماری میں سے پیک کیا ایک گفٹ نکالا محبت سے اسے دیکھا اور پھر مسکراہٹ دباتی باہر کی طرف آئی میسم ہنوز اسی انداز میں بیٹھا تھا۔ بلیو جینز زیب تن کیے کھانے کے میز پر کہنیوں کے بل ہاتھ میں موبائل پکڑے۔

"یہ لیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے مسکراہٹ کو چھپا کر نیلے رنگ کے خوبصورت سے گفٹ ریپ میں لپٹا ڈبہ میسم کی طرف بڑھایا۔

میسم نے موبائل سے نظر اٹھا کر ادینہ کے ہاتھوں میں پکڑے ڈبے کی طرف دیکھا

" ہیں گفٹ "

بھنویں حیرت سے اوپر اچکائیں۔ادینہ نے شائستگی سے مسکرا کر سر ہلایا۔

" ارے واہ میری بیگم کی طرف سے مجھے ملا پہلا گفٹ "

میسم نے موبائل ایک طرف رکھ کر کرسی پر سے خود کو مکمل طور پر ادینہ کی طرف گھمایا۔اور لبوں کو داد دینے کے انداز میں باہر نکال کر ادینہ کے بلش ہوتے چہرے کی طرف دیکھا۔

" یس اور آپکے سب گفٹ ماند ہیں اس کے آگے "

ادینہ نے شرارت سے گردن اکڑا کر چھوٹی سی ناک اوپر چڑھائی پیلے رنگ کے جوڑے میں وہ سادہ سے دھلے چہرے کے ساتھ کھل رہی تھی۔ میسم نے حیرت سے آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔ایک انوکھی سی چمک اور شرارت لیے آنکھوں کے ساتھ وہ میسم کو دیکھ رہی تھی۔

" اوہ ایسا کیا؟ مطلب ڈائی منڈ رنگ یہ گھر اور باہر کھڑی کار سب "

میسم نے آبرو چڑھائے۔ادینہ نے شان بے نیازی سے کندھے اچکائے۔وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" جی سب بے کار ہے "

ادینہ نے مسکراہٹ دبائی اور آنکھوں میں شرارت بھر کر دیکھا۔

" ہیں ایسا کیا لے آئی میری بیگم "

میسم نے حیرت سے پیک کی طرف دیکھا اور گفٹ ریپ اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھائے۔پیشانی پر تجسس کے ہلکے سے بل نمودار ہوئے۔

" رکیں رکیں ایک شرط ہے پہلے "

ادینہ نے عجلت میں میسم کے گفٹ کی طرف بڑھتے ہاتھ روک دیے جلدی سے اپنے گلے میں لپٹا سکارف نما چھوٹا سا دوپٹہ اتارا۔

" آنکھیں بند کرنی ہیں اور جب میں کہوں پھر کھولنی ہیں اوکے "

آگے بڑھ کر میسم کی آنکھوں کے گرد دوپٹے کو باندھ دیا وہ ادینہ کی ایسی بچگانہ حرکت پر قہقہ لگانے میں مصروف تھا حیرت ہنوز برقرار تھی۔آنکھوں کے اوپر دوپٹہ باندھنے کے بعد ادینہ تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔اور میسم کے ہاتھ کو اٹھا کر گفٹ پر رکھا۔جواب بھرپور مسکراہٹ لبوں پر سجائے ریپر اتارنے میں مصروف تھا۔

" اٹس فیل لائک اے ٹی شرٹ وائی ف؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹی شرٹ کے کے اوپر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوالیہ انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا جو بھرپور طریقے سے مسکرا رہی تھی۔گال گلابی ہورہے تھے۔

" یے ہیز بینڈ سہی گیس کیا "

ادینہ نے میسم کے بالوں میں ہاتھ کو پھیر کر اس کے بال بکھرائے۔ میسم نے مسکرا کر سر پر سے ادینہ کے ہاتھ کو پکڑا۔

" تو ایسا ہے بیگم کہ میں جب آنکھیں بند کرلوں پھر کچھ بھی نہیں کر سکتا پہناؤ مجھے شرٹ "

میسم نے شرارت سے مسکراتے ہوئے رخ ادینہ کی طرف کیا اور بازو اوپر کیے۔ادینہ نے قہقہ لگا کر مصنوعی خفگی کے ساتھ کندھے پر چپت لگائی۔

" ائی یں اب ایسی بھی بات نہیں رکیں میں سیدھی کردوں "

ادینہ نے شرٹ کی تہہ کو ختم کرتے ہوئے سیدھا کیا اور میسم کے سامنے میز پر بچھایا۔

" پہنیں اب "

میسم کے ہاتھ اٹھا کر شرٹ کے اوپر رکھے۔جواب پہلے شرٹ پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔آخر کو یہ کر کیا رہی ہے ذہن میں سوال اُمڈ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہمم کیا یہ سونے کے تاروں سے بنائی گ ئی شرٹ ہے ناظرین مجھے بہت تجسس ہو رہا ہے ایسا کیا ہے "

" اس شرٹ میں

میسم نے ہنستے ہوئے نیوز پڑھنے کے انداز میں کہا اور شرٹ پہنی جب کہ ادینہ مسلسل بلش ہوتے چہرے کے ساتھ منہ پر ہاتھ رکھے ہنسی کو چھپا رہی تھی۔

"ہمم تو اب کیا کرنا ہے جانم؟ "

کھڑے ہو کر پیٹ سے پکڑ کر شرٹ کو نیچے کیا اور شرارتی انداز میں ادینہ سے پوچھا۔

" اب چلیں میرے ساتھ ایسے ہی روم میں "

ادینہ نے بازو سے پکڑ کر سیدھا کیا اور خود پیچھے ہوتے ہوئے پشت سے دھکا دینے کے انداز میں میسم کو آگے بڑھایا۔

" اس میں تو ہیلپ کر دو ظالم ترین بیگم "

میسم نے دونوں بازو سامنے کی طرف کھول کر ہوا میں چلاتے ہوئے اندھوں کی طرح کہا۔

" چلیں چلیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے آگے ہو کر ایک بازو کو پکڑا میسم نے بازو اوپر کرتے ہوئے اسے بغل گیر کیا۔ادینہ نے مسکراہٹ

دباتے ہوئے سنگھار میز کی طرف قدم بڑھائے۔

"بہت تجسس ہو رہا قسم سے کیا اس پر ڈائی منڈ لگے ہیں"

میسم نے تجسس بھری آواز میں کہتے ہوئے شرٹ پر ہاتھ پھیرا۔

"یہاں کھڑے ہو جائیں"

ادینہ نے بلکل آئی ینے کے سامنے میسم کو کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"اب اتاریں آنکھوں سے پٹی"

ادینہ نے گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اور تھوڑا سا پیچھے ہوتے ہوئے میسم کی طرف دیکھا۔

"اوہ تھنک گاڈ فائی ینلی"

میسم نے گہری سانس لی اور دوپٹے کو جلدی سے کھولا سامنے پڑتی نظر اور سکڑتی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

سفید رنگ کی ٹی شرٹ پر سرخ حروف میں لکھا تھا۔

" Congratulations!!!!!!!!!! you are now going to be a dadYyy"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مبارک ہو آپ اب بابا بننے جا رہے ہیں "

میسم کا منہ حیرت سے کھلا تھا وہ بار بار کبھی سامنے اور کبھی گردن جھکا کر شرٹ پر لکھے الفاظ کو دیکھ رہا تھا۔

ادینہ نے بلش ہوتے چہرے کے ساتھ مسکراہٹ کو گہرا کیا۔میسم کی خوشی نے اندر تک سکون اتار دیا تھا۔

حیرت میں ڈوبا وہ ادینہ کی طرف مڑا۔

" سیریسلی ؟ "

خوشگوار حیرت سے سوالیہ انداز میں ادینہ کی طرف دیکھا۔ادینہ نے لب بھینچ کر چمکتی آنکھوں کے ساتھ سر کو زور زور سے اثبات میں ہلایا۔

"کب پتا چلا مطلب کہاں ہے وہ؟ "

میسم کی زبان لڑکھڑا گئی تھی وہ خوشی میں بوکھلا سا گیا تھا۔ایک عجیب انوکھی سی خوشی تھی جس سے پہلی بار آشنائی تھی۔یقین نہیں آ رہا تھا۔

" میسم کیا ہو گیا آپکو "

ادینہ نے میسم کے عجیب سے سوال پر قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔میسم نے جھینپ کر کمر پر ہاتھ دھرے۔

" اوہ خوشی میں کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

قہقہ لگا کر گردن کھجاتا ادینہ کے پاس ہوا۔جواب محبت پاش نم آنکھوں سے میسم کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"آج صبح ہی کنفرم ہوا "

ادینہ نے شرمائے سے انداز میں شرٹ پر ہاتھ پھیرا۔جبکہ میسم اب شائستگی سے مسکراتا اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا وہ دنیا کی خوبصورت ترین عورت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت دل کی مالک تھی وہ سہی کہہ رہی تھی اس کا ہر مہنگے سے مہنگا گفٹ ادینہ کے اس گفٹ کے آگے ماند تھا بے کار تھا اولاد کی دولت سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہوتی۔

" آئی لو یو بیگم "

میسم نے سر کو جھکا کر ادینہ کے دونوں ہاتھوں کو عقیدت سے اپنے ہاتھوں میں لیا۔ادینہ نے محبت سے مسکراتے ہوئے میسم کی طرف دیکھا۔

" آئی ایم سو سو سو ہیپی "

لفظوں پر زور دیا اور ہاتھوں پر گرفت مضبوط کی۔ادینہ نے پیار سے ناک چڑھائی۔کتنا سکون تھا سامنے کھڑے شخص کی محبت میں جس نے مکمل کر دیا تھا اسے ایک پیارا سا احساس گدگدا گیا تھا۔

" می ٹو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں میں دنیاجہان کا پیار سموئے میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے ہاتھ چھوڑ کر باہیں پھیلائی یں۔

****

" جی ڈاکٹر کیسی ہے میری ڈاکٹر "

میسم نے سامنے سے آتی ڈاکٹر اور ادینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو مسکراتی ہوئی چیک اپ روم سے باہر آ رہی تھیں وہ دونوں ہفتے بعد ہی ڈاکٹر سے مکمل چیک اپ کے لیے آئے تھے۔ ادینہ کی تسلی میسم کے کسی کام نہیں آرہی تھی وہ لاہور کی بیسٹ ڈاکٹر سے چیک اپ کے لیے اسے آج ہفتے بعد ہی لے آیا تھا ڈاکٹر سبینہ ایک بہت ہی تجربہ کار عمر رسیدہ اور مشہور ڈاکٹر تھیں۔ جس کے بارے میں انہیں ثنا نے آگاہی دی تھی۔

" یہاں بھی شاٹ مارنے سے باز نہیں آئے آپ "

ڈاکٹر سبینہ نے شرارت سے مسکراتے ہوئے چشمے کی اوٹ سے میسم کی طرف دیکھا۔ میسم نے حیرت سے ادینہ کی طرف رخ کیا جو گلابی ہوتے چہرے کے ساتھ اب لبوں پر ہاتھ رکھے بلش ہو رہی تھی۔

"مطلب؟ "

میسم نے گردن گھما کر سوالیہ انداز میں ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو ہنوز شرارت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائے بیٹھی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپکی ڈاکٹر ٹوینز ایکسپیکٹ کر رہی ہیں "

ڈاکٹر نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور ادینہ کی طرف دیکھا جبکہ میسم کا منہ حیرت سے تھوڑا سا کھلا تھا۔

" جی ماشااللہ "

ڈاکٹر نے حیران سے میسم کی طرف دیکھ کر کہا۔ میسم اب بار بار ادینہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈاکٹر اب چشمے کو ناک پر تھوڑا سا آگے کیے کاغز پر کچھ لکھ رہی تھی۔

" ایکسٹرا کئیر مائی بوائے "

کاغز میسم کی طرف بڑھایا۔

" آپ فکر نہ کریں "

میسم نے مسکرا کر کاغز کو تھاما۔ اب ڈاکٹر مختلف احتیاط بتانے میں مصروف تھی۔ جن سے ادینہ بھی باخوبی واقف تھی۔ لیکن میسم کو اس معاملے میں ادینہ پر کوئی اعتبار نہیں تھا وہ زور زور سے سر ہلاتا ہوا ڈاکٹر سے تمام ہدائیات سننے میں مصروف تھا۔

****

" ارے بھئی اور منگوالو چائے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے ہاتھ کو ہوا میں چلاتے ہوئے کہا۔ سب لوگ قہقہ لگا کر ہنسنے لگے سیاہ رنگ کی شیر اوانی میں ملبوس فہد نے حیرت سے ماتھے پر بل ڈال کر میسم کی طرف دیکھا اور اس کے قریب ہوا۔

"میسم گھڑی دیکھ کمینے ساڑھے بارہ بج گئے"

فہد نے دانت پیستے ہوئے میسم کے کان میں سرگوشی کی جو باقی سب دوستوں کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ سارے فہد کے گھر کے ڈرائینگ روم میں بیٹھے آڑے ترچھے صوفوں پر ڈھیر تھے کوئی بھی ابھی فہد کو چھوڑنے پر رضامند نہیں تھا۔

"تو؟"

میسم نے پر سکون لہجے میں کہتے ہوئے آنکھ کے ایک آبرو کو چڑھایا۔ فہد نے ماتھے پر بل ڈال کر گھورا۔

"کیا ہلڑ بازی مچا رکھی یار ار یبہ انتظار کر رہی"

بچارگی سے التجائی لہجے میں کہا۔ جبکہ میسم نے کمینگی سے دیکھا۔

"تو؟"

پر سکون لہجے میں کہہ کر آبرو پھر سے چڑھائے۔

"میسم خبیث انسان تو ساتھ دے دے باقی تو کسی سے کوئی امید نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فہد نے دانت پیس کر غصے سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔

" بیٹھ ابھی ادھر تیری ایسی کی تیسی "

میسم نے بازو سے کھینچ کر فہد کو پھر سے صوفے پر گرایا۔ جس پر سب لوگ اب قہقہ لگا رہے تھے فہد نے بچارگی سے سب کی طرف دیکھا سب ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ کمینے۔

" یہ اپنا ریمبو سنا بہت اچھا گانا گاتا ہے "

میسم نے گلا صاف کرتے ہوئے دانت نکالتے بے سرے ریمبو کی طرف اشارہ کیا۔

" ریمبو چل شروع ہو جا بھئی "

آصف نے بھی میسم کی تائید کی ریمبو اب دانت نکالتا کھڑا ہو چکا تھا۔

" افف کیا رات آئی ہے۔۔۔ "

راشد عرف ریمبو اب اپنی بے سری آواز میں اونچی اونچی گانا گانے میں مصروف ہو چکا تھا فہد نے روہانسی صورت بنا کر میسم کی طرف دیکھا۔

موبائل پر اریبہ کا مسیج بلنک ہوتے ہی فہد نے جلدی سے مسیج کھولا۔

" ان ایف فہد میں جا رہی ہوں اپنے گھر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصے والی شکل کے ساتھ مسیج دیکھ کر فہد نے غصے سے مسیم کی طرف گھور کر دیکھا جو سامنے کھڑے ریمبو کے بے سرے گانے کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہا تھا۔

" اریبہ پاگل ہو گ ئی ہو کیا "

اریبہ کو مسیج بھیجا۔ جس پر کچھ دیر میں ہی جوابی میسیج آیا

" ہاں ہو گ ئی ہوں ایک بج رہا ہے تھکاوٹ سے مر رہی ہوں میں "

اریبہ نے غصے والی بے شمار شکلیں بنائی ہیں

فہد نے بے چارگی سے سب دوستوں کی طرف دیکھا جو موج مستی میں لگے قہقے لگا رہے تھے اور پھر اریبہ کو جوابی مسیج ٹائپ کیا

" یہ تمھارا بہنوئی عرف کزن ہی سب سے زیادہ کمینہ بنا ہوا ہے "

گھور کر ساتھ بیٹھے دانت نکالتے میسم کی طرف دیکھا جو اب ہونٹوں کو بوسے کی انداز میں باہر نکالے فہد کو تنگ کر رہا تھا اریبہ کا جوابی مسیج آیا تو نظریں موبائل کی طرف جھکائیں۔

" عرف تمھارا دوست سب سے بڑھ کر ر کو اس کا حل ہے میرے پاس "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ کا میسج پڑھ کر فہد نے موبائل نیچے کیا میسم اور باقی سب اب لہک لہک کر بے سُرے ریمبو کا گانا سن رہے تھے۔

"میں نے تمھاری گاگر سے کبھی پانی پیا تھا پیاسا تھا گوری یاد کرو تم شرما کر تھوڑا سا بل کھائی یں تھیں وہ دن یاد کرو"

ریمبو لہک لہک کر بازو آگے پیچھے کرتا ہوا گانا گا رہا تھا۔

میسم کے فون پر ادینہ کی کال آنے پر وہ فون کان کو لگائے ایک طرف ہوا۔

" ہیلو بیگم "

گردن کھجاتے ہوئے پیار سے کہا۔ایسے جیسے اسی کے فون کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔

" میسم آجائی یں اب کہاں ہیں اتنی دیر ہو گ ئی ہے "

ادینہ نے خفگی سے غصے والا لہجہ اپنایا۔ میسم نے جلدی سے گھڑی کی طرف دیکھا۔رات کا ایک بج رہا تھا۔ جان پر بن گ ئی اس کا چھٹا ماہ چلنے کی وجہ سے وہ اس کا خیال بھی بہت رکھ رہا تھا پر اب یہاں آکر فہد اور اریبہ کی شادی کی وجہ سے تھوڑی لاپرواہی برت گیا تھا۔

" اوکے اوکے آتا ہوں زیادہ غصہ نہیں کرنا بی پی ہائی ہو گا اس سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے کہا اور موبائل بند کیا۔ ادینہ آجکل چھوٹی چھوٹی بات کو بہت محسوس کرتی تھی۔

" چلو بھئی اب چھوڑ دیتے ہیں دلہے کی جان "

میسم نے تالی بجا کر سب کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔ فہد دانت پیستے ہوئے اٹھا۔

" نہیں نہیں کچھ دیر اور بیٹھ جاتے ہیں "

فہد نے میسم کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میسم نے مسکرا کر دیکھا اور فہد کے منہ کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔

" ارے نہیں بخشی تیری جان جا جی لے اپنی زندگی "

فہد کا چہرہ ایک طرف کرتے ہوئے قہقہ لگایا۔ فہد نے اچھل کر میسم کی گردن کو دبوچا۔

" کمینہ انسان اب اپنی والی کا فون آیا تو کیسے لائن ہی بدل گیا "

فہد نے زور سے میسم کی پشت پر مکا جڑا۔ جس پر اب وہ ایک ہی دفعہ میں اس کے بازو کو گھما کر سیدھا ہو چکا تھا
۔

" سمجھا کر یار تیرے والی کا پتہ نہیں میرے والی تو کمرے کا دروازہ ہی نہیں کھولتی پھر "

میسم نے مصنوعی معصومیت چہرے پر طاری کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میری والی سن اس کی شادی کی پہلی رات چھوڑ کر میکے جانے کی دھمکی دے رہی "

فہد نے بچارگی سے کہا اور پھر دونوں جلدی جلدی سب کو نکالنے میں مصروف ہو گئے۔

****

" تو ایسے بات بات پر مجھے دھمکی ملا کرے گی "

فہد نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اریبہ کے ہاتھ میں ابھی ابھی پہنائے گئے بریسلیٹ کی طرف دیکھا۔ سرخ رنگ کے بھاری بھرکم جوڑے میں وہ زیور اور میک اپ سے لیس بیٹھی دل کو بے تاب کر رہی تھی۔

" کونسی دھمکی "

اریبہ نے انجان بنتے ہوئے پلکیں اٹھا کر فہد کی آنکھوں میں جھانکا۔ سیاہ شیروانی میں گہری نظروں سے دیکھتا ہوا دل کے تار چھیڑ گیا تھا۔

" یہی کہ میں جا رہی ہوں اپنی امی کے گھر "

فہد نے شرارت سے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ شیروانی کے اوپر والے حصے کو کھول کر پاس پڑے صوفے پر رکھا۔ اریبہ نے بمشکل مسکراہٹ کو چھپایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ہاں آپ آ ہی نہیں رہے تھے تو کیا کہتی پھر اور صرف کہک ہی نہیں رہی تھی سچ میں چلی جاتی "

اریبہ نے مسکراہٹ چھپا کر خفگی ظاہر کی۔ وہ اب واپس بیڈ کی طرف آرہا تھا۔

" تو پھر اس کا تو کوئی حل تلاش کرنا پڑے گا "

فہد نے کان کھجایا اور بلکل سامنے آ کر بیٹھا۔ اریبہ نے کچھ دیر نظروں میں دیکھا اور پھر اس کی آنکھوں میں موجود بے پناہ جزبات کی تاب نالاتے ہوئے فوراً نظریں جھکائی یں۔

" ہے نہ حل آپ ایسا کچھ کریں نہ جو مجھے ناراض کرے "

لاڈ سے کہا۔ جبکہ نظریں ہنوز نیچے جھکی تھیں۔ فہد کا یوں دیکھنا حالت کو غیر کر رہا تھا۔

" یہ تو مشکل ہے تھوڑا "

فہد نے کان کھجایا اریبہ نے چونک کر دیکھا۔ آنکھوں کو سکوڑ کر گھورا۔ یہ کیا کہ کیا یہ ایسے ہی تنگ کرتے رہیں گے مجھے یہ

" کیا مطلب "

انداز پھر سے غصے والا تھا۔ فہد نے مسکراہٹ کو گہرا کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مطلب تم تو ایسے ہی ناراض ہو جاتی ہو چھوٹی چھوٹی بات پر تو ہر بات پر بھاگ جایا کرو گی سامنے میکے میں "

فہد نے مسکراہٹ دبائی۔ اریبہ کا منہ اور خفگی سے پھول گیا تھا۔

" کیا مطلب آپکا بس ایسے ہی ہر بات پر ناراض ہو جاتی ہوں میں "

اریبہ نے پھولے منہ سے غصے سے کہا۔ فہد اب اس کے انداز سے محظوظ ہو رہا تھا۔

" ابھی دیکھ لو شکل دیکھو سامنے "

فہد نے اریبہ کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر سامنے سنگھار میز کی طرف موڑا۔

" ہاں تو ایسے ہی منہ پھولے گا نہ کوئی تعریف کی نہ کچھ گیا بھاڑ میں پچاس ہزار "

اریبہ نے گردن کو افسوس کے انداز میں جھلایا۔ فہد نے حیرت سے منہ کھولا۔

" اوہ تیری پچاس ہزار میں تیار ہوئی "

فہد نے اچھلنے کے انداز میں کہا۔ اریبہ نے گھور کر کھا جانے والی نظر سے دیکھا

" کیوں سب سے اچھے پارلر سے ہوئی ہوں ریڈی آپکو اچھی نہیں لگی کیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اریبہ ایک دم سے روہانسی ہو چلی تھی۔

" مطلب میں اچھی نہیں لگ رہی "

روہانسی سی آواز میں کہا۔

" نہیں ایسا کب کہا میں نے "

فہد گڑ بڑا گیا۔اریبہ جلدی سے لہنگا سنبھالتی بیڈ سے نیچے اترنے کے انداز میں آگے ہوئی۔

" کیا ہوا اب کہاں جا رہی ہو "

فہد نے حیران ہوتے ہوئے کہا جواب بیڈ سے نیچے اتر کھڑی ہو چکی تھی

" اپنے گھر اور کہاں "

اریبہ نے خفگی سے کہا چہرے کا رخ موڑ کر ہنسی دبائی۔فہد نے اس کی مسکراہٹ کو دیکھ کر جھٹ سے اس کا ہاتھ تھام کر کھڑا ہوا۔

" ارے ارے "

نرمی سے بازو پکڑ کر فاصلہ ختم کیا۔اریبہ جھینپ گ ئی ساری اکڑا تنی سی قربت میں ہوا ہو گ ئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میرے مطلب تھا تمہیں اس سب بناؤ سنگھار کی ضرورت ہی نہیں مجھے اس سب کے بنا دیکھنا "

پیار سے اریبہ کے چہرے کے قریب جھکتے ہوئے کہا جس پر وہ بری طرح شرما چکی تھی۔

****

" چلو کمی تھی تو ان کی "

احمد میاں نے جواد احمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جواب مزید سر جھکا گئے تھے۔ سب بڑے احمد میاں کے کمرے میں جمع تھے اریبہ کے ولیمے کی تقریب کے بعد ابھی وہ گھر پہنچے ہی تھے جب سب سر جھکائے احمد میاں کے کمرے میں آگئے تھے۔

" ابا جی شازیہ کی بیٹی تھی ایک کہہ رہی تھی پہلے بیٹی کی شادی کروں گی پھر اپنے نکاح کے بارے میں سوچوں گی اس لیے پہلے ذکر نہیں کیا کبھی میں نے "

جواد احمد نے نظریں جھکا کر ڈری ڈری سی آواز میں کہا۔

وہ جس نجی کالج میں شام کو پڑھانے جاتے تھے وہاں ایک بیوہ پروفیسر خاتون آتی تھیں جواد احمد ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے جس کے لے وہ اب احمد میاں کے سامنے بیٹھے اجازت مانگ رہے تھے۔

" ابا جی اس میں کیا معیوب بات ہے سادگی میں نکاح کر کے لے آتے ہیں گھر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رابعہ نے جھجکتے ہوئے جواد کی تائی ید جس پر عزرااور مراد نے بھی سر ہلا دیا

" مطلب یہ تم سب کو راضی کر چکا ہے یہ "

احمد میاں نے گھور کر جواد احمد کی طرف دیکھا۔جواب مزید سر جھکا گ ئے تھے۔

" توجب تم سب نے فیصلہ کر ہی لیا تو پھر میں کون ہوتا ہوں "

احمد میاں نے خفگی سے کہا اور آنکھیں اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔سب جو سر جھکائے بیٹھے تھے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

نہیں نہیں اباجی کوئی فیصلہ آپکے حکم کے بنا کیسے کر سکتے ہیں کوئی فیصلہ نہیں ہوا بس رائے دے رہے ہیں "

مراد احمد نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا اب سب کی گردنیں نفی میں ہل رہی تھیں۔احمد میاں بلکل خاموش بیٹھے تھے۔میسم کی اتنی شہرت کے بعد دل میں کتنی دفعہ یہ خیال آتا رہا کاش جواد احمد کو بھی انہوں نے اس کی مرضی پر چلنے دیا ہوتا تو آج وہ بھی ایک کامیاب اور پر سکون انسان ہوتا۔اس کی شادی بھی اس کی مرضی کے خلاف کروائی جو زیادہ عرصہ چل نہیں سکی اب جب وہ بہت بیمار رہنے لگے تھے ہر وقت جواد کی فکر کھاتی تھی کہ وہ اکیلا ہے پر آج سکون ہو گیا تھا۔عزرا تو بیٹیوں میں خوشی تلاش کر لیتی تھی پر وہ اکیلا تھا اس کا یہ اکیلا پن احمد میاں کو کھل جاتا تھا۔انہوں نے پر سکون سانس لی سب کی طرف دیکھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھاٹھیک ہے اگلے جمعہ کو چلتے ہیں نکاح کے لیے "

احمد میاں نے مسکرا کر جواد احمد کی طرف دیکھا جواب بھاگتا ہوا ان کے گلے لگ چکا تھا۔سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گ ئی تھی۔

****

" ڈاکٹر میری مسز ٹھیک ہیں "

ڈاکٹر کی مبارک باد ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب میسم نے بے چین ہو کر سوال کیا۔عزرا اور رابعہ بھی جلدی سے ڈیلیوری روم کے باہر لگی نشستوں پر سے اٹھ کر پاس آ چکی تھیں اور اب ایک بیٹا اور ایک بیٹی کی پیدائ ش کی خبر پر خوشی سے ایک دوسرے کے گلے لگ چکی تھیں۔

" جی جی شی از ابسلوٹیلی آل رائ ٹ ماشااللہ "

ڈاکٹر سبینہ نے مسکرا کر میسم سے کہا۔جواب گہری سانس لیتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔احمد میاں کے اچانک انتقال کی وجہ سے ادینہ بہت زیادہ پریشان رہی تھی اسکا آخری ماہ چل رہا تھا اسی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گ ئی تھی۔اور اس ایک گھنٹے میں میسم کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا میں جا سکتا ہوں اندر ڈاکٹر"

ادینہ ابھی ڈیلیوری روم میں ہی تھی میسم نے بے چینی سے پوچھا ڈاکٹر نے جیسے ہی مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا میسم بھاگ کر اندر داخل ہوا۔

وہ ڈیلیوری روم میں سامنے بیڈ پر زرد چہرہ لیے نیم دراز تھی آنکھیں میسم کے آنے پر آہستگی سے کھلیں۔ کاٹ میں لیٹی دو ننھی جانوں سے بے نیازی برتتا وہ تیزی سے آکر ادینہ پر جھکا۔ ہلکے نیلے رنگ کے ہاسپٹل گاؤن میں وہ بیڈ پر تھکی سی لیٹی تھی۔ آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے واضح تھے۔

"ہے میری وائی ٹ مائی س بہت ہمت والی ہو"

اپنے چہرے کو ادینہ کے چہرے کے بلکل قریب لا کر اس کی چھوٹی سی ناک کو اپنی ناک سے چھو وہ دھیرے سے مسکرا دی۔ میسم کا یوں سیدھا اس کے پاس آنا اس کے لیے یوں فکر مند ہونا آنکھوں میں تیرتی نمی سب سکون دے گیا تھا۔ تکلیف اب میٹھا سا درد لگنے لگی تھی۔ گہری نظروں سے اپنے دل کے بادشاہ کو دیکھا شیو بڑھا رکھی تھی بال بکھرے ہوئے تھے ہڈ پہنے اس پر جھکا وہ اسے دوسری دفعہ اپنا دیوانہ بنا گیا تھا۔

"میسم مراد کی بیگم ہوں"

میسم کے کان میں سرگوشی ہونے پر چہرہ مسکراتے ہوئے اوپر کیا اور ادینہ کے ہاتھ کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیا۔ ہاتھ کے اشارے سے لب بھینچ کر پوچھا ٹھیک ہو نا کوئی تکلیف تو نہیں دی ان دو چھٹکوں نے ادینہ نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ تو گہری سانس لے کر دل پر ہاتھ رکھا اور اوپر دیکھا۔ میسم کے یوں اشاروں میں بات کرنے پر وہ بھرپور طریقے سے مسکرا دی۔

" لویو بیگم اور اب میسم مراد کے دو انمول رتن کیسے ہیں "

میسم اب سیدھا ہوا اور کاٹ کی طرف بڑھا جہاں دو چھوٹے سے گلابی اور سفید رنگت والے خوبصورت بچہ اور بچی لیٹے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھتے ہی بے ساختہ میسم کی آنکھیں نم ہوئی یں۔ وہ روئی کے گالے لگ رہے تھے آنکھیں موندے سکون سے لیٹے تھے بچی نے گلابی اور بچے نے ہلکے نیلے رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا۔ ایسے گہری نیند سو رہے تھے جیسے بہت لمبے سفر سے لوٹے ہوں

" ادینہ کتنے پیارے ہیں یہ دونوں "

گردن موڑ کر روہانسی آواز میں ادینہ سے کہا جو ہونٹوں کو باہر نکالے رونے کے انداز میں مسکرا دی۔ اور گردن کو اثبات میں ہلایا۔

" جی ایک نانا ابو کا دُمیر اور دوسری ان کی ارما "

ادینہ نے بھیگی سی آواز میں کہا ادینہ کو شدت سے وہ رات یاد آئی جب وہ احمد میاں کو بچوں کے نام بتا رہی تھی اور انہوں نے یہ دو نام پسند کیے تھے بیٹے کا نام دمیر میسم اور بیٹی کا نام ارما میسم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ بہت خوش ہوں گے نہ میسم "

ادینہ کی روہانسی آواز پر میسم نے سر اوپر اٹھایا۔اور مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"ہمم بہت خوش ہوں گے "

پیار سے ادینہ کے گال کو تھپتھپایا نرس اور ڈاکٹر اب اندر داخل ہو چکی تھیں ادینہ کو اور بچوں کو کمرے میں شفٹ کرنا تھا۔

****

انگلینڈ کا ایجبز باؤل کرکٹ سٹیڈیم لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری دنیا یہاں امڈ آئی ہو۔لوگوں کے شور میں کمنٹری گونجی۔

"Steve India and Pakistan match is treated like a war. Look at people's faces"

"سٹیو انڈیا اور پاکستان کا میچ تو ایک جنگ کی طرح مانا جاتا ہے لوگوں کے چہرے دیکھو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک کمنٹیٹر نے دوسرے سے کہا۔پتا نہیں کہاں کہاں سے لوگ میچ دیکھنے آپہنچے تھے بہت سے پاکستانی اور انڈیا کے لوگ قریبی ممالک سے آپہنچے تھے۔اوراب سب ایسے بیٹھے تھے جیسے زندگی موت کا معمالہ ہو۔اور یہ حال یہاں سٹڈیم تک محدود نہیں تھا۔پوری دنیا میں تھا اس وقت

"Yes, yes and that is the last match of the World Cup. The people are very excited."

"جی جی اور وہ بھی ورلڈ کپ کا آخری میچ ہو بہت پرجوش ہے عوام دونوں طرف"

کمنٹری کی آواز چاروں اطراف میں گونج رہی تھی۔میسم نے ہیلمٹ کو درست کو اور ہاتھوں پر دستانے چڑھائے۔سبز رنگ کی وردی میں ملبوس وہ ابھی پیولین میں موجود تھا۔

"India is considered the most favored team and India has ensured its victory by giving the best target of 370."

"زیادہ پسندید ٹیم انڈیا کو مانا جارہا ہے اور انڈیا نے تین سو ستر کا بہترین حدف دے کر اپنی جیت کو یقینی بھی بنالیا ہے"

کمنٹری کی بازگشت پر میسم نے گردن کو دائیں بائیں جھٹکا دیا۔اور بلے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کے کہنیوں کو باہر کی طرف نکال کر دائیں بائیں حرکت دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"But you are forgetting one thing jo jo that this time the captain of the Pakistan team is masaum murad. I agree that the Pakistan batting is not so good than india but not trusted on masam"

" پر ایک بات بھول رہے ہیں آپ جو جو اس دفعہ پاکستانی ٹیم کا کپتان کوئی اور نہیں میسم مراد ہے میں مانتا ہوں پاکستان کی بلے بازی بھارت کے مقابلے میں خاص نہیں پر میسم کا کوئی بھروسہ نہیں "

کمنٹری گونج رہی تھی اور میسم بلا ہاتھ میں پکڑے سٹڈیم کے میدان کی طرف بڑھ رہا تھا۔انڈیا نے تین سو ستر کا حدف دیا تھا اور آج میسم کو اپنا بہترین کھیل پیش کرنا تھا۔پر یہ سب اللہ کی مدد کے بنا ممکن نہیں تھا۔اور اسے خدا پر مکمل بھروسہ تھا۔

"This is also becareful to India. Let's see India has given Pakistan the best target of three hundard seventy after the first bating in the World Cup final."

" یہ بات انڈیا کو بھی چوکنا کیے ہوئے ہے چلیں دیکھتے ہیں ہو گا کیا۔جی تو ورلڈ کپ فائی نل میچ میں انڈیا پہلے بلے بازی کرنے کے بعد پاکستان کو تین سو ستر کا بہترین حدف دے چکی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمنٹری گونج اور لوگوں کے شور میں سے گزرتے وہ اور بلے باز سمیع اب پچ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"Mesum Murad and Sami Akram coming from Pavilion to field for opener Batsman "

" اوپنر میں میسم مراد اور سمیع اکرم بلے بازی کے لیے پیولین سے میدان کی طرف آتے ہوئے "

میسم نے ہاتھ کے اشارے سے سمیع کو پاس آنے کا کہا وہ نیا بلے باز تھا جو بہت اچھا کھیلتا تھا اور میسم ہی اسے آگے لے کر آیا تھا۔

" دیکھو جم کے کھیلنا ہے گھبرانا بلکل نہیں ہار جیت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے "

بھارت کے ساتھ کھیلنے پر ویسے ہی ساری ٹیم بہت زیادہ دباؤ کا شکار ہو رہی تھی وجہ قوم کے جزبات تھے جو اس کھیل سے جڑے تھے۔ پاکستانی عوام اس کو کھیل سے زیادہ جنگ سمجھ لیتی ہے انہیں وہاں کھیلنے والی کھلاڑی فوجی لگنے لگتے ہیں۔

" جی میسم بھائی ان شاءاللہ جیتیں گے "

سمیع نے لب بھینچ کر پر یقین انداز میں سر کو اثبات میں ہلایا۔

" ان شاءاللہ بس پارٹنر شپ کو برقرار رکھنا ہے چل شاباش "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میسم نے اس کے کندھے پر تھپکی دی اور خود پاؤں کو گھٹنوں تک اٹھاتا بھاگتا ہوا اب وکٹوں کے سامنے کھڑا تھا

۔

"Misam Murad is the best batsman and captain of Pakistan currently taking a position in front of the wicket."

" میسم مراد پاکستان کے بہترین بلے باز اور کپتان اس وقت وکٹ کے سامنے پوزیشن لیتے ہوئے "

میسم نے اپنے مخصوص انداز میں آنکھوں کو سکوڑ کر گیند باز کے ہاتھوں پر ٹکایا۔منہ کو ایک دفعہ کھول کر ہیلمٹ کی سر کے پاس ہوتی چبھن کو کم کیا۔

"Ram Jeevan ready for bowling"

" رام جیون گیند بازی کے لیے تیار "

دوسری طرف نیلی وردی میں ملبوس بھارت کا گیند باز اب گیند کو ہاتھ میں تھامے بھاگتا ہوا آرہا تھا۔گیند میسم تک پہنچتے ہی میسم اس پر بلا گھما چکا تھا۔ایک سکور کے لیے گیند میدان میں گھومتی ہوئی جارہی تھی اور نیلی وردی میں ملبوس کھلاڑی پیچھے بھاگ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"Well Steve you ever noticed one thing Masum murad play accordingly to every bowler's syle "

" اچھا سٹیو آپ نے ایک بات نوٹ کی کبھی میسم مراد ہر گیند باز کو اس کے مطابق کھیلتا ہے "

کمنٹیٹر آپس میں بات کر رہے تھے۔ میسم نے پہلی دو گیند آرام سے کھیلنے کے بعد اب تیسری بال پر چھکا لگا دیا تھا جس پر رام اب سر پکڑ کر کھڑا تھا اور میسم اور سمیع ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کیے ایک دوسرے کے ساتھ ملا رہے تھے۔

"Yes look at the bowling of the bowler first and then play. That is how a good batsman should be."

جی گیند باز کی گیند بازی کو پہلے بہت غور سے دیکھتے ہیں پھر کھیلتے ہیں ایک بہترین بلے باز کو ایسا ہی ہونا چاہیے "

دوسرے کمینٹیٹر نے جواب دیا۔ میسم پھر اپنی جگہ لے چکا تھا۔ پھر وہ اسی طرح ہی کھیل رہا تھا ہر تیسری یا چوتھی بال پر ایک چوکا اور چھکا لگانا ضروری تھا کیونکہ بھارت کا حدف بہت زیادہ تھا۔ سمیع اس کے ساتھ دس اوور کھیل چکا تھا اور اب وہ بھارت کے سپنر گیند باز اجے کی گیند پر کلین بولڈ ہوا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"Out yes out Sami are out on Ajay's first ball Ooh Sami Akram out on a very good partnership at ninth score"

" آؤٹ یہ آؤٹ ہیں سمیع اجے کی پہلی گیند پر ہی آؤٹ ہیں اوہ بہت اچھی پارٹنر شپ نوے سکور پر سمیع اکرم آؤٹ "

سمیع اب پویلین کی طرف جارہا تھا۔پر اس کے بعد کوئی بھی سمیع کی طرح ٹک نہیں سکا تھا جس کی وجہ سے میسم کو اور ہمت دکھانی پڑ رہی تھی۔اس کی کپتانی میں یہ پہلا ورلڈ کپ تھا اور اسے یہ ورلڈ کپ ہر حال میں جیتنا تھا کیونکہ سب کی نظریں اس پر ٹکی تھیں پر اس کی نظریں خدا پر تھیں۔دل مسلسل ورد کر رہا تھا۔دو سو پچاس سکور بنا چکا تھا جو اس کے اب تک کے بنائے گئے سکور میں سب سے زیادہ تھا۔کیمرہ نشستوں پر بیٹھی ارما کی طرف گھوما تھا جہاں تین سالہ ارما ننھے ہاتھوں کو اٹھائے دعا مانگ رہی تھی ادینہ بھی دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی شائی دادینہ کو دیکھتے ہوئے وہ بھی وہی انداز اپنا چکی تھی۔دمیر ادینہ کے ساتھ بیٹھا پوری آنکھیں کھولے غور سے میچ کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسے سب سمجھ آرہا ہو۔

“she is the daughter of Mesum Murad , who is reminiscent of the England tour when masam's wife pray was just like that."

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ میسم مراد کی بیٹی ہیں شائی دا انگلینڈ کی سیرز یاد کروا رہے ہیں جب میسم کی وائی ف بلکل اسی طرح دعا "گو تھیں"

کمینٹیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔کیونکہ اب ایک طرف انگلینڈ کی سیریز کا مشہور کلپ چل رہا تھا جس میں ادینہ پانچ سال پہلے یوں ہی میسم کے لیے دعا مانگ رہی تھی۔اور ایک طرف سکرین پر ارما کو دکھایا جا رہا تھا۔پورا سٹڈیم ہنسنے لگا تھا پر میسم نے آج اپنی بیٹی کی طرف ہوائی بوسہ اچھالا تھا جو بڑی سکرین پر میسم کو دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی تھی دعا مانگنا بھول کر وہ اب ادینہ سے میسم کے پاس جانے کی ضد کرنے لگی تھی۔

آخری کھلاڑی تھے اب وہ اور اشرف اور ایک گیند پر دو سکور چاہیے تھے۔اشرف گیند باز تھا اور اس وقت وکٹ کے آگے وہی کھڑا تھا پاکستانیوں کے منہ لٹک چکے تھے۔پر میسم نے اشرف کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کچھ نہیں ہوتا بس کھیل جا۔

"Pakistan need two score on one ball to win "

"پاکستان کو جیت کے لیے ایک گیند پر دو سکور کی ضرورت"

کمنٹری کی آواز گونجی لوگ اب لبوں پر ہاتھ رکھے پریشان حال بیٹھے ہوئے تھے۔

"Oh very disturbing situations on both sides"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اوہ بہت بہت پریشان کن حالات دونوں طرف "

کمنٹری کی گونج اور دھڑکتے دل سب کے اشرف بار بار پسینہ صاف کر رہا تھا۔

"Sommeet Singh leads the bowling while Ashraf takes the wicket on the other side."

"سومیت سنگھ گیند بازی کے لیے آگے بڑھتے ہوئے دوسری طرف اشرف وکٹ سنبھالے ہوئے "

بھارت کے بلے باز نے گیند اشرف کی طرف پھینکی اشرف نے اللہ کا نام لیا اور آگے بڑھ کر بلا گھمایا گیند کچھ ہی دوری پر گری میسم نے بھاگنا شروع کیا پر دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

ابھی ایک سکور ہوا تھا کہ گیند ان کے کھلاڑی کے ہاتھ میں آچکی تھی میسم نے دوسرے سکور کے لیے دوڑ لگائی اشرف حیران ہوا اور بھاگ پڑا بھارت کے کھلاڑی نے دونوں کی طرف دیکھا اور پھر زور لگا کر گیند کو میسم کی طرف پھینکا یہی وہ غلطی کر گیا اشرف کی طرف پھینکتا تو شائد وہ جیت جاتے پر اسے یہی لگا تھا میسم تھکا ہوا ہے وہ اتنا تیز نہیں بھاگ سکے گا پر یہ صرف اس کی سوچ تھی گیند کے وکٹ تک پہنچنے سے پہلے وہ مقسوم بن چکا تھا۔

پاکستان جیت چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" ادینہ ادینہ سر میسم لسن ایک منٹ "

وہ لوگ ابھی سکیورٹی کے دائی رے میں آگے بڑھ رہے تھے جب پیچھے سے باز گشت ابھری۔ادینہ نے دمیر کو گود میں اٹھا رکھا تھا جبکہ ارما میسم کے بازو پر تھی۔دونوں نے ایک ساتھ گردن کو خم دیا تو روشان بھاگتا ہوا قریب آیا۔

"کیسے ہیں آپ سر پہچانا مجھے ؟ "

روشان نے باچھیں نکالتے ہوئے پھولی سانسوں کے ساتھ کہا۔اس کی آنکھوں پر چشمے کا اضافہ ہو چکا تھا ادینہ نے چونک کر میسم کی طرف دیکھا جو ایک آبرؤ چڑھائے روشان کو دیکھ رہا تھا۔اور روشان کے بڑھے ہاتھ کو پر سوچ انداز میں تھاما۔

" ادینہ کیسی ہو "

روشان نے مسکراتے ہوئے ادینہ کی طرف دیکھا جو ابھی ہونق بنی میسم کی طرف دیکھ رہی تھی۔افف یہ کہاں سے آگیا ادینہ کا دل عجیب گھٹن سے بھرنے لگا۔

" سر ایک سیلفی ہو جائے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روشان نے جلدی جلدی موبائل نکالا اور پاس ہوا میسم نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور قریب ہوا۔ کن اکھیوں سے ادینہ کو دیکھا اس کے انداز پر ہنسی چھپائی وہ کتنی پیاری لگ رہی تھی اس طرح ڈرتی ہوئی۔

" شیور "

مسکراہٹ دبا کر ایک نظر پھر گھبرائی سی ادینہ پر ڈالی جواب ارد گرد دیکھ رہی تھی روشان کے ساتھ سیلفی بنانے کے بعد سیدھا ہوا۔

" روشان انگلینڈ گھمائیں گے میری فیملی کو؟ "

خوشدلی سے مسکرا کر روشان سے کہا جس کا منہ خوشگوار حیرت میں کھل گیا تھا۔ ادینہ نے حیرت سے میسم کی طرف دیکھا جس پر میسم نے مسکراتے ہوئے ایک آنکھ دبائی۔

****

" میں نہیں تم بھول گئی ہو شادی کیا ہوا جناب کی نہ کوئی فون نہ کوئی خبر دو سال ہو گئے "

ادینہ نے فون کان کو لگائے خفگی سے کہا۔ باہر سے آتا شور بڑھنے لگے تھا۔ دوسری طرف ماہ رخ موجود تھی جس کی شادی کراچی ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" دور ہی بہت چلی گ ئی ہوں یار "

ماہ رخ نے ٹھنڈی سانس لی اور اداسی سے کہا۔لان سے اب دمیر کے رونے جیسی آوازیں آنے لگی تھیں

ادینہ نے پیشانی پر بل ڈالے۔

" ماہ رخ ایک منٹ میں تمہیں پھر کال کرتی ہوں کچھ دیر میں "

عجلت میں ماہ رخ کو جواب دینے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر آئی۔لان میں دمیر اور میسم بری طرح لڑ رہے تھے۔

" بابا یہ کیا بات ہوئی آپ پھر جلدی آؤ ٹ نہیں ہوتے "

دمیر میسم سے بلا پکڑ رہا تھا اور میسم بچوں کی طرح بلا واپس کھینچ رہا تھا۔

" میسم کیا ہوا ہے بھ ئی کیا شور ہے یہ "

ادینہ نا سمجھی کے انداز میں سر پر آکر کھڑی ہوئی۔

" یہ تمھارا بیٹا تین دفعہ آؤ ٹ کر چکا ہوں اسے مجھے بلا دینے پر تیار نہیں یہ "

میسم نے گھور کر سات سالہ دمیر کی طرف دیکھا۔

میسم آپ بچے ہیں کیا " ادینہ نے حیرت سے میسم کی طرف دیکھا۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تو؟اس وقت میرے ساتھ کھیل رہا تو انصاف کرے "

میسم نے منہ پھلا کر کہا جس پر دمیر نے کمر پر ہاتھ رکھ کر غصے سے دیکھا۔

" چلیں میں کرواتی آپکو بال کھڑے ہوں "

ادینہ نے اچانک کہا میسم نے آبرؤ چڑھائے وہ شرارت سے مسکرا رہی تھی۔

" مما آپ "

دمیر چہک اٹھا اور پھر جوش سے اندر کی طرف بھاگا۔

" ارمار ما مما بابا کو آؤٹ کریں گی "

وہ آوازیں لگاتا اندر گیا اور پھر اگلے ہی لمحے سات سالہ ارما پونی لہراتی دانت نکالے باہر آئی تھی۔ادینہ نے گیند سیدھی میسم کے منہ کی طرف اچھالی جسے میسم نے بلا کھڑا کر کے جلدی سے روکا ادینہ نے دمیر کو اشارہ کیا جواب پاس پڑا گیند سے بھرا باکس اٹھا کر ادینہ کے پاس آچکا تھا۔

" ادینہ یہ باون ئی سر ہے چیٹنگ ہے یہ "

میسم نے بلا نیچے کیا اور انگلی کھڑی کرتے ہوئے تنبیہ کیا۔

" تو کھیلیں اس کو بھی "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادینہ نے ایک اور گیند چہرے کی طرف پھینکی میسم بہت پھرتی سے بال کو روک رہا تھا ادینہ اب اٹھا اٹھا کر اندھا دھند گیند پھینک رہی تھی۔

" یہ اس دفعہ سریز پر ساتھ نہ لے جانے کے لیے "

زور سے ایک گیند پھینکی میسم قہقہ لگا رہا تھا۔اور گیند بمشکل روک رہا تھا

" بیگم لگے گی اتنا پیارا چہرہ خراب ہو جائے گا ناز عالم کیا کہے گی "

ہنستے ہوئے کہا۔پر وہاں تو کوئی اثر ہی نہیں تھا۔

" یہ ناز عالم کے ساتھ ایک اور برینڈ کا ایڈ سائن کرنے کے لیے "

ایک اور گیند پھینکی۔بچے تالیاں بجا رہے تھے۔

" بیگم "

میسم چیخا۔کیونکہ لگاتار گیند پر گیند آ رہی تھی بچے اٹھا اٹھا کر ادینہ کو گیند دے رہے تھے۔

" یہ میرے بیٹے کے ساتھ لڑنے کے لیے "

ایک اور پھینکی۔میسم اب کھیلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“ تمھاری تور کو ”

بلے کو ایک طرف پھینک کر ادینہ کی طرف لپکا۔

“ مما بھاگیں ”

دمیر اور ارما نے ایک ساتھ چیخنے کے انداز میں کہا۔

ختم شد۔۔۔

****

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Maqsoom| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel